













ما شاء الله لا قوة الا بالله

الحمد لله والمنتهى كتاب مطاب مفيد طبع برسم و تصنیف صدر العلماء افضل الفضلاء  
قطب دلائل غرر الزمان مولانا حاجي شاه محمد رمضان شمس الدين قدس سره العزيز المسمي به



مع بعض احوال مصنف بماتنه به تصحيح تمام دسوق مالا كلام مولوی حاجي محمد عبد الباقی  
ابن مولوی حاجي عبد القی می و لونا اسم حقیقه مصنف رحمة الله علیه

مطبع دارالکتاب محمد طبع  
بیت الدار الکتاب محمد طبع



اور ہر ایک ہی نے قبول کیا اور لوگ قبولیت نہ تو متناقض ہو جائیگا اللہ کی نزدیک کا فرما اللہ تعالیٰ فرماتا  
 آیت اولیٰک فی قلوبہم الا یمنات تبرجہم من وجہین کہ لکھا ہے  
 بیچر دل و نہو علی ایمان اور پیغمبر خدا کی ہے فرما دین میں کہ اللہ تعالیٰ تمہاری ظاہر پر نہیں لگا کہ طلبہ تمہاری دلوں کی  
 دیتو ملک و ملکیت تو مسلم ہو کہ عقاید کا علم ہر ایک کیونکہ بیچر جس چیز کی عمل کو خدا کی یہاں قبولیت ہی اور سکایا نہیں  
 اور وہ کیر برہیل ہے کہ جسکو یہ معلوم نہ ہو کہ نبی خدا اور رسول کو اور کتاب و نیکو اور احباب و نیکو اور دین و نیکو اور حکم و نیکو اس طرح  
 سمجھنا ہے اور اس کی جیل معلوم نہ ہو کہ وہ سرگردان رہتا ہے جیسی کوئی اور سکودینہ کہ وہاں سیدین کہو ہکتا ہی کیونکہ  
 اور سکوفرق معلوم نہیں تو ایمان اور سکاتقلیدی ہو تاہم اور جو اسکو یہ سیال الیولوج یاد ہوں تو ایمان و سکاقوی  
 ہو تاہم اسید اسط بعضی علماء کی نزدیک تقلیدی ایمان دہن میں جو عقلند ہے جو کچھ اس کے ایمان کی سکتے نزدیک نہ ہو  
 قوی ہے اس سے کہ جسکو کوئی کہے روایہ اور کوئی کہے ناروا ہی اس سے وہ مضبوط ہے کہ جسکو سب مذاہبن  
 تو وہ قوی ہو تاہم اس علم کی پڑہنی سے تو جس علم سے ایمان قوی ہو تاہم وہ علم بھی سب سے  
 فاضل تر ہے اور خود ہے اور سیکر یہ ہے کہ اور علم نہیں ذکر اور چیزوں کا ہے اور اس علم میں دلائل اللہ تعالیٰ  
 کے ذات اور صفات کے پہچان کی ہے تو جیسا اور سکامذکور ہوا ہے وہاں ہی عقلند و نکی نزدیک  
 اور سکاپڑھنا ہوا ہے اور چوتھی یہ ہے کہ آدمی پر شیطان بردقت مسلط ہے جیسی رگوں میں لوہو اور  
 ہر وقت علمای دین کی صحبت کا اتفاق نہیں پڑتا معاذ اللہ اگر وہ اس دلوں میں کسے عقیدہ بڑکا  
 کہ جو لائق اسکے ذاتی صفات کی نہ ہو والدی یا سیدین آدمی جیسی رافضی یا خارجی یا معتزلہ یا دہریہ  
 اگر پہ کافی ہے اور اس شخص کو معلوم نہ ہو کہ یہہ کیونکر ہے تو دغا کیا جائیگا یا شرمندہ ہو جائیگا لکھا  
 وہ دسواس جناس جن یا انسان سے دلیں بیہرہ جا اور وقت آخر ہو جائے تو بے ایمان اور ٹھٹھا جس  
 علم سے ایمان رہے وہ پڑھنا فاضل تر ہو اور یا بخون یہہ دلیل ہے کہ آدمی سب میں شناخت وال  
 ہے جو کوئی بشر قیمت چیز کی شناخت رکھتا ہو وہ بڑا ذلیلت ہو تاہم جیسی جو بری یا صرف  
 کہ وہ نہیں جو ابراہیم علیہ السلام کی پہچان ہے اور بعضوں کو پہچان کہ قیمت چیز کی ہے جیسی کھٹیک یا چمار  
 یا بیز یا کمال یعنی توئی والدہ تو انہیں چھڑی یا کپڑی یا لاج کے پہچان ہے تو ان کی عزت اور سکی موافق ہے  
 تو عتایدہ الیکو اللہ تعالیٰ کے ذات اور صفات کی پہچان ہے اور علم و نیکو کہ جنہیں عقاید سے عرض  
 نہیں تو انہیں مخلوق کے رضا کی پہچان ہے دانا اس فرق کو دریافت کریں صر عہ میں تھاوت  
 رہ اور کجاست تالکجا مسئلہ یہہ ہر خصوصاً علم کا مد اعقل ہر پدا اور وہ عقل کیا چیز ہوتے  
 ہے اس میں پڑا اختلاف ہے نزدیک بعضوں کے ایک جگہ یہ چیز ہے پہلے بنے ہوئی نورانی اور بعض

کہتے ہیں کہ ایک جدی چیز ہے کہ اس میں اور کسی چیز کا ملاوہ نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ کسی چیز سے مل رہی ہے اور جدی نہیں جیسے شیشے سے صفائی اور بعض کہتے ہیں کہ کچھ جہاں بدن ہے اور بعض کہتے ہیں دیکھ بنیائی ہے اور بعض کہتے ہیں دل کا نور ہے اور بعض کہتے ہیں ایک فوت ہی کہ جس سے رنگ اور بد دریافت ہو جاتا ہے اور نزدیک اہل سنت اور جماعت کی عقل ایک چیز ہے جدی کہ جبکہ جو چیز کہ دیکھے نمایاں نہ ہو جائے یا پہچانے نہ جائے یا چکھے نہ جائے یا سونگے نہ جائے یا چھوئی نہ جائے اور سو بد دریافت ہوتی ہے سوال عقل کا بد نہیں نہ کان کان ہی جواب بعض کہتے ہیں کہ دلیں ہی اور اثر اور سکا دھن میں پہنچتا ہے جیسے درخت جڑ کی راہ پانی پیتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ نہ کان اور سکا دھن ہے اور دل میں اور سکا اثر پہنچتا ہے اور فقہا کا یہی ہی مذہب ہی اور فلاسفہ کہتے ہیں کہ عقل کا نہ کان اور روح ہی مسئلہ اور مذہب اہل سنت اور جماعت کا یہ ہی کہ آدمی کی عقل و عین تفاوت ہی اور معتزلہ فرقہ بیدین ہے وہ کہتا ہے کہ عقل سبکے برابر ہوتی ہے اور بعض فقہا اہل سنت اور جماعت کی نزدیک بی جوشی عقل کہ جس سے بندہ شرع کی تکلیف کا مکلف ہو جاتا ہے برابر ہے اگر اس میں کچھ فرق ہوتا جو تکلیف شرع میں اور جو احکام میں یہی کچھ فرق ہوتا تو اجماع کے نزدیک کچھ تفاوت نہیں مسئلہ عقل ایک لیدہ تعالیٰ کی حجت ہے بندہ پر کہ جس کو بندہ پر حکم ماننا واجب ہوتا ہے کیونکہ عقل بندہ کو خدا کی طرف بتاتا ہے اور جو واجب ہو کسی بتاتی ہے تو بس بیان اور احکام سبب عقل کی بندہ پر واجب ہو میں اور واجب اللہ تعالیٰ نے کئی میں کچھ عقل نہ نہیں کئے و لیکن اللہ تعالیٰ نے سبب عقل کے کچھ میں مذہب اہل سنت اور جماعت کا یہی ہی مسئلہ اہل سنت اور جماعت کی نزدیک علم کہ جس بتا کہ میں اور یہی اور جیل کہ جس بتا کہ میں اور یہی وہ جو علم یعنی جلتا و طرح کا ہی ایک پرانا قدیم اور دوسرا نیا ہوتا تھا تو جانتا اللہ تعالیٰ کا ہی اور دوسرا نیا علم بندہ کا ہی وہ جو نیا نیا علم ہی اس کی دو وضع میں ایک کا نام ضرورت اور دوسرا کسی ضروری وہ ہوتا ہے کہ بتاتی جان جا ہی جیسے بدن کا درد یا لذت بیان بتاتی آپ ہی معلوم ہوتا ہے اور وہ کہ جس ہی اس کی دو طرح میں ایک عقلی اور دوسری عقلی تو وہ ہی کہ بنا سبب عقل کی مدد سے ایک دریافت کرنے جیسے دلیل عقلی خدا کی وحدانیت کی اور دوسری عقلی ہوتا ہے کہ جو عقل میں نہیں مگر معلوم کر ہی بہ قرآن اور حدیث ہی کہ یہ سبب علم معنی ہی اس کی مگر خدا ہی اور رسول علیہ السلام میں اور اپنی عقل ہی نہیں بتا اور نزدیک عقل افضل ہے علم ہے اور نزدیک عقلی علم عقل ہے بڑا ہی اور بہت صحیح ہیں ہی کہ علم عقل ہی افضل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قیمن علیہ کہا ہے اور عاقل نہیں کہا بہ بیت

ہے اللہ سب خلق کا آدھو جان نادر سبھی گوشت پورا سد اوسن وہ سر جن ماہ اس بیت میں اتی مسئلہ  
 ثابت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ ہی اور دوسری ایک ہے اور تیری قدیم ہی اور جو تھی امی پوجا ون ماری اور بانچون  
 جینان اوسکی صفین میں جیسے اوسکی ذات قدیم ہی دوسری صفین میں قدیم میں تو انکی دلیل اہل سنت  
 اور جماعت کی سچ ہے سن کہ مذہب اہل سنت اور جماعت کا کہ جو لہی خدا کی رسول کی اور احادیث کی اور پرہیز اور خیر  
 خدا کی رسول فی فرمایا ہی کہ تیر فرقہ ہدایت کی کہانی والدہ و زین جاد نیگی مگر ایک جبر و اعظم میں وی  
 بہشت میں جاد نیگی تب لوگوں فی پوچھا کہ یا رسول اللہ و اعظم کو ہوتی میں جب حضرت فی فرمایا کہ جو کسی میری راہ  
 پر کہ سنت ہی و میری صحابوں کی راہ پر کہ جماعت ہی ہی قائم رہیگی اور انکا نام اہل سنت و جماعت ہی ہی کی نزدیک ہے  
 اکثر فلاسفہ کی نزدیک پیدا کرنے والا ہے ایسا نہیں ہوتا کہ وہ نہیں ہوتا کیونکہ دلیل اوسکی یہ ہے کہ جو خیر ظاہر  
 ہوئی ہی جیسے نزدیک موجود ہی پہلی تھا اب ہو گیا تو ہونا اور سکایا تو اب پیدا ہوا یا کس نے پیدا کیا یا آپ پیدا ہوا  
 کہ نے پیدا کیا یا آپ ہی ہو اور کسی نے فی کیا جو یہ سچ ہی کہ آپ ہی آپ بیان بنانی ہوئی ہو گیا تو محال ہی لینے  
 ہو نہیں سکتا کیونکہ جو شخص آپ ہی پیدا ہوتا تو جب تک چاہتا رہتا اور جیتا رہتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ پیدا  
 ہوتی ہیں اور وقت مزید کی اور انکا اختیار نہیں ہوتا اور مر جاتی ہیں اور جو پیدا ہوا ہوا یا نذرہ سکا تو ان ہوا  
 پیدا آپ ہی آپ کب ہو سکی ہی یہ جو ہونا مذہب ہر لون بید ہو نہا ہی ہونا اور دوسری قسم فی جہوئی ہی کہ نہ  
 پیدا ہوا اور نہ کسی نے پیدا کیا تو وہ چیز کہ جو آپ ہی ہو نہیں اور کوئی کر ہی نہیں تو ہو نہیں سکی اور تیرے  
 کہ آپ ہی ہی ہوا اور ادراغ ہی کیا ہے جو یہ ہی کیونکہ جو آپ ہی پیدا ہوا اوسکی اور کسی کیا حاجت ہی یہ  
 بنیون جو فی میں مگر جو تھا کہ نزدیک موجود نہ تھا اور اوسکی کسی اور فی پیدا کیا وہ پیدا کرنے والا اللہ تھا ہی دلیل  
 قطعی ہی ثابت ہوا کہ عالم کا پیدا کر والا اللہ ہی اور اللہ تھا فرمایا ہی آیت **وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ** ترجمہ اور  
 اللہ تھا فی پیدا کیا نہیں اور جو کوئی اسطرح کہتے تو تقلید ہی سمجھئے مسئلہ ایک مذہب اہل سنت  
 اور جماعت کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے لینے ہیگا اور معدوم نہیں ہیں کیونکہ  
 ہے ہی اور نہیں ہے کوئے چیز نہیں تو معلوم ہوا کہ جو ہوتا تو نہیں ہوتا اور ایک مذہب  
 باطل یون کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کون نہ موجود کہے نہ معدوم کیونکہ کہ  
 ان دونوں باتوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے تین نہیں نام لیا ہے اور ہمارے  
 تین ہی و نسب کفایت ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرمایا ہے آیت

یہ دلیل کفایت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **آیت** وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا **ترجمہ**  
یعنی ہے اللہ تعالیٰ سننے والا اور دیکھنے والا **مسئلہ** ایک مذہب اہل سنت اور جماعت کا یہ ہے  
کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے دلیل اس کے یہ ہے کہ جو دو ہوتی تو دونوں قدرت والی ہوتی یا ایک عاجز ہوتا  
تو جو نسا عاجز ہوتا وہ خدائیکے لائق نہ ہوتا اور جو دونوں قدرت والی ہوتی تو ہونہیں سکتے مثلاً ایک  
شخص کو ایک کہتا کہ مر جا اور دوسرا کہتا کہ جیو ہمارہ اگر دونوں کا کہا نہ ہوتا تو دونوں خدائیکے لائق نہ ہوتے اور  
جو ایک کا کہا نہ ہوتا تو جو نسا عاجز ہوتا وہ خدائیکے لائق نہ ہوتا اور جو دونوں قدرت والی ہوتے تو  
ایک وقت میں اس کا مرنا اور جیونا ہونہیں سکتا اب دلیل قطعی سے ثابت ہوا کہ ایک کا  
ہونا ثابت ہو سکے ہے اور سبھی کے ٹیک نہیں لگتے سوال کوئی کہہ کہ اگر دونوں سبھی قدرت  
بھی رکھتی ہوں اور آپس میں دوستی ایسے ہو کہ ایک کا دوسرا کہا ڈالے نہیں تو کیوں سبجے ہوں  
جواب دینی میں موقت ہو تو دو حال سے خالی نہیں یا تو اختیاری ہو یا ضروری ہو یہ دونوں  
نئے بنے چیزیں ہوتے ہیں کیونکہ دینی میں ایک رنگ ہو نہیں سکتے اور دینی کا اثر یہ ہے  
ہے کہ ایک دوسرے کے مخالف ہو تو دلیل پوری ہوئی اور جو وسطہ ضرورت کے ایک  
ہو رہے تو بجز ثابت ہوتا اور دلیل نقل اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **آیت** قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ  
**ترجمہ** کہہ کہ وہ اللہ ایک ہے اور جو دونوں مخالف ہوتی تو ہونہیں سکتے جیسی بند و کتے  
میں کہ ہم رام کے بندی ہیں اور عین رام نے کہا ہے کہ بند و رہو اور مسلمان بندی خدا کے  
میں انہیں اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ مسلمان رہو دلیل اس کے یہ ہے کہ اگر دو تو ملی ہاں  
دو ہوتی تو جو کوئی گائیں کہا تا اسے رام کہتا کہ دو زخمین ڈالو اور اللہ کہتا کہ بخشون  
اور بہشت میں ڈالو اور جو کوئی بت پوجتا اسے رام کہتا کہ بخشون اور اللہ کہتا کہ دو زخمین  
ڈالو اور بہشت اور دو زخم دے ایک جگہ ہے تو آخر کو جہگڑا پڑتا تو جو کوئی ناروا وہ  
خدا نہ ہوتا اور جو ایک سے ایک مدیتا تو دونوں عارتی تو عارا خدا نہیں ہوتا اور دونوں  
کا کہا سچا نہ ہوتا کیونکہ جب گائی کا کہا نی والا بہشت میں جاتا تو رام کے گیا رہتے اور جوت  
کا پوجنے والا بہشتی ہوتا تو اللہ کی بات سچی کیا ہوتی تو معلوم ہوا کہ پیدا کرنی والا ایک اللہ  
ہے دلیل نقل اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **آیت** لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلَ اللَّهِ فَسَفَكَ  
**ترجمہ** اگر ہوتی زمین اور آسمان میں کئے خدا سو خدا کے تو مقرر یہہ بگاڑ جاتے  
**مسئلہ** اور وہ قدیم ہے کہ کہیے ایسی ہی ہوتی ہے کہ وہ نہ ہوا ہو اور ایک مذہب



اہل سنت اور جماعت کا یہ ہے کہ خلق کا پیدا کرنا والا قدیم ہے اور نیا بنانا نہیں اور جو کوئی  
 مانوں کہی کہ پہلے الہ نہ بنا اور نہ ہی خلق بنائی تو کافر ہو گیا دلیل اس کی یہ ہے کہ جیسی خلق  
 بنے بنائی ہوئی ہے ایسا ہے اللہ ہوتا تو دونوں الہ اور خلق پیدا بشیر میں ایک سے ہوتی اور  
 جو الہ تعالیٰ میں اور خلق کے بعض گنوں میں فرق نہ ہوتا تو یہ لازم آتا کہ اس میں دو چیزیں ہوتیں  
 ایک نیا پیدا ہوتا ناقص اور دوسری سب گتوں میں پورا ہوتا کامل تو ایک چیز میں لینے پیدا بشیر  
 میں خلق کی برابر ہوتا ناقص اور دوسرے اس میں جدی ہوتی کامل لینے گتوں میں ہوتا تو ان دونوں چیزوں کا  
 ایک جو نیا والا تیسرا چاہتا کیونکہ جبکہ لکڑی ہوں وہ بغیر جوڑو تو ایک ہے لہذا نہیں ہوتا تو ساجڑی  
 ثبات ہوئی اور عاجز خدا نہیں ہوتا اور جو الہ اور خلق میں کچھ فرق نہ ہوتا جیسے سچی کہا ہے  
 لینے دونوں ناقص ہوتے تو ہر ایک میں ایک سے خدا کی سے صفتیں ہوتی ہے نہیں کیونکہ جن جن چیزوں  
 پر الہ تعالیٰ قدرت رکھتا ہے اور کوئی کب کہتا ہے تو معلوم ہوا کہ عالم سب نیا پیدا ہوا ہے اور  
 الہ تعالیٰ قدیم ہے کہ جسے ہونیکا انتہا نہیں اور کوئی دیا نہیں اور جو کوئی بندہ کو نہ اس  
 کہ وہ کافر ہے مسئلہ اور ایک مذہب اہل سنت اور جماعت کا یہ ہے کہ اس کے صفتیں  
 جن میں وہی پورے ہیں جیسے حیات یعنی زندگی اور علم لینے جاننا اور قدرت یعنی سکت اور سمع  
 لینے سنانا اور بصر لینے دیکھنا اور کلام لینے بولنا اور ارادت یعنی ارادہ اور مشیت لینے  
 چاہت اور رضا لینے خوشے اور اس کے دو دلیل ہیں ایک عقلی اور دوسرے نقلی عقلی یہ  
 ہے کہ جو الہ تعالیٰ میں نہ ہر باتیں نہ ہوں تو ان بنان کا جو جیسی زندگی ہوتی تو عدد ہوتا اور  
 جانت نہ ہوتی تو جاہل ہوتا اور سننا نہ ہوتا تو بہا ہوتا اور دیکھنا نہ ہوتا تو اندھا ہوتا اور قدرت  
 لینے سکت نہ ہوتی تو عاجز ہوتا اور بولنا نہ ہوتا تو لنگا ہوتا اور جس کے ارادہ نہ ہوتا اور اپنے چاہت سے  
 نہ کرتا تو پرہیز ہوتا اس طرح کا کہ جس میں ایک بھی اسے صفت ناقص ہو وہ الہ نہیں اور  
 جس میں یہ سب صفتیں نہ ہوں جیسی نہ عرفی اور نہ جنینی کے لائق ہو اور نجاشی والدہ ہو اور جو  
 بقدرت اور بصر کے لائق نہ ہو وہ مانند پتھر لکڑی کے ہوا وہ خدا نہیں خدا وہ ہے کہ جس میں یہ سب  
 صفتیں پورے ہوں اور دلیل نقلی زندگی کے اور سب کی قائم کرنی کی ہے کہ الہ تعالیٰ  
 نے فرمایا کہ **يَا أَيُّهَا الْمَدِينُ رَافِعُ** دلیل آیت **هُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ** اور **يَوْمَ تَرُوجُ** ترجمہ لینے وہ زندہ ہے  
 سب کا تہا شے والدہ اور علم کے دلیل یہ ہے آیت **يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ** آیت **يَوْمَ تَرُوجُ** ترجمہ لینے  
 جانتا ہے جو تمہارے اگی ہے اور قدرت پر دلیل یہ ہے آیت **وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ**





کیونکہ ان مشغول کا معاملہ کریٹیکٹ پہلی پوری سب پر کٹی پٹانی آپ خدا کا ۳۳ بدیوئی راضی نہیں  
 نیکے ساتھ رضا اور جو چیز ہے کہ خلق کرتے ہے خواہ کچھ خواہ بدی یا نفع یا گناہ یا ایمان یا  
 کفر یا بندگی یا گناہ یا بلایا یا بہتیا یا بولنا یا دم مارنا سب موافق تقدیر اور تدبیر اوسکے کے  
 ہے یعنی جب کچھ ہوتا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی علم قدیم سے بھرا رکھا تھا کہ ظانی وقت اور ظانی مکان  
 ظانا ہو گا یہہ تقدیر ہے اور تقدیر کے معنی احراز کرنا اور یہہ کام اتنا کر لیا اور اس اسباب سے  
 کر لیا اور جب ظہور میں آیا تو اوسیطرح ارادہ اوسکے سے اور قدرت اوسکے اور چاہت اوسکے سے  
 ظہور میں آیا ولیکن ضامنہ اللہ تعالیٰ کے نیکے میں ہے اور گناہوں سے اللہ تعالیٰ ہیزا ہے  
 اور اللہ تعالیٰ ازل سے جانتا تھا سب چیزوں کو کہ جب سوارب کی کچھ چیز تھے اور اوس وقت  
 قلم بامدہ لیا سب چیز کا موافق ارادہ اپنے کی اور موافق علم اپنے کی ہر شی پر حکم کیا کہ یوں کر لیا  
 اور اللہ تعالیٰ کا علم قدیم ہے اور بعض چیزیں حادث اوسکے متعلق میں لینے لگے ہوئی آیت  
 لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ  
 وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرُ وَلَا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ترجمہ  
 نہیں جیسا ہے اوسی مقدار ایک ذرہ کی بچہ آسمانوں کے اور نہ بچ زمین کے اور نہ چھوٹا اس کے  
 اور نہ بڑا مگر سچ کتاب ظاہر کے ہی اور جو نہ پیدا کیا تھا اوسے تو بی اپنے علم میں جانی  
 تھا اب پیدا کیا تب بی جانی ہے اور دیکھی ہے مجھ صفات کو ذات کہتے ہیں اور اگر ارادہ  
 سے نہ ہوتا تو آپ ہی آپ چمک رہتا اور قدرت سی نہ ہوتا تو خدا سے بڑھ کر ہوتا اور چاہت سے  
 نہ ہوتا تو خدا کو موڑ کر ہوتا یعنی خدا کا بس نچلتا تو اللہ تعالیٰ ان باتوں سے پاک ہے اور موافق  
 علم اوسکے کی اور لیل اوسکے کی اور تول اوسکے کی ظہور میں آیا یعنی علم کی موافق نہ آوتا تو خدا کو  
 انجان ہوتا اور بول سے مراد حکم ہے کہ قلم کو ہوا تھا کہ لوح محفوظ پر لکھ کر یوں ہو گا اور  
 تول سے مراد یہہ ہے کہ اتنا ہو گا اور ظانی وقت اور ظانی جگان **مکملہ** اور اللہ تعالیٰ  
 جانتا ہے فاپید چیز کو کہ ابے اوسکا نام نشان نہیں اور اوسے حالت میں جانتا ہے  
 کہ اسطرح سے یہہ چیز موجود اور ظاہر ہو گئے **مکملہ** اور اللہ تعالیٰ سب موجودات  
 کو جانتا ہے کہ اس مذهب سے اوسکے فنا ہو دیگی **مکملہ** اور اللہ تعالیٰ کپڑی کو جانتا  
 کہ جیسی کپڑا ہے اور جسکی کپڑا بیٹھے اوسے بی جانتا ہے کہ اسطرح بیٹھا ہے اور کچھ فرق  
 نہیں پڑتا اس سے کہ جو پہلے روز ازل سے جانی تھا اوٹھنا اور بیٹھنا اور نماز اور روزہ

اور حیوان اور مرغان اور پہلائی اور نورانی سب خلق کے کوئی ذرہ سے ایسی بات نہیں کہ ازل سے ایسے بات نہیں کہ ازل سے علم خدا کی مین تھے اور نئے ہو گئی یا ایک حالت سے دوسرے پردہ ہو جاوی جیسی مخلوقات میں دیکھتے ہیں کہ وقت بیٹنی اوسکے کی کڑا ہونا اوسکا معلوم نہیں ہوتا اور وقت کبڑی ہو نیکی بیٹنا نہیں دریافت ہوتا جب تک کہ وہ حالت جاری نہیں ہوتی مگر اس آدمی کو پیدا کیا صحیح سلامت سادہ کہ مانہ اوسین اشتر کفر کا اور نہ نور ایمان کا اور اسکو اس قابل کیا کہ چاہے گناہ کری تو ہو جاوی اور چاہی نیکی کری تو ہی ہو جاوی پھر حکم کیا وقت تکلیف دینی کے یعنی عاقل اور بالغ کو کہ ایمان لاؤ اور بندگی کرو اور منع کیا کہ کفر و شرک سے گناہ مکر و اب جو کوئی کافر ہوا تو عقل سے حکم کو سمجھ کر اور اپنے اختیار سے اور حکم کا انکار کرے اور پورا پر مضبوط ہو کر اپنے جبل اور غرور سے اور اللہ تعالیٰ کی بے مدد سی ہو جائی جسور کے مدد نہ ہوئے اور جو کوئی ایمان لایا تو اپنے عقل سے سمجھ کر اور فرمان برداری اور عقائد سے اور زمان کے اقرار کیا اور دل سے سچا جانا موافق حکم اللہ تعالیٰ کی اور توفیق اوسکے سے اور بارے اوسکے سی کہ فضل اپنے سی اور پھر کری اور قرآن شریف میں آیا ہے آیت ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء مترجمہ یعنی فضل اللہ تعالیٰ کا ہے دینا ہی جسی چاہتا ہے توفیق یعنی جب کہ حضرت آدم کو تخت پر بٹھایا اور حضرت جبریل کو حکم کیا کہ اوکو پیٹھ میں بریل دو تب اونہوں نے اپنا پر ملا جب حضرت آدم کی پیٹھ میں سے چالیس رو میں نکلیں سیر بیٹی اور سیر بیٹی آئے پھر اون چالیس کے پیٹھ میں سے نکلے جیسے اب پیدا ہوتے ہیں ایسے ہی نکلے تب حضرت آدم کی پیچی چالیس کو کھڑا کیا او نکلے پیچی او نکلے اور او نکلے پیچی اور او نکلے کھڑا کیا مگر اللہ تعالیٰ نے اولاد حضرت آدم کی کو او نکلے پیٹھ سے نکالا اور او نکلے اولاد میں او نکلے نکالا کہ جو قیامت تک باپ کی پیٹھ اور ما کے چھاتی کے پانی سے بہان پیدا کرتا ہے وہی سب اس طرح اوسدن نکال کر کوئی دہائی طرف اور کوئی بائیں طرف حضرت آدم کی صف باندھ کر کھڑی کئے جب اون پر خطاب ہوا آیت اَلَسَّنتُ بِرَبِّکُمْ مَّرْجُمٌ کیا نہیں ہوں میں تمہارا رب تو او نکلے حکم اس بات سے ایمان لاؤنا اور مجھے مرنیکا ہوا اور کفر سے اور شرک سے اور گناہ سے بچنی کا لہو تو سبھی یانی کہا البتہ کہ تو ہے ہی تو گویا کہ خدا کی خدائی پورا کر گیا اور اپنے بندگی پر اقرار کیا از روئے ایمان کے تو یہ ہے سب مومن اور کافرون سے ہے بد ابو کے ہیں اور

اور ہونگے سادہ فطرت پر اور اوسدن جو اقرار ہوا اوسدن کا تانہ روز میثاق اب جو کوئی  
دنیا میں کافر ہو جاتو اوسنے ایمان فطری کو کہ جو خدا سے عہد کر لیا تھا اس کفر جیسی ہے کہ جہیلان  
دنیا میں کمایا پلٹ دیا اور جو کوئی ایمان لایا دل سے اور زبان کو موافق دل کے ملا کر ظاہر  
کیا وہ ثابت رہا اپنے اصل فطرت پر کہ جو خدا سے لفظ بلی کا بکر بٹلایا تھا کہ جو سچے دین  
شعبہ ہو تو دیکھ لو کہ جو مومن مسلمان ہے وہ پہلی دن دو کہہ سکتہ میں یون بھی گا کہ اللہ کی گواہی  
سو ہو گا اگرچہ دارد در دل کرد اور کافر جب سب کی کو چہرہ پر اور نہ پڑی تو لاچار کو کہیگا کہ پیدا  
کر رہا کرے سو ہو تو یہ وہی فطرت کی نشانی ہے کہ روح معتقد ہے خدا کی کلمہ اور اللہ  
تعالیٰ فی جو پیدا کئی میں دیکھ لو نہ بٹلادہ پن زور کر سیکو مسلمان کیا ہے اور نہ کافر کیا  
ہے بلکہ سادہ پیدا کیا ہے اور اختیار دیا ہے تو دیکھ لو یہاں لگ ہے کہ جیسی کی کو مال پایا  
کیکا تو دیکھو کہ کیا محتاج ہے کہ قوت ادبٹا دیکھ دے اور منع کیا کہ ہر ایا مال ملے دیکھو  
کہ اگر لیلیوے تو اس کے قوت نہیں جاتی اور جو نلی تو کچھ ادسکو خلل نہیں ہوتا اب جان چکر  
جو لیا منع کرتے تو سمجھ لو کہ یہ ایمان اور کفر بند لگا کام ہے اپنی اختیار سے اور کچھ بٹلادہ پن مار کر  
نہیں اور جہاں لاچار جیسی انا کا نایا لغو یا باو لایا بٹلادہ پن بس پڑا اگر کچھ کرے تو لاچار  
ہے اسے پکڑ نہیں سکتا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے بندہ کو جسکی کفر کرتا ہے اور جانتا ہے  
جسکے کفر سے ایمان لاو تا ہے حالانکہ اس کے دست میں کچھ فرق نہیں پڑتا جسکے کفر میں تھا اوسکے  
کفر اور ایمان کو ایسی ہے جانی تھا کہ جیسا جب یہ نہ تھا بلکہ روز ازل کے جیسا کہ جانی تھا کچھ فرقہ  
برابر نہیں فرق پڑتا سکتا اور سب کام بندہ نکلیا ایمان اور کیا کفر اور کیا گناہ اور  
کیا بندگی سب یہ کسب بندہ نکالے حقیقتاً نہ بٹلادہ پن نہ حجاز بلکہ من کے چاہت کی موافق  
اختیار کرے مگر نکال دیا ہے آزمائی اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آیت لَهَا مَا كَسَبَتْ  
وَعَلَيْهَا مَا كَسَبَتْ حَرِّ جَهَنَّمَ لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ عَنِ عَذَابِهِمْ لَخَبَدَتْ حَرًّا لَهَا سِجِّينٌ  
منجھ کیا کرے تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ نکی کاموں کا پیدا کرنے والا ہے یعنی ماہتر  
پانوں بے اوسین پیدا کئے اور من میں رجحانی یا شیطانی خطرہ آئی یہہی اوسنے پیدا کئے اور  
اوت اور فعل جبر کے نیلے ماہتر پانوں میں یہہی مادے پیدا کرے اور پہلی بریکی یاد  
اوسوت یہہی خدا فی کری لیکن یہہی جو قوت دی تھے کہ چاہتا تو بچ رہتا اوسکا نام اختیار  
ہے اسے ہر سطرہ نیک کام کر نیکا ثواب ہے اور ہر کام کر نیکا عذاب ہے لیکن یہاں

شیطان نے پروا تو دو فرقہ گمراہ ہو گئے ایک چیران اور دوسرے قدریان جبریان کہتے  
 ہیں کہ ہم مثال گہاس کے ہیں کہ بادِ بلا دی تو بلین اور قدریان کہتے ہیں کہ خدا کے ارادہ کا  
 کچھ دخل نہیں پہلا تو اور بورا تو اپنے پیدا کیا تو یہہ دونوں مذہب جھوٹی ہیں کیونکہ جو ہم  
 اللہ تعالیٰ کے کچھ اختیار دیتی تو یوں کہتے آیت وَمَا كُنَّا لِنُعْطِيَهُمُ الْكِتَابَ وَلَٰكِنْ  
 كَانُوا أَفْئُسُومًا يَكْفُرُونَ ترجمہ یعنی یہ نشان خدا کے نہیں کہ اپنے بندوں  
 پر ظلم کرے ولیکن اپنے نفس پر یہ ظلم کرتے ہیں تو یوں نصرا کی معاذ اللہ نبی جہنا یہہ  
 کفر ہے اور جو خدا کا کچھ داعیہ ہمارے کا موئین نہوتا تو یہہ جو خدا کی کہا ہے آیت  
 وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ترجمہ یعنی اور اللہ نے پیدا کیا تمہیں  
 اور اسے کہ جو عمل کرتے ہو تم تو یوں کہتے تو معلوم ہوا کہ جو عمل اپنے اختیار سے کیا اور ہمارے  
 اختیار سے وہ ظاہر ہوا کہ جو ارادہ خدا کی میں روز ازل کے تھا اور اللہ تعالیٰ جانی تھا اور ظہر کیا  
 تھا مگر اور جو فرمان برداری حق سبحانہ تعالیٰ کے کری ہو توڑی یا ہستی وہ  
 سب ثابت ہے موجب اللہ تعالیٰ کے امر کی لینے حکم کی آیت أَطِيعُوا اللَّهَ  
 وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ترجمہ یعنی سروری کرو تم اللہ کی اور سروری کرو رسول کے اور خدا کے  
 دوست کی آیت إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ترجمہ یعنی متقی اللہ  
 تعالیٰ پیار کرتا ہے پرہیزگاروں کو اور رضامندی اس کے کی آیت رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ  
 ترجمہ یعنی راضی ہوا اللہ انہوں سے اور دستِ خدا کی میں اور ارادہ خدا کی میں اور  
 مقضائے حکم خدا کی میں اور تولِ خدا کی میں کہ تنے کری گا کرے اور جو کفر یا گناہ کیا وہ  
 اللہ تعالیٰ کے دست میں کیا اور موافق ارادہ ازل خدا کی کیا اور تول اس کے کی کیا اور چاہت  
 اس کے کی کیا لیکن خدا کی محبت اس میں نہیں ہے اللہ تعالیٰ فرما تا ہی آیت إِنَّ اللَّهَ كَا بُحِبُّ  
 الْكَافِرِينَ ترجمہ یعنی خدا پیار نہیں کرتا کافروں کو اور خدا کا امر ہی نہیں ہے  
 گناہ کرنی پر اللہ تعالیٰ فرما تا ہی آیت إِنَّ اللَّهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ ترجمہ یعنی  
 اللہ تعالیٰ فرمان نہیں دیتا گناہ کرنی پر اور دست نہیں ہوتا گناہ کار اور کافر کا اللہ تعالیٰ فرما تا ہی  
 آیت إِنَّ أَوْلَىٰ لِأَمْرِكَ الْأَمْسِكُ فَتُوتَ ترجمہ یعنی نہیں ہیں دوست اللہ کے  
 مگر یہہ ہیزگار لوگ جب اللہ تعالیٰ نے قرآن میں تقدیر کو بیان فرمایا اور اسے فی اختیار دین  
 ثبات کیا اور اسے فی ہدایت قرآن کی طرف نسبت کری اللہ تعالیٰ فرما تا ہی آیت

هَدَى لِّلْمُتَّقِينَ ترجمہ لینے یہ قرآن ہدایت کرنے والا ہے پر سب گارڈنگ  
 اور اوسین ہدایت پیغمبر کے طرف نسبت کری اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَمِيتَ اَرْسَلْ  
 رَسُوْلًا لَّهٗ يٰ اِهْدَىٰ لِّلْمُتَّقِينَ ترجمہ لینے یہاں ہے رسول اپنے کو واسطہ ہدایت کے  
 اور دوسرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَمِيتَ وَلَا تَلْتَ كَتٰبِي اِلٰى حِيْرَاطِ  
 مُسْتَفِيْذٍ ترجمہ لینے اور تحقیق تو البتہ ہدایت کرنا ہی طرف راہ سید ہی کے اور اسے  
 نے گمراہے شیطان اور بتوں کے طرف ثابت کری اور میں ساری قرآن پر ایمان لاؤنا ہے اور  
 جو خیال میں نہ ٹہرے اور جو شبہ پڑتا جا تو فکر ایمان کا کرے سوال جو کوئی کہے کہ ہدایت  
 کے نسبت جو اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کے طرف کری اور اللہ تعالیٰ دوسرے جالیوں فرماتا ہے  
 اَمِيتَ اَرْسَلْ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلَا كُنَّ اِلٰهَ يَهْدِيْ  
 مَنْ يَّشَاءُ ترجمہ لینے جسکو تو چاہتا ہے ہدایت نہیں کر سکتا لیکن اللہ تعالیٰ ہدایت  
 کرتا ہے جسی چاہتا ہے یہہ کیونکر مطابقت ہو لینے موافقت ہو جو جواب ہدایت کی دعویٰ  
 میں ایک راہ دیکھا نا یہہ تو قرآن اور پیغمبر سے ہو ہے دوسری راہ پر چلاؤنا یہہ خدا  
 ہاتھ ہے جسی کہ مولا تاروم کہتے ہیں سب نعمتیں آید از بر کس کس با خلق بخشش کا ریزہ است  
 اور میں اس مقدمہ میں بہت جگہ مانجا ہے جیسے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے حَدِيْثِ اَعْمَلُوْا  
 فَاَنْتُمْ مِثْلُ مَا خَلَقَ لَہٗ ترجمہ لینے یہہ ہوتے ہیں کہ عمل کرو تم پس ایک  
 کو بے چیز آسان ہوگی کہ حسن اسطہ پیدا کیا گیا ہے یعنی تو فقیہ اور تاثیر خدا کی ہاتھ ہے ہمارا کام  
 کہنا ہے کہ عمل کرو اب معلوم ہوا کہ جو کوئی نیکی کرے اور کہی کہ خدا ہے پہلی دن سے نہیں جانی  
 تھا یا اللہ سے میں زور آوری کر کرے ہی تو کافر ہوا یا کہے خدا کیا دیکھی یا کیا سنے ہے یا نہیں  
 جانتا تو کافر ہوا اور جو کوئی نیکی کی کام کو کہے کہ خدا اس سے بیزار ہے تو کافر ہوا اور جو کوئی  
 یوں کہے کہ ایک وقت تھا کہ خدا نے انتہا تو کافر ہوا اور جو یوں کہے کہ ظانی چیز خدا سے پہلے  
 کے ہے تو کافر ہوا اور جو کوئی کہے کہ خدا کو جو مانگو تو کافر ہوا اور سب چیز کا تباہ کرنے والا  
 اسے نہیں تو کافر ہوا اور جو کوئی کہی کہ مجھی یا کسی کو خدا بھول گیا اور یا کہے بھول بے جانا  
 ہے تو کافر ہوا کیونکہ خدا کے صفت کمال سب سے یا یوں کہے کہ کہی خدا نے ہے اور کہی  
 نہیں ستایا کہے دیکھ ہے اور کہی نہیں دیکھتا تو کافر ہوا جیسے اندھیری رات میں  
 ساقی بن زمین کے تلے کھڑی چلے تو اللہ تعالیٰ اس کے پیٹھ اور دعا سنے ہے اور

دل اور اسکے کی بے جانی ہے اور حالت اوسکے کون ہے دیکھی ہے اور جو یون سمجھی کہ کیسے  
ان بنان بنے ہوتا ہے تو کافر ہوا اور جو یون کہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ فلانی کام کو  
منتہا اور ہو گیا اور یا کہے کہ ارادہ تو تھا کہ کرونگا ولیکن اوسکے چاہت بن چسپ کر خواہ مخواہ  
ہو گیا تو بی کافر ہوا اور جو بڑے کام اپ کوی یا کوئی اور کرے اور یون سمجھے کہ اس بات سے  
فلانوں سے خلا راضی ہے تو کافر ہوا اور جو پہلے کام کوئی کرے جیسی نماز اور روزہ  
دوسرا کہے یا سمجھے کہ سبذہ اس کام سے بیزار ہے تو کافر ہوا اور یا یون سمجھی کہ کیا جانیے خدا  
ان شیعہ کے بات سی راضی ہے یا شرعی بات سے راضی ہے تو بی کافر ہوا یا جو کوئے  
کہے کہ خدا کو سب قدرت ہی چاہی سو کوی اور دوسرا کہی کہ جو ہم کما دین نہیں تو خدا کیا ان سے  
دیدہ یا کہے کہ دارہ نہیں کرتا تو کما نہیں سون جیو تا تو کافر ہوا یا کہے بیدین یا شرابی یا قضا  
یا دنا طری یا چور یا اور بی شرع کرنا ولیکو منع کری اور دوسرا کہی ان پر اللہ تعالیٰ نہیں  
یا توں سے مہربان ہے تو کافر ہوا اور یا کہی جب سے یہہ دینداری انہوں نی شروع کرے  
ہے اللہ تعالیٰ ان سے بیزار ہو گیا یا یون کہے کہ خدا کو جیو تا نکھو لینے میر لطف سے مر گیا تو کافر ہوا  
یا کہے کہ خدا دو بین تو کافر ہوا یا کہی کہ اللہ بی مر گیا تو کافر ہوا - - - - -  
یا کہے کہ اللہ جیسی قدیم ہے اور بی کوئی قدیم ہے جیسی حکما میولا کو کہتے ہیں تو بی کافر ہوا  
اور یا کہی کہ توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کو اللہ کی کلام نکھو تو بی کافر ہوا اور جو کوئی کہے  
کہ ارادہ خدا کا تھا اور میں کیا تو کافر ہوا اور جو کوئی کہے نماز اور روزہ کہ خدا کو یہہ اجبی نہیں لاتی  
تو کافر ہوا یا کہے کہ ان باتوں سے اللہ راضی نہیں ہے تو کافر ہوا اور جو کوئی بد لیا کام کرے اور کہے  
کہ خدا نی ہمیں تو یہہ نہیں فرمایا ہے تو کافر ہوا اور جو کہی کہ ارادہ خدا کا اس بڑائی کر دیکھو منتہا اور ہمیں  
ٹھاؤہ بن کر کر گیا تو بی کافر ہوا اور جو کوئی گناہ کرتی کہے کہ خدا ہمیں نہیں جانتا تو کافر ہوا اور جو کوئی  
کچھ گناہ کرے اور کہی کہ ہمیں خدا نہیں دیکھی ہے تو کافر ہوا اور جو کوئی گناہ کرتی کہے کہ ہمارے  
بائیں خدا نہیں سنتا تو کافر ہوا اور جو کوئی کہے وقت گناہ کرنے کے کہ خدا ہمیں اس سے ہمیں موڑ سکتا  
تو کافر ہوا اور یا یون کہے کہ بدی ہماری پر پہلے سے خدا وقت تھا کہ فلانا پیدا کر دنگا اور تھے بدی  
کر لیا تو کافر ہوا اور جو کوئی گناہ کی وقت کہی کہ خدا ہم سے ٹھاؤہ بن کر گناہ کر دای ہے تو کافر ہوا  
کیونکہ اوسنے اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نماز پڑھو تم اور روزہ  
کر کہو تم اور ایمان لاؤ تم اور جو ایمان لاؤ گے تو بہشت پاؤ گے اور ایمان ملاؤ گے تو جہنم



چاؤ کے تو ان سب باتوں کا الزام خدا کو دیا وہ لول لول جو دادا آدم علیہ السلام بولے ہیں  
 ایت رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِتَّخَذْنَا لِحُسْنِنَا كِبًا وَرَبَّنَا لَا تُخِزْنَا  
 لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ حرمہ یعنی ہے رب ہماری ظلم کیا اپنے نفس نے اپنا پر اگر تو نہ  
 بخشیکا ہمیں اور رحم نہ کر لگا ہم پر تو مقرر ہم ہو جائیگے ٹوٹی والوں سے تو اللہ تعالیٰ فی تقصیر بشر  
 کر نعمت پیغمبر کیے بخشدی اور قصیر زائد ہیں لکھا ہے کہ آدمی سے تقصیر ہو جا تو تقدیر کو نہ ہو  
 کہ خدا فی لکھا تھا بلکہ تو بہ کرے سن کہ ایک روز حضرت آدم علیہ السلام پر خطاب ہوا کہ تیری منع  
 کرے چیز کیوں کہا تھی تب حضرت آدم بولی کہ اللہ تعالیٰ میں خطا کرے میری زمین تو چاہت  
 ہوئی اور شیطان نے دل میں دسواس ڈالا اور دخت بن بن میری سامنی آدمی جاوی تھا  
 جب حکم آیا کہ یہ بی سب تھا اور ہمارے قضا فی تو تھے جب حضرت آدم بولی کہ میں تو بہ نہیں  
 کہہ سکتا جب حکم آیا کہ تیرا جان ست لینے حق اور لول مت اور جو شیطان سے تقصیر ہوئی  
 تو اوس لعنتہ اللہ علیہ نے بی ادب ہو کر کہا ایت رَبِّ بِمَا اَعُوْذُ بِفَنِّیْ لَا تَعْدِلْ  
 لَہُمْ صِرَاطُكَ الْمُسْتَقِیْمَ حرمہ یعنی ہے رب میرے سبب اوسکے کہ گمراہ کیا  
 تینے مجھ کو تو مقرر ہوئے نگامین واسطہ ادھونکے راہ مستقیم پر ڈرگارا نیکو تو اوس پر لعنت خدا  
 کے باقی رہے تو معلوم ہوا کہ جو تقصیر بندہ سے ہو جا تو خدا کی طرف نسبت نہ کرے اور تو بہ  
 اور استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ کے پسند ہے جیسی حضرت آدم نے کری اور جو برابری کو  
 بگڑا ہو جا تو مارا جاوی جیسے شیطان را نا گیا سوال قضا اور قدر کی کیا معنی ہیں کہ حسہ  
 ایمان کہے جواب قضا کے معنی قرآن میں ہیں ایک معنی فرمان کے ہیں جیسی کہ فرمایا  
 ہے اللہ تعالیٰ فی ایت وَقَضٰی رَکْعٰتَکَ اَنْ لَا تَعْبُدَ لِاِلٰہٍ اِیْکَ اَوْ مِثْلَہِ  
 یعنی حکم دیا ہے رب میری فی کہ نہ بندگی کر دم مگر اوسکے اور دوسری معنی پیدا کر نیکی میں جیسی  
 کہ فرمایا ہے ایت فَفَضَّلُوْهُ سَبْعَ سَمُوٰتٍ حرمہ یعنی پیدا کرے  
 اللہ تعالیٰ نے ساتوں آسمان اور تیسرے معنی خبر داری میں جیسی کہ فرمایا ہے ایت وَقَضٰی  
 اِلٰی سَبْعِ سَمُوٰتٍ حرمہ یعنی خبر داری میں طرٹ نبی اسرائیل کے تو سب پہلای  
 پیدا کری ہوئی اور جہائی ہوئے اور حکم کری ہوئی اوسکے ہے اور برائی پیدا کرے ہوئی اور جہائی  
 ہوئی اوسکے ہے اور حکم نہیں کیا بلکہ منع کیا ہے اور قدر کہتے ہیں تول کو کہ سب چیزیں خلق کے کیا ہوگی  
 اور کیوں مگر ہوگی اور کب ہوگی یہ دونوں قضا اور قدر صفتان علم خدا کے ہیں اور خدا کی صفیت



بچوں اور چکوں میں کسی کے فہم اور قیاس میں نہیں آتی ہیں اس میں بہت جھگڑا کرنا چاہیے  
 جو نیلے ہو جاؤ شکر خدا کا کہنے اور بی ہو جاؤ توبہ کر کے اور مقابلہ کر کے اور جو مقابلہ کر کے تو ایسا تو  
 جانیکا ڈر ہے کیونکہ سب یہ باتیں جانتے ہیں کہ ساری خلق کا یہی حکم ہے الا اللہ تعالیٰ ہے اور سب ملک  
 اس کے ماتھے پر ہے اور بعض بات ایسی ہے کہ ادسی بجزی بات کی نسبت اور دہر کو دینی سے موجب بی ادبی  
 کا ہو جاتا ہی جیسی کوئی کہی کہ بادشاہ ہماری جان اور مال کے خوب محافظت کرتا ہے کہہ بہت بد لون موجب بادشاہ  
 کے تعظیم کا ہے اور جو ناکارہ چیز کا نام لیکر کہے کہ بادشاہ ہمارے جو تیر نکار کہو الا ہے تو دیکھہ لو کہ موجب بی ادبی  
 کا ہو گیا اور اقتصاد قدر اللہ تعالیٰ کا بہید ہے بہت میں یہ کہہ لاجا کا یہاں دنیا میں کہتے ہیں یعنی ٹیٹہ اسکی معلوم  
 نہیں ہو تو اس میں جھگڑا کرنا بخت ہی اور اس میں سچ کرنا منع ہے اور اس کا ڈکھنا واجب ہے اور اس پر اعتقاد کرنا  
 برحق ہے اور کچھ بنا فرض ہے یہ عقاید سینہ میں ہے **کُنْ تَوَّابًا تَنْتَظِرُ** ہے گنیا جگدن **کُنْ**  
**اَوَّابًا تَنْتَظِرُ** پورا گنوں نامزدہ اور سنی ذہن ہا گن صفت کو کہتے ہیں اور گنوت اور گنیا صفت دہے  
 کو کہتے ہیں لے صفت اللہ تعالیٰ کے صفت والا نہیں ہوتی اور صفت والی سے یعنی اللہ تعالیٰ سے صفت  
 بعدی نہیں اول اور آخر اور صفت اللہ تعالیٰ کے قدیم میں عیب اور نقصان سے پاک ہیں کذات خدا کے  
 قدیم ہے بعد اپنے تمام صفتوں پر کے کی تب کوئی نہ تھا جب بی اللہ تعالیٰ ایسا ہے جانی تھا جیسا اب  
 جانی ہے اور ایسا ہے دیکھی تھا جیسا اب دیکھی ہے اور ایسا ہی بولی تھا جیسا اب بولی ہے اور ایسا ہے قدر  
 کہے تھا جیسے اب ہے اور ایسا ہی کار لیکر تھا جیسا اب ہی اور کیسی ہوتی نہ تھی سے کم یا زیادہ اور اسکی صفت  
 نہیں ہوتی سوال اور ایک قوم یہ دین میں وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفتیں کہ زندگی اور  
 علم اور دیکھنا اور قدرت اور سننا اور بولنا اور ارادہ قدیم ہیں اور صفتیں فعلی کہ خالق و رزاق وغیرہ  
 قدیم نہیں ہیں کیونکہ خدا خالق جب ہوا کہ پیدا کیا ہیں اور پیدا کرنا تو خالق کہاں ہوتا اور میں رزق  
 عدیتا تو رزق اسکا نام کہاں ہوتا جو اب اسکی صفت اور اسکی خالق پنا اور رزاق پنا قدیم ہے لیکن جب  
 چاہا جب ظاہر کیا پنا گن اور جو جب نہ تھا تو اب اسے کسی سکھا دیا اور جو کوئی یوں کہے کہ اللہ تعالیٰ  
 میں فلاں صفت تلا فی کام کہے سے ہو گئی ہے تو وہ کافر ہوا جیسے کوئی چہا خط لکھے تھا تو نام خوش تر نہیں  
 تھا اب تصور کیجئے لگا تو نام مصور کیا گیا یعنی ایک چیز کو ایک چیر سے لیکر کرنا پنا اللہ تعالیٰ  
 پاک ہے اور اللہ تعالیٰ سب گنوں پورا قدیم ہے **کُلُّ شَيْءٍ عِنْدَ اللّٰهِ بِوَجْہٍ اَوْ وَرَاقٍ** ہے اللہ تعالیٰ کی کا  
 نام اہم اور صفات ذاتی ہے کہ اپنے ذات پر بی مصرف کرتا ہے اور ہم پر بی مصرف کرتا ہے  
 جیسے اللہ تعالیٰ ہے بی کلام سنتا ہے اور ہماری بی سنتا ہے اور ہمیں بے دیکھتا ہے اور

ہم کو بے دیکھتا اور اپنے تئیں بے جانتا ہے اور ہم کو بے جانتا ہے اور آپ نے زندہ ہے اور ہم کو بی زندہ  
 رکھتا ہے اور اپنے پہلی ارادہ کرتا ہے اور ہم پر بی ارادہ کرتا ہے اور آپ نے بولتا ہے اور ہم کو بی بولتا  
 ہے اور آپ پر بی قدرت رکھتا ہے اور ہم پر بی قدرت رکھتا ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اور باتے  
 صفات کا نام صفات فعلی ہے کہ ہم پر مصروف کرتا ہے اور اپنی پر مصروف نہیں کرتا جیسی خالق ہمارا  
 ہے اور اپنا نہیں اور رزاق ہمارا ہے اور اپنا نہیں اسی طرح تمام صفات فعلی کو سمجھ لو اور صفات ذاتی  
 کے ہمہ پہچان کہ ان صفات کی ضد خدا میں نہیں پائی جاتی جیسے علم کہ خدا اسکے جہل ہے تو جہل خدا میں  
 نہیں اور قدرت کہ خدا اسکے عجز ہے تو عجز خدا میں نہیں اسی طرح سب صفات ذاتی پر قیاس کر لو اور  
 صفات فعلی دہ بن کہ جہلی ضد خدا میں پائی جاتی ہے جیسی رحیم کہ خدا اسکے قہار ہے تو دونوں  
 خدا میں ہیں اور معز کہ خدا اسکے مدل ہے دونوں خدا میں ہیں ایسے ہی سب صفات فعلی پر  
 قیاس کر لو لیکن صفات ذاتی اور فعلی سب قدیم ہیں اور ہمیشہ باقی رہیں گی **مکملہ جہت**  
 اونے اپنے بیان کری اوس سے ملکہا کر کہی اور نہ بڑا کر کہی کیونکہ اپنے صفات کو الہا آپ  
 ہے جانتا ہے عقل اور قیاس کی کا وہاں نہیں پہنچتا اور حیاں لگ حکم ہے خیال کر کر اور  
 سے عاجز ہو کر رہتا کہ سمجھنا کہ تو ہم اور قیاس ہماری سے اونچا ہے جیسا کہ قول ابو بکر **عَلَّا الْعَجْزُ**  
**عَنْ ذَرِّكَ الْاِذَاكَ اِذَا سَرَكَ**  
 ترجمہ پاؤنی پاؤنی سے تھکنا پاؤنا ہے **مکملہ جس عبارت کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں**  
 اور پیغمبر نے حدیث صحیح میں مانا اور صفت اللہ تعالیٰ کی بیان فرمائی ہیں اور سے حرف کرب  
 کے صفت کہے تو درست ہے اور جو اور عبارت کر لولی تو روا نہیں ہوا توین معنی ملتے ہی ہو کر  
 اللہ تعالیٰ کی صفت قدوس کر کر اور الگہ اور زنجن نزنکار کر کر نکر اور اللہ ہے بندوں  
 پر محبت کرتا ہے کہو اور عاشق ہے ملکہو اور اللہ تعالیٰ کو جو آد کہو یعنی بہت بخشش کر نہوا اور  
 سنے ملکہو کیونکہ یہ حرف صفت کی کہیں قرآن اور حدیث میں نہیں پائی اگر کوئی دلیری کر کہے  
 جو کافر نہ ہو تو بدعتی اور گمراہ تو مقرر ہو جاویگا **مکملہ صفتیں اللہ تعالیٰ کی سناب وہے**  
 ذات ہے اور نہ ذات سے جدی ہیں اور خلق میں نہ ذات جدی اور صفت بدی ہے جیسی یعنی  
 شخص کے بنائے جاتی ہے اور انکسین قائم رہیں اور شوائی جاتی رہے اور کان قائم رہیں اور تو  
 جاتی رہے اور بدن قائم رہے اور زندگی جاتی رہے اور وجود قائم رہے اور کار گیر باقی رہے اور کار گیر  
 بہول جا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس وجود میں بی چیزیں بخشی تھے یہی علی اور اللہ تعالیٰ پاک ہے

عیب اور نقصان سے اور دونوں مرتبہ برابر ہے اسم اور صفت کیونکہ اوسکے اسم اور اوسکے صفت ایک  
 ہے ہی اور اللہ تعالیٰ کو صفت نہیں بلکہ کوئی کہے کہین اسکی صفت کو پوجون ہون تو روا  
 نہیں اور جو کوئی کہے کہ ہمارا اللہ تو اسکے زندگی ہے یا علم ہے یا قدرت ہی تو یہہہ بچا ہی بلکہ یوں  
 کہے کہ میرا اللہ زندہ ہے اور زندگی اوسکے صفت ہی اور میرا اللہ علیم ہے کہ علم اوسکے صفت ہے  
 اور میرا اللہ قادر ہے قدرت اوسکے صفت ہے یا دعاین کہی اسے زندگی اسے علم تو بجا کیا یہ خوب  
 نہیں اور صفت اس سے جدی بھی نہیں کیونکہ جدائی دو چیز میں ہوتی ہے ایک چیز جگہ اور دوسرے  
 جگہ جیسے مخلوق میں ہے اور یہ اللہ تعالیٰ پر سزاوار نہیں کیونکہ صفت اللہ تعالیٰ کے بہت میں اور  
 ذات اللہ تعالیٰ کے ایک ہے تو گویا کثیر میں اور جو دیکھیں کہ وہی صفتیں اوسکے ہیں اور وجود اسکا  
 علیحدہ نہیں جو یوں دیکھیں تو عین ذات کی ہیں اس سبب سے نہ اسکی صفت کو اللہ کہا جاتا ہے  
 اور نہ اللہ سے جدی کہی جاتی ہیں ~~مکملہ~~ اور اللہ تعالیٰ کے ایک صفت دوسری سے نجی ہے اور  
 نہ عین و پے کیونکہ جو بینائی جدی کہیں اور علم جدا کہیں تو اسکے جدی مکان چاہیں  
 جیسے بندو ملک انکہ میں مکان بینائی کا ہے اور کانین مکان شنوائی کا ہے تو اللہ کی ذات  
 مطلق سے پاک ہے اور ایک صفت دوسری کا کام نہیں کرتی جیسے سنا دیکھنی کا کام نہیں کرتا اس  
 سبب سے ایک نہیں تو معلوم ہوا کہ ایک صفت میں کئی صفت نہیں اور ایک سے دوسری جدا  
 ہے نہیں اب سن کیوں لکھا چاہیے کہ دو صفتیں خدا کے پس میں برابر ہیں یا ایک طرح کی ہیں یا کئی  
 طرح کے ہیں یا جدی جدی میں کیونکہ یہ سب صفات نو پیدا چیز میں ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے  
 صفتیں قدیم ہیں اور قدیم کی صفت محدث کی سے نہیں ہوتی غرض کہ صفتیں رب کی بے مانند ہیں  
 باعتبار ذات کے ایک ہیں کہ ایک ذات رب کی کئی صفات ہیں اور باعتبار تعلق کے بہت ہیں  
 کیونکہ رنگت کی دریافت کرینوالی کا نام بینائی ہے اور آواز کی دریافت کرینوالی کا نام شنوائی  
 ہے اور ارادہ کی دریافت چاہنے سے ہوتی ہے وہ علم ہے تو یہہہ صفت کا جدا جدا تعلق ہے ~~مکملہ~~  
 جانے کہ اللہ تعالیٰ کا نام رزاق تھا ازل میں اور روزی کہا نیوالی او سوقت نیتی اور اللہ تعالیٰ  
 کا نام خالق تھا ازل میں اور خلق تہیہ اور آدمی نکلی طرح کچھ یا سن بنائی جب کہا کہا یا اور قدیمیت  
 میں فرق نہیں صفات ذاتی خدا کی میں اور صفات فعلیہ میں کیونکہ جیسی او نے اپنے تئیں ذاتے  
 صفات کسرا ہے آیت **لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ** ترجمہ یعنی اللہ  
 کہ جو بوجہ یوں ہر سب کا ہے اور وہ زندہ ہے اور کار ساز سب کا ہے ویسی ہے اپنے تئیں فعلی

صفتوں کو سرنا ہے آیت **وَاللّٰهُ يَصِفُ بِالْعَبَادِ** ○ ترجمہ لینے اور  
 اللہ دیکھتا ہے بندوں کو آیت **هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ** ترجمہ لینے اور  
 وہ ہے کہ جس نے علم میں ڈبو کر لینے بھانک مارا کو پیدا کر صورت باندہ دی ہر چیز کی تو معلوم ہوا  
 کہ یہ صفت فعل اللہ تعالیٰ کے قدیم سرابت ہے اور جو سرابت والوں پر موقوف ہوتی تو اللہ تعالیٰ  
 اس صفت میں محتاج سرابنے والوں کا ہوتا اور محتاج کے صفت نو پیدا کی ہے سوال جو کوئی کہے  
 کہ پہلا یہ صفت رکبی تو تھا لیکن لایق اس سرابت کی تب ہوا کہ جب سراب جواب پہلی نقصان  
 ہے کہ سب کیسے لیاقت کے چیز کی پاؤں اور اللہ تعالیٰ پاک ہے عیب اور نقصان سے کہ اس کے  
 صفات میں لپٹ ہو یا پھرت ہو یا پھلا اور ہو یا پھلا اور ہو اس کے مثال یوں سمجھی کہ جیسی ایک  
 شہر میں پیرزادہ ظاہر تھا اب اس نے کسب شمار کا لیا تو اس کا نام شمار لپٹ گیا بلکہ یوں سمجھو  
 کہ جیسے کوئی قدیم سے سونا تھا جب چاہا جب سونا گھڑا جو گھڑی تو سونا دروازہ گھڑی تو سونا سطح  
 سب صفات پر قیاس کر لے **مسئلہ** کہ اللہ تعالیٰ کے صفات میں ترتیب روانہ رکھی کہ ایک سے  
 دوسرے پہلی پیدا ہوئی تو جیسے بند زمین پہلے زندگی آدمی اور سچی علم آدمی اور پر قدرت آدمی  
 اللہ تعالیٰ اس طور سے پاک ہے کیونکہ جو ایسے ہوتی تو صفات حق سبحانہ تعالیٰ کی بعضے نو پیدا ہو  
 تو جتنی مدت وہ صفت نہوتی او تھن مدت وہ ناقص رہتا حق تعالیٰ کے ذات قدیم اور پاک ہی عیب  
 اور نقصان سے **مسئلہ** اور اللہ تعالیٰ کے صفات کو خلق کے صفات پر قیاس مکر کیونکہ اللہ تعالیٰ  
 کے ذات یعنی علم ایسا ہے کہ جانتا ہے حقیقت سب ہونگی اور کل تمام چیز کا اور مگر سب چیز کی  
 اور ظاہر سب چیز کا اور باطن سب چیز کا اپنے ذاتی علم سے کہ جسکی اول کا اور نہیں اور آخر کا اور نہیں  
 اور ہر ایسے ذات نہیں ہے کہ ہم لوگ اسباب سے بعضی چیز جانتی ہیں بعضی چیز ناہتہ سے جانتی ہیں  
 جیسے نبض اور بعضی چیز آنکھ سے دیکھ کر جانتے ہیں اور بعضی چیز کان سے سن کر جانتے ہیں اور بعضی چیز  
 دلیں تصور باندہ کر جانتے ہیں جو چیز کہ خدا باندہ **مسئلہ** قدرت اللہ تعالیٰ کے قدیم ہے مگر اسباب  
 اور بشیر نیک کوئی سبب نہیں چاہتا اور قدرت بندہ کی بعضے چیز دن پر جو ہے وہ اسباب سے ہی یعنی  
 کہ باقی پاس بسو لے بن گھڑا اور نو بسو پاس قلم بن لکھا آغا اور آنکھ بن دست دیکھا آغا اور غیر  
 مدد بن کام نہواہل خدا کی مدد ہو تو سب کچھ ہو اور بندہ کی ایک روٹی میں دیکھو کہ کیا کیا اسباب کے سر  
 کے ناہتہ سے ہو تو ناہتہ میں آدمی **مسئلہ** اور دیکھنا اللہ تعالیٰ کا اور ستا کہ دیکھتا ہے رنگ اور صورت  
 اور شکل کو نظر سے اپنے سے ہی اسباب آنکھ کے اور ستا ہی ہدی اور ملی بلین اپنے شتوئی سے کہ صفت

قدیم اوسکے ہے بی اسباب کان وغیرہ کے اگرچہ یہ سنے اور دیکھیں چہرین اب پیدا ہوئی ہیں اور ہم  
 لوگ جو دیکھیں بین رنگ مختلف اور صورتیں آنکھ کے کہ جیسے بنیائی خدائی رکھے ہی اور سنتے ہیں  
 کان سے کہ ہمارے بدن میں خدائی پیدا کیا ہے بابتن کہ بتائی ہوئی ہیں میت جدا ہوئی نہیں  
 نام سے نامی رکھ دلا پوچھ پوچھ نام لئے سے آجڑی نامیکے چت سوچہ ۱۰ یعنی نانو نانو کے جدا  
 نہیں وہ نام ہے اور وہ نام والہ ہے اور میں علما راہل سنت اور جماعت کی تین مذہب ہیں  
 کہ حضرت ابو شکور سلمیٰ فرماتی ہیں کہ نام مثال صفت کی ہے کہ نام دلی سے جدا نہیں ہے اور بی بی اوصاف  
 کہیں تو گیکہ ایمان دست نہوتا کیونکہ جب کوئی کہے ہی کا فر کہ میں اللہ پر ایمان لایا تو مسلمان ہو  
 جاتا ہے اگر نانو نین اللہ نہوتا تو غیر نہوتا اور غیر پر ایمان ملا دنی سے مسلمان نہوتا اور جدا رس نیل سے  
 ہے کہ اللہ جو زبان سے بولایا کاغذ پر لکھا تو یوں نہیں کہا جاتا کہ اللہ ایسی ہے اور بعض کہتی ہیں کہ انہم  
 صفات ذات کی ہیں نانو والا ہے اور نانو صفات فعلی کے جیسی خالق و رازق نزہات ہیں اور نہ ذات  
 سے جدی ہیں اور مصنف قصیدہ امالی کہ محمد دلیسی ہیں قدس اللہ سرہ دی یوں کہتی ہیں کہ نانو نین  
 نانو والا ہے اور جدا نہیں اور ایک مذہب باطل دے کہتی ہیں کہ اگر نانو نین ذات ہوتا تو آگ کا نانو  
 لینے سے مونہہ جل جاتا اور کجا جواب دیتے ہیں کہ نانو وہ چیز ہوتی ہے کہ جو اوسکے ذات ہے اور زبان  
 سے کہ جو پوچھتے ہیں وہ بولا دنا ہے اس بولی کر اور کاغذ پر جو لکھتی ہیں دی حرف ہیں کہ ان سے وہ نام معلوم  
 ہو جاتا ہے لیجئے اواز سے اور اس حروف سی اور نانو دایکے کہ جسکا نام ہے اوت سے دریافت ہو گئے  
 چت پر پوچھ آجاتی ہے والا نہ یہ حرف اور اواز پچھ اور ہے اور شکل میں آگ پنا پچھ اور ہے سمجھ لے اور  
 ایک اور بی بات یہ ہے کہ مسلمانوں کے نزدیک یہ ہے کہ نام نامی سے جدا نہیں ہوتا یعنی اللہ  
 جسکا نام ہے وہی ہے اور پر اللہ کا نام کیسے کہتی ہیں آدنا خلات کفار کے دی کہتی ہیں کہ جیسے  
 کہنیا کو ہی کہنیا کہیں اور جس پتھر پر ہم نام کہنیا کار کہیں تو وہ بھی کہنیا ہو جاتا ہے کیونکہ سبز نانو  
 کہنیا کا ایک میت نہیں کہے رسیہ جو کہ گنا کہنیا نال بتکی نہ سنا و شکل دہڑ و ہون پاک خیال ۴  
 یعنی بیج جڑ سے مراد ہے جو ہر اور جو کہے پڑک رہا ہو اوسے عرض کہتے ہیں اور کی وہ کہ آدنا  
 پروا ہو اور سا راہ کہ جسکے سب ٹکڑی ہوں اور شکل صورت مشہور ہے اور دہڑن کو کہتی  
 ہیں یعنی اللہ ان سب سے پاک ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی نسبت کسے شے سی ایسی نہیں کہ جیسے  
 جڑ و درخت بہوٹ بہوٹ ٹرہ جاتا ہی اسطرح خدا بی بڑو گیا ہوا اور اللہ تعالیٰ کی ذات ہر ایسے  
 ایسی نہیں باور دے کے نہیں آگا جانے لو کافر ہوا اور اللہ تعالیٰ کی ذات کسے پڑک کر

ظاہر نہیں ہوئے جیسے رنگ اور بو اور مزہ یا گپڑی پر سفیدی یا بال پر سیاہی کہ اس سب کو  
 اور سیاہی کو جدا بدن نہیں لیکن کہ گپڑی یا بال کے ساتھ رنگ ہے اس طرح ساتھ کسے چیز کے خدا  
 کو سمجھنا کفر ہے اور اپنے ہونی اور رہنے میں محتاج کسی کا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ہستی ہے کہ آپ ہے  
 آپ ہے اور سب اوسکے کئی ہیں اور جو کوئی خدا کو تہوڑا سمجھے یا تہوڑی چیز کو خدا سمجھی تو کافر ہوا اور جو  
 کوئے کہے کہ ہمارے میں بی ایک ذرہ خدا کا ہے تو معلوم ہوا کہ خدا کے ٹکڑے سمجھے تو کافر ہوا  
 اور اللہ تعالیٰ پاک ہے عیب اور نقصان سے اور بعضی بیدین کہتے ہیں کہ بولنا خدا ہے یہ کفر ہے  
 اگر یہ روح خدا ہو تو جیسے قالب ہوں تو دیتے ہے خدا ہوتی اور یہ کہے کہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 خدا کے نور سے جدا ہوا ہے یہ منع ہے کہ جو چیز جدا ہو جاتی ہے جیسی دریا سے بوند اگر جدی ہو  
 تو بیتا دریا سے نقصان ہوا اور حسین نقصان ہوا وہ خدا نہیں ہوتا بلکہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 ہوا حق کے نور سے اور پیدا ہوا جہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے اور  
 بعضے گمراہ کہتے ہیں کہ تمام عالم ذر سے پیدا ہوا ہے تو وہ ذرہ خدا ہیں تو اس یقین سے کہ  
 کافر ہوئی اور یوں نہیں سمجھے کہ یہ ذرہ کسی بنائی اور کسی او نہیں الٹھا کر بدن بنائی یا آپ  
 ہے آپ جمع ہو گئے اگر کوئی دوسرا جمع کر لیا ہوتا تو وہ خدا ٹھہرتا اور جو آپ ہے آپ  
 جمع ہو جاتی تو ہیرات عقل میں نہیں آتی کہ بغیر بنا دینا والے کی اگرچہ مادہ سب سے چیز کا  
 حاضر ہو تو بغیر کاریگر کے چیز نہیں بنتے اور یوں نہیں سمجھے کہ کسی ذرہ کو پلٹ کر بدن بنا  
 اور بدن پر زوال ہے تو ذرہ خدا ہوئی اور خدا وہ ہے کہ جسکی ذرہ کو پلٹ کر بدن بنائی اور  
 بدن کو ہر خاک میں ملایا **مسئلہ** اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ تمام عالم ذات خدا کے ہے یا فقیر  
 ذات خدا کے ہے تو کافر ہوا کیونکہ خدا کے ذات بے عیب اور بے نقصان اور بے زوال ہے اور تو  
 اور سب خلق میں یہ چیزیں موجود ہیں اور خدا کو سب بات کا علم ہے اگر یہ یہی خدا ہیں تو انکو  
 اپنا علم کیوں نہیں اور اگر ہے اور معلوم نہیں ہوتا تو طالع ہوئی **مسئلہ** اور بعضی کہتے ہیں کہ  
 سے عالم کو خدا کہتی ہیں کہ جیسی دختر تین تراوت اس یقین سے بی کافر ہوتی ہیں کیونکہ خدا کو عالم  
 کہنا یا عالم کے سچ میں کہنا یہ دونوں بائیں کفر میں کیونکہ خدا کو ایک جگان کی اشارت کر عبادنا  
 کہ بیان ہے یہ کفر ہے بلکہ یوں سمجھ کہ جب زمین اور آسمان اور عرش اور کرے اور آدمی اور جنات  
 سچے ہیں خدا تبارہ کا ہیں پر تھا اور نہ کسی میں تھا اب بی دوسری ہے نہ کسی میں ہے  
 اور کسے پر ہے کیونکہ محتاج جگان نکاح ہو تو لائق خدا بنے ہو اور خدا کو کسے شکل کہنا یہ کفر ہے





آیت **حَقِّیْ لَیْسَ عَلَیْکَ اَلْحَزَنُ** ترجمہ تاکہ سنے کلام اللہ کے اور سبغہ خدا کے حضرت امیر المومنین  
 امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما کو فرماتی حدیث **اَعِیْذُ بِکَ کَلِمَتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ**  
 ترجمہ یعنی شاہ چاہتا ہوں میں تم دونوں کے ساتھ کلام اللہ کے جو پوری میں تو سلو  
 ہوا کہ اور سب کے کلام ناقص ہیں سبغہ خدا ناقص کے کب پناہ چاہتے **مُکَلِّمُ** قرآن مجید کے شان  
 اوس کے بلند ہے مصحفون ہماری مائتوں سے نقش اور شکل کلموں کے کر لکھا ہے اوسکو قرآن  
 کہتے ہیں اور تصویر معنون کیسے اور خیالوں لفظوں کے سے دلیں دہرا ہے اوسے حفظ کہتے ہیں  
 اور بجز بالوں پر لباس حرمت یحون کے پڑتا ہے اسے پڑنا کہتے ہیں اور سبغہ خدا صلی اللہ علیہ  
 وسلم پر وسطی حرفوں مرکبات یعنی طے حرف اور مضرات یعنی ایک ایک حرف کی کئی کئی  
 حالتوں میں اور تہا ہے **مُکَلِّمُ** لول جو قرآن کو ہم بولتے ہیں یہ مخلوق ہے اور یہ لکھتے قرآن  
 کو لکھتے ہیں یہ مخلوق ہے اور جو دلیں یا وجود لفظ اور حرف کے تصور میں یہ سب نو پیدا ہیں  
**مُکَلِّمُ** اللہ تعالیٰ کے کلام حضرت النبی پڑنا قرآن مجید نو پیدا نہیں ہے قدیم ہے وہ نہ ہو  
 اور صحیفون گہل رہا ہے نہ اشارتوں میں آوے نہ لکھنی میں آدمی تو یہ سب لکھنا اور پڑنا لکھنا  
 ہے اوس کلام کے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لول کے آواز اور طرف نہیں ہے کیونکہ آواز منہ اور زبان  
 سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ پاک ہے منہ اور زبان سے ایک شبہ بلاشبہ کہو تو کوئی آدمی  
 غزل پر ہے بالخان مخا بھر حرف اور ارادہ مضی اور سوز دل اور کلام خوش جو حاصل ہے اب جو جائز  
 کہ کسے ساز سے مثل نفیری یا چنگ یا سارنگے یا ستار یا قانون کہ ساخت اوس کے ہے اوس  
 سے اوس غزل کو ادا کر آدمی تو کوئی مناسبت اوس ساز کے ادا کو اوس غزل خوان کے اواز سے  
 نہیں مگر شبہ الحان کے ساز میں ہے خدا کی پیدا شیر میں یوں ہوتا ہے اگر وہاں ہو تو کیا عجب ہے  
**مُکَلِّمُ** اللہ تعالیٰ فی قرآن مجید میں ذکر حضرت موسیٰ اور فرعون کا اور پیغمبروں کا اور شیطان  
 کا جو ذکر کیا ہے اگرچہ ذکر پیدا شیر کا ہے لیکن کلام خدا کی قدیم ہے نو پیدا نہیں **مُکَلِّمُ** اور کلام  
 پیغمبروں کے اگرچہ خدا سے ہوئی اور کلام سب قرشتوں کے نو پیدا ہے اور پیدا کری ہوئی ہے اور کلام  
 اللہ جو اللہ بولا ہے بی حیت اور بی صورت ہے اور جب ہماری مونہ سے بولا گیا تو صوت بی اور  
 جہت بھی ہوئی **مُکَلِّمُ** قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے حقیقتاً مجازاً نسجی مانند اللہ کے  
 ذات کے قدیم ہے **مُکَلِّمُ** اور حضرت موسیٰ نے مقرر کلام اللہ تعالیٰ کی ہے **آیت** **ق**  
**کَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰی تَحْلِیْمًا** سوال کوئی کہے کہ بیان آواز ہے کہیں لول ہوتا ہے



**جواب** اللہ تعالیٰ کے پیدا کر دین میں ہمیشہ ہوتا ہے جیسے کوئی چیز رکھ کر کہول جا اور پھر ہاچلک  
 اس کے دل میں یاد آتے ہے کہ فلاں جگہ دہری ہے دیکھ تو اس بول میں ادب نہیں آئی اور کوئی طرف  
 بچے معلوم نہیں ہوئی اور حالانکہ خدا کی پیدا کر دی ہوئی ہے تو کیا عجیب ہے کہ خدا تو اس کا پیدا کر دیا اور  
 اس کا ملل بے آواز اور بی جہت ہو **مکملہ قرآن شریف** ہے کہ بشہور ہے اور ترا ہے حضرت محمد صلی  
 اللہ علیہ وسلم پر آیت آیت کر خواہ آیت حجت اور خواہ آیت عذاب سب کلام خدا کی ہے خواہ صبح و شام  
 کے یا دم خمیوں کے یعنی بولائی پور دن کی ساری فضیلت میں برابر میں فضیلت عقلی اور  
 معنوی میں کچھ فرق نہیں ہے لیکن بعض آیتوں میں دوسری فضیلت ہے ذکر کی اور مذکور کچھ جیسے  
 آیتہ الکرسی کے ذکر تو کلام خدا کے اور مذکور او میں اپنے عظمت اور جلال اور اپنے صفات کے مخصوص اور  
 ذات کو میں و بیان فرمائی ہیں اور بعض آیت میں ذکر کے فضیلت ہے یعنی کلام خدا کے  
 میں جیسی سورہ تبت کہ مذکور کفار نکاہے یا بیدینو نکاہے ایسی ہے کہ صفات کہ ناو اللہ تعالیٰ  
 کے خواہ ذات میں یا صفاتی میں ایسا ہے اللہ واحد اکحد دیا ہی کہ الملک و کہ  
 لَحْمٌ دین ہی یاد رکھو اے کیا و اے **سید** ایک کو دوسری پر فضیلت نہیں  
 برابر ہیں کیونکہ کلام ایک ہے اور اس کے کمی زیادتی کا کام نہیں **مکملہ** تمام علم قرآن شریف  
 میں اللہ تعالیٰ نے پہر دے میں اہل منہ کلام اللہ کی حضرت محمد رسول اللہ نے خوب سمجھی تو  
 اوہنوں نے بیان فرمایا قرآن کو اور حدیث کو اور میں بعض حدیثوں کی منہ قرآن سے پاویں  
 اور بعض کے پاویں تو آیت و مَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ  
 عَنْهُ فَانْتَهُوا ترجمہ یعنی اور جو لاوی تمہیں نہی تمہارا سو وہ ہے لو اور جو منہ کری  
 تمہیں تو اس سے بچ رہو تو اس پر عمل کریں اور بعد پیغمبر کے صحابوں نے قرآن کو اور حدیث  
 کو خوب سمجھا اور ان کے بعد دین کے اماموں نے خوب سمجھا اسی واسطہ کہتے ہیں کہ شریعت ہمارے  
 پاس ہے قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس جو کوئی اسے منکر ہو بیشک جا تو وہ کافر ہو کیونکہ  
 جو کچھ اوہنوں نے کہا ہے موافق قرآن اور حدیث کی کہا ہے اور جو کوئی ان کے خلاف اور غیر طرح معنی  
 قرآن کے اور حدیث کی بیان کری تو وہ کفر میں پڑی اور پیغمبر خلاف قرآن میں حدیث من قرآن  
 برآیہ فقد کفر ترجمہ جو کوئی تفسیر کری قرآن کے اپنے عقل سے پس تحقیق کفر میں پڑا  
 اور اماموں دین کے فی کوئی منہ قرآن کے چھوڑی نہیں کہ جو کسی خلاف کے امید رہے **میت**  
 اللہ صاحب چیز ہے دینی چیز نکلے خالے اس کے ذات میں دوسرے ساموں ہو اللہ تعالیٰ چیز ہے

اور بعضے کہتے ہیں کہ چیز ملکبو اللہ تعالیٰ کو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سین سے کر کر نام نہیں لیا بلکہ کیا ہے سب سے پہلی اللہ تھا اور کچھ شے تھی جو اب معلوم ہوا یہ جو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ تھا اور جو چیز ملکبو تو نا چیز ہو یہ سب نے ادب ہے اور اس کے سوا کوئی ایسا نہیں جو کہ کیونکہ خدا کے پیدا نہیں اللہ تعالیٰ ہے تشبیہ دے کہ اللہ اس طرح کا ہے تو کا فر ہوا اور دساون دساون یعنی دہانتے اور بانوین آگے اور پیچھے اوپر اور نیچے چاروں طرف سے ان سب سے پاک ہے اور یوں کہی کہ اللہ تعالیٰ کوئی سے چیز سے کوئی سے دساکے طرف ہے اگر کسی تو کا فر ہوا بیت عرش پر چڑھ کر جو چاہی حال ہاں ملن ملن اور گہل رہن پاکی کا کر خیال یعنی جیسا عرش پر اور جیسا فرش پر یعنی زمین پر یا تحت الشری پر یا بیچ میں چلبے سو کر یا حاضر اور حاضر اور قائم اور دائم ہے کسی چیز پر ٹکنی سے جیسی آدمی زمین پر ٹک رہا ہے اور طنی سے جیسی کوٹ بڑیوں سے چپ رہا ہے اور گہلنی سے جیسی بو اور عرہ اور پانی میں تباہ گہل جاتا ہے اللہ تعالیٰ ان سب سے پاک ہی اب سی پہلی مذکور تھا صفات واضحانکا کہ جنکے معنی واضح ہیں کچھ حاجت کیلئے تشبیہ کہو جنہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے صفات ہیں قدرت اور کلام اور علم بنا سمجھائی سمجھ جاتی ہیں اور بعض صفات ایسے ہیں کہ قرآن اور حدیث میں پائی گئی ہیں کہ اگر ظاہر پر سمجھیں تو کسے سی تشبیہ اللہ کی صفت کی سمجھ جاتی ہے تو یہ کہ کفر ہے اور حواہل کرین اسکی یعنی مرادی معنی لین تو یہی نہیں بنتے جیسے اللہ تعالیٰ فرمایا ہے **آیت خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ** ترجمہ یعنی پیدا کیا آسمان اور زمین پہ چاٹا عرش پر اور اللہ تعالیٰ فرمایا ہے **آیت يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ** ترجمہ یعنی اللہ کا ہاتھ اوپر ہاتھ اوہوں کے اور فرمایا ہے **آیت إِنَّمَا تَوْفِيقُكُمْ** و **وَجِبَالُ اللَّهِ** ترجمہ یعنی جہاں کو مونہہ پیرا و دہر کو مونہہ اللہ کا ہر اور فرمایا ہے **آیت وَتَحْنُ أَقْدَبُ إِلَيْهِ مِنْ جَبَلٍ الْوَرِيدِ** ترجمہ یعنی وہ بہت نزدیک ہوں اس طرف جان کی رگ سے بھی اور فرمایا ہے **آیت وَاللَّهُ مَعَكُمْ إِنَّمَا كُنْتُمْ** ترجمہ اور اللہ تمہارے ساتھ ہے جہاں تم رہو اور ایسے آیتیں اور حدیثیں جو ہیں ان کے معنی اگر ظاہر پر دیکھیں تو آدمیوں کے ساتھ تشبیہ ہو جاتی ہے اور یہ کہ کفر ہے کیونکہ ہاتھ اور چہرہ اور ٹکنا اور ساتھ ہونا اور نزدیک ہونا یہ سب جسم سے تعلق رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جسم سے پاک ہے انکو ظاہر پیرا دیکھیں تو کفر کا ڈر ہے



مشغول ہو رہا ہے اور تیرا مالک تو اس سے بھی نزدیک تر ہے اس سے مشغول کیوں  
 نہیں ہوتا جیسے بدنکو جان پیارے ہی ایسا پیار اللہ سے جانکو چاہیے اور بعضے حدیثیں اور  
 اور آئین ایسے ہیں کہ جو صفتیں خدا کے نہیں لیکن اس کے منہ سے اشارت طرف معنی صفات کے  
 مشابہت رکھتے ہیں اور عرب میں استعمال اس طرح کی باتوں کا پایا جاتا ہے تو اس کے معنی ظاہر یہ بھی  
 سے قباحت شبابت کی آتی ہے اسو اسطر اس کے مرادی معنوں پر یقین ہوا چاہیے جیسی پیغمبر خدا  
 اللہ تعالیٰ کی شانکتے ہیں **حَدَّثَنَا عَنْ أَنَا فِي عَيْشِي أَنِّي كُنتُ أَهْرُوكَ تَرْجُمَهُ**  
 یعنی جو کوئی آتا ہے میری چال چال آتا ہوں میں اس کے طرف دوڑتا ہوں جو کوئی ہمارے  
 رضا و اسطی کچھ عمل کرتا ہے کہ اس کا نزدیک ہو جاؤں تو جتنا کہ وہ اپنے گوشہ نشین اور عمل سے  
 نزدیک ہوتا ہے اس کے گناہ اپنے فضل اور کرم سے بخشہ دیتا ہوں نہایت صورت کہ ہے سے  
 نہیں اور وہی کہے بخان ۱۰ جو کچھ اس کے چھوٹ ہے اس کا کیا بچان ۱۰ یعنی اللہ تعالیٰ کو  
 کسے سمجھے جیسی کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ میری پس کے طرح کا ہے یا آدمی کے صورت ہے یا آدمی کے  
 صورت بتا دی تو کافر ہو اکیونکہ اللہ تعالیٰ کی مانند نہیں کوئی جیسی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
**لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ تَرْجُمَهُ** یعنی نہیں ہے مانند اس کے کوئی شے کیونکہ اس کے  
 صورت نہیں جو کہ صورت خدا کی کسے سی جانی سو کافر ہو چکا **بیت** کہی سلام ہی نہیں دیا کوئی  
 نہو ۱۱ مددگار سب کام میں اسے بچا پیسے کو ہاتھ کوئی وہ نہیں یہاں تک کہ کسی میں شبہ  
 اور غور کے قدر ہے کچھ بات نہیں پائی جاتی تو اس کے کام ہی ایسے نہیں ہیں کہ کسی پر از رو  
 احتیاج کے حاجت پڑی اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کو سوتا یا اونگھتا یا جاحزور یا پیشاب یا سیٹ  
 یا سر یا بال یا کلیجہ یا نہیٹ یا گورد یا انتر یا لومہ یا ناک یا ٹھری یا انگبہ یا سنگ یا پیر  
 یا ناخن یا بہون یا جو خوی مخلوقات میں ہے یا دھڑین مخلوقات کی ہے سوئی تباوی یا  
 سمجھے تو کافر ہوا یا پیر یا کان یا صیب یا دھڑت یا جاحزور یا جاحزور یا جاحزور یا جاحزور  
 اس کے کام کیسے مدد پر موقوف نہیں اور کہ کسی کا لگا دہوتا تو نقصان ہوتا یہ بات لائق خدا  
 کے نہیں معلوم ہوا تو جو کوئی کہے کہ خدا کا کام غلامی غلامی شخص بنان اُنک رہا ہے تو قرین ہوا  
 یا کہے جو کام خدا کے ہیں وہ اللہ تعالیٰ نے اور کسی کو بائٹ دی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہٹا ہٹا ہٹا  
 دیکھے ہے جیسی کفر کے لوگ کہتی ہیں کہ میںہہ را جا اند رہر ساوی ہے اور دودہ کیو اسطی کو زیر  
 کوہ لوجہ میں اور اس کے بالوں کے واسطے ہیں پیر یوں اور پیر یوں کو سنا دین ہیں اور

اچھڑک کے واسطی سیڑھ مشافی اور جامدلی کو دنا توین بین اور میرے تار پیر کو جو چاند دیکھ  
 لین تو سوا پیر کار و دہ رکھا کرتے مین گڑ اور ہونی کچھ طری سے افطار کرتے بین اور لال پرے  
 اور سیاہ پیری اور سفید پیری اور زین خان اور شیشہ و کو منافی بین اور انکبہ دو کہنی کے واسطی  
 او توں کو پوچھ مین اور جو خدا کچھ بند کری تو بی بے مشکل کو اور بے بی کیلے کو مناوین مین اور  
 دوستوں کی جدائی کیواسطی بی بے صدق کو مناوین بین اور واسطی تکلیف کے بی بے دستی  
 کو اور بی بے سکڑی صلاح کو مناوین بین اور واسطی مراد کے بی بے صدق مراد کو مناوین بین اور  
 واسطی جلد حاجت بر آئی کے بی بے تر پیرٹ کو اور بی بے بالے کو مناوین بین یہ سب شرک مین  
 اور خدا کسے آزار کو اور کسی مشکل کو جب چاہیگا تب اسکاں کر لیا ان پر کچھ کام خدا کا اٹک نہیں  
 رہا ہے میک اور بداد و مومن اور کار و آدمی اور فرشتہ اور پیر اور پیر اور فقیر سب محتاج خدا  
 کے بین اور جو کوئی اپنے کام مین اور کسیکے مدد چاہی تو خود محتاج ہے اور کسیکے کیا مدد کر لیا لایق  
 خدا ہی کے نہیں جیسی ہندو رام کے قصہ مین کہتے ہیں بیٹھتے مددگار سبکا وہ ہے جسکی باپ نہ ماہ  
 جو رو اور اولاد سے بی پرواہ خدا نیک اور بداد و مومن اور کار و آدمی اور فرشتہ اور پیر اور  
 پیر اور فقیر اور حیوان اور پنکیر اور جنات سبکا مددگار خدا ہے کیسکی قدرت نہیں ہے کچھ جیسی  
 وہ مددی اوسنی غیر کوئی دیوی اور جسکو خدا دیوی کیا طاقت ہی کیسکو کہ اوسنی نہ دیوے  
 اور کبھی بیدین کہتی ہیں کہ خدا مین دیکھا مئی نہیں دیتا تو جنکو ہم پوچھ مین یہ خدا کے  
 آگے ایسے مین کہ جیسی چو بدار اور مقصدی بادشاہ کے ہوستے مین تو جو کوئی مقصدیوں  
 سے ملارے تو اسے دربار کا ڈر نہیں جواب اونکا یہ ہے کہ چو بدار اور مقصدی اون  
 ناقص بادشاہوں کی ہوتی ہیں کہ جنہوں کو یہی خبر نہیں کہ باہر کو کھڑا ہے اور اللہ وہ مالک ہے کہ  
 جیسی دلچسپ دہ جانی اور جو تیری دلین ہے ابھی اپچی نہیں وہ بھی جانی ہے اور جو  
 کو اپچی کے وہ سب جانی ہے اور جو تو کرے سو وہ دیکھی اور جو تو لو لے سو وہ سنی اور  
 جو اس کے دیکھتی اس کے بند و ملک اور جو مخلوق اللہ کے مین اور محتاج اللہ کی مین پوچھ تو  
 وہ مخلوق کا پوچھنی والا ڈوب اور خدا سے جب کہ مقصدی اور چو بدار سے کہاں مصلحت کر لیا  
 اور کوئی تھی بنا خدا کی جلانی کیونکر جلا دیا جو یہ کھر شرک کر لیا اپنا ایمان کہو کہ بیٹھ رہا اور اللہ تعالیٰ  
 پاک ہے کہ وہ کسیکا بیٹا نہیں ہے کیونکر بیٹا وہ ہوتا ہی کیا یا پکا بیٹہ ہو اور اللہ تعالیٰ سب کا پیدا کرنا الہی اگر خدا  
 بیٹا ہو تو ملامت کو اور اسکو پکارنا اور اللہ تعالیٰ پاک ہی خبر کیونکر جو رو کو ستر چاہی اور اللہ تعالیٰ

ستر سے پاک ہے اور جو رو کی سسر چاہی اور اللہ تعالیٰ ایک ہی اور جو رو کو شہوت چاہی اور اللہ تعالیٰ  
 ان سب کے پاک ہے اور اسکے اولاد نہیں کیونکہ اولاد شہوت کا نتیجہ ہے اور جو رو چاہی اور بدن چاہی ان  
 سب کے اللہ تعالیٰ پاک ہے اور نصار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اور یہودی حضرت عزیر علیہ السلام کو  
 اور رافضی حضرت مرتضیٰ علیہ السلام کو جو خدا کا بیٹا کہتے ہیں پناہ اللہ کی اس اعتقاد سے یہ  
 کہے سو کا فر ہے اور جو کوئی کہے کہ خدا کا بیٹا ہے یا خدا کے جو رو بتاوی یا مانتا ہے یا باپ بتاوی  
 یا باہائے کہے یا تائیا یا چاچا کہے یا قبیلہ گنبا کہے یا شہوت بتاوی یا ستر بتاوی یا بدن بتاوی  
 یا کید کا سا یا کید کا سا بول بتاوی تو کا فر ہوا اور جو خدا کو عورت مرد کہے یا خدشہ یا  
 جوان یا لڑکا یا بوڑھا بتاوی تو کا فر ہوا بیت وقت زمانہ کا نہیں ب پر کچھ مکرار ہا سارے  
 خلفت کے اوپر ہے وہ پھر تبار لینے ایک عقیدہ اہل سنت اور جماعت کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت  
 کا خیال نہیں کرتا کیونکہ وقت فجر سورج نکلنے کے وقت کو کہتے ہیں اور ادبی دن کو دوپہر کہتے ہیں  
 اور دن چہرے کو رات کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان چاند اور سورج اور دن اور رات کا پیدا  
 کرنا اور چاند اور رات اور دن اور سورج سے ہوتی ہیں اور چاند اور سورج  
 خدائے کئی ہیں تو دن وقت اور زمانہ کلکیا مکرار ہے اور اللہ تعالیٰ کا حال نہیں پیرتا کیونکہ حالت  
 خلق پر اللہ تعالیٰ پہیرتا ہے کہ خوش اور کبھی ناخوش اور کبھی جاگتا اور کبھی سووتا اور کبھی  
 سخاوت اور کبھی بخلی اور اللہ تعالیٰ خود پیرتا ہے نہ پیرتا کیونکہ ساری خلقت پر حالت پہیرتا ہے  
 اور سکے حالت نہیں پیرتی بیٹا مارے ساری خلق کو پہیرتا ہے آپ بلند دی ہر ایک کو نیلے ہو یا پاپ  
 ایک عقیدہ اہل سنت اور جماعت کا یہ ہے کہ ساری خلقت کہ اللہ تعالیٰ زندہ کرے ہے ایک روز سب  
 پہیرے کہ اللہ تعالیٰ مارے اور فنا کرے اور پہیرے کہ زندہ کرے اور روز قیامت کے دن بیت جنت کی نعمت  
 ملے حکم لیا جن مان و قیدی ہو ورنہ پڑھیں جن شرک کیا کفر ان یعنی بہشت کی نعمتیں پاویگا  
 جنی دنیا میں اللہ تعالیٰ کا حکم مانا اور ایمان لایا اور روز خلکی قید میں وہ پڑا جس نے شرک کیا  
 اور اللہ تعالیٰ کی باتیں جہوٹائیں اور یہ مذہب حق ہے کہ جو کوئی ایمان خدا پر اور خدا کی رسول پر لاوی  
 اور کچھ اور سے تصدیق نہ کی ہو جوادی اور نبی تو یہ جوادی تو خدا سے افضل کا کری تو سب عمل نیک کے پاشقا  
 کے اہل اللہ کو ہی جنت اور جو معاملہ لکارتے تو موافق اس کے عمل کے اوسے سزا و جزا کو قید کر دیں لیکن  
 ورنہ جو لکارتے ان کو کشتی لکارتے ورنہ جو لکارتے ان کو کشتی لکارتے ورنہ جو لکارتے ان کو کشتی لکارتے

یعنی اللہ تعالیٰ شرک منافی والیکو نہ بخشیدگا اور اوس کے سوا جسی چاہیگا اوسی بخشی گا اور لایق  
بدریب ہی وہ کہتا ہے کہ جو کوئی گناہ کرتا ہے وہ کا فر ہو جاتا ہے وہ ہمیشہ دوزخ میں جلیگا اور کافرانام  
خارج ہے اور ایک فرقہ اور بد مذہب ہے وہ کہتا ہے کہ مومن گناہ کرنی سے نہ مسلمان رہتے  
ہیں اور نہ کافر ہوتی ہیں سو بہشت اور دوزخ کے ایک مکان ہے وہان رہنکی اور پکانام  
معتزلہ یہ یہ دونوں فرقہ بدریب ہیں جو کہتے ہیں معتزلیونکے اور خیار حیوان کی ممانویت  
دیکھیں مولانا چیسے اوسکے ذات و دیوالوی ہونہیں مثل کہاں سن بات بابت جب تکیر  
دیوار کن جائین بیشعین بہول و منکر جو دیدار کا سویدین جہول یا یعنی بندی جب کہ بہشت میں جاؤر  
کے اللہ تعالیٰ کا دیدار آملکو نسی دیکھیں گے مردہ ہی اور عورت ہی اور غلام بھی اور آزاد بھی جسی  
اوسکے ذات ہے بمثل اور بیما ند اور بے شبہ یعنی اوہناری کیسے نہیں کہند اوسکے نزدیک کی صفت  
کرے جا کہ اتیانزدیک اور خدا اسکے دوری کے صفت کری جا کہ اتنادور اور منگھولا اور منگھولا اور ملااو  
نہ چپا جیا سا تھا ویسا ہے دیکھیں گے اور جو کوئی خدا کو کسی ساجانتی ہیں اوس لعین سے  
وہ اوس صورت کی ساتھ دوزخ میں جاوینگے **مسلم** اور لذت دیدار کے اتنی پاوینگے کہ دنیا تو کیا  
چیز ہے وہ جو بہشتین ہیں اونکو پیہ اوسکی بے بہول جاوینگے لیکن اپنے تئیں نہ بہولین گی اور  
جائین گے اور کہیں گے سبحان اللہ کہ جسی تجکو بیما ند بنا تھا ویسا ہے دیکھا **مسلم**  
اور جو دیدار اللہ تعالیٰ کی منکرین دی کافرون کے ساتھ دوزخ میں جاوینگے اور ایک فرقہ ہے  
بد مذہب معتزلہ اور تابعہ ار اوسکے رافضی اور خارجی ہیں دی تینوں فرقہ دیدار کے منکرین اور  
اللہ تعالیٰ فی قرآن میں فرمایا ہے **آیت** وَجُودٌ یُّؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَالْفُتُورِ اِلٰی رَبِّهَا لَا تُظَرَّفُ  
**ستر** جمع مونہ روز قیامت کو بہشتو ملکی تازہ دوشنبہ کہہر سو دنگی اور اپنے پروردگار کی طرف کیٹنے  
وہ سو دنگی اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ دیدار اللہ تعالیٰ کا جب لوگ  
دیکھیں گے اپا اپنے تئیں اللہ تعالیٰ ظاہر کر لگا کہ جسی جو دہوین رات کی چاند کو دیکھتی ہیں کہ  
جسکے ذرہ سے بینائی ہو وہ یہی دکہرے اور کیلکہ شبہ نہیں پڑتا کہ اگر چاند ہے کہ نہیں اسطرح  
ہر ایک خدا کی دیدار کو کہ نہ مانند اور ہی شبہ ہی دیکھیں گے کیلکہ شبہ نہ پیکا اور میدان لوگ خدا کی بات  
کو جھوٹا دین ہیں اور کہتے ہیں کہ بہبات ہماری عقل میں نہیں آتی ہے آیہو ملکی منہ پنجرہ اور ڈربے  
کرتے ہن شبہ اونکے کیا ہیں سوال ایک تو پہر ہے کہ وہ کہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ بلیکت ہے یعنی الکہر ہے  
الان انہ بنیہ نہ کر دیکھ جو اب دستی ہیں کہ کیفی کے خان میں ہے کہہیں کہ تو وہ کہتی ہیں



کہ دیکھنے کو دو چیز چاہئیں ایک بدن اور دوسری رنگ تو جس چیز کے بدن اور رنگ نہ ہو وہ کیونکر  
 دیکھے تو اس بات کی اہل سنت اور جماعت دلیل پوچھیں مین کیسہ بات کہان خدا فی فرمایا ہے  
 کہ جس کے بدن اور رنگ نہ ہو تو جو مین ہے کہوں دیکھو تو یہی نانہ دیکھلائی دے تو وہ کہیں مین کہ خدا  
 نے تو نہیں کہا لیکن عقل سے بھی دریافت کرو کہ جس کے بدن اور رنگ نہ ہو وہ چیز کیسے دیکھتی نہیں  
 تو جواب اہل سنت اور جماعت کے لوگ کہتے ہیں کہ اگر اس حکم عقل پر سمجھو کہ تو دیکھنی والا ہی  
 کوئی ایسا دیکھا ہے کہ جس کے بدن اور رنگ نہ ہو اگر دیکھنے والے مین بھی یہی بشرط موجود  
 ہو تو سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کی رنگ بھی نہیں اور بدن بھی نہیں یہ صفت سوا خدا کی اور مین نہیں  
 اور سب کو دیکھے ہے سبط رحمتہ شان بے رنگ اور یہی بدنیکہ اپنے تئیں دکھا سکتا ہے تو یہ عقل  
 کے دلیل حکم مین نچا ہے اور دوسرا شبہ یہ ہے کہ وہ کہتی مین کہ اگر خدا کو دیکھیں تو مقابلہ ہو گیا  
 اور مقابلہ بنان حد بندی ہو تا نہیں اور اللہ کے ذات حد سے پاک ہے جواب یہ ہے کہ  
 اللہ تعالیٰ اپنے بند کو دیکھے ہے تو کیا مقابلہ ہوتا ہے اگر آپ علی مقابلہ دیکھ سکتے ہے تو  
 یقین کے قدرت رکھتا ہے چاہے تو بمقابلہ دکھا ہے سکے ہے اور یہ شبہ یہ ہے کہ جو چیز  
 دکھلائی دے تو وہ کہ جو ٹوپی چاکو چوٹی جا جواب یہ بات بند مین ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے  
 ذات پر قیاس کیجی وہان جو کچھ کہ آپ کہیدیں سو بولنا ہے اور جو عقل مین آدمی سو آدمی اور جو  
 نہ آدمی او سپر ایمان رکھے اور عقل مین آپ آئی بات خدا پر یہی مانو گے تو نظار پر کیا تکرار ہے  
 بلکہ دیکھنے والا ہے او سپر بھی قیاس ہے کہ جو دیکھے سو ٹوٹا بی جا اور جو دیکھی او سے جس شے پر ہے  
 ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے اور تم قایل ہو کہ دیکھی ہے اور ٹوٹا نہیں جاتا اور جس شے پر نہیں کرتا  
 ایک اور بات ہم پوچھتی مین کہ کہو کہ اللہ تعالیٰ جو دیکھتا ہے وہ اپنے تئیں بے دیکھ سکے ہے کہ نہیں  
 جو وہ اپنے تئیں دیکھتا ہے تو معلوم ہوا کہ وہ موجود ہے اور دیکھنا او کا ممکن ہو سکتا ہے لیکن ہم  
 طاقت نہیں کہ دیکھیں او جبکہ آنکھیں ہماری ما اور باپ کی منہ مین تھی تو ہمیں طاقت دنیا کی دیکھنے  
 کے بھی نہ تھے تو جبکہ اللہ تعالیٰ فی چاہا تو اس مین قوت بینائی کے کہ ہر شے کو دیکھو تو وہ منی کیونکر  
 دنیا کو دیکھی ہے اور اللہ تعالیٰ کی وعدی سچے مین اور او کے پیغمبر سچے مین کیا اچھنبا ہے کہ اور  
 دن اس بینائی کو ایسے قدرت دی کہ اوس دیکھنی لگیا وہ اور دوسرے دلیل یہ ہے کہ انکو  
 وہ بینائی ملیکہ وہی محبوب رہینگے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **آت** **کَلَّا اَنْتُمْ**  
**حَسَنٌ دَرَبُوْنٌ یُّوْمَرُشِدُنْ یُّحْیِیْ یُّمُوْنٌ** ہر جو تحقیق وہ کافر دیدار رب اپنی سے

میں نے یہ سب باتیں  
 سنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ  
 کو دیکھنے والا ہے  
 اور وہ اپنے تئیں  
 دیکھ سکتا ہے  
 اور وہ اپنے تئیں  
 دیکھتا ہے  
 اور وہ اپنے تئیں  
 دیکھتا ہے



اوس دن محبوب رہینگے اور وہ جو منکر دیدار کے بین یوں نہ سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ نے کافرون کو  
سزائے نذر محبوب رہنے کی گری ہے اگر سب کو دیدار نہ ہوتا تو کافرون کو جدی محو بنے کی کیا سزائے نذر تپتے  
سب برابر ہوتی اور دلیل یہ ہے کہ جو کوئی دیدار خدا کا خواب میں دیکھی تو رو رہے اگر دیکھتا  
حق کا ممکن نہ ہوتا تو خواہیں کب روا ہوتا لیکن معلوم ہوا کہ بدن جسمانی اور نفسانی کو لیاقت نہیں  
کہ دیدار دنیا میں دیکھے یہی باتیں عقلے کا تکرار عقائد بدین کج فہموں کے واسطی ہے ولیکن ہمیں  
کہا خدا کا اور خدا کے رسول کا کفایت ہے اور جو محو بکے معنی وہاں پہچان کے کہیں تو روا  
نہیں کیونکہ اوس دن تو خدا کو خواہ مخواہ پہچانے کے معلوم ہوا کہ دیدار سے کافر محو ہو گئی  
اور اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ جو کوئی یہاں امداد ہی خدا کے پہچان سے وہ وہاں ہی امداد ہو گا  
تو معلوم ہوا کہ یہہ تو نہیں کہ وہاں اوس کے بھی آنکھیں نہ ہونگے بلکہ دیدار تخلیقا اور ایک اور ہے  
دلیل ہے کہ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام نے حضور میں عرض کری کہ اے رب مجھی اپنے تئیں  
دکھاؤ قلوب جو چیز کہ لایق ذات پاک اللہ تعالیٰ کی ہوتی تو اس اعتقاد سے حضرت موسیٰ آپ واجب الصغر  
کیونکہ ہوتی اور جو حضور سے حکم ہوا کہ تو مجھی دیکھ نہ سکا تو یہاں اشارت ہی کہ دنیا میں نہ دیکھ سکا سلسل  
جو کوئی کہے کہ جو نہ دیکھ سکیں تھے تو حضرت موسیٰ نے کیوں کہا یہہ ہی تو خلاف ہوا جواب کہ جو کہہ  
ہو سکے تو اوس وقت سی پہلی دہائی تھی کہ لوچہنا اس سے بخار و زہنیں ہوتا ہے سناہیں کہ حضرت ابراہیم نے  
حضور میں سوال کیا تھا ایت **لَا تَرٰ فِیْ کَیْفِ یُخْرِجُ الْمَوْتٰی اَمْرَ حَمِیْدٍ** تو کیونکہ زندہ کر لیا  
مرد و مکتو کیا او نہیں یقین نہ تھا لیکن انہوں نے واسطی سے کی پوچھ لیا لیکن وہ پوچھا کہ کبھی ممکن نہ  
تھا اور سبط حضرت موسیٰ نے سوال کر لیا کہ عاقبت کا وعدہ تو ہے تو کیا چاہتا ہے اگر دنیا میں دیکھا ویر  
کیونکہ کلام تک نوبت پہنچ گئی تھی اور کسی سنجہ فی سہ سوال نہیں کیا کہ میں ایک گہری ندیکہ کیونکہ  
یہہ ہونہار نہیں اور ایک شہد اور لاتی میں کہ اللہ صاحب قرآنین فرماتا ہے ایت **لَا تَرٰ فِیْ کَیْفِ**  
**الْاَبْصَارِ** ترجمہ یعنی نہیں باقی میں اوس کے تئیں بنیائی اول تو ادراک میں اور رویت میں مضمون کا  
فرق ہے ادراک کہنہ کی باور دیکھتے ہیں اور رویت دیکھنے کو کہتے ہیں اور بعضی جگہ دنیا میں اوس کے  
بیویش میں ہے یہہ بات ہوتی ہے کہ جس کے بنیائی ضعیف ہو تو سورج کو دیکھ سکے اور دریافت نہیں  
کر سکتا کہ کیا ہے کیونکہ اوس کے آنکھیں نہیں کھلتے اور دوسری یہہ ہے کہ **لَا تَرٰ فِیْ کَیْفِ** **الْاَبْصَارِ**  
دنیا میں فرمایا ہے اور جہاں الی **رَہْطًا طَرَفًا** ہے وہاں پہلے حرت **یَوْمَ عِذِّ**  
کا ہے یعنی جہنم کہ اوس دن قیامت کو بہشت میں ہو جائے تب خدا کا دیدار دیکھیں گے

اور اجماع امت سی دیدار کا کوئی منکر نہ تھا مگر عطا غزال ایک شخص مرید حضرت خواجہ حسن بھری کا ہوتا  
ایک روز اوسنی عرض کی یا پریر میرے تین کسی اصحاب سی دشمنی نہیں لیکن میرے تین دوستی حضرت  
شاد کی بہت ہے جب مصرت نے فرمایا کہ اسکی دل میں خلل ہے اسی باہر کہ جب اوسی نکال دیا  
جب اوسنی یہ مذہب معتزلہ کہہ اکیا سلمہ اور دبداد اللہ تعالیٰ کا دنیا میں نہیں ہوتا لیکن جناب حضرت  
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لہ اوس درجہ کو اللہ تعالیٰ نے پہنچایا ہے امین یہی علماء کو اختلاف ہے  
اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ دو مرتبہ دسی دیکھا اور حضرت بی بی  
مات ثقیی اللہ عنہا منع فرماتے ہیں کہ انکھ سے دیکھا اور بعضے کہتی ہیں نہیں دیکھا اور بعضے چپ  
کرتے ہیں جبکی حضرت موسیٰ کو کہ اولیٰ اعظم پیغمبر میں حضور سے حکم ہوا کہ تو مذہبہ سیکھا اور کہہ لیا طاعت  
ہے کہ با میں دیکھی او تین قسم تہ کہتی ہیں کہ ہم دیکھتے ہیں ایک حلولیان اور دوسرے مشبہان اور  
تیسری ہندوان کہ دنیا میں ہوتا ہے حلولیان کہتے ہیں کہ خدا ہمارے میں گہل رہا ہی اور شبہان کہتے  
ہیں کہ خدا آدمی کی طرح کا ہے اور ہندوان کہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ صورت ہر آدمی کی روپ بن کر چلی  
اور کیسے چلی اور کہی کچھ اور یہی سبک صورت میں ہوتا ہے تو یہ کافر میں اللہ تعالیٰ پاک ہی ان بالو  
بیٹھا و فضل روحیہ میں اب پر کچھ لکرا + جو بخشی وارم ہے عدل کر چننا

اور مذہب اہل سنت اور جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر کچھ فرض واجب نہیں کہ بندہ بخو  
راہ دیکھا دے یا دوزی دلوے اور جو اپنے فضل او کرم سے بخش دے تو اوسکے مذہبی  
ہیں اور جو نہ بخشے تو کسی کچھ ہٹاؤ بن دعوے نہیں کہ یہ تیرے پر فرض ہے کہ  
کیون نکلیا کیون کہ فرض واجب تو حکم خدا کا بندون پر ہے اور خدا پر کون  
ہٹاؤ ہے جس کا حکم خدا کو ماننا فرض ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندون پر کتا بن  
پہنچایا اور پیغمبر بھیجے اور جو آداب کہے دے انہوں نے سکھلائے اور ادا کرنے کے وقت  
اوسی اخت بار دیا کہ چاہے تو پہلائی کرے اور چاہے برائی باوجود اس قوت کے اوسنی حکم  
نہ ادا کیا جو فضل کرے تو بخش دے اور عدل کرے تو مالک ہے اور جو کچھ کہ اللہ تعالیٰ نے  
وعدے فرمائے ہیں کہ فلانی چیز کا بدلہ لا یہ دون کا تو مفر ہے کہ دے گا اور جو نہ دے تو  
اوسی اولاسنا نہیں کہ کیون مذہب کیونکہ وہ بے پرواہ ہے کسی طاقت کہ دم مار سکے اوسکی  
سارے کام محمود ہیں اگر فضل سے نواب بخشے تو لاین سہابت کی ہے اور عدل کر کہ  
فکر کرے تو اپنی سہابت کے ہے کیونکہ اوس پر کچھ فرض واجب نہ تھا کہ اوسے اولاسنا ہو

اَمَّنْتُ بِاللهِ اب سمجھ لو کہ طیب اور کلمہ شہادت اور کلمہ خلاص کہ جسکے کہی سی بندہ  
 کا فرمان ہو جاوے وہ یہہ ہے جو بندہ کہے کہ شاہدی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود چنی کی لائق  
 نہیں بناوات پاک اللہ تعالیٰ کی اور حدیث میں آیا ہے کہ ابنا کی شتر شاخ میں اور ہوالی شاخ  
 سب سے شاہدی بھرنی کہ اللہ بنا کوئے پوجا و نہار نہیں اور سب سی نیچی والی شاخ یہہ ہے  
 کہ راہ سے کوئی چیز دکھ دینے والی ہٹا دے اور خدا کو معبوداوسنی سمجھا کہ جسکی خدا کا حکم کتابکا  
 سمجھانا اور خدا کا حکم کئے سمجھانا کہ جسکی جس فرشتے کی سانبہ کہلا بھیجا اوسی سمجھا اور اوس  
 فرشتے کو تب سمجھا اوسنی جاننا کہ جس پیغمبر کو اوس فرشتے کی حکم خدا آکر کہا اوس پیغمبر کو سمجھا جاننا کہ  
 ہکو آداب اور حکم اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کی زبانی معلوم ہوئے ہیں اور پیغمبروں کو فرشتوں کی زبان  
 معلوم ہوئے اور فرشتوں کو خدا نے اپنا حکم یعنی کتاب سمجھائے اسواسطہ خدا کو سمجھا اوس جاننا کہ جسکی  
 ان سبکو سمجھا جاننا اور خدا کا حکم دے سمجھانا اور زبان سے اقرار کرنا ہے بعد اسطہ یہ شاہد یکا بول مقرر  
 ہوا کہ شاہد یکا حرف و بیان بولا جائے کہ جسکی مضمون کا پہلی دسین یقین جو تو یہاں ہی وہی بات ہی کہ  
 بات اور یقین سے آدمی کا فرموجانا ہی بعضے بعضے چیز کو خدا کی طرح قدیم سمجھ کر یا خدا کی طرح کارگر سمجھ کر  
 یا خدا کا سا ہی سمجھ کر یا خدا کی کسی میں بہانت سمجھ کر یعنی خدا سا سمجھ کر یا عالم کا تدبیر کرنا والا اور سبکو  
 سمجھ کر کا فرم کر سبکو پوجنے لگ گیا ہنا اولاً لکھتے ہوئے یہ بات دسی کہو کر زبان سی کہی یعنی  
 جسکے سبکو خدا بنا کہ قدیم خدا سا یا کارگر خدا سا یا سمجھ کر یا تدبیر کرنے والا یا صفت مقرر  
 سمجھ کر پوجن ہنا وہی سب کچھ نہیں یعنی اعتقاد یہہ دل سے نکلا اور جب ارگ اللہ کہی تب لکھ  
 بچھون حاضر سمجھ کر کہے یعنی اللہ ہی قدیم ہے اور کارگر بربشی کا اور بے شریک اور یکتا اور تدبیر  
 کرنے والا اور جو صفت کہ اوسکی پوری بیان کی گئیں ہیں وہ سب لایچ مسلمہ اصل کفر کی  
 چیزیں ہیں ایک تعطیل اور دوسرے شریک اور تیسری تشبیہ اور چوتھی تعلیل اور پانچویں تدبیر کا  
 شک تعطیل یہہ ہی کہ کہنی ہیں کہ اللہ کارگر نہیں ہی خلق کا یہہ تمام ملک آپ ہی پیدا ہونا ہی اور آپ ہی  
 قناہو جانا ہی اور اللہ تعالیٰ کوئی نہیں اور بعضی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بیٹھا تماشا دیکھتا ہی جیسے کلک  
 چیزہ ایک تہہ پیر دیا پر آپ کو کچھ دخل نہیں اور سب طرح سے اسباب گرمی اور سردی اور طوبت اور چوٹ  
 خاک اور باران اور پانی کی چیز سے ہی لا اور صورت کا نکاس ہو اچھا جانا ہے اھ آپ کچھ دخل نہیں  
 کرنا اور شریک یہہ ہی کہ خدا کے ساچی ہی خدا تو پہلائی پیدا کرنا ہے اور بڑے کوئی اور پیدا کرنا ہی تو یہہ  
 کہو کر سا کہنی ہیں کہ پہلائی خدا پیدا کرنا ہی اور بڑے شیطان پیدا کرنا ہے اور شہید یہہ ہی کہ ایک قوم سی کہتی ہیں

کہ اللہ تعالیٰ کا ایسا ہی بدن ہے اور بعضے کہتی ہیں کہ آدمی کی صورت جگر اور میوں سے ملتا ہے  
تقریباً یہ ہے کہ فلاسفہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب سب چیزوں کا بیجی مادہ معجبہ بدن کا  
ہیولا ہے اپنی ہاس قدیم رکھتا ہے اور اکثر ان مذہب کا یہ ہے کہ بعض شخص فلاسفہ کہتے ہیں کہ مذہب  
فرشتہ کئی میں اور ایک قسم ہی وہ کہتی ہیں کہ سارا کرتی ہیں اور بعض کہتی ہیں کہ توکل کی چیز اور خدا کچھ نہیں کرتا یہ سب  
ادہ کفر کا تھا یعنی جس پر خدا چوٹ یہ بائیں سمجھی تھے ان سب ہی توبہ کرے یہ نفی ہی اور ان سب  
باتوں والا خدا کو سمجھنا یہ اثبات ہے تو جب اثبات درست ہو کہ جو صفت بیان کی ہی وہ اسم ہی ہو  
وہ صفت ہی خدا پر بولی اور سبحان اور کا نہ یہ نام ہے اور نہ کسی میں یہ صفت ہے اور جو اسباب  
ہیں ان اسبابوں سے پیدا کرنے والا خدا کو سمجھے اور مثال اسکی یوں نہ سمجھی کہ جیسے گل کا چرخہ  
ایک مرتبہ پھیر دیا پھر وہ اپنی آپ پر ہے اور پھر یہ نو الا خالی بیٹھا تا شا دیکھتا ہے بلکہ یوں سمجھے  
کہ جیسے کٹ پونڈی کے سالک میں نہ پردہ کے اندر والا ج طرح پونڈی کو پہننا ہے ویسی ہی پہننا ہے  
یعنی یہ اسباب محض پردہ ہے اور جو کس طرف خیال کرے تو کفر ہے اور دوسرے بندہ کو اپنی  
کاموں کا پیدا کرنے والا سمجھے اور اللہ تعالیٰ کی ارادہ اور جاہت کو کفر اور گناہ سے دور سمجھی یعنی  
یوں سمجھی کہ یہ کام کفر اور گناہ کا اللہ تعالیٰ نے خلق سے پہلی جاہ نہ کیا تھا اور ارادہ نہ کر رکھا تھا کہ  
خدا نے وقت فلاں شخص پیدا ہوگا اور فلاں کام کرے گا لیکن یوں سمجھی کہ اب مجھے خدا نے اختیار دیا  
کہ چاہتا ہوں سر ہٹا دوں میں فوت ہوں نہ ہی تو تعصیب میری کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بندہ کو صورت  
قدرت اور ارادہ کی دی ہے اور عادت اللہ تعالیٰ کی یہ ہے کہ جو بندہ کسی چیز کا قصد کرتا ہی تو  
خدا تعالیٰ اسی موجود کر دیتا ہے اس واسطے سرایت اور جواسی بندہ کو ہے تو جو کوئی تہہ کے  
ہٹنی اور بندہ کی ہٹنی میں نہ سمجھی تو کفر میں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے درخت اور پہر کو اور حیوان کو  
عقل نہیں دی اس واسطے انہوں پر امر نہیں ہے اور تہہ اسکی صفتوں کو خلق کی صفت برقرار  
نکری اور اللہ تعالیٰ کے کاموں کو خلق کی کاموں پر خیال نہ کرے یعنی یوں نہ کہی کہ یہاں ہر ایک کو نکر اور کیا ہی امر کیوں  
ہی اور اسکی صفت کو اور کاموں کو دنیا کی کاموں سے سمجھے اور کسب کی صفت نہ تبادی ہو اور چوتھے  
سو فات خدا کے کیسے قدیم کہے کیونکہ سوای ذات اور صفات خدا کے سب نو پیدا ہیں بلکہ روح ہے  
نئی نو پیدا ہوئے ہے اور پانچویں بخومی اور ڈاکوت اور غرہ محرم کا اور فال حسین ناشکی تاثیر کہے ہو  
یا حکما بطرح کہ فلانی چیز سے فلانی چیز ہو گئے یعنی چاہے کہ اوٹکا فاعل نہ ہو کیونکہ غیب کا علم اس کو ہے  
یا حکما کی طرح اس بات کو توٹکا فاعل نہ ہو کہ فاعل حقیقی جو اللہ تعالیٰ ہے کہ جو ہر چیز سے چاہے سو کا ملتا ہے

پہلے کہ اوسی نہ بھول جائے۔ شرک کے کسی طور میں ایک تو بندگی میں سے سوال بندگی کے کہنے  
 میں جواب بندگی اوسی کہنے میں جو جینہ اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے بے یا موافق مسنون کے  
 جس چیز پر حکم ہوا ہے اس میں سے ادا کرے جسے کوئی کام گناہ کا واسطہ نہایت نیک کی کری جیسے  
 قلوب المؤمنین عرفوا اللہ تعالیٰ بحمدہ کسی زانیہ کی خاطر زنا کیا یا ناچ کچھی کا کر دیا یا مال حرام کا  
 واسطہ خدا کے دیکر امینہ تو اب لی کہے لو کا فر ہوا اور دوسری امر خدا کا ادا دہ دیکھا دے کے  
 کری تو تو اب نہ ہو بہ ہی گناہ ہوا اور تیسرے طریقے مسنون کری تو بندگی ہی والا نہیں جیسی کہ لے  
 نماز پنج وقتہ کی وقت پڑھے تو حکم ادا ہوا لیکن بندگی نہ ہو لی کیونکہ بطور مسنون نہوا یعنی موافق  
 کہنے اور کرے بغیر کے نہا اور جو نہیں جس چیز پر حکم ہوا ہی اور پھر سے ادا کرے جیسے دلبر حکم  
 سچ ماننے کا ہے سچ مانی اور زبان پر حکم بولے گا ہے موافق حکم کے بولی اور بدن پر جو حکم ہے بدن  
 سی ادا کرے اور مال پر جو حکم ہے مال سی ادا کرے جیسی کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہی آیت فاعبدوا  
 اللہ متخلیٰ یعنی ترجیح دے اللہ کے بندگی کر دو تم نہی جو کوئی سو خدا کے اور کہو بوجہ لی لگی تو کافر نہ رہا  
 اور اس کا کوئی والی نہیں ہو گا اور دوسرا شرک ہے دعا میں کہ جو چیز کہ اللہ کا کام ہی اویسی غیر کو کہی کہ  
 تو دسی تو کا فر ہو یا ابین بھی کہ جو بہ چیز فلا ماندا تو خدا کہا نے بتا تو کا فر ہو یا ابون سمجھے کہ وہ بیٹا یا جو  
 سنیق فلا نیک یوسنی ہی یا نانی ہی یا جی فلا ہی چیز جو گایا یا نو کا تو عبد ہو گا یا ابون کی کسی پر یا پھر کہ تو دہا  
 دینی الا بھی تو ان سب باتوں کا فر ہو یا اور تیسرا شرک داب میں ہی جو چیز کہ اللہ ہی مخصوص ہے وہ اور کہ لگی تو کا فر ہو یا ابون  
 آیات اللہ تبارک و تعالیٰ یسجد لہ فمن فی السموات ومن فی الارض والطمس القم والحق  
 والجلال والاکبر حمید یعنی سجدہ اللہ ہی کو کر بن میں جو آسمان میں میں اور جو زمین میں میں اور  
 سو سج اور چاند اور نارا سے اور پہاڑوں سے والے لو جو کوئی اللہ بنا کسی غیر کو سجدہ کری تو کا فر ہو یا  
 اور کہ عہ کی طرف سجدہ کرے تو حکم ہی اور جو کوئی اور طرف جان بوجہ کہ سجدہ کرے تو کفر میں پڑے  
 اور اللہ تعالیٰ نے شرک کی چار اقسام قرآن میں فرمائی ہیں ایک طاعت اور دوسرا وثن اور تیسرا صنم  
 اور چہا نصیب طاعت اوسی کہنے میں کہ جیسے کوئی تہادے کو دوتا ہو یا پوجے جیسے بیوت یا پڑ  
 اور انا اتاری جیسے شیخ سد کو پہو گے باولی ہو نیکی ڈر سے بکا کرے یا سرور سلطان کی ڈر  
 سی کہ کوڑی کر دے گا بڑا ہی کو سجدہ کری یا کوڑی کو پوجے یا پندہ پوجے یا کو گا کے ڈر  
 سے کہ ساپ سے کٹوا دے گارت جگا کرے یا سنبلا کی ڈر کا مارا گاہے جہاد سے یا گیندوی  
 یا نہی تو کافر ہوا با حاکم کے خوف خدا کا مارنا بخانہ میں جا کر بت پوجنے لگے یا پھر

واللہ اعلم بالصواب

۱- فاضل وصال

وہ فاضل وصال ہے جو خدا کا نور ہے

یا اوس تہا دے کو سجدہ کرنے لگے یا جو خدا کا ادب سے وہ اوی کہنے لگے تو کا فر ہوا اور روشن وہ چیز  
 ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک چیز عجیب یا خوبصورت پیدا کی ہے اور کوئی اوی جو جی لگی جیسے  
 اللہ تعالیٰ نے لگا کا اچھا پانی پیدا کیا ہی اور کوئی اوسے پوجنے لگے یا نہر میں سے اگ لکھنی لگی اور  
 کوئی دیبی نام رکھ کر اوسے پوجنے لگی یا حاجت مانگنی لگے یا سجدہ کرے یا کسی بزرگ کی مزار کا جاؤ  
 دیکھ کر سجدہ کرنے لگے اور اگر کسی بزرگ کی مزار پر جا کر زیارت کرے تو ثواب ہی اور پیغمبر خدا سے ہی  
 فرمایا ہے حدیث **وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِي وَتُحَا شِرْجَةً** یعنی سجدہ یا  
 پہل کو سجدہ یا مٹی یا گائے کو پوجنے لگے یا کسی درخت کو پوجنی لگے جیسی حضرت کیوفت میں ایک  
 درخت تھا اوسکا نام منات تھا تو جو کوئی اوسکی ڈالی توڑتا اوسکا ہاتھ سوکھ جاتا تو لوگ اوسی پوجا کر بڑ  
 ہنی کہ اکیرو ز پیغمبر خدا کے فوج طالب میں جا پڑے تو حضرت خالد بن ولید نے کہا کہ یہ شرک ہے  
 اوسکا منانا اچھا نہیں اور جو بہن کہو ہم اسے کاٹ ڈالیں اور کا فر لوں جانتے تھے کہ کوئی اوسکے  
 ڈالی کاٹے ہی تو اوسکا ہاتھ سوکھ جاتا ہے کیا مجال ہی کہ کوئی کاٹ سکی گا لیکن شرمندہ کرنے کو  
 کہا کہ کاٹ ڈالو جب اصحابوں نے کوہاڑا مارا کیا جب کہ حضرت پیغمبر نے سننا حضرت خا  
 کو فرمایا کہ اسکی جڑیں کاٹ ڈالو جب کہ جہاں جڑیں نہیں وہاں پیچھے جب اونہوں نے فرمایا کہ عورت  
 سبز کپڑوں والی بیٹھے ہے تب اونہوں نے تجھ پر ہے بت عورت وہاں سی پہاگ لگی اس  
 حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی چیز کو پوجنے لگے تو وہاں شیطان ایک اپنی شکر کا بیج بیٹھا  
 ہے تو بعضے وقت کبکوا نذا دینے لگی ہے تو لوگ جانتے ہیں کہ اس مرتع یا نہر کے کرامات  
 ہی اور نصیب کہتی ہیں اور چیز کہ جب اوسکی اصل پیدا ہوئی تھے بت کہ جبہ ادب کا موجب تھا اور  
 نجب وہ صورت جانی رہی تو کسکے نزدیک اوسکا ادب بڑا وہ ہوتے کہ جیسے جو بی پناہی اور  
 اوسمیں ایک طاف پیر کا ہاتھان کے پیغمبر ادا یا ایک بجا بنا کر اسے بزرگ کا نام رکھ دیا لکھا  
 یا کسی بزرگ کا نام بکر ایک زمین کو لب لہا یا تغیر بنا کر اوسکی طرف معاملہ کر بلا کرنے لگے یا باہ  
 میں چاک پوجنے لگے یا دھول پوجنے لگے یا کاغذ پر کعبۃ اللہ کے صورت لکھ کر اوسی طرف  
 سجدہ کرنے لگے یا طواف کرنے لگے یہ سب شرک میں اور چہ ہنا صنم ہے وہ یہ ہی کہ کسی شخص کی صورت  
 پیہر یا لکڑے پر تراش کر اوسی سجدہ کرنے لگے یا جنین مانگنے لگے یہ سب شرک جلی میں اور جس  
 شخص نے سوائے خدا کے کسی کو پوجا تو وہ کافر ہے اور اگر بنا ثوب کے مرے تو بہشت اور سب  
 حرام ہے اب جو کوئے کہے کہ صفت اللہ تعالیٰ اللہ نے پیدا کیں میں با پیچھے سے

یہ چیز وصال  
 ہے جو خدا کا نور ہے  
 فاضل وصال

آپ ہی ہو گئی ہیں یا پوچھ سے چپ ہو رہا کہ میں نہیں جانتا کہ کیونکر ہے یا دل میں شک رکھا کہ کیا  
 جائے آپ پیدا ہو گئے ہیں یا خدا کی کسی مین یا ایک پر کوئی سے کو دین غلبہ دے تو کا فرما کہ یہہ ہر کو  
 فخر الدین ہلوی نے ترجمہ فقہ کتب میں لکھا ہے اور جو کوئی لبون کہی کہ السدی پہلے فلالی جبریتی یا  
 کہ خدا بنا بوقت کہی ہوا ہے تو وہ کا فرما اور مکتبہ کتبہ اور دو سر صفت ایمان کے فرشتوں پر ایمان  
 لانا ہے کہ برحق ہیں سوال فرشتے کون ہیں جواب ایک گروہ ہی خلق سے نوزانی سینا  
 اور بلنا اور جانتا ہے جو کئے او کو نالے تو کا فرما سوال اون پر ایمان لانا کسی کہتے ہیں  
 جواب اول توبہ بات دسی مانے کہ فرشتے مضر ہوتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہی کہ  
 پیغمبروں پر میرے طرف سے فرشتے پیغام لائی ہیں سوال اون سی منکر کون ہیں جواب ایک تو  
 اون سی مطلق منکر مشرک کا فرمیں جیسے ہندو وغیرہ دی کہتے ہیں کہ فرشتے کچھ چیزیں بناور  
 دو سر قوم زندیق ہیں وے کہتی ہیں کہ فرشتے میں تو مضر و لیکن جسطح پیغمبر خدائے خبری ہی  
 نہ مرد ہیں اور نہ عورت ہیں اور گناہوں نے معصوم ہیں اور صلح وہ نہیں کہتے اور میری قوم ہے  
 وہی کہتی ہیں کہ تکلیف جنات کا نام فرشتے ہیں اور بد بخون کا نام جن ہے اور دوسری یہ  
 ہیں دے مانتا ہے کہ فرشتوں پر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ فلالی جبر کر اور سنگا جبر کر و جو کچھ  
 کہ حکم ہوتا ہے سو ہی کرتے ہیں اور بغیرانی سے معصوم ہیں اسکی پہلے دلیل ہی کہ اللہ تعالیٰ فی خبر کے  
 ہے آیت **يَعْلَمُونَ قَالُوا وَمَنْ نَحْمِلُ مِنْ ذُنُوبِهِمْ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ لَأَخَذْنَا مِنْهُمُ الثُّمَالَ اثْنَيْنِ**  
 بغیرانی اللہ کی کسی حال میں ہاؤسی جگہ یا ہول کر یا چوک کر نہیں ہوتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خبر دے  
 آیت **لَا يَعْصُونَكَ مَا أَمَرَهُمْ بِرَحْمَةٍ** یعنی وہ فرشتے بغیرانی اللہ تعالیٰ کی نہیں کرتے جس چیز پر  
 اونہیں حکم ہوتا ہے کیونکہ مار ایمان کا کتاب اللہ تعالیٰ پر ہے تو وہ زبانی فرشتوں کی پیغمبروں پر ہے  
 تو جو وہ فرشتی جی ہول چوک یا بغیرانی حق کی سی جان بوجہ کر کیسے معصوم نہوں توبہ دین  
 سارا شکی ہو جا تا کیونکہ بعضی وقت ہول چوک والیکی نانتے ہی رہا ہوتی تو جبکی بات نانتی ہی  
 ہوتی تو ایمان شکی ہو جا تا بعضی نہ ہوتا سوال دی کون ہیں جو اس طرح نہیں انہی جواب کہ  
 فرقہ میں بدین اول تو بعضے جاہل کہتی ہیں کہ فرشتے ہول کر مہام کی جان نہا لکر لیجانی ہیں  
 کیونکہ کہنا کیونکہ فرشتے جو کئی نہیں اور دے بعضی رضی ہیں دی کہتے ہیں کہ نبوت اللہ تعالیٰ  
 نے حضرت جبریل کی ہاتھ حضرت علی کو بھیجے تھے اور وہ ہول کر حضرت محمد رسول اللہ کو دی گئی تھے  
 وہی کہ بحث یہ نہیں سمجھنے کہ اگر فرشتہ ہو لکر پیغمبری دوسرے کو دی جا تا تو اسکی



اور بات کا اعتبار کیا ہوتا کیا جانے کہ حکم ہوا ہوگا اور کہو جاو یا ہوگا اللہ سچا ہے اور اللہ کا رسول  
 سچا ہے اور فرضی جہوئے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورہ محمد میں فرمایا ہے آیت **وَأَمَّا نَسُوا**  
**نَزْلَ عَلَيَّ الْحُكْمِ** ترجمہ کہ لوگ جو ابمان لائے ہیں سناہہ او سچیز کے کہ نازل کی گئی اور برحق کے  
 نور فرضی انکار اس آیت کے سے کافر ہوئے اور جسکے بعضے اسلامیات میں دے کہتی ہیں کہ تکلیف  
 و وقوم پر ہے آدمی یا جنات ہر بعضی اور نہیں سے کہتے ہیں کہ جنات کی دو فرقہ ہیں جو زمین میں  
 رہیں میں سو جنات میں جو آسمان پر ہیں میں سو فرضی میں اور بعضے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی فرمائش  
 کا نام فرشتہ ہی اور بفرمان کا نام جنات ہے سوال دلیل او کی کیا ہے جواب دلیل اس کے  
 یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فی فرشتوں پر حکم کیا تھا کہ حضرت آدم کو سجدہ کرو اور شیطان نے سجدہ تو نہ کیا  
 اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ جن ہنسا سوال جن اور فرشتہ کی ایک قسم ہوتے تو شیطان نہ رانا جانا  
 جواب اس طرح نہ سمجھنا چاہیے بلکہ فرشتوں کے قسم جدی ہے اور جن کی قسم جدی اور دلیل اس کی یہی  
 آیت ہے جو وہ کہتی ہیں وہ یہ آیت ہے **وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ**  
**مِنَ الْجِنَّةِ فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِ ابْنِ عَدْنَانَ** ترجمہ یعنی جب کہ ہم نے فرشتوں کو سجدہ کرو تم آدم کو سب سے سجدہ کیا  
 بنا ابلیس کے وہ نہا جن سے پس ہو گیا بفرمان **نَاسِ** آیت سی معلوم ہوا کہ ابلیس جن تھا کہ اللہ تعالیٰ  
 نے فرمایا کہ فرشتوں سنی سجدہ کیا مگر ایک ابلیس فی کیا کہ جو جن تھا تو معلوم ہوا کہ فرشتوں سی میں نہیں  
 نہیں ہوتی جس سے ہوتی وہ جن نہادہ جدا تھا اگر سب حکم نہا تے تو کیا ان ہوتی مگر اس میں شبہ  
 رہا کہ جو ابلیس جن تھا اور فرشتہ نہ تھا تو بناو کہ فرشتوں میں کیوں شامل ہوا اور جو فرشتوں پر حکم ہوا تھا  
 تو یہ جن فرشتوں کا حکم نہا تے سے کیوں کافر ہوا جواب ہم صحبت کے سبب سی جبکہ وہ اپنی جنس  
 سے سبب صفائی عبادت کے جدا ہو کر ہشتین فرشتوں کا ہو گیا تھا اور اجتناد اور عبادت میں  
 بجائے ہم جنس او کی ہو گیا تھا جب کہ سب فرشتوں پر حکم آیا تھا یہہ ہی کہ ادب اور علم میں ہم  
 فرشتوں کی تھا اور یہہ ہی وہی حکم ہوا جیسی کوئی جیسی ہنصلوں انشرا فون میں سبب حساب دوائے  
 اور خوش نویسی کی داخل تھا تو سبب ہم کے اور نقصان اور حفظ مراتب اور احکام میں برابر  
 ہو جانا ہے لیکن اس جیسی سے کچھ بفرمانے یا کم طرفی ہو تو البتہ کہا جانا ہے کہ سب عملہ نے حکم  
 مگر فلا نے نے کہ وہ جیسی تھا اس کہتے سی وہ سارا عملہ جیسیوں کا نہ سمجھا جاتا ہے اور دوسری یہ  
 سمجھ کہ اللہ تعالیٰ ہی آیت **وَيَوْمَ تَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهَؤُلَاءِ أَمْ يُلَاقُونَكَ**  
**كَاؤُلَافٍ** کا لفظ اسفاندا کہ انت مولیٰ انہم و تو حقیر بل کا لفظ العبدون کی لجن کہ تو حکم موعود





آسمان پر سرسبز باہ بال ایک ایک بال ایسا جیسے بڑا درخت جب بہہ بیوس ہو گئے بت صورت  
بدلی جب انہیں ہوش آیا پھر حضرت عزرائیلؑ نے کہا میں نے وہ صورت نو دکھائی نہیں کہ جس سے کافر  
کا جی نکالنی آتا ہوں اور سالوین بہہ ہی کہ فرشتے فرمانبرداری خدا کی میں مست نہیں ہونے  
رات دن ذکر الہی میں چالاک میں اور حکام پر اسد نقا کے فرشتے تعینات کیے ہیں اور کو بہولتے  
نہیں اور تھکتے نہیں اور اپنی کام سے یعنی تسبیح سے غافل نہیں ہونے اور بعض فرشتی اور ہر  
عرش کے کھڑے ہیں اور بعض عرش کا طواف کرتے ہیں اور بعض اہل خدمت ہشتکے اور بعض  
اہل خدمت دفرخ کے ہیں اور بعضوں کو کام غضب کا سپرد ہے اور بعضی جان نکالنے والی ہیں اور  
بعضے ارجلانے والے ہیں عرض جیسے کچھ کہ پیغمبرؐ نے خبر دی ہے برحق ہی اور وی لطافت  
کے سبب سی دکھلائے نہیں دیتے جبکہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے انہیں سکھو دکھلاوے تو اس بنی  
آدم کی آنکھ میں قوت بڑا دیتا ہے کہ وہ انہیں دیکھنی لگ جاتا ہے اور بعضے بصورت آدمی کی  
کرکھائی دیکھانے میں یہ نہ صرف اونکا کہ آدمی کی صورت ہونا ان کے بس نہیں ہے قدرت خدا  
کے سے ہے اور محض روح میں اربع عناصر سے یعنی خاک باداگ پانی سے پاک میں اور نہ زمین  
اور نہ مادہ میں اور نہ ان کے اولاد ہوتی ہے اور بعضے رزق لانے بندوں پر مشرور ہیں  
اور بعضے آسمان پر ہیں اور بعضے زمین پر ہیں اور بعضے بوندین میںہ کے زمین پر لاکر جہان حکم ہو  
ڈالنے میں یہ کہڑک بادل میں آواز فرشتے کی ہے کہ فرشتوں ہر ایک کو کہتا ہے نام آدمی  
رعد ہے اور بجلی کو رعد فرشتی کا ہی کہ بادلوں کو میں کر رونی کی طرح کہتا دیتے ہیں اور کچھ ان  
میں یوں لکھا ہے کہ پانچ فرشتے آدمی کی ساتھ ایسی رہتی ہیں کہ جب وہ آدمی درود پڑھتا ہے  
تو وہی فرشتے جناب سرور محمد مصطفیٰ کی خدمت میں جا کر عرض کرتے ہیں اور پیغمبر خدا کی  
طرف منوجہ ہو کر جواب دیتے ہیں یعنی او سپر بخش اور سلام چاہتی ہیں اور سوقت خدا کے  
رسول کی اور اوس پڑھنے والے کے سچ میں حجاب نہیں ہوتا اور آسمان اور زمین میں کوئی ایسا  
مکان نہیں کہ جہاں فرشتے نہ ہوں اور ہر گاہ کہ گہان ہاں الہی کے وہ فرشتی ہیں اور بعض  
آدمی آگ کے اور آدھے ہر ف کی ہیں اور تسبیح او گنی یہ ہے سُجَّانَ مِنَ الْفُحْشِ الشَّيْءِ  
الَّذِي لَا يَدْرِيهِ فرشتی عرش کی اوٹھانے والے ہیں چار میں اوٹھانے میں اور فیما کی دن  
آہوں اوٹھانگی اور صورت او کی جھلکے برون کی شکل میں کاغذ کی نو سے کاغذ کی جو رانی ملک  
برج کے راکی پیچھے ہے اور ایک وابت میں سانس برکی ملہ کی پیچھے ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کسی فرشتی

کے ایک بازو ہے اور کبھی دو اور کبھی تین اور کبھی چار اور پیغمبر خدا نے حضرت جبریل کو نبی معراج میں دیکھا تھا کہ اونکے چہرہ بازو تھے اور صورت اونکی جنوں نے دیکھی ہے وہی جانیں اور سب فرشتوں میں سرور مفران حضرت آہی میں چار فرشتے ہیں ایک کا نام حضرت جبریل اور دوسرے حضرت میکائیل اور تیسرے حضرت اسرافیل اور چوتھی حضرت عزرائیل بڑی بڑے کام دنیا کی اہل چاروں کے سپرد ہیں پہلی حضرت جبریل ہیں کہ اللہ کی طرف سے پیغمبروں پر وحی پہنچانا اور حکم کا بتلانا اور علموں کا دلون بردارنا اور مدد غازیوں کے پہنچانا اور نکالنا کام ہے اور دوسرے حضرت میکائیل کو اندازہ پانیوں کا اور مفر کرنا فوت کا کس کس کو کتنا کتنا جہان جہان مقرر ہے وہی اپنی لشکر سی ہیں حاضر کردادینے ہیں اور تیسرے حضرت اسرافیل انکو معاملہ مینوں صور کا پیوستی اور موت اور زندہ کا سپرد ہے اور چوتھے حضرت عزرائیل ہیں کہ سب کے جان نکالنے کی خدمت کا لشکر اونکے سپرد ہے اور اکثر علما اس پر ہیں کہ حضرت جبریل کا درجہ ان سے افضل ہے اور بعضی کہتی ہیں کہ انہیں بیج درجہ کے برابر ہیں اور یہ سمجھنا ہے کہ جو کچھ قرآن اور علم اور کمال اذکو ہونا تھا ہو گیا اور کچھ بڑے نہیں جو آگے کا شوق ہو خلافت بنی آدم کے کہ انہیں ترقی ہے اور عیش ہے لیکن محبت اور عشق خدا کے سے خالی نہیں اور بعضے ایسی فرشتی ہیں کہ مسغرق یا د آہی میں ایسے ہیں کہ انہیں سوا خدا کے غیر کے خبر نہیں اور بعضے رکوع سجود میں ہیں اور بعضی قیام میں ہیں اور کسی ان میں حق تعالیٰ سے غافل نہیں ہوتی و کتبہ اور اہل ان لا اسے کتابوں پر کہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنی پیغمبروں پر بھیجے ہیں اللہ تعالیٰ سچا ہے اور جبکہ ہا ہنہ اپنے کتاب میں بھیجے ہیں دے فرستے ہے ہے میں اور جو کتاب نازل کریں میں دے ہے ہے میں تو ان سب پر ایمان لانا ہر حق ہے اور شہ ط ایمان کے ہے اگر کے کتاب پر یا صحیفہ یا ایک انبہ پر یا ایک ہول جی طرح سے اللہ کے کتاب پیغمبروں نے تعلیم کی ایمان لالے باخلافت اوسکی اور اپنی طرف سے بدل کرے تو کا فریب کا سوال وہی کہتے ہیں جواب چار کتابیں اور سو صحیفہ میں سوال نام چاروں کتابوں کا اتمام اذکا کا جنگو اور تری ہی اور نام اہل پیغمبروں کا کہ جنگو صحیفہ اور سے تھے کیا ہی جواب پہلی کتاب نے انوریت ہی کہ عبرانی زبان میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اور تری تھے اونکی امت کا نام یہود ہے یعنی ہدایت کے سوال عبرانی زبان کو نے ملک کی ہے جواب حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تعلیم کی تھی وہ ہی اور دوسرے کتاب عبرانی زبان میں زبور ہی کہ حضرت

داؤد پر اوزری نہی اور جدی شریعت نہی جو تورات میں ہے سو قبول رکھی نہی یعنی حضرت موسیٰ  
 اور حضرت داؤد کی ایک امت نہی اور میرے کتاب بخیل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اوزری نہی  
 سریانی زبان میں اور انکی امت کا نام نصاریٰ ہے یعنی مدد کرنے والے جنہوں نے خدا کی واسطی  
 حضرت عیسیٰ کی مدد کی تھی اور جو تھی کتاب قرآن ہے عربی زبان میں اور تری ہی حضرت  
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر انکی امت کا نام مسلمان ہے یعنی اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کے  
 راہ پر سپرد کرنے والے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام پر دس صحیفہ اترے تھے اور حضرت شعیب  
 پر پنجاس صحیفہ اترے تھے اور حضرت ادریس پر تیس صحیفہ اترے تھے اور دس صحیفوں میں ختم  
 ہے کہ کس پر اوزری تھی بعضے کہیں میں کہ حضرت ابراہیم پر اوزرے تھے اور بعضی کہتے ہیں کہ  
 حضرت موسیٰ پر تورت سے پہلے اوزری نہی اور سب کتابوں میں بعد ذکر نجد الہی کے اور بیان  
 احکام شرعی کے ذکر ہر کتاب کا اور ذکر احوال صفات حضرت محمد رسول اللہ کا اور انکی اصحابوں کا  
 اور انکی امتوں کا لکھا تھا اور انکی پہلے جو پیغمبر تھے انکا سب میں بیان تھا اور ہماری پیغمبر کا اسی  
 دسویں لکھا تھا کہ نام کا وسیلہ کر کہ جناب الہی میں دعا کرتے تھے سوال ایمان کتا اور کتبیا  
 ہونا ہے جواب اپنی دل میں سچ جانی کہ یہ کتاب میں اللہ تعالیٰ نے بھیجی ہیں اور اوس میں جو باتیں  
 لکھی ہیں اور جو لکھا ہے وہ ہمیں قبول ہے اور پروردی اوکی حکم کی جس جس پر وہ حکم آیا ہے اونہم  
 فرض ہے اور قرآن پر ایمان لانے میں کچھ بات سو ابھما چاہیے جبکہ یہ جاننا کہ قرآن برحق ہے  
 اور اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے لیکن اور کس میں اور صحیفہ منوح  
 ہو گئے اور یہ کتاب جو قرآن ہے یہ معجزہ ہونے سے قیامت تک یہ  
 منوح نہ ہوگا اور آیت باسورت اسکی بدلے نہ جائے گی اور یہ کتاب قرآن کا خاتم  
 ہے اور کسی پیغمبر کے بنائی ہوئے اور پیغمبر محمد رسول اللہ کے بنائی ہوئے اور حضرت جبریل کے  
 بنائی ہوئی نہیں ہے اور جہاں قرآن میں آیت **إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ** ترجمہ یعنی یہ بول ہے  
 رسول کریم کا وہ بول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ سنا ہی یہ قرآن میرے پیغمبر  
 جبریل سے کہ جو رسول کریم ہے خدا کا امانت یعنی امانت خدا کی پہنچائے اور جو کوئی کہے بولن کہ خدا  
 جبریل نے بنالیا ہے یا خدا کے رسول نے بنالیا ہے تو کافر ہوا اور دوسرے یہ اعتقاد رکھے  
 کہ یہ قرآن معجزہ ہے کہ جو ساری دنیا اکٹھی ہو کر چاہے کہ اسکی سی ایک سورہہ بالیک آیت بناو کہ  
 نہونگی اور جیسی یہ اعتقاد رکھی کہ جس وضع کا قرآن کہ خدا کی رسول جو رکھو دینا سی گئی میں ہے

کچھ کوئی نگہداشت کرے اور نہ بڑا سکری کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرمایا ہے آیت انا نوحی  
 نزلنا الذکر وانا لکافیٰ شرحہ یعنی یہ قرآن مجید ہے اور اسی اور ہم ہی اسکی نگہبان ہیں اگر قرآن  
 میں خصالے بون نسی ہمارے تو دین ہمارا یعنی نہ ساری قرآن میں مشبہ بڑھا گیا نہ اگر  
 کوئی کہتا کہ قرآن میں کوئی آیت ملی ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیں خبر دے تا کہ میں اسکا نگہبان ہوں کیا  
 مجال ہے کہ کوئی اس میں کچھ ملا سکے تو ساری قرآن میں مشبہ بڑھا نا کہ کیا جائے کوئی سی آیت ملی ہوئی  
 ہے اور کوئی صلی ہی اور جو کوئی بدین بون کہتا کہ ہمارے میں کجا اب آیت قرآنی پہنچی ہی اور  
 اللہ تعالیٰ بون نسی کرنا کہ اسکا میں نگہبان ہوں کیا مجال ہی کہ اوس سی کوئی نکال سکے تو کسی  
 بدین سی خم ہو کر نہ لے سکے اب خاطر جمع سے جو کوئی قرآن میں دخل کرے تو اوس سزاوین اور بدین  
 بنامین اور جو پہی ایمان قرآن کی نسخ اور منسوخ کی آیتوں پر کہنا ہی نسخ اور منسوخ کیا ہوتا ہی  
 منسوخ اوس کہتے ہیں کہ جیسے اللہ تعالیٰ پہلی کچھ حکم کیا ہو پھر دوسرے آیت اور آئی اور پہلا حکم مٹ  
 دیا یا پہلا ہی یا برابر ملکا یہ ہی کہ جیسی پہلی یہ حکم تھا کہ اوس کا فر سے ایک مسلمان نہ پہاگی اب  
 جو ہم ضعیف دیکھی تو حکم ہوا کہ دو کا فرد کی اس کے سی ہو کر لڑا میں ایک مسلمان نہ پہاگی اور برابر کا  
 حکم ہے جیسی کہ بیت المقدس کی طرف سی بیت الاحرام یعنی مکہ کی طرف موند نہ نماز میں کرو اور یہاں تک  
 پہنچی کہ پہلی حکم سے صلح کا تھا اب حکم لڑا نہ اسکا انا نسخ اور منسوخ دو نو آیت قرآن کی میں پہلی اب  
 حکم دینا دوسرے خلاف اسکی یہ حکمت الہی ہی جیسی حکیم موافق مزاج ہوتا کہ جہاد حکم کرنا ہی  
 اور جبکہ اسکی حالت پہنچے ہی تو دو کو جی پہنچتا ہے اب جو اللہ تعالیٰ نے ایک حکم سی دوسرا  
 اوٹھا یا تو یہ پہی حکمت قدیم سی موافق مصلحت کی اوٹھا یا یہ تفاوت علم میں نہیں کہ اللہ تعالیٰ پہلی  
 صلاح نہیں جانتا تھا پیچھے جانا سوال کوئی نسخ سے منکر میں جواب اکثر یہودی لوگ منکر  
 ہیں کہ انہوں نے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور پھل نمانی اور پیچھے قرآن اور محمد رسول اللہ  
 اللہ علیہ وسلم نمانی اور انہوں نے بون نہ سمجھا کہ حضرت یعقوب کی وقت دو نہیں کہی اب ایک شخص کے  
 منکح میں روانہ ہیں اور حضرت موسیٰ کی وقت میں حرام ہو میں اور اونٹ پہلی حلال تھا اور  
 نوریت میں حرام ہوا اور حضرت موسیٰ کی وقت میں بیت المقدس کی طرف مصر سے قبلہ نہیں تھا اور  
 حضرت ابراہیم کی وقت میں قبلہ کعبہ تھا اور ایک جماعت رافضیوں کی نے یہی نسخ کا انکار کیا جو نے  
 میں اور جوئی کتاب سے قرآن کو لڑاوی اور بون کہی کہ یہ نوریت ہی یا پھل ہی یا زبور ہی یا  
 صحیفہ جو اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئے ہیں کہے کہ یہ میں تو اسکی جواب میں اونی بون کہی کہ اللہ تعالیٰ

نے جو کتاب اوستا میں برحق ہیں لیکن انہوں میں نیچے یہودی اور نصاریٰ کے اوہن اپنی طرف سے  
 کچھ دخل کر دیا ہے اور کچھ گھٹا دیا ہے اور کچھ بڑا دیا ہے اور اگر ترجمہ ہی موافق اصل کی نہیں غرض جسکے  
 کچھ سترق پایا تو وہ بڑا یا سنا بچا ہے کیونکہ وہی نام کتاب الہی کا کہتی ہیں سو سہلہ تو انکار سی جی  
 دڑنا ہے اور ان کی خاطر جمع نہیں کہ دخل کر دیا ہے اسو سہل ماننا نہیں بلکہ سنی ہی نہیں سوال  
 کہاں لکھا ہے کہ انہوں نے کتاب الہی میں دخل کر دیا ہے جواب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آیت و  
 يَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبُ وَهُمْ كَذِبُونَ ترجمہ یہی وہ کہتی ہیں اللہ تعالیٰ پر جو ٹھہرا اور حالانکہ وہی جانتی ہیں  
 ایک و نہ حضرت محمد رسول اللہ نے حضرت عمر کو دیکھا کہ نوربت کا ورق ہاتھ میں لے رہی تھی جب  
 اتنی پوچھا کہ یہ کیا ہے حضرت عمر نے کہا کہ نوربت کا ورق ہے حضرت جناب پیغمبر کا رنگ غصہ میں  
 متغیر ہو گیا اور فرمایا کہ کیا تم گمراہی میں آؤ گے ہو اور مقررین ہندوئی دھرمی الیادین و سن لایا  
 کہ اگر حضرت موسیٰ ہی اب جیتی تو انہیں ہی نہ سنا سوا ہی میری متابعت کی جا ہی کہ یوں ہے  
 کہے کہ میں ایمان لا ہوں ساری کتابوں پر کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہیں تو یہودی نصاریٰ کی جو  
 کتاب میں کم یا سوا کچھ لکھا یا ہو گا تو انہوں نے بچکراؤں کتابوں پر ایمان کامل ہو جائیگا اور مسئلہ اگرچہ  
 حکم آنے آنے فرشتوں کی پیغمبروں پر پہنچا ہے لیکن میرے خدا کا حکم پیغمبروں کے پیچھا ہے تو بعد  
 ان سب کے پیغمبروں کا ذکر شروع کیا اوس سے بھی جنگاں کہ پیغمبروں نے کہا وہ بیان کریں گے  
 اِنَّا اَللّٰهُمَّ مَسْئَلُكَ اَوْ رَسْنِ کہ اللہ تعالیٰ اپنی کاموں کا مختار ہے اپنی ارادہ سے اور اپنی اختیار سے  
 چاہی سو کرے یہ نہیں کہ کاہن سے کہہ کر ضرورت کا مارا کری اور یہ بات نہیں کہ حکم کی طرح اصل  
 میں جو بات آدی کہ اوس سے خلاف کری کیونکہ عقل اور سبیدار کے ہوئی ہی مگر بعض چیزیں ایسے  
 مہربانی اور فضل اور کرم سے کہ موجب باقی رہنی عالم کا اور مکمل ہوئی ان کا اور موجب صلاحیت  
 دین و دنیا اور کئی کا تہاد عیدہ فرما دیے اور اپنی اوپر لازم کر لئے جیسے رزق دینا بندو لگا اپنی اوپر  
 لازم کر لیا اور یہ بات کتنی راہ دکھائی اور پیغمبروں کا پیچھا اور ضامن ہونا یہ وہ نہیں کہ اوکی ہو  
 پر کہ ہو بلکہ وہی فضل اور کرم کے عادت ہے کہ ہمتیہ یونین بندو کی تہہ سیدگ کرنا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ میں ہر  
 مسئلہ کا فکری ملاقا کر کے اللہ کی پس فیض یوں تو لفظی کہ اختیار کر لیا کہ جسکو علم انات اور صفوں اور  
 دیکر کہ جس سے دین اور دنیا فلتی ہے پہلائے ہوئے نہیں سکھا کر خلق کی طرف حکم کر دیا کہ انہیں بولام  
 موسیٰ بناؤ اور پیچھے کے پڑھنی اور کونے سی لی محتاج ہیں انہیں سکھاؤ کیونکہ بعد مرئی کے دیکھہ  
 میں ایک بہشت اور دوسرا دوزخ اور سب بہشت میں جانے کا اور دوزخ میں جانے کا اور نہیں

پیغمبر و حکم ہوا کہ میرے بندوں کو جتنا پیغمبر اور پیغمبر کا قصد کو فارسی میں کہنی میں اور نبوت جبر  
 دینی کو کہنی میں اور اونچائی میں کہنی میں اور یہاں دونوں معنی ہیں کہ نبی کیونکہ پیغمبر و حکم اللہ تعالیٰ  
 نے خوب ہی دی ہے اور سب خلقت سی درجہ ہی اونچا کیا ہی اور جبکہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے  
 اس خبر دی ہے نبی کی اور وہ سی سوا امتیاز ہی دی کہ جبر جن میں صلاحیت و سن اور دنیا کی اور  
 آخرت کا چٹکا راہ خواہ امر کر اور خواہ منع کر اور خواہ نصیحت کرنے کر اور خواہ راہ بتائی کر یعنی اس کے  
 تصرف کر اور خوشی دینی کر اور ڈرائی کر اور پرہیز کی وعدہ کر اور دروغ کے وعید کر خلق کو سمجھا دے  
 اور آپ سمجھے اور عمل کری اور نیک نام بنی ہے اور سب خلق سی رجا اور نکا اونچا ہے کوئی چاہو کہ کیسے  
 بندگی کر و جان یا مال سی اونکی درجہ کو نہیں پہنچ سکتا اور نبوت کا درجہ انہیں کسی عمل سی نہیں  
 ملا بلکہ خدا کے فضل ہی ملا ہے لیکن اونکی بنی تم میں الیک بنی میں کہ جبکی پاس جبرئیل ظاہر حکم لیکر  
 نہیں آئے بارہ میں بادل میں اپنی خبر پائی اور عمل کیا اور یہ حکم نہیں ہوا کہ کسی اور کو بھی تم کو کہ ہمارا  
 حکم یا عمل کرے بلکہ تم آپ ہی آپ اور عمل کرو تو وہ شخص بنی ہے اور جو اس کو یہ حکم ہو جاسی کہ ہمارا  
 پیغام خلق پر پہنچاؤ اور میری حکم سے یہ بات لوگوں کو بتاؤ اور حضرت جبرئیل ظاہر اور پائی لیکن سی  
 نہیں لائے اگرچہ کتاب بنی لائے جیسے حضرت اود پر اور نیک نام مرسل ہے جو مرسل ہو گا سو بنی مقرر ہو گا  
 اور ہونی مرسل نہیں ہوتا اور میری تم پیغمبر و حکم اولو اعظم میں غم کہنی میں قصد کو نبی صاحب  
 ہے کہ جنہوں پر ہی شریعت آئی اور انہیں حکم ہوا تھا کہ لوگوں کو یہ بتاؤ اور جو نامین نوحیگ کر کر  
 سمجھاؤ اور انہوں نے یہی بات اختیار کی تھی تو اولو اعظم کو مرسل اور بنی ہی کہا جانا ہی اور  
 مرسل اور بنی کو اولو اعظم نہیں کہا جانا جیسے حضرت داؤد صاحب کتاب تھی اور شریعت جدی نہیں  
 تھی بلکہ یہی تاکید تھی کہ نوریت پر اپنا عمل کہو تو مرسل ہو اور اولو اعظم ہو سکتا ہے اب سن کہ اللہ تعالیٰ نے  
 خلق پیدا کر حکم کیا کہ ہمارا احسان تو شکراؤ نہ حید اور بندگی فرض ہوئی تو ہر ایک کو شعور نہا کہ غیبت  
 نوحہ اور عبادت کی دریافت ہو اسد علی اللہ تعالیٰ نے پیغمبر و حکم ان پر اختیار کیا کہ انہو کو طور  
 تعالیٰ کی احسان کو شکرا کا کھلا دین جیسے کہ پیغمبر خدا فرماتے ہیں حدیث اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا  
 یعنی اور کچھ نہیں مگر ہم سب گئے میں علان نواب خدا نے پہلی بواسطہ فرشتہ کے انہیں سکھایا  
 پیغمبروں کے زبان سی خلق کو جابا اور حکم وہ طرح کا آیا ایک کا نام امر ہے یعنی کر تو جیسی وہ  
 کیا اوسی وعدہ بشارت عاقبت خیر اور دوستی اور رضامندی اللہ تعالیٰ کا سمجھاؤ اور دوسرے کو  
 نام نہی ہی یعنی کر تو جیسی وہ کام کیا تو اوسی بدلہ غصہ اللہ تعالیٰ کا اور عاقبت بدکار کو دسایا اور اگرچہ

حکم کر لیا کہ جو جہاد و جہاد



تو اللہ تعالیٰ نے یہی آدمی میں رکھی ہے کہ اس کی نعمتوں کا شکر کرے لیکن آداب کے جوالین دربار خدا کی ہون  
 اور جو کہ حد شکر اور کفر انعام نامقاسی کے ہوں وہ بغیر تعلیم معلوم دربار خاص کے کہ جو آئین شرع ہے اس بنا  
 حد اس کی نہ بند تھی اور جو شمع منع نگر تھی تو حق سبحانہ تعالیٰ کہ پاک ہے اوہام اور خیال کو نہیں کچے سے  
 اس کی اسما اور صفات میں عقل اپنی موافق کیا جانے لیا گیا کہہ بیٹی کیونکہ وہ جانے تو ہی نہیں  
 غلطے اور صحت آداب کا فرق پنا کیونکہ آدمی کی عقل ایک طرف حکم نہیں تو ہر سر آدمی اپنی اپنی عقل  
 کے موافق حد باندھتا کہ اس کا نام شکر ہے اور اس کا نام کفر ہے اور وہ اختلاف جو پرتالو اس کا انصاف  
 کون کرنا کہ یہ خلاف ہی اور یہ است ہی یہ کمال حکمت اللہ تعالیٰ کی ہی کہ اپنی فضل اور کرم سے  
 پیغمبرین کو پہنچا اور حکم جو کہ مرکز خاطر بنا اور دونوں جہان میں ہمار حق میں کرنے اور کرنے سے جو چیز  
 کہ خیر تھا وہ اس کی ہاتھ کھلا پہنچا اور جو حکم نہ آتا تو تکلیف نہ ہوتی اور پہلا برادر یافت نہو تاکہ کیونکہ کفر جس کی کمینہ  
 میں اس کی حد کیونکہ جانتا اور ظلم جسے کہتی ہیں اس کی ڈولی کو بنانا اور دریافت کیونکہ نہو تا تو غصہ و خیر  
 دین اور دنیا میں نہو تا اور اللہ تعالیٰ فرمانا ہے آیت **رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِيَكُونَ لِلنَّاسِ**  
**عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ** ترجمہ عربی معنی فاصد بشارت دینی والے پہلا گریو الکو اور ڈور الکو  
 بدکار کو بھیجے میں لو کہ قیامت میں کافرو کو اللہ پر محبت نہو کہ ہمیں کسی کہا نہا جبکہ پیغمبر بھیجے یہی بنا  
 تو اسی پر اولانہا تو اللہ تعالیٰ نے بعضی آدمی ایسی کہ جنکو دنیا میں ہی ایسی خوبی کی مالک کسی یہی صلاح  
 کار اور مردانہ اور امانت دار اور پرہیزگار اور خدائے سب پر وفات کی لوگوں سے زیادہ اور قبول صورت  
 اور سچ بول اور بلند ہمت اور شہر اور کسے اور جلی اور عقل کی پوری اور ذور اور میں کہہ اور بول  
 رس اور ہر بھرائی کر کر فرشتے بھیجے کہ خلق کو اللہ تعالیٰ کا حکم کہہ سناوین اور ایسی شخصوں نے دعویٰ کیا  
 کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرمایا ہے کہ یہ حال اختیار کر جب لوگوں کو شبہ پڑا اور کہا کہ تم تو ظالمی پوتے  
 اور جو روان رکھتے ہو اور بازاروں میں سوکھنے پر وہو تم خدا کی فاصد کہا نہی ہو گئی جیبا جنہوں  
 نے کہا کہ خدا کی مہربانی سے جب کا وہاں نے کہا نہا را شاہ کون ہے کہ تم اپنی طرف سے کہو ہوا  
 خدا کا حکم کہتی ہو جب پیغمبرین نے کہا کہ ہم کہیں از میں خدا کی طرف سے لیکن تم اپنی خاطر جمع کر لو تو کہیں  
 کہ جس استیجی تمہندی ملی جبطر حکا جا اس پر جانگا سو وہی موافق خرق عادت کی ماونہوں نے  
 و کہلا با خرق کہنی میں پہانگو اور عادت کہنی میں بیان کو معنی اللہ تعالیٰ کو سبقت ہی کہ چاہی سو کری لیکن  
 عادت یہ کہہ کہ طو کہ شہر چیز و نکا اس با کی مجرہ ہی کرنا ہی تو اوہوں نے وہ بات چاہی کہ آدمی سے یہی اور جو  
 اس با ہی چیز ہوتی ہی اس کی خلاف صوبی فوجی وقت میں جادو کا نہ رہا نو جادو گر سب جانتی ہی

کہ جادو کو جادو مٹا سکے ہی اور مٹا نہیں سکتا تو حضرت موسیٰ کا عصا سمجھو نہ ہمارے معجزہ نے خدا کو  
 مساویا اور حضرت عیسیٰ کی وقت میں اہل یونان طلب میں بہت دم مارے تھے لیکن طلب والی اپنے  
 عقل میں وچیر تائب جاتے تھے البتہ نود واما و زراوند ہی کی مینائی کی اور ایک سو کے جلائی نو  
 انہوں نے یہی سوال کیا اور یہی حضرت عیسیٰ کی دعا سی با پامردہ ہی زندہ ہوا گلاشی اور اونٹوں  
 اندھا ہی ابھرا ہوا اور ہمارے حضرت کبوت میں لوگ اس وقت بہت پیاسی ہوئی تو اوٹنگلیسی حضرت  
 کی اتنا پانی نکلا کہ لٹ کر دبا گیا اور قبولیت دعا کی آسمان پر چاہی تو چاند کے ٹکڑے ہو گئی اور  
 جانوروں سے سنا کہ چاہی تو میری ہو گوہ سے بھر دانی کہ تم سبھے پیچیدہ اور دشمن ہی چاہے تو  
 کچھ لولائے وہ چلے آئی اور پھری چاہی تو کنکرون نے شاہدی شیعہ کہہ رہی اور حضرت صام  
 یر پیدائش کے آزمائش کی کہ اللہ تعالیٰ جانور سے جانور پیدا کرتا ہے تو جان میں کہ تمہارا کہی سی تہر  
 میں سی اتنی پکارنے اور بیانی نکلے تو ان کی دعا سی اللہ تعالیٰ نے وی ہی دکھلایا تو ان سب  
 ولیلوں سے پیچیدہ ہو گئے کہ مقرر پیچیدہ میں اور انکا کہنا سچ ہے اور ہر پیچیدہ دوسری کا سچا  
 ہے اور سب ایک زبان میں اور یہی بات ان کی سچ کے شاہدی کہ چونکہ اصل ربار کا وہی کہ جی اور  
 لوگ ربار کے سچا کہیں اور کسی دہار لوگ شاہدی دہیرین تو جو ہمارے اور جو بادشاہ جان بوجہ کہ  
 فلانا ہمارے عبت کو خستہ ہماری حکم کے بگاڑی ہی کہنا بیجا تو وہ حال سی خالی نہیں یا تو انجان  
 اور بادشاہ ہوا نہ کہتا اور جان بوجہ کہتے رہتی اپنی رعیت پر برائی روا کہنی کام بادشاہ غیرت  
 والو نکا نہیں اور اللہ تعالیٰ پاک ہی ان بالوں سی کہ وہ بادشاہ سب بادشاہوں کا ہی کہ کب وار کہی کہ  
 او کی بند کو کوئی بات سمجھا دے اور اسی کسی اپنی فاصد کے کہنا بیجے کہ یہ جوٹ کہتا ہے  
 اور جو سچے کو نہ کہا بیجے کہ یہ سچا ہے تو اعتبار اس کا کہ نہ کرنا جیسے فرعون اور عزود اور دینا کو  
 وغیرہ کہ اس حال کی ہوئی ہیں انہیں یوں کہا بیجا کہ وی کا فرین اور دجال کو کہا بیجا  
 کہ کافر اور جوٹا ہو گا اور جادو کر اگرچہ کچھ دکھلا دے تو یہی اس کا کہنا مانو کہ نہ فرعون اور مردو نے  
 یہی بہت سحر جادو سی چیزیں دکھلائی ہیں پھر آخر کو خستہ رہی اب یہی کوئی بدین یا کافر یا دجال  
 دکھلا دی تو اوی بزرگ نمانیوا کی اہم خدمت میں متالعت گئی اور جی پیچیدہ انی کفر کہا جو کوئی  
 وہ کرے کافر ہو اوستی گنہ کہا جو کوئی وہ کام کری سو گنہگار ہو جب یہ معلوم ہوا کہ پیچیدہ کی خطر  
 سی خلق پر فاصد اگر سب پیچیدہ میں سب پہلی حضرت آدم میں اور سب سی چھی حضرت محمد  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور جو پھر میں میں سب میں میں پیچیدہ میں میں رسول میں

سبکو سچا بوجہ + بڑے فرشتے جاکر محبت کی رکھ سوچہ + یعنی جتنی سی میں یا رسول میں با اولوالعزم  
 میں سبکو سچا جانے اور سب سے باادب رہی اور امانت اؤکی کہنے کی اور کرنگے کسی بات میں بکر  
 اور سب پیغمبر کو برحق سمجھنا فرض ہے مسئلہ اور حکم سب پیغمبر کا سچ سمجھنا ایمان ہی اور جو کوئی ایک  
 پیغمبر کے بات کا منکر ہو تو کافر ہو مسئلہ اور پیغمبر کی گنتی میں اختلاف ہے بعض کہتی ہیں کہ ایک لاکھ چوبیس  
 ہزار میں اور بعض کہتی ہیں دو لاکھ لیکن صحیح یہ ہے کہ یوں کہی کہ جو پیغمبر خدا کی طرف سے آئی ہیں میں سب  
 پر ایمان لایا کچھ سب گنتی بیان کر نیکی استیلاج نہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہی آیت **وَمَنْ مِّنْهُمْ مِّنْ قَوْمٍ مِّنْهُمْ**  
**عَلَيْكَ وَمَنْ مِّنْهُمْ مِّنْ قَوْمٍ مِّنْهُمْ** ترجمہ کہ بعض پیغمبر کا احوال تبصرہ ہر کیا ہی نہیں اور بعض انوی پیغمبر  
 ہیں کہ بیان نہیں کیا نہیں توجہ خدا کی رسول پر بعض کا احوال بیان نہیں کیا گیا تو اب گنتی کا نام مقرر  
 کرے کیونکہ کہی اوکی گنتی سی سوا ہوں تو اولوں سوا اولوں پر ایمان نہو اور جو اوکی گنتی سے کم ہوں تو  
 اتنی تائی بنا پیغمبر کو پیغمبر یا زیدہ طرح کہے اگر ایک پیغمبر ہے یہ ایمان ملاوی تو کافر ہو جا کیونکہ اللہ تعالیٰ  
 فرمایا ہے کہ بعض پیغمبروں کا احوال تبصرہ ہر کیا ہی اور بعض کا نہیں بیان کیا ہی تو سب پیغمبروں پر  
 ایکسا ایمان لایا جائے اور گنتی کرنی شاید کہی اس گنتی سے ہوں تو اولوں کا لایا گیا تو ہر ایمان کیونکہ اللہ تعالیٰ  
 اولوں پر ایمان لایا اگر ایک پیغمبر ہی ایمان ملاوی تو سی کافر ہو جائے اور اس گنتی سے کم پیغمبروں تو اس گنتی سے  
 سوا لو کون کو پیغمبر یا زیدہ کہے ہی اور اللہ تعالیٰ نے سب پیغمبروں کو اور لوگوں سے دو چیزوں میں مخصوص  
 کیا ہی ایک سکھانے اور دوسرے جانی سکھائی تو علم جو جاننے ہے جیسی کتابیں یا صحیفہ وغیرہ اور جتنا  
 جیسے معجزہ یا تو قین یا فرشتہ یا اور چیزیں ہر سچ کر جتنا دلے یہ وہ سکھانا اور جتنا اوکی پیغمبر کی ناک  
 ہے لیکن سکھانے کی طرح سے حاصل ہو کسی سی ظاہر میں سنا کر جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے  
 ہوا اور کسی سے الہام کر کے اللہ تعالیٰ کا الہام پیغمبروں سے بولا ہوا ہے کہ اوکی دہن کی علم کی سمجھا  
 ڈال فی اسبطر علی کہ اوس سے پہلی نہ تو اوس پیغمبر نے کہیں سی وہ سنی یا نہ کہی ہو وہ کسی پہل سی نہ  
 درخشا بارے ہو الہام جو پیغمبر کے دہن آتا ہے اوکی کسی طور میں نام اور کلامی ہی یا تو فرشتہ یا زیدہ  
 اگر کچھ کہے اور پیغمبر اوی دیکھی اور اسکا کہا سنے جیسے آدمی سی اور یا فرشتہ کو حکم ہوا کہ حکم خدا کے  
 سے فرشتہ پیغمبر کے دل میں کچھ علم ہونک دی اور کان اونکا کچھ نہ سنے اور لب میں وحی ہی آتی  
 قسم سے ہی خواہ بواطہ فرشتہ کے ہو خواہ بواطہ فرشتہ کے ہو سوال یہ جو فرمایا کہ وحی نام اسکا ہے کہ  
 اوکے دل میں کچھ علم فرشتہ سی ڈالتے ہیں تو یہ بات پیغمبروں کے سوالہ کے دل میں ہی آتی  
 جانے سے تو فرق انبیا اور غیر انبیا میں کیا ہوا جواب بعض چیزوں کا فرق ہی ایک ہے کہ حکموں کا

علم کیون کرے بلکہ بے بغیروں کی ہے ولین داسے میں اور وہ تہا کی جانست کہ اسنی مدت بھی ہو  
 ہوگا اودینا سے فنا ہوگی بھی یون ہوگا یہ ہی مخصوص علم خمیر ہوگا ہی اور جو کسی اور ولین ایسی بات ہو جائے  
 ہی نویسی ہی بالوغیروں کی ہی بات ہی کچھ بھد آجانی ہے اور بعضی بار فرشتہ ہی کچھ بشارت حق کیطریق  
 اویکی خاطر میں دال دینا ہے سبب سنا رسول اللہ کی اذکوچہ نہانی آجانی ہے کوئی ہی نہا کا ہو خمیر  
 غیر خمیر کے دریافت میں فرق ہی کیونکہ خمیر پر جو الہام ہو تو وہ شک سی اور جو کسی معصوم ہی جو کہ  
 انہیں الہام ہوا تو گو کہ کلمہ سی دیکھی یا کان سی سنی برابر ہی اور سچو ایک اور کچھ جو الہام ہو تو وہ اور  
 میں شک ہی ہے کہ کیا جانی رحمانی ہے یا شیطانی ہی یا نفسانی ہی اور خطا یعنی جو کہ جانیکا ہی نہ  
 ہی تو معلوم ہوا کہ جو کوئی سو خمیر کے کچھ بات ہی اگر کہ کیا ہی کامل ہو جو موافق خمیر کے کہی تو وہ شک  
 مقبول ہی کیونکہ خمیر معصوم میں اور جو خلاف خمیر کے کہی تو اوسی خطا کا ڈہری اور شک پورا ہی کیونکہ  
 خلاف خمیر کے مقبول کیونکہ مراد و دو بیان کر خمیر و کی اور ہونی ہی ایک اذکی دمو نہر ہے خدا کے  
 مدد ہونی ہے کہ وہی اور پڑن اور دوسرا دنی دعا اور برکت سی عالم غیب اور قدرت الہی سی خاک  
 خلق پر جمائے اور غائب ہوا ہی اور کا اور نہیں ہو سکن نہ جو اذکی دمو نہر کی طرف سی مدد ہونے  
 ہی نہ کی طوری ہی ایک بیکہ نفس اور کا یعنی من اور کا بعد از حکم اللہ تعالیٰ کا ہی اور اللہ کا کے  
 حکم میں نفس اور کا ہمیشہ اذکی حکم من ابعد از تہا ہی کہ سبب یہہ جان بوجہر گناہ کر نیسے معصوم میں  
 اذکی ذات کو گناہوں سی پاکی ضروری اور اللہ کا کی حکم کے خلاف کرنا اور نہر و نہن کیونکہ اللہ  
 نے اپنی بندوں کو اظہار احوال فرمایا ہے یعنی بیکہ خمیر کے متابعت کرو تو جو اذن شخصوں میں خودی  
 جان بوجہر گناہ کی ہی ہونی تو دوسے لائق متابعت کرو انکی ہونی اور بعضی جگہ قدم گناہ ظاہر  
 ہوا ہی تو یہ بغیر انکی طو نہیں ہوا بلکہ کچھ بعضی وقت بھول کر ایسا طور ہو گیا ہی سوال تو اذکی گناہ  
 کر کیوں تعبیر کیا جواب اذکی دو وجہ میں بالوہ اسطہ کہ اوس کام کی صورت گناہ سی ہی باوی لوگوں  
 حال پر دینی بات ہی گناہ کے طور پر ہو گیا مثلاً جیسے کوئی بادشاہ ایک غلام سی بیش قیمت کو رہن  
 پانی منگو اوی اور وہ پال پھوٹ جا غلام کے اتہی تو جان بوجہر کہ بقصد دل جو فیضا غلام وہ پال پھوٹ  
 دالی تو وہ بکا غلام گناہ گاری بہر فعل عام لوگوں کی گناہ کی ہی اور ایک ایسا غلام ہی دیکھو وہ احتیاط  
 لاگو نہا قصداً بالوہ نہیں کر پالہ اتہی اگر کہ پھوٹ گیا تو قصداً اوس غلام کی مطلق نہیں دیکھیں اسطہ بھلائی  
 کچھ چہرے کے کہ تو خوب بیکہ کیوں بخدا اور غلام مودب ہو کر کہی کہ جیسی کہ قصیر ہو تو دیکھنی الا انجان جانے  
 کہ اسنی ہی پالہ ہوئی قصیر کے لودہ دان ہی اگر کہ پالہ و لوئی نہا ہے تو اذکی فرق قصیر کا میں آسان

کا ہی انکا ذکر کچھ لائق اللہ تعالیٰ بیان کیا جاوے گا عام لوگوں کی تفصیر جان بوجھ کر ہی اویسی کچھ جواب دینا نہیں آتا اور پیغمبر و کھاندہم گنا کچھ اور ہی کو بڑے میں خبردار کرنا بڑی کچھ غصہ کیا ہی گنا نہ بچھا جا ہی اور دوسرے عقل پیغمبروں کی اور آدمیوں کی طرح کی سی نہیں کیونکہ عقل آدمی کی کل ہی یعنی پوری ہی کہی اور کچھ عقل میں خلل نہیں اور عقل جانی نہیں رہی جو کچھ کہ او نہیں اپنی عقل سی دیتا ہوتا ہی اور کبیکو سوا پیغمبروں کی دریافت نہیں اور تیسری تدبیر آدمی غالب حسن بن کی تدبیر پر ہے اور آدمی بوجہ اور سب خلق کے بوجہ پر تیسرے اور چوتھی یہ کہ علم وحی کا جیسا کچھ کہ وہی لوگ سمجھتی ہیں اور کسی سی نہیں سمجھا جاتا اور پانچویں قوت حفظ یعنی یاد گاری جیسے پیغمبر و کھاندہم کو ہوتی ہی وہی اور کبیکو نہیں ہوتی جبکہ پیغمبر بیان کرنے لگتے ہیں جو قوت سی کہ پیغمبر بیان کرنے میں دیباہان کساو کی بات کا کچھ عہدہ بانی ہوئے اور اس فصاحت سی کہ ہر ماض اور کمال سمجھ جا سوا سی پیغمبر کے اور کو نہیں ہوتی اور چوتھی بدک قوتیں آدمی اور سب لوگوں سے ظاہر و باطن میں سوا نہیں خلق یعنی خواو کی ہی سنجیدہ ستہر ہی ہی کہ کوئی آدمی سلیقہ کو نہیں پہنچا اور ظاہر کا بدن ہی اور نکات نام پورا نہ قبول صورت میں ہی کوئی اور نہیں پہنچا اور آواز ہی آدمی اور لوگوں سے خوش آواز ہی اور سب لوگوں سے ظاہر و باطن کی سب خوبیوں میں افضل ہی اور پس میں درجہ مراتب آدمی موافق نصیب داد الہی کی فرقوں فرقے ہی جس موافق کہ خدا تعالیٰ سے او نہیں حصہ مرآت کا ملا اویسی حصہ موافق اور سکا درجہ ہوا لیکن دوسرا مخلوق میں سب پیغمبر برابر ہیں ایک تو یہ کہ بولانا اور نہ نکا سب خلق کو خدا کیواسطے تھا اور پیر و پیر یعنی چال سپہوں کی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ کی اور سنی اور حقارت آدمی ہی فرمانی اور سنی اللہ تعالیٰ کی ہے سوا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سب فرشتوں سی فضل میں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آیت **إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ نُوحًا هَارُونَ إِِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ** ترجمہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ کیا حضرت آدم اور حضرت نوح اور حضرت ابراہیم کی آل کو اور آل عمران کو اور سب عالموں کی تو معلوم ہوا کہ سب عالموں میں فرشتے ہی میں تو اذن پر ہے فضل کی ہی ہست کہی لہذا نہ منخری یادہ دشمن ہو ۔ کسی نبی رسول کا جاگاد و فرخورد پیغمبر میں محصور سب دلیل کہا ایمان ۔ سبھی گناہان جاگیر میان چو امان جب تک کہ یہ معلوم ہوا کہ متابعت اول سب کے متابعت خدا کی حکم ہی اور لیے سب اپنی طرف سی کہ سب کا حکم خدا کے نہیں بولاوین ہی جو حکم ہوتا ہے بات لوگوں کو سمجھاوین تھے اب جو کوئی آدمی ایمان یا حق آدمی کی بات کی یا اوکے حال کے کری تو وہ کافر ہوا سب کلمہ اور جو کوئی کہے کہ پیغمبر خدا کہا نا کہا کر گناہ اتہہ سی پوچھا کرانہ گلیان اپنی سونہ سے چاٹ لیا کرتے ہی اور دوسرا کہے کہ ہر طرح

گناہوں کی باتیں برابان نہیں تو بہم دوسرا کا فرما کیونکہ پیغمبر خدا کی جہالت کی امانت کرے مسئلہ اور  
 جو کوئی کہے کہ حضرت آدم نے ریزہ تاپ بن کر پہنا تھا یا ہل یا ہاتھ اور جو کوئی اوکلی جواب میں امانت ہی  
 کہے کہ تو جس ہم جولاہی بچہ بہرے باکان بچہ شہید سے اگر گسبہ کی ہل یا ہنسی کو حقیقت  
 سمجھ کر کہا تو کا فرما کیونکہ پیغمبر کے فعل کو حقیقت سمجھا مسئلہ اور جو کوئی ہنسی کی وہ خطہ حضرت موسیٰ علیہ  
 السلام کے طرح عصا ہاتھ میں لیکر یا حضرت آدم کا یا حضرت محمد رسول اللہ کا گناہ گہری یا بعضی علماء  
 مدرسہ یا دھڑکا ہوا فنی طریقہ حضرت محمد رسول اللہ کے فعل کو علم پڑا ہے میں یا نصیحت کر دین اور گنا  
 سا گناہی ہری تو کا فرما کیونکہ قول اور خصل پیغمبر سرخری کی مسئلہ اور جو کوئی کہے کہ داؤد علیہ السلام  
 تو ہاری ہری میں کہ بہشت میں سی منع چیز کیا کر یا ہری علی تو کا فرما کیونکہ پیغمبر ہری کا فرما  
 مسئلہ اور جو کوئی بایں کی باتوں کر نیا الوی طعن کر کر کہے کہ کیا ہری بات ہی کہ تب میں اپنی میں  
 بہانہ اور پیروی کو یا یعنی میں تو کا فرما کیونکہ پیغمبر کے قول اور کام کی امانت کی مسئلہ اور جو کوئی  
 کہے کہ کر اور گناہیوں کا کام ہے اور ہم اشراف نہیں کرتے تو کا فرما کیونکہ پیغمبر کے کہی کی اور کام  
 کے امانت کی مسئلہ اور جو کوئی کہے کہ کر اور گناہ اور دوسرا کہی کہ میان کیا کہیں کوئی لوگ براورسی کے  
 نہیں مانتی تو نہیں کا فرما اور جو یوں کہی کہ ہماری رسم اس میں کی بات کی نہیں تو یہی دوسرے  
 مسئلہ اور جو کوئی کہے کہ کیا ہری بات ہی کہ وہ میں کنراوین اور ڈاؤسی بڑا وین بیچے اجبی ہری  
 لگتے تو کا فرما مسئلہ اور حقیقت پیغمبر میں گناہ کر کرنے سے معصوم میں اور سب بھی میں اور اللہ تعالیٰ  
 فرمائی آیت **كَانَ قَوْلُهُمْ لَا تَنْتَهِیْهُمْ عَنْ مَعْرَظِهِمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ** کہ ہم درمیان کسی ایک کی پیغمبر  
 اوس اللہ تعالیٰ کی سی اوس میں ان کی یہ اللہ تعالیٰ فرمائی آیت **ثَلَاثَ الْوَسْلِ فَكُنَّا**  
**بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ** ترجمہ یعنی پیغمبر کہ بڑائی دی یعنی بعضوں کو اور بعض کے پیغمبر اور سب  
 اور معصومی میں کہ نہ میں نہیں اور اللہ کی طرف سے کی کو نعمت دینی تھوڑی ملی اور کی کو بہت ملی  
 یہ فرق ہی کیوں بعضی آدمیوں کو شہ پیغمبروں کی باتوں میں پڑا ہی کہ پیغمبر کی قدم و گئی کی  
 جگہ یا ذکر حفاظت کر لے میں یہ اچھا نہیں ہی کیونکہ حق تعالیٰ نے میں سب پیغمبروں کو جانا فرما  
 فرمایا ہے اور آداب اور عظیم ان کی ہمہ لازم ہی اگر کہ سب معلوم ہو تو ہر ایک گمان کرنا ہے اور جو کوئی  
 جو وہ باندہ کر کہے تو او کا کیا حال ہی یعنی بائیں بیان کی جاتی میں اول تو حضرت آدم پر شہید ہو کر  
 کہ کہی میں اللہ تعالیٰ فرمائی آیت **عَصَىٰ آدَمُ ذُرِّيَّتَهُ فَقَوَّیْ** ترجمہ یعنی بیفرانی کی حضرت آدم فی رب  
 اپنی کی پہرانی حکم سی سنہ پیغمبر لیا تو اس بیفرانی کو گناہ نہ سمجھا جا ہی کیونکہ گناہ وہ ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ

فرمائی آیت  
 عَصَىٰ آدَمُ ذُرِّيَّتَهُ

کے سبزی بانی جان بوجہ کر دلی قصدی کرے اور یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہی پہولگی نبی اور  
دلی قصدی نہیں کیا وہ آیت ہی آیت وَلَقَدْ عَفَاكَ اَللّٰهُ اَدْفَمِنْ قَبْلُ فَنَسِيْتُ وَاَمْ تَحْجُذُ لَكَ  
عَزْمًا تَرْجِمَعْنِي اور مفرعہ کہ کیا غصہ طرف آدم کے اور وہ پہول گیا اور نہ پاناہنی واصل اسکی قصدا  
سوال وہ کیا قول تھا جواب یہ قول کیا تھا کہ نبی کہا تھا کہ شیطان میرا اور میری جو نبی کا دوز  
ہے ایسا ہو کہ نہیں بہشت سی نکال دی وہاں یہ ہی آیت فَقُلْنَا يَا اٰدَمُ اَنْ هَذَا اَعَدُّوْا لَكَ  
وَدُوْعًا فَلَمْ يَجْزِ لَكَ اَنْ تَقْنَطَ تَرْجِمَعْنِي پہر کیا ہنی اسی آدم مفرعہ شیطان دشمن میرا اور میری جو  
ہی خبر دار ابابو کہ تم دونو کو نکال دی بہشت سی پہر تو بخت ہو جا بگا بچہ جب حضرت آدم علیہ السلام  
بہشت میں داخل ہوئی تب ابکر فرشتہ شیطان بہشت کی دروازہ پر ساتون اسکا گناہ لگ گیا وہاں ربان بہ  
کامور تھا اور سور کو کہا کہ میں بہشت میں آیا چاہتا ہوں کہ بطرح تو مجھے اندر کرے اس سحر نانی  
سانپ سفید رنگ چار باہر بہشت میں قبول صورت جانور تھا ایک روازہ کا یہ ربان تھا اسی ہی  
شیطان نے وہی کہا سانپ فی اسکی بات مانی جب سانپ اپنی ہونہ میں شیطان کو بٹھا کر لگ گیا جبکہ  
بہشت میں آدمی حوکی آگے گیا سانپ کی سنہ میں شیطان لگے لگات آدمی حوکی کہا کہ اسی سانپ  
تو کیوں روتا ہے جب سانپ کے منہ میں شیطان بولا کہ نہیں بہشت سی نکالیں گے پہر آدمی حوکی کہا  
کیوں نکالیں گی جب شیطان فی کہا کہ یہ درخت گھوٹ کا جو کھڑا ہے کہ نہیں اسکی کہانی سی منع کرے  
ہے اسکا خواص یہ ہے کہ جو کوئی اسی کہا گو وہ بہشت سی کہی نہ نکلی اور تم اسی کہانی نہیں تو معلوم ہو  
کہ نہیں بہشت سی نکالنا نہیں ار کہا ہے اگر تم کر کہ لے تو تو ہی کہی بہشت سی نہ نکلی جب آدمی حوکی  
وہ دانہ گھوٹ کا کہا لیا بچر کہانی ہی نور جانار ناو کر بٹھیدن پری جہر پری واد آدمی حوکی کہیں تو  
یہ عالم ہو رہی توفصہ درازی آخر یہ ہوا کہ شیطان سانپ کی ہونہ میں سی اللہ تعالیٰ کی قسم کہانی  
کہ اس درخت کا میوہ کہانیوالا بہشت سی نہیں نکلتا جب حضرت آدم علیہ السلام اسکی کمر میں آئے تو  
یہہ سمجھا کہ اب اکون ہو گا کہ اندر سے مالک تہار او جیار کے جہوئی قسم کہا و گیا تو معلوم ہوا کہ یہہ سچ کہنا  
ہے جب حضرت آدم کے دل میں یہ بات آئی کہ اس درخت کے نزدیک ڈھونڈی کو بھی منع  
کیا ہی اسکا پہل کیونکر کہاؤں کہ اللہ تعالیٰ نے مہین کہا ہے آیت لَا تَقْرَبُوا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونُوا  
یعنی نزدیک نہ ہو کو اس درخت کے جب آدمی دلسین یون دوساں شیطان فی ہوا کہ جو نے درخت کی  
طرف حضرت جبریل علیہ السلام اشارت کرتے تھے یہی وہ سے ہڈی کے گھوٹ تھا مادہ  
سارے بہشت کی گھوٹ کو منع نہیں کیا ہے اور نفس کو جہاں بہشت میں رہنی کے کامل تھا



یہ اسکی ضرب میں آگئی اور درخت کا گھیرن کہا لیا تو یہ کیوں کہ مجھ کو کہنی شیطانی سے کدبان  
کے منہ میں بولا کہا لیا اور اوسیکل کہے موافق اجبتا کر لیا کہ یہ اور پڑ گیا گھیرن ہی اور جس سی منع  
کیا تھا وہ اور پڑ نہا اور انتظار حضرت جبریل علیہ السلام کی آنکا اور پوچھنی کا بچا دوسی خاصون کو  
اتنی غفلت ہی بہت ہو گئی کیونکہ پہلے تمکید شیطان سی بچنی کی بہت ہوئی تھی اور اس بیان  
کو نیسے اسکر بطرف بند و کوڑے بڑی خواندین اور حکمتیں میں اول تاکید ہے کہ دشمن سی غالب  
نہ ہے بہاویں کسی ہی بنڈر مکان میں ہوا اور دو سر سمجھ کہی کہ سوال کا جواب سمجھ کر دیو بی کہ ار  
بول کا انجام بدلا ہے یا برا ہے کیونکہ دشمن سی جو دشمنی میں کچھ نہیں ہو سکتا نو دوست بن کر آیا  
تو ویسی کی دوستی پر اعتبار کرے اور میرے کسی ہی کوئی دوست ہو حکم خدا کی من صل دلانی  
لئے تو اسی ناب شیطان کا سمجھی اوٹھا کہ جیسا ساب کی منہ میں شیطان بولا تھا ویسا ہی او میں  
بوتا ہے اوٹھا کہا نالے اور چوتھی بندہ کہیں کل جاگا اپنی بول کی بچ کرے شیطان کی طرح  
بلکہ یہ فکر کرے کہ کیطرح بخشا جاؤں تو چاہیے کہ حضرت آدم کیطرح دل میں شرمندہ ہو اور پر  
نفسیہ کا اثر کرے کہ یہ بات مینی بُری کی اور نادانی کی اور اللہ تعالیٰ سی بخش چاہی جیسے  
حضرت آدم نے چاہی اور رحمت خدا کی سی نا امید نہو بھی حضرت آدم میں سو برس تک رہے اور  
اللہ تعا نے ہی یہ حضرت آدم کا قصہ حضرت آدم کی آمانت کیواسطہ نہیں کہا بلکہ قبولیت اور  
مہربانگی سبب انکی آداب کی کہ اونہیں فی توبہ کی اور دلکی زاری کی اور جوانگی اوپر ہوئی تھی  
بیان کیا تو اب چاہی جو کوئی بیان کری لو ایطرح کر سی کہ موجب عزت اور رُزائیکا ہو اور ایسی طرح  
نکرے کہ حسین خمارت ہو اور پیچھے خمارت کفر ہے کیونکہ اونسی کچھ چونکہ برجاتی ہی تو اللہ تعا اونہیں  
خبردار کر دیتا ہے تو وہ چی می مجھ جاسے میں توبہ اور زاری کرنے لگتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اوکو اور زیادہ قرا  
کر دیتا ہے ہو اعلیٰ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی آیت اُولَئِكَ الَّذِیْنَ هَدَى اللّٰهُ فَاَتَمَّ وَجْهَهُمْ لِمَوَجِبِ  
یعنی وہی پیغمبر سے لوگ ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہایت دی ہی یعنی راہ دکھایا ہی چہرہ آہو  
جنہیں میں اوسی سادہ کم تر ہوا وکی مقابلہ پر قصہ شیطانی نصیب کا جو بیان کیا ہے وہ شاید ہی کہ اوسی اہم  
تعالیٰ نے خبردار کیا کہ تو نے سجدہ نہ کیا کہی سے کیا بھی کسنے کہا تھا جب ہی اونسی توبہ کی اور دل میں  
شرمندہ نہ ہوا تو رائدہ درگاہ ہو گیا اور بعضی کہتی ہیں حضرت یوسف علیہ السلام ملی بی زلیخا کی محلو میں اپنے  
کہو کہ حیرت جوام کر نکو عورت کی مر کے جلہ پیشی کی ہی و مان جا بیٹی تھی تو یہ بات ہی چھوٹی ہی تا  
سنہ کی حضرت عبداللہ بن عباسؓ کرتے ہیں اول توبہ کہ اونہوں نے نہیں کہا کہ مینی پیغمبر خدا سی سننا

تو شاید کسی یہودی نصاریٰ سے سنا ہو تو یہودی اور نصاریٰ کی بات کا اعتبار نہیں ہی کیونکہ یہ  
 تعالیٰ سفیدی ہی کہ یہ اہل کتاب جان بوجھ کر ہی اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کہہ رہی ہیں آیت **وَيَقُولُونَ**  
**عَلَى اللَّهِ الْكَذِبُ** ترجمہ یعنی وہی کہتی ہیں اللہ پر جھوٹ اور حالانکہ وہی جانشینی میں اور یہ اللہ تعالیٰ  
 نے فرمایا ہے آیت **وَلَقَدْ هَمَمْتُ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا اَنْتَ زَا سُرَّهَا رَبِّي** ترجمہ یعنی او  
 تحقیق قصہ کیا زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام سے لجانیکا اور قصہ کیا ہی تھا حضرت یوسف فی  
 لجانیکا اگر نہ دیکھتے ہر سچا پردہ کار اپنی کی تو معلوم ہوا کہ جو اللہ کے رہنمائی مذہب میں تو حضرت یوسف علیہ السلام  
 ہی قصہ کرنے اور جو یون سمجھو گے کہ حضرت یوسف ہی مرد اور عورت کی طرح بیٹھ گئی تو ڈراماں کا ہے  
 کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں منع فرمایا ہے ایک نواہت بھی ہی **لَوْلَا اَنْتَ زَا يَدْهَانُ رَبِّي** اور دوسرا  
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے آیت **يَا لَيْتَ لَوْ كُنْتُ عَلَيَّ الشَّوْكَ** ترجمہ یعنی اس طرح سی ہے پہنچاؤں  
 سے برا اور سچا جیکہ اللہ تعالیٰ کو کہ میں اچھا اس سے دور کرے تو انہوں نے یوسف سے ٹھیک تک نوبت کیونکر  
 ہوا اور جو کوئی کہے کہ ہولی تو خلاف قرآن کی کہا اور دوسرے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی آیت **ذَلَّلْتُ لِيَعْلَمَ**  
**اَنْ اُخَذَهُ بِالْعَيْنِ** ترجمہ یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کا بیان فرمایا کہ انہوں  
 نے عزیز مصر کے سے عورتوں بھوکے کا احوال اس واسطے تحقیق کر دیا تھا کہ وہ عزیز جان لے گئی  
 حیانت اس کی چھب کر نہیں کی تو حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ فی صدق یعنی سچا فرمایا ہی  
 اور حضرت یوسف کہتی ہیں کہ میں حیانت نہیں کی اور جو کوئی یون کہی کہ وہ پر عورت کی ہوس کے جذبہ  
 جا بٹھی تھے تو امانت دار کہاں رہی کہ حیانت ہو گئی تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ سچا ہی اور حضرت یوسف  
 سے یہ فیصل نہیں ہوا اور حسنی کہا جھوٹ کہا سوال اور بعض کہتی ہیں کہ وہ قصہ حضرت زلیخا سے جس  
 یوسف کو نبوت ہونے سے پہلی ہوا تھا جواب حضرت یوسف صدیق الدین اور نکا کہنا سچا ہی اور ان  
 نے کہا ہی کہ میں جب پیغمبر نہیں ہوا تھا تب ہی مبنی حیانت نہیں کی تھی اور بعض شخص حضرت داؤد پر  
 اور بیتان بولتی ہیں کہ حضرت داؤد ایک نیک چھوڑ کی مانند روزانہ بند کر کر سب طرف سے دلوں کو  
 حق کی طرف کر کر عبادت اللہ تعالیٰ کی کرتے تھے ایک طرف داسنی کی نوریت دہری ہی اور بائیں  
 طرف زبور کہی تھی کہ سلطان اپنی سردار کہی کر کہ کہہ کہ حضرت داؤد کی عبادت میں خلل تو نہیں  
 چین ہو جب سبہوں نے کہا کہ تو ہمارا امام ہوا اور ہم تیرے ساتھی ہیں جب ہر شاہ سلطان  
 صورت ایک بڑے خوبصورت جالوز نہایت رنگین کے پڑ کر حضرت داؤد کے آگے آٹھیا  
 جب حضرت داؤد نے اس پر ہندو اہانت وہاں کے سرک بیٹھا جب حضرت داؤد نے سکھ کر ہو گیا

تہوڑی سی دورا تہہ ڈالائے وہ جانور آگے سے اڑ کر جا بیٹھا جب اپنی آگے سی جا کر اوس پر ہاتھ ڈالا  
تنبہ جانور اڑ کر حجر کی صحن میں جا بیٹھا جب آپ صحن میں اڑ کر بیٹھنے لگے تب وہ جانور اڑ کر مندر پر جا  
بیٹھا جب آپ کو یہی پر گئے تو کہا دیکھتے ہیں کہ ایک عورت اپنی کوئی پرنگی بنانی ہے حضرت اود  
کو دیکھ کر اس عورت کی اپنی بالوں کا پردہ کر لیا حضرت اود دیکھتی ہی اوس پر بار ہو گئی جب آپ نے تختہ کیا  
کہ کون ہے تو معلوم ہوا کہ تینا اور باکی عورت ہے کہ جو حضرت اود کا منہ بولا میا ہے جب آپ اس سے  
کناح جا بیٹھا اوسنی نما جب آپ اس کی خاوند کو لڑائیں ہیج دیا کہ کس طرح ار اجاؤ اود کی عورت  
ہم کناح میں کر لیں جبکہ وہ لڑائیں مارا گیا تب اس کی عورت اپنی کناح میں کر لے جب اللہ تعالیٰ نے  
وہ فرشتہ دوا دیو کی صورت کر کر جگہ لے ہوئی یہی جی دی ایک کہا کہ میں سے ایک پیٹری اور دوسرے  
کے ننانوین پیٹریں اب یہ مجھی کہتا ہے اپنی یہ ایک پیٹری بھی دیکھو تو میری سو پوری ہو جائی  
جب حضرت اود نے فرمایا کہ اسی تجھ پر ظلم کیا کہ اتنی پیٹری ہوتے تجھ سے یہ ایک بیٹرا لگتا ہی اور تیری کن  
اسی ہونے میں کہ دوسرے پر ہٹاؤں کرنے میں مگر جب کا ایمان خدا پر ہوا ورنیک عمل کرے سو تو ہو  
ہمیں اور حضرت اود دیکھتے ہی سمجھے کہ یہ بات ہمارے برائی جب وی توبہ اور استغفار پڑھنے لگی اور سجدہ  
کرنے لگے اور دل سے زاری کرنے لگے اور اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کی اور فرمایا کہ اس عورت کے  
خضم کی قبر پر کھڑے ہو کر یہی بخشاؤ جب اس کی قبر پر حضرت اود نے جا کر کہا کہ اسی اور یا تو میر  
نقصیر معاف کر جب اور یا نے قبر سے آواز دی کہ نقصیر مجھے معاف کی تب اللہ نے فرمایا کہ تم نے  
نقصیر کا ہی تو نام لی دیا ہوتا کہ فلا نقصیر معاف کر جب حضرت اود نے ویسی ہی پر جا کر کہا کہ تیری  
نیری فلا فی نقصیر کے ہے تو معاف کر دی جب اس اور یا نے سنا تب کہا کہ میں یہ تو نقصیر  
تہا رتی نہیں معاف کرونگا جب حضرت اود نے عرض کی کہ یا اہی یہ تو مجھے بخشتا نہیں جب  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اود و تم کچھ غم کھاؤ کہ قیامت کو میں نہیں بخشتا وں گا ہو چکا تو یہ بات  
جو قصہ گویوں نے اور رائی ہے محض بہتان ہے کیوں کہ حضرت مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہ فرماتے  
ہیں قول مَنْ قَالَ فِي قِصَّةِ دَاوُدَ مِثْلَ مَا قَالَهُ الْقَصَّاصُ حَدَّثَهُ حَدَّثَ يَنْبَغِي تَرْجُمَةُ مَعْنَى  
یہ ہیں کہ جو کوئی کہے گا یہ قصہ داؤد کے جیسے کہا ہے بعضی قصہ گو بولیں اے کو میں خدا کا  
دوہرے حکم کیوں کہ اپنے برابر والے پر جو تہمت بولتا ہے اسے ایک حد ہے اور پھر میر  
سے اونچی ہیں آپ سے اونچے پر تہمت اڑھانی سے دوسری حداری چاہیے سوال صحیح  
بیان کرو کیوں کہ ہے جواب اس عورت تبا کو اور یا نے پہلے حضرت داؤد سے چاہا تھا

کہ مجھے نکاح کرے اوس عورت فی اقرار کر لیا تھا کہ تجھ سے نکاح کرونگی ایسے اوسکا نکاح ہوا  
 تھا کہ حضرت داؤد کی نگاہ اوس پر پڑی اور حضرت داؤد نے پیغام دیا کہ تو مین قبول کر پھر سب کچھ  
 اوس عورت کے فی غنیمت سمجھا اور حضرت داؤد کو قبول کیا اور حضرت داؤد راضی ہوئے اور تیا کی  
 وارثوں نے خبر نہ کر لی کہ اور یا کا پہلی سے عہد ہو رہا ہے تو سب ج حضرت داؤد محراب میں بیٹھی عبادت  
 کرتے تھے کہ دو فرشتے اوس پر سے اونکی آگے اکھڑی ہوئی جب حضرت داؤد ڈری تب فرشتوں  
 نے کہا کہ ایک سلمہ ہم تمسی پوچھیں مین جب حضرت داؤد نے فرمایا کہ پوچھو تب اوہوں نے پوچھا  
 کہ ایک کی ننانوین بھیڑ مین اور دوسری کی ایک ہے وہ ننانوین والا اوس ایک بھیڑ والے سے  
 ایک ہے مانگتا ہی اب کیا حکم ہے جب اپنے فرمایا کہ اتنی بھیڑ مین ہوتی ایک بھیڑ والے مانگی  
 ہے تو تجھ پر ظلم کرے ہی کہتی ہے اس بات کی حضرت داؤد سمجھ گئے کہ میرے ننانوین بی بیان  
 مین یہ جو مینی سوال تیا کا کیا ہے کہی یہ قصہ نہ ہو لیکن یہ عورت تو بنا خصم کی ہے حضرت  
 داؤد نے خبر دار ہو کر تحقیقات کر لی تو معلوم ہوا کہ اور یا سے اوسکا قول ہوا تھا کہ تجھ سے نکاح  
 کرونگے تو معلوم ہوا کہ تیا سے نکاح نہیں ہوا تھا تو حضرت داؤد پر یہ بدو لغزش ہو مین ایک تو  
 بذیہ نکاح کے نگاہ کیوں کرے اور دوسری یہ کیوں تحقیقات نہ کر لی کہ نکاح مین تو کیسے  
 نہیں ولیکن کسے سی قول شکر کہا ہے یا نہیں اسیمو سلی اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے  
 کہ اون فرشتوں نے کہا کہ مجھ سے ایک بھیڑ مانگتا ہے اور حضرت داؤد نے کہا کہ ظلم کرتا ہے  
 ننانوین بھیڑ ہوتی تجھ ایک والے سے ایک ہی مانگتا ہے اور نہیں تو یوں کہتا کہ میرے ایک  
 سے بی بی تھے ہو چکا اب معلوم ہوا کہ یہ جو کہتے مین کہ اور یا کو مرنیکے جگہ پہنچ دیا تھا  
 کہ یہ مرجائی تو تیا مین بیاہ لون یہ جو ٹھہرے کیونکہ اول تو اور یا سے تیا بیاہے نہیں  
 تھے کہ اوس مروادین اور دوسرے یہ شان پیغمبروں کی نہیں ہے کہ واسطی اپنے نفس کی  
 کیلکا برا کرین اور حبنی کہا اوسنی جہو ٹھہر کہا کیونکہ اللہ تعالیٰ پیغمبروں کو ظلم اور فساد  
 کے دور کر نیو خلق پر ہیجا ہے اور خلق کو حکم کیا ہے کہ اونکی کچھ اور چال پر اپنے چال ملاؤ  
 اس طرح کی مانتین تو کوئی پر ہر گار مومن ہے بلکہ اور خدا خواستہ اوس کی بن آتی ہے  
 پیغمبر وہ لوگ مین کہ جنہو انکی نیکی فرشتوں پر شرف رکھتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسے  
 اپنے بند کیونہیں کہا کہ فرشتے کے متابعت کرو اور یہ کہا ہے کہ پیغمبروں کی متابعت کرو اگر کو  
 ایسے ہوتی جیسی یہ بات لولی تو کہہ رہے ہوتی اور بعضی نادان پیغمبر حضرت محمد رسول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی بعضی باتیں یہود کہتی ہیں اور میں ایک ایسے ہی کہ پیغمبر خدا کی  
 آنکھیں عورت پر پڑتی تھیں وہ عورت پیغمبر خدا پر طالع ہو جاتی اور اس کی خاوند پر حرام ہو جاتی  
 اور شاہد اس عقیدہ کا حضرت زینب کا نکاح پکڑتی ہیں اور کہتے ہیں کہ زید حضرت کا منہ بولا بیٹا  
 تھا اور حضرت زید کی نکاح میں بی بی زینب تھیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لگاؤ تلی پکڑ  
 آگئی تھیں جب زید پر حرام ہو گئی حضرت زید فی طلاق دی اور پیغمبر خدا بغیر نکاح اور اس کی پاس گئی  
 اسے نکاح اس طرح کی باتیں پیغمبروں کو کہنا سواسی نادانی کی کیا کہی اور وہ قصیدوں تھا کہ بی بی زینب  
 پیغمبر خدا کی بیوی عاتکہ کی رائد بی بی تھی کہ ایک روز پیغمبر خدا فی سیکو بی بی زینب پاس بھیجا کہ تم نکاح  
 کر جب بی بی زینب نے کہا بی بی کہ مجھے اپنے واسطی فرمانے ہیں جب حضرت نے فرمایا کہ زید کے  
 واسطی کہتا ہوں زید غلام بی بی خدیجہ کا تھا کہ وہ پیغمبر خدا فی آزاد کر اپنا منہ بولا بیٹا کر لیا تھا جب  
 بی بی زینب نے کہا کہ میں کس ناناک کی دیوتی ہوں اور کس ناموں کی بہانہ ہوں کہ میں غلام کو  
 قبول کروں جب حضرت نے فرمایا کہ اوں ناما اور ناموں کا درجہ ہی جانتی ہی کہ بہ سبب کفر  
 کیا ہوا اور اس غلام کا درجہ بہ سبب ایمان کی کیا ہی جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی آیت  
 وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مَوَدَّةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ  
 أَمْرِهِمْ فَجَعَلَهُ اللَّهُ لَا يَنْفِي عَنْ كَيْسٍ مومن مرد اور ایمان والی عورت کو کہ جب اور  
 حکم اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کسی کام کا اور اسے اختیار ہی رہی اپنے کام کا  
 مومن عبد اللہ بنی حش کا زینب کا بھائی کہ وہ نہیں مانے تھا کہ غلام کو اپنی بہن دون  
 اور ایمان والی بی بی زینب ہے جب یہ حکم شناست دون بہن بھائی مان  
 گئے اور رضامندی سے نکاح پڑنا ویا گیا و لیکن اوں دونو میان بی بی میں موافقت  
 نہ آئی ہمیشہ گھر میں جھگڑا رہتا کہ زید متابعت بی بی کی طرح کی چاہتا اور بی بی زینب  
 کی وہ خاطر میں نہیں آتا لاجار ہو کر ایک روز زید فی پیغمبر خدا کی خدمت میں عرض کرے کہ یا  
 رسول اللہ بی بی زینب بڑی گھر کی بی بی ہے اس کی باتیں مجھ سے ہی نہیں ملتی  
 میں میری اور کی بنتی نہیں ہے میں اسی طلاق دیتا ہوں جب پیغمبر خدا نے  
 زید کو کہا کہ اپنی بی بی کو سہناں اور ناحق بے موجب شرعی طلاق مت دے  
 اور اس میں ایک روز پیغمبر خدا پر دافت ہوا کہ زینب تیری بی بی ہو دیگی  
 جب پیغمبر خدا اپنے دلیں بہت پائے گئے کہ یہ کیا ہوا کہ سارے سے ملک مسین

بدنام ہو جاؤں گا کہ محمد رسول اللہ نے اپنی بیٹی کی ہوکری حالانکہ اوس ملک میں بیٹی کی بہرہ کمالینا  
 برا عیب ہوتا ہے دل میں اس بات سے بہت شرماتی اور زیدنی تعاضا شروع کیا کہ میں طلاق دلوں  
 ہوں اور پیغمبر خدا سے منع فرماؤں یہی اس میں یہ آیت اور یہ آیت اِذْ تَقُولُ لِلَّذِي اَنْتُمْ عَلَيهِ  
 عَلَيْهِ وَالْعَمْتُ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَالَّذِي اَللَّهُ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اَللَّهُ  
 مُبْدِي سِرِّكَ وَتُخْفِي النَّاسُ ۚ وَاللَّهُ اَحَقُّ اَنْ تُخْفِيَ سِرَّهُ  
 سرجمہ معنی یہ ہیں جبکہ کہتا ہے تو اوس شخص کو کہ انعام کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اور ہر اوسکی اور انعام کیا ہے  
 اور ہر اوس کی کہ گاہ کہہ تو اپنی پر قید اپنی کو اور ڈر اللہ تعالیٰ سے اور جہاں ہے تو بیچ میں اپنی کی وہ ہے  
 کہ اللہ تعالیٰ ظاہر کرے والا اوس کا ہے اور ڈرنا ہے تو اوس میں سے کہ بھی کہیں گے کہ بیٹی کی ہوکری اور اس کا  
 بہت لائق ہی اس کی کہ جس سے ڈرے اسی میں ایک روز زیدنی چانچ آکر تھا کہ یا رسول اللہ  
 اپنے نبی کو طلاق دے اور جبکہ عدت گزر چکی ہے یہ آیت نازل ہوئی اِیْتِ فَاَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ  
 وَكَذَلِكَ تَرْجِعُهُمْ اِلَیْكَ اَدَاكُمَا زَیْدُنِی اَوْسُ بِنِی زَیْبٍ سَے حاجت کی تھیں یعنی طلاق  
 دیکر عدت گزر گئی بی بی کی کہ وہی ہم نے تیری وہ زنب جب پیغمبر خدا نے زید کو بلایا اور کہا کہ تو زنب  
 کو جا کر کہہ ہمیں تو قبول کر جب زیدنی بی بی زنب کو پیغام حضرت کا دیا جب بی بی زنب نے  
 کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے استخارہ کر لوں کہ جو میں لائق پیغمبر خدا کی ہوں تو حکم ہو جائے  
 اور پیغمبر خدا کو حکم ہو گیا تھا تو پیغمبر خدا اپنی گھر سے بی بی زنب کے گھر کو چلی آئی جون ہی  
 وہ بی بی دعا جاتے ہی کہ پیغمبر خدا ان کی گھر میں داخل ہوئے اور اذن شمانگاہی بی  
 زنب نے کپڑے استین کے سے پردہ کر کر پوچھا کہ یا رسول اللہ بغیر شاہدوں کی اور  
 بغیر خطبہ نکاح کی آئے جب پیغمبر خدا نے فرمایا یا حبیب اللہ المکی وحید رب  
 الشاہد ترجمہ یعنی اللہ تعالیٰ نے میرا چہرہ سے نکاح باندھا اور حیرت لگواہ  
 ہی بی بی زنب خوش ہوئیں اس واسطے سب بیویوں پر بی بی زنب اپنی بڑائی  
 کرتی اور کہتی کہ ہمیں تو پیغمبر خدا کو تمہارے مابا پون نے دیا ہے اور تم کو اللہ تعالیٰ  
 نے پیغمبر کو آسمان کی آواز سے دیا ہے اوس وقت کافروں اور بے دینوں نے  
 طعنوں سے زبان پیغمبر خدا پر دراز کر دی اور برا کہا شروع کیا جب پیغمبر خدا شرمائی گئی  
 اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی اِیْتِ فَاَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَكَذَلِكَ تَرْجِعُهُمْ اِلَیْكَ اَدَاكُمَا زَیْدُنِی اَوْسُ بِنِی زَیْبٍ  
 ترجمہ یعنی ہمیں ہے اور پیغمبر کے گناہ بچ اوس کام کے کہ فرض کیا ہے



اللہ تعالیٰ فی دوسلی اور کیا فرمایا اللہ تعالیٰ نے اہیت ما کان محمدًا ابداً  
 مِنْ رَجَالِكُمْ وَلَکِنْ مَحْسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ ۝  
 ترجمہ یعنی نہیں ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم باپ ایک کیا مردن تمہاری سے یعنی پیغمبر کے مرد  
 کا باپ نہیں ہے قوم کی ہو کہ وہ کہو جو جیسی اگلی وقت میں منافق پیغمبر کو جڑا کہتی تھے ابلی کہتے  
 کے بعضی نادان اسے طرح سے شان اپنے پیغمبر کی میں یہودہ بکتی ہیں کہ پیغمبر خدا عنبت کی نگاہ  
 جس عورت پر کرتی ہوتی وہ اسکی خاوند پر حرام ہو جاتی تھی بلکہ بعضی یہودین اس سے ایک  
 مسلمانہی روسیای کا نکالتی ہیں کہ جس عورت پر مرشد کی عنبت کی نگاہ پڑی وہ  
 عورت اس کے خاوند پر حرام ہو جاتی ہے اور سند وہ پڑتی ہیں اب مسلمانو سمجھو یہاں نکا مسلمان  
 جہوٹا ہی دی مرشد کا بیکو ہو ملکی کہ جو کہ مرید کی ننگ ناموس پر نظر بد کر نیکی اور خدا کی رسول ہے  
 پاک ہیں ایسی نظر بدی اور نکی شانیں یہ حدیث ہی حدیث ما کان لنبیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ  
 لَهُ حَائِثَةٌ اَوْ اَعْبَیْنِ ۝ ترجمہ یعنی نہیں ہے شان دوسلی کے پیغمبر کے یہ کہ  
 ہو دی دوسلی اس کے چوری آملکہ کی اور تا کیونکر اس نظر پاک سی چوری ہے کہ جنہیں اللہ  
 تعالیٰ اس طرح تاکید کر فرمادی کہ اپنے امت کو بھی کہو کہ بُری نگاہ سے آنکھو نکلو پیچرین قال  
 اللہ تعالیٰ اَیَّتْ قُلُومُ مِّنْ یَّخْضُوْنَ اَمْرًا یَّجْعَلُہُمْ مِّنْہُمْ مِّنْہُمْ مِّنْہُمْ مِّنْہُمْ مِّنْہُمْ مِّنْہُمْ مِّنْہُمْ مِّنْہُمْ  
 مالو ملکی کہ ملکین پیچرین وہ بعضی نگاہوں اپنی سے کہ جس گہر کے غلاموں پر حکم نگاہ کر  
 پاکی کا ہے ویسی امت کی ہمارا شاہ کہ سلطان الانبیاء ہوں دنان اون الحج بہری آنکھو نہیں لکھنا  
 خیانتین سما دین مگر شامت اپنی بدعتقاد کی کہ اپنا قیاس پا کون پر جا کیا تو اس عقیدہ سے  
 تو پر کیا چاہی اور دوسرا یہ شبہ ذاتی ہیں کہ ایک روز پیغمبر خدا نماز میں سو رہے وہ انہی پڑھتی تھے  
 کہ جب اس آیت پر پہنچی اَفَرَأَیْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ وَمَنَا لَآلِہٖ الْاُخْرٰی  
 تو اس وقت شیطان فی پیغمبر خدا کی زبان پر یہ ہڈال دِیَا لَکَ الْعَرَبِیُّو الْعِلٰو لَہٗ  
 شَفَاعَتُہُمْ تَکْتُمُہُ ترجمہ یعنی بہت بڑی ہیں اور مقررہ دوسلی سفارش کی آس کری  
 جاتی ہے تو یہ بہت جویوں کہ کہ پیغمبر خدا کی زبان سے شیطان کی ڈال سے نماز میں نکلی تو بڑی  
 قبا حقیق آدین ہیں ایک تو یہ پیغمبر خدا فی فرمایا کہ ہمارا شیطان مسلمان ہو گیا ہی تو یہ بہت  
 کہ سچی ہوا اور دوسرے حضرت عمر فرمادین ہیں کہ میں جو پیغمبر خدا سے سنتا سو کہہ لیتا کہ ایک روز  
 مجھے قریشیوں نے کہا کہ پیغمبر خدا آدمی ہیں انہیں غصہ ہی ہے اور رضا ہی ہے اور غصہ دین آدمی



سے انکھی باتیں ہی نکلتی ہیں تو ہر قسم کی بات نکلی اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ  
 کہہ دی تب حضرت نے کہا حدیث اکتب فوالذی نفس محمدؐ بیدلہ ما حرج  
 الا الحق و اشار الی فیہ ترجمہ یعنی لکھہ تو یا ہر قسم کے مجبیٰ اور سکے کے ذات محمدؐ کے ہاتھ میں  
 اور اسکے ہاتھ میں نکلی گا اور اس سے مگر سچ اور اشارت اپنی مونہہ کی طرف کری لینے اس مونہہ کے  
 اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آیت مَا يَنْطُوقُ عَنِ الْحَوَايِ ترجمہ یعنی نہیں  
 بولتا وہ خواہش نفس سے ان ہوا الا فی کلمتی وہ قرآن مگر وحی کہ جو وحی کیا جاتا ہے مگر یہ  
 بات کہہ ہوئی عبداللہ بن عباسؓ کی ہے اور انہوں نے یون کہا ہو گا کہ پیغمبر خدا افرایہم  
 اللات العری منات الثالث الا حرج جب پڑھیں تہی جس پیر سے آپ پڑھیں تہی  
 ایسی ہے بولنے پیر کے میں بول اپنا ملاک شیطان فی مشرکون کی کانین سنا دیا وَلَئِكَ الْعِزَّةُ  
 الْعُلُوْا اِنْ شَفَاعَتِهِمْ كَثُرَتْ مشرکون فی مشرک شوم چایا اور یکنی لگے کہ یون کہتی ہر  
 اور پیغمبر خدا دین پائی گئے کہ یہ کیا بولتی ہیں تب یہ بات نازل ہوئی آیت وَمَا ارسلنا  
 مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اَلَّا اِذَا نَصَبْنَا لَكَ الشَّيْطٰنَ فَاُصْنِئْ لَہ  
 ترجمہ اور نہ یہ سچا بہنی پہلی ترجمہ سے کوئی رسول اور نہ بنی مگر جو ملاوت کرتا وَاَلَا شَیْطٰنَ نَزْدِیْکَ  
 پڑھنی اور سکے کی پڑھنا اپنا ہیست نبی نہیں کہی ہوا ناری اور غلام چاہو ٹٹی کو ساجی نہیں پیغمبر کا  
 کام پڑھنی کوئی پیغمبر کہی عورت نہیں ہوئی اور غلام نہیں ہوا اور جو ٹٹی نہیں ہوئی کیونکہ پیغمبر وہ  
 چاہی کہ عورتوں اور مردوں کی مجلس میں مذہب رک جائیگی اور کہلی نصیحت کری اور عورتوں کو نوبان اور  
 نکلتا درست نہیں اور مونہہ اپنا نامحرم مردی دیکھنا ضروری اور نامحرم مردی باتیں کرنی گناہ  
 میں اور پیغمبر امت کو دیکھی یا نبوی تو مقصد پیغمبر کا ہے فوت ہوا اور پیغمبر غلام اسو اسطی نہیں ہوئی  
 کہ پیغمبر سے دار خلق کا چاہی صورت میں بھی اور سیرت میں بھی اور غلام ہوتی تو حقیر ہوتی اور حضرت  
 یوسف کو غلام بنایا کیونکہ مسلمان کا فرزند غلام نہیں ہوتا اور وحی تو پیغمبر کے فرزند تہی اور کسی  
 پیغمبر نے جو ٹٹہ نہیں بولا نہ دینی کام میں اور نہ دنیاوی میں کیونکہ جو ٹٹہ بولنا گناہ کبیرہ ہے  
 اور پیغمبر گناہ کبیرہ اور حیثیت سی پاک ہیں اور بعضی کہتی ہیں کہ لیوا دیوی میں پیغمبر نے یہ جو ٹٹہ بولا  
 ہے تو کافر ہوا سوال اور جو کوئی کہی کہ حضرت بلویم علیہ السلام فی یہ تو تین جو ٹٹہ بولی ہیں  
 جواب وہ جو ٹٹہ تہی و لیکن صورت جو ٹٹہ کی سے تہی جیسی ذمعی ہوتی ہیں سوال وہ  
 کیونکہ بولتے تہی جواب ایک تو یہ تہا کہ ایک روز عمرو دعلیہ اللعنة بمعہ لشکر اور شہر کی لوگ اسطیاب

ایک ہوا رکی مناسیکو شہری باہر گئے تھے اور بت خانہ خالی پڑا تھا اور حضرت ابراہیم کا باب مجھے  
 لڑکوں بالوں بائیں صلاب حضرت ابراہیم نے راہین کہا کہ میں بیجا مدینہ راہ لے گیا تھا۔ ابراہیم نے  
 سچ ہی بتائی وہ حضرت ابراہیم کو چھوڑ گئے دوسری حضرت ابراہیم اکبر خانہ میں گئی اور کیا کچھ  
 ہیں کہ تجا نہ میں ہر بہت کی آگ کی بہانت بہانت کا کہا نا کافر کہہ گئے ہیں کہ اگر یہ ترک بانٹ کر  
 کہا وین گی اور حضرت ابراہیم کی کو مار ڈالیں کہ سب مور تون کو توڑا اور بڑی مور تو کچھ توڑ کر وہ  
 کو مار ڈا اوس صورت کی کا ندھے پر دھر کر آپ اپنے گھر چل آئی جب غرود یاہری اپنی دیکھ کر  
 آیا تو بتون کا بڑا حال دیکھا جب تحقیقات شروع کری کہ وہ کون ہی کہ جس لیے کام کیا ایک شخص  
 فی کہا کہ ایسا کام تو ایک جوان ہی ابراہیم اوس فی کیا ہو گا کیونکہ اون کی خوس واقف تھا جب  
 غرود فی اونہیں بلایا اور پوچھا کہ یہ کام تم نے کیا جب ابراہیم فی کہا کہ یہ کام اون کی بڑی فی کیا ہے  
 تب غرود فی کہا کہ یہ تیری نہ دیکھ ہے نہ سنے ہے یہ کیونکر کری جب حضرت ابراہیم فی فرمایا کہ جو یہ  
 نہ دیکھ ہے نہ سنے ہے تو تم کون انکی آگ سرمار فی ہو تب وہ جان گیا کہ مقرر انہوں ہی فی ہوا  
 ہے اور تیسرے ایک روز حضرت ابراہیم اور بی بی سارا جسیلہ اونہوں کا اونٹ پر سوار  
 شام کی طرف جاتے تھے راہین ایک راجہ ظالم تھا کہ قبول صورت عورت کسی مسافر کی پاس ہوتی  
 تو چہین لیتا اور خاوند سناہ ہوتا تو مار ڈالتا اور بھائی ساہتہ ہوتا تو کچھ نہ کہتا جب حضرت ابراہیم اوس  
 مکان میں گئی کہ چان چو کی ہی حضرت کی اونٹ کا چھاڑا لیا تو بی بی نکلی بہت خوب صورت تھی اور  
 فی پوچھا کہ تم انکی کیا کو ہو تب حضرت ابراہیم فی کہا کہ بہائی لگوں ہوں اب سُن یہ جو حضرت ابراہیم  
 فی کہا تھا کہ میں بیمار ہوں تو بیماری بدن کی دیکھ کہ کہتی ہیں تو آپ یوں فرمایا تھا کہ مجھے اون کی بہت پرست  
 اور کفر کرا دیکھ ہے اور دوسرے یہ جو فرمایا تھا کہ میں بہائی اور بی بی بیماری ہیں ہی تو یہ بہی  
 تو معنی ہی کہونکہ کل مؤمنین کو کہ سب مسلمان آپس میں بہائی ہیں تو سب عورتیں میں کی بہن ہیں  
 اور دوسری چاچا کی بیٹی ہی ہیں ہوتی ہی بی بی سارہ حضرت ابراہیم کی چاچا ماران کی بیٹی تھی  
 اور چاچا کی بیٹی کو ہی عرف میں ہیں کہتے ہیں اور تیسرے یہ جو کہا کہ یہ بت چوڑے میں قہری  
 بڑی فی تو البتہ یہ حضرت ابراہیم نے ہی توڑے سہتے تو آپ مقرر بڑے سہتے سب  
 سے کیونکہ پیغمبر تھے اور پیغمبر کا درجہ سب سے بڑا ہوتا ہے اور بعضی باتیں ہماری  
 پیغمبر نے ہی ذمہ فرمائی ہیں حکایت الکی دن ایک بڑی ہی عورت فی پیغمبر خدا اسی  
 پوچھا کہ بار سول اللہ میں بہشت میں جاؤں گی جب حضرت فرمایا کہ بڑی عورت بہشت میں

ہین جاوگی وہ عورت نے پیٹنے لگی کہ میرا کیا حال ہو گا وہ روتی ہوئی بی بی عائشہؓ کی پاس گئی اور وہ بھی اوداس نہیں تھیں کہ پیغمبر خدا آئے اور بی بی عائشہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ میرا کیا کہتی ہے کہ میں پیغمبر خدا سے کہنے لگی کہ کوئی بوڑھی بہت میں نہیں جاوگی جب حضرت نے کہا کہ تجھے ہی جوان کر کرشت میں داخل کر لگی حکایت ایکن ایک شخص نے حضرت کی پاس آکر کہا کہ یا رسول اللہ مجھے جہاد کی طرح ایک اونٹ دلو اور جب آپ نے فرمایا کہ تجھے ایک اونٹ کا بچہ ملا دینگے تب اس شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ میں اونٹ کا بچہ کیا کروں گا جب آپ نے فرمایا کہ سب اونٹ اونٹوں کی بچے ہوتے ہیں کیا تمہاری اونٹ بیاٹے ہیں حکایت ایک روز پیغمبر خداؐ نے سواری کی بری سی جدا ہو کر ایک شخص سے پوچھا کہ رستہ کدھر ہے جب اس شخص نے پوچھا کہ تم کون ہو آپ نے فرمایا کہ میں نبیؐ کی بی بی عائشہؓ کی بی بی ہوں میں نے کہا کہ میں جیسا بیان میان دو اب کی کہتی ہیں یعنی گنگا جمن کی سرچ کی اب یہاں ہی کوئی ایسی شہر میان دو آب کا کہی تو رواہی کیونکہ سب ما باپ کیانی سی ہوئی ہیں جو چکی پھونکی کی شاہدی شریعت میں روا نہیں ہے کہ پیغمبر خداؐ جو ہٹے ہوئے تو اون کی شاہدی کب روا ہوتی ہے

|                                  |    |                                   |
|----------------------------------|----|-----------------------------------|
| قسم سہمی سپہبر ان ہی محمد نام    | ۲۳ | اسب ہون سر تاج میں سب کے جان نام  |
| روز قیامت تک اٹل اون کی شرع ندان | ۲۴ | اون کو سچ معراج ہی جاگت لکھا قرآن |

اور ایمان سب پیغمبروں پر جیسے لانا ضروری ویسی ہی حضرت محمدؐ رسول اللہؐ کی خبریں خاص جاننی ہیں بلکہ تو یہ کہ خاتم النبیین ہیں یعنی پیغمبری اور نہ ختم ہوئی اون کی بھی کوئی پیغمبر ہو کر نہیں آوی بلکہ حضرت عیسیٰؑ تو وہ بھی لوریت مجمل پر عمل نہیں کریں گی عالموں محمدی کی طرح شریعت محمدی پر اپنا عمل کینگی اطلاق کو ہی شریعت محمدی تبلیغ کریں گی اب معلوم ہوا کہ جب حضرت عیسیٰؑ سر کیجے دنیا پر انکر شریعت محمدی کو اختیار کر لگی تو اور کوئی خلاف شریعت محمدی کی عمل رکھی تو کب مقبول ہو اب جو کوئی کہی کہ میں پیغمبر ہوں تو کافر ہوا اور جو کوئی اوس کی پیغمبر کہنی کو سچا جانی سو کافر ہوا اور جو کوئی اون کی کافر ہونے میں شک سمجھے سو کافر ہوا اور نام حضرت کا محمدی اور احمدی ہی یہ دونو قرآن ہی ثابت ہیں ایک تو انا فتحنا میں محمدؐ رسول اللہؐ ہے اور دوسرے سورہ صف میں ائمتہ احمدؓ اور ابو بکرؓ باب کا نام عبد اللہ ہے اور اونہوں کی مان کا نام امینہ ہی اور یوں سمجھی دلیمن اور زبان سے بی یوں ہی کہی کہ وہ پیغمبر اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا سوئی اونہوں نے خلق کو پہنچایا نہ ایک بول بول کر کہا اور نا کسی کی خوشامد سے کہا کہ اور جو چاہتا ہے بتلایا اور جو چاہتا ہے بتلایا کہی بات تو علماؤں نے بھی اور سب قبول کر

عام لوگوں کو نجات دیا اور یوں بھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب آدمیوں اور جنات پر بھیجا ہے اور پیغمبر خدا فرماتی ہیں **حَدَّثَنَا بَعْثُ إِلَى الْأَشْوَكَ وَالْأَحْمَرِ** ترجمہ یعنی میں بھیجا گیا ہوں سیاہیوں اور سرخوں پر یعنی جنات پر اور آدمیوں پر اور ہمارے پیغمبر کے پہلی سواری حضرت سلیمان کی اور کوئی پیغمبر جنات پر مبعوث نہیں ہوا تھا سوال اور یہ جو قرآن میں فرمایا ہے **آيَاتِ اِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسٰى** ترجمہ یعنی جنات نے اپنے برادری میں پیغمبر خدا سے قرآن سن لیا کہ یعنی سنے ایک کتاب کو اور تری ہے پیچھی سے موسیٰ کی تو معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ پہ بھیجے گئے ہوں اگر وہ بھیجی ہوئی نہ ہوتی تو جنات حضرت موسیٰ کی کتاب کو کیا جانتی جواب کہ موسیٰ علیہ السلام تو اپنی ذات میں نہیں بھیجے تھے جنات پر ولیکن توریت جو حضرت موسیٰ پر اور تری تھی بعد حضرت موسیٰ کی انجیل سے پہلی سب بنی اسرائیل کو توریت پر ہی عمل کرنا حکم تھا اور حضرت سلیمان حضرت موسیٰ کی وفات سے پانچ سو سال پہلے ہی خلافت پیغمبر کے پر شہی تھی اور حضرت سلیمان پر وہی حکم توریت کی عمل پر تھا اور حضرت سلیمان کو جنات پر ہی اللہ تعالیٰ نے بھیجا جب جنات کو توریت پہنچی تھی اور بعد حضرت سلیمان کی بیماری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ پر حکم پہنچا کہ سب آدمیوں اور جنات کو قرآن پر عمل کرنا تعلیم کرو سو اس طرح جنات کے لوگوں نے کہا کہ بعد توریت کی یعنی یہ کتاب سنیں کہ آدمی اور جنات سب پر حکم کرتی ہے سوال حضرت سلیمان سے پہلی جنات کو کسی پیغمبر کے کہی پر عمل کرتی تھے جواب حضرت آدم سے پہلی جنات پر فرشتی پیغمبر ہو کر آتی تھے اور کرنا نکرنا سمجھا جاتی تھی وہی حکم چلا آتی تھی اب سمجھ کہ اللہ تعالیٰ نے سب آدمی اور جنات پر حکم کر بھیجا ہے کہ دین اسلام قبول کرو اور اطاعت محمدی کرو جو مانی ہو مسلمان ہے اور جو کوئی کہی کہ ہم طریقت والہ ہیں میں شریعت محمدی سے کیا کام ہی تو وہ کافر ہوا اور جو کوئی کہے کہ فقیروں پر پیغمبر خدا کا ماننا ضرور نہیں تو وہ کافر ہوا یا یوں کہی کہ کسی بیدین کو باندھ دو کو خلاف شریعت کرتی منع نکرئی انہیں اللہ تعالیٰ نے یوں نہیں فرما دیا ہے تو یہی کافر ہوا یا یوں کہی کہ اللہ تعالیٰ نے جنات پر بیماری پیغمبر کا سیکو بھیجی ہیں تو یہی کافر ہوا یا یوں کہی کہ اللہ تعالیٰ نے سب آدمیوں پر ہماری پیغمبر کا سیکو بھیجی ہیں تو یہی کافر ہوا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم سب مومن اور کافر کو مانتا وافر ہے **آيَاتِ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ مِن بَيْنِ يَدَيْكَ اَوَّلُ نَزِيلٍ** ترجمہ یعنی بھیجا ہے مجھے ہر دور علی سب آدمیوں کی خوشی دینی والا اور ڈرانی والا یعنی جو کوئی تیرا کہانی اوی خوشی

بہشت کی دی اور جو نہ مانی اوسے دوزخ سے ڈرا اوسے اور بعضوں کو شبہ ہو گیا ہے کہ پیغمبر خدا  
 عرب میں آئے تھے عرب والوں کو ہی حکم ماننا اوں کا لازم تھا اور دلیل پکڑنے میں کہ  
 اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے **آئینہ و ما آتہنا من شئ لکنا** اے ایسا کہ اس کے معنی یوں نہ سمجھا جائے کہ جو  
 زبان کی بولنے والوں میں پیغمبر آئے تھے اس زبان والوں پر اوں کا حکم تھا اور زبان والوں پر  
 نہ تھا بلکہ یوں بھی کہ جسے پیغمبر آئے ہیں جس قوم میں اتری ہیں اوسے قوم والوں میں سے کسی کو اللہ  
 تعالیٰ نے پیغمبر ہی میں قبول کر لیا ہے اور دعوت اونیوں نے پہلی اونیوں میں ظاہر کر دی اور  
 پیچھے اوروں پر کر دی والا نہ بڑی قیامت لازم آتی کیونکہ حضرت موسیٰ جنہوں میں ہستی وہ  
 بنی اسرائیل ہی عبرانی زبان بولتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے تو یہ ہی عبرانی زبان پر  
 اوتاری اور وہ مصر کے لوگوں کو جو عربی خاص بولتے تھے اوں کو ہی سمجھا دیا کہ اگر عربی ہی  
 بنا اور رب مبعوث نہ ہوتی تو عربیوں کو کاہے کو کہتے اور حضرت عیسیٰ جن میں پیدا ہوئی تھی  
 اوں کو گون کی بولی سرائی ہی تھی تو انجیل ہی اللہ تعالیٰ نے اسرائیل میں اوتاری اور حضرت یونس  
 یونانی اور رومی بولی نہ بول جانتے تھے اور حضرت عیسیٰ کی لوگ لوگوں کو اوں کی بولی پر  
 سمجھاتے تھے اور ہماری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے  
 خبر دی ہی آیت **قُلْ اِنِّیْ اِلٰہِکُمْ اَحَدٌ هَٰذَا الَّذِیْ کُنتُمْ رِکْبَہُ مِنْ دُونِیْ وَلَکُمْ شُرَکَہُ فِیْ دِیْنِیْ** کہ وحی کی گئی  
 طرف میری یہ قرآن کہ ڈراؤن میں تمہیں کہ جو بلاؤ کی وقت حاضر میں اس قرآن کی اور جس پر  
 خبر اس کی پہنچی ان سب پر حکم ہی کہ اس قرآن پر عمل کریں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عرب میں  
 اللہ تعالیٰ نے پہنچی ہمیں سب کو سب ولا یوں پر لازم ہے کہ اوں کا کہا ماننے خدا کے رسول  
 جو ہوشی نہیں ہوتی اونیوں نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سب آدمی اور خواتین پر  
 جس پر حکم پہنچی وہ کہا مانا جائی اور درست ہی کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی پر  
 کو نہ لکھا اور اپنے دین پر پڑایا اور اسے دین محمدی قبول کیا اور قبل رومی پر نامہ لکھا اور کسری  
 فارسی پر نامہ لکھا کہ دین محمدی قبول کرو اور جس نے نہ مانا اسے تلواروں میں ماریا اگر خدا کا حکم سنا  
 عربوں کی اور نہ ہوتا تو اوں کو پیغمبر نامہ کیوں نہ ہتی اور یہ ہی سمجھنا ہے کہ بعضے کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا حضرت  
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہی پہلی نبی قوم کی ہیں یہی سبب ہے کہ انہوں نے ان کی کتاب لکھی  
 جو کہ ان کی ہی تھی کہ جو طریق کی تھی ان دنوں پیغمبر کو پیغمبر ہی نہیں تھی کہ ان کی کتاب لکھی تھی کہ ان کی کتاب لکھی تھی

اپنے سپرگا اپنی رکبہ کر پہونچا دین تھی اور قریش ستر عورت کہو لک کام کرتی تھی اور پیغمبر خدا تہمد  
 سمیت کام کرتی تھے ابرہہ اس نے کہا کہ اسی بہتجہ ہم نے تہمد کا اینڈ ہوا کر دہوتی ہیں تو بھی یوں ہے  
 کہ جب حضرت فی چاہا کہ میں بھی یوں ہے کروں تب ایک شخص نے غیب سی اگر غصہ ہو کر تہمد میرے  
 پہلے پہنچا اور کہا کہ تو بھی بالیسی کام کرتا ہے جب میں مہوش ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھی بی ستر  
 نہونی دیا لوگوں نے پوچھا تمہیں کیا ہوا تھا میں نے کہا کہ میری ازار کہاں ہے اب سنو کہ اللہ تعالیٰ نے  
 اتنے اتنے چال کھڑی سی جب اونہیں بچا رکھا تھا چھ جائی کفر اور شرک اور گناہ کبیرہ کیونکہ ہوسکتی ہے  
 سوال یہ حدیث کہ جبریل مطہم سے روایت یہی حدیث **لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى دِينٍ قَوْمِهِ تَحْتِمْ دِيكِيَا مِثْنِي رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** کو اور وہ  
 اوپر دین قوم کے کی تھا اب کیا کہو گی جواب مراد اس دین سے یہ کہ قریشیوں میں بعضی چالیں ملت  
 حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہم السلام کے وقت کی باقی رہ گئے تہمد جیسے حجر کی آداب اور نکاح  
 اور خیر اور فروخت اور سوک اور ناگین پانی ڈالنا اور ناخن کترانی اور نفل کے بال اور کھاٹنی اور پاکی کے  
 بال سوٹنی اور بال لبو ملی کترانی اور ڈاہڑی چھوٹنی اور پانی سے ستی کرنا ان باتوں میں تا بعد از  
 ملت حضرت ابراہیم کے ساتھ تھی اپنے قوم کی اور سوای طریق حضرت ابراہیم کے معاذ اللہ گناہ  
 اور شرک میں کب موافقت کرین تھی بلکہ عبادت میں خلافت حضرت ابراہیم کی قریش جو کرتی تو آپ  
 موافقت حضرت ابراہیم کی کرتی جیسی قریشوں نے حج میں عرفات پہاڑی پر جانا موقوف کر دیا  
 تھا حرم ہے میں حج کر لیتے تو پیغمبر خدا اونٹ پر سوار ہو کر جب بھی عرفات پر جا کھڑی ہوا کہ میں تھے  
 اور بعضو نکوشہ پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **آيَةُ مَا كُنْتُ تَدْرِي مَا لِكُتَابِ**  
**وَالْاِيْمَانِ** ترجمہ یعنی نہیں تھا تو جانتا کہ کیا ہے کتاب اور نہیں جانتا تو ایمان اور  
 دوسرے آیت **وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ** ترجمہ یعنی اور پایا تجھی راہ ہوا پیر راہ  
 دیکھایا اس سے یوں نہجو کہ تم گناہ یا شرک کرتی تھے اور تجھی راہ دیکھایا اسکے معنی یوں ہیں کہ  
 اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو حسان جتایا ہی کہ دیکھہ تو کچھ بھی نہیں پڑتا تھا اور بنی تجھی کتاب  
 پڑادی اور ایمان کی شاخیں اور دلیلین جو قرآن میں بیان کردی ہیں سبجادی اور شریعت اور بندگی  
 اور آداب کہ جو تمہیں نہیں آتے تھے دیکھلا دی اور بعضی معنی اس آیت کی یوں کرتی ہیں کہ قرآن میں  
 بعضی جگہ کہا پیغمبر کو اور مراد یہی پیغمبر کو بتلانا تھا اور بعضی جگہ مراد امت کو بتلانا ہے اور بعضی  
 جگہ کہا پیغمبر کو اور مراد پیغمبر اور امت دونوں ہیں **وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ** کہنے کہا تو پیغمبر کو



اور مراد امت ہے کہ تیرے امت کو ایمان دیا اور قرآن دیا اور عبادت کریں اور شریک اور  
 کُشاہ سے بچا یا جیسی اور جگہ یہی کہا ہے آیت **فَلَا تَقْلُ لَکُمَا فِی دَیْنِکُمَا وَفَی سَیْرَکُمَا وَفَی**  
**لَکُمَا قَوْلًا** اگر تم گناہ سے بچو تو دونوں کو باطن اور باہر کو بات حقارت کی اور حلا کر  
 خیر طرک اور دونوں کو اور کہہ اور دونوں کو باطن اور باطن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کہہ ادا با  
 ما با با کی تو یہاں مراد امت کی تعلیم ہے کیونکہ ما با با پیغمبر خدا کی تو ادا کا من میں مر گئی تھی اور  
 بعضی جگہ مراد پیغمبر ہے ہوتا ہے جیسی آیت **لَکُمَا اَنْ تَشْنَاکَ لَقَدْ کَذَّبْتَ تَذْکُرًا لِّی**  
**شَیْءًا قَلِیْلًا** ترجمہ ہے اگر نہ ثابت رکھتی ہم تجھی ہر اینہ نہ دیک تھا تو کہ میل اس طرک اور  
 کسے تھوڑی چیز میں اور بعضی جگہ ما با پ اور امت دونوں مراد ہوتی ہیں جیسی فرمایا آیت **کُلُوْا**  
**مِنْ طَیِّبَاتِ** ترجمہ ہے کھاؤ تم حلال اور بعضوں نے ضلال کی معنی گمراہ کہا ہے یعنی راہ بہو لا تو  
 وہ حسان جتنا ہی کہ جس دن شام سی آتی ہوئی حضرت اونٹ پر سو گئی تھے اور شیطان فی بہار  
 اونٹ کی پکڑ کر راہ سے گمراہ ڈال دی تھی اور حضرت جبریلؑ کر مہا پکڑ کر راہ ڈال گئے تھے اور بعضوں نے  
 ضلال کے معنی محبت کی ہے کہین میں کہ تجھی اپنا پیار پایا تو راہ دکھلا چکا اور سین یون بھی بھجنا ہے  
 کہ ہمارے پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلطان الانبیاء اور امام الانبیاء میں سوال کہنے  
 معلوم کیا جواب کہ ہمارے پیغمبر فرماتی ہیں **حَدِیْثُ اَنَا سَیِّدُ وِلْدِیْ اَدَمَ وَ اَحْمَدُ**  
**تَرْجَمَہ** یعنی میں سردار ہوں اولاد آدم کا اور بڑا تو معلوم کہ جب سب اولاد آدم کی سے بڑی ہوئی  
 تو حضرت آدم کی اولاد میں پیغمبر اولو العزم ہے ہیں جیسی حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت  
 موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہ اولو العزم ہیں جب انسی اچھی نظر ہے تو وہ البتہ فاضل تر  
 حضرت آدم سے ہیں تو حضرت آدم سے بالا اچھی نظر ہے اور دوسرے دلیل یہ ہے کہ حضرت پیغمبر  
 نے فرمایا ہے **حَدِیْثُ اَدَمَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ** ترجمہ ہے کہ حضرت آدم اور جو سوے  
 ان کے ہیں نہ پیغمبر میرے کی ہوئے کیونکہ فرمایا ہے قیامت کو پہلے جے شفاعت قبول ہوگی وہیں  
 ہوگا اور دوسرے پیغمبرے انہو کی اور وہی پیغمبرے سی ممتاز ہے کیونکہ ان کی شریعت فی کل  
 پیغمبر کے شریعت اوٹھائی اور ان کی شریعت کو قیامت تک کوئی نہیں اوٹھا سکیگا اور اللہ تعالیٰ  
 قرآن میں فرماتا ہے آیت **اِنَّ لَکُم مِّنْ عِزِّیْ اَشْیَءَ الْبَاطِلِ مِّنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَ لَا**  
**مِنْ خَیْفَہٗ** ترجمہ ہے تحقیق یہ کتاب ہے عزیز کہ پہلے اس سے ایسی کتاب نہیں آئی کہ ہے  
 جھوٹا کہے اور بعد اسکے بھی ایسے شریعت نہیں ہوگی کہ اسے اوٹھاوی اور بہت سے بائین یہ



ہیں کہ جس سے فضیلت محمد رسول اللہ کی معلوم ہو رہی ہے لیکن بعضی صاجون کو خواہ مخواہ شہرہ بڑھانا  
 ہے سوال وہ کیا شہرہ بڑھانا ہے جواب اول تو یہ ہے کہ کہتی ہیں پیغمبر خدا کی فرمایا ہے حدیث کہ  
 تَحَارُّوا بَيْنَ اَوَّلِيَّائِهِمْ تَرَجُمَةً لِّمَنِيْ بَهْلَا يَا بَهْلُوْنِيْ نَكَرْتُمْ دَرْمِيَّانَ پَنْمِيْرُوْنَ كِي تَوَاوَنَ دَلُوْنَ يُوْنِ طُوْرَتَا  
 کہ بعض کہتی ہیں کہ فلانا پیغمبر کیا چیز ہے اور فلانا بڑا ہے اون کی بڑائی اور دوسرے کی حقارت کرتی اور  
 دوسری جن کی اونہوں کی حقارت کری ہیں اون کی بڑائی کرتی اور دوسری کی حقارت کرتی تو پیغمبر خدا کی  
 منکر فرمایا کہ خبردار اس طرح سے پیغمبر کی بڑائی نہ کری کہ دوسری کی حقارت ہو کیونکہ سب واجب العظیم ہیں  
 تو ان سب کی تعظیم کرنی واجب ہے والا اون کی تعظیم کفر ہے آیت تِلْكَ اَلرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ  
 ترجمہ یعنی اللہ تعالیٰ آپ فرماتا ہے کہ یہ جو پیغمبر ہیں آپس میں بعضے اون کی بعضے کو ہم نے بڑائی دی ہے  
 لیکن یہ بڑائی ویسی نہیں کری کہ جس کو پیغمبر خدا کی منع کیا ہے حدیث اَلْحَقُّ صُلُوْنِيْ عَلٰی مَوْتِيْ حَرَجٌ  
 یعنی فضیلت نہ دو تم اور حضرت موسیٰ کی یہ بات پیغمبر خدا کی اس واسطے فرمائی ہے کہ ایک یہودی  
 نے قسم کھائی ہے کہ قسم سی مجھی اوس اللہ کی کہ جس کی حضرت موسیٰ کو سب خلق پر برگزیدہ کیا یہ بات  
 منکر ایک لہان کی اوس یہودی کی مہنہ پر طانچہ مارا کہ تو نے سب خلق سے برگزیدہ کیوں کہا کہ  
 اس میں ہماری پیغمبر سی آگے جب یہ خبر پیغمبر خدا کو پہنچی آپ نے سمجھا کہ اس کی  
 حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حقارت کری تب واسطی تعظیم پیغمبر خدا کے کہ موسیٰ  
 علیہ السلام میں حضرت نے یہ بات فرمائی کہ تم آپ ہی آپ بغیر ہم سے سے ہمیں بڑائی  
 دیتے نہ پہر جب تک خدا سے بواسطہ خدا کے رسول کی نہ سنا اور ایسے ہی یہ بات  
 کہ فرما حدیث اَلْحَقُّ صُلُوْنِيْ عَلٰی اَوَّلِيَّائِيْہِم تَرَجُمَةً لِّمَنِيْ یعنی جیسے آپ ہی آپ بڑا نہ ہو حضرت  
 ابراہیم پر اور ایسے ہی یہاں ہے جو کوئی حضرت کو خیر البریکہ کہتا یعنی اسے  
 پہلے سب خلق کی تو آپ فرمائی کہ وہ حضرت ابراہیم ہیں اور جو کوئی حضرت کو خلیل  
 کہتا تو آپ فرمائے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں تو ان باتوں سے تعظیم امت  
 کو غفلت پیغمبروں کی منظور ہے کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی اون کی بڑائی کو ہو لکر حقارت اون کی  
 دین پیغمبروں کی آجادی اور دوسرے یہ ہی بات ہے کہ آپ کو اپنی طرف سے تو تجھ کہنا سمول  
 تھا ہی نہیں اور جو پیغمبروں کی فضیلت سنی ہے وہ بیان کرتی ہے اور جب کچھ اپنی  
 بڑائی اور فضیلت دریافت ہوئی تو وہ بیان فرمائے جب تک اپنی فضیلت اور بڑائی نہ سنی ہے تب  
 تک صحابہ کو روکتے تھے کہ میں اپنی طرف سے تم بڑائی نہ دو اور مجھ کو منکر فرمایا ہے

**حدیث** لَا يَنْفَعِي الْكَافِرَ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى  
 ترجمہ نے لایا نہیں ہے لیکو کہ کہے میں پہلا ہوں یونس بن متی سی تو یہ جو بول ہی کہ  
 میں پہلا نہیں ہوں تو اس میں دو دم میں ایک تو یہ کہ پیغمبر نے اپنے تئیں کہا ہو کہ کوئی مجھ سے  
 یونس سی ہی پہلا کہے تو تو تعلیم ہی ہے کیونکہ اون کی جلد بازی بددعا قوم کی میں اور ہلاک  
 جانے میں اور سراسر اٹلے میں کہ مجھ کی مٹ میں رکھی مشہور ہے ایسا ہو کہ کوئی اون کی تعظیم  
 نبوت میں فرق سمجھے ایسا سٹے فرما دیا کہ پیغمبر جیسے تم ویسی وہ حقیر اونکو نہ سمجھو اور دوسرا  
 وہ ہمہ ہے کہ یہی یونس کہا ہو کہ ہماری امت میں کسی کو لایا نہیں کہ اون کی بائیں سکر  
 اپنے نمبر سلوت پر گمنا کر کر کہنے لگے کہ میں حضرت یونسؑ جیسے پیغمبر سے ہی پہلا ہوں اور  
 بعضے فیصلیتیں پیغمبر خاتم النبیین کی فرمائی ہیں کہ تم سے سوا ہیں جیسے کہ فرمایا ہے  
**حدیث** أَوَّلُ مَنْ يَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُونُسُ بْنُ مَتَّى  
 ترجمہ پہلے قیامت کو پہلے کہے ہر اے جانیں گی حضرت  
 ابراہیمؑ ہووینگے اور دوسرے فرمایا ہے کہ قیامت کو جب خلق بیہوش ہو جاوے گی پہلی جسے ہوش  
 ہووے گا وہ میں ہوں گا لیکن جب سر اٹھاؤ دیکھو ن کا تو حضرت موسیٰؑ کو حشر کے لئے ہڑا  
 ماؤں گا یہ معلوم نہیں کہ آیا وہ بیہوش ہوئی ہی نہیں تھے مابعد اوس بیہوشی کی کہ وقت  
 تجلے کی کہ کوہ طور پر او نہیں ہوئی تھی ہم سے پہلے ہوش او نہیں آیا ہو چھ ہے کہ سچو کی  
 ہر بات ہے جو سچ ہو سوتی ہوتے ہیں اگر یہ بائیں ہمیں نہ بتلا جاتے تو اون کی زندگی کو  
 ہم کیا جانتے و لیکن دیکھ تو انکہہ لیا کر اوس محبوب کرنا تجھ مخا کر جو دو اہل ابرار تھے  
 ہزار عالم کا ہے کہ جسے آدمی اور جنات پر پچھت پیغمبری بخشی اور ہر پیغمبر کا معجزہ اون کی ہر  
 تک تھا اور اون کی حکم کی بولا وجہ دعوت کہتے ہیں دوسرے اولوا العزم پیغمبر تک ہی  
 جیسے حضرت آدمؑ کی حضرت نوحؑ تک اور حضرت نوحؑ کی حضرت ابراہیمؑ تک اور حضرت  
 ابراہیمؑ کی حضرت موسیٰؑ تک اور حضرت موسیٰؑ کی حضرت عیسیٰؑ تک اور حضرت عیسیٰؑ کی حضرت محمدؐ  
 صلوات اللہ علیہم تک اور یہ نشان بزرگ انوکھ حضرت محمد رسول اللہ کی ہی کہ کتاب قرآن جو نازل ہوئی  
 اوپر اوسکی دونوں بائیں اٹھائیں معجزہ ہی اور ہدایت ہی ہدایت تو قیامت تک ایسی ہی کہ کیا آدمی  
 کیا جن جو اوسیر عمل کرے سو بخشتا جائیگا اور جسے اوس کے خلاف کیا وہ قبول نہوگا اور جو ہکا  
 کر لیا سو مرد ہوگا کوئی شریعت ایسی نہیں کہ اسی اوٹھا لگی اور اسکی فی کسب نصیب اوٹھ گئیں صلوات علیہم  
 محبوبی کے چاہے کیا ہمارا کچھ کہ تو تیری راہ میں لے کر دے گا وہی نہ دیکھیں ان کے کتب گنیں جو کس ان چاہے نہیں دے گا وہی نہ دے گا

چاند اور تاروں کے روشنی کے حاجت جب تک ہی کہ جب تک سورج نہیں نکلتا جب  
 سورج نکلتا تب کیسے روشنی کے حاجت نہیں رہے اور پیغمبر بھی تین طرح کی ہوئی ہیں  
 ایک تو جنے اور دوسرے رسول ہیں کہ جنکی پاس حضرت جبریل آئی ولیکن نئی شریعت  
 نہیں لائی موافق کتاب اور حکم آپ سے پہلی اور لو العزم کے لوگوں کو تعلقین کرتی رہے اور  
 ایک ایک وقت میں بہت ہوئی ہیں وہ مثل تاروں کی ہیں اور حضرت نے بھی فرمایا ہے  
 حدیث اَصْحَابِی کَالْخُوْصْرِ تَرَجَمَ صَاحِبِیْ مِیْرَہٗ نَاسِئَہٗ تَارُوْنِیْ ہِیْنَ تَوْتَارُوْنِکِ  
 روشنی سے راہ تو پاؤدی ولیکن چراغ کی حاجت ہے دور والی کو اور تریسے اور لو العزم  
 وہ مانند چاند کی ہیں ولیکن چاند کی روشنی جہاں پہونچی وہاں تک ہی چاند نہاں  
 اور جہاں نہ پہونچی وہاں پہر چراغ کی حاجت ہے تو اور لو العزم منوکی شریعت کا  
 بھی یہی طور تھا کہ جہاں تک حکم پہونچا مانو اور جہاں تک نہ پہونچا اگلی پیغمبر کے طور  
 پر رہو تو بھی مقبول تھے جیسی حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کے دعوت کی وقت میں  
 مکہ والے حضرت ابواسم کی ملت پر تھی مقبول تھے اور باری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم مانند آفتاب کی ہیں جبکہ آفتاب نکلا کہیں زمین کے پردہ پر حاجت  
 روشنی واسطہ چراغ کی نہ رہے سورج کی روشنی کفایت کری اور جو دین چراغ کری تو  
 اسے چراغ کی چاندنی سے کوئی راہ نہ پاو لگا سورج کی چاندنی سے جو راہ دیکھ لگا وہی راہ  
 ہے اور قرآن مجید بھی ہے کہ بعد پیغمبر کے قیامت تک رہیگا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے  
 آیت فَاتَّخِذُوا ذُرًیًّا مِّثْلَہٗ ترجمہ یعنی تو جانی کہ لاتو دو کوئی ایک سورۃ پڑھی  
 جیسا یہ قرآن ہے تو پیغمبر خدا کی وقت میں جسے آدمی عرب میں خوش گپ یعنی خوش ہل  
 اور کلمہ رس اور حیر اور شاعر اس ملک کی تھی سب اکٹھی ہوئی اور چاہا کہ ایک آیت پڑھی  
 بنا سکین نہ بنائی گئی اور بادشاہوں نے اور علماؤں نے اس ملک کی اور ملک کی لوگوں  
 نے بھی چاہا کہ بناوین نہ بنی اخر تک کوئی جاہیگا کہ بناوین نہ بنی گا یہ مجہزہ ہے اور  
 پیغمبر ہمارے سب سے پہلے قبری اور ہیکلے اور سب سے پہلی شفاعت سبکی دی کر چیکے اور  
 سب سے پہلی شفاعت انہوں کی قبول ہو دیگی اور یوں بھی کہ حضرت محمد رسول اللہ  
 کے امت اور پیغمبروں کے امتوں سے بہتر ہے پیغمبر باری سب پیغمبروں سے افضل ہیں اور  
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آیت کُنَّا خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ترجمہ

یعنی ہو تم بہلا گروہ نکالی گئے واسطی آدمیوں کی اور حدیث میں آیا ہے کہ تمہارا دو مہینہ عمر کے لیکھی  
 رہنا ایسا ہے جیسا دن میں بھر اور مغرب کا پہلے اور امتوں کی عمر ایسے ہی جیسی پیغمبر خدا فی فرمایا ہے  
 کہ تمہارے امت جو فرمان بردار ہے اور یہودی اور نصاریٰ جو اپنے پیغمبروں کے راہ پر ہیں ان کا ایسا  
 معاملہ ہے کہ جسے کوئی تین مزدور بکڑی اور ایک کو کہے کہ تو فجر سے دو پہر تک مزدوری کر تو  
 میں تجھے ایک قیراط دوں گا اور دو عصر کو کہی کہ تو دو پہر سے چار گھنٹہ دن تک مزدوری کر تو  
 میں تجھے ایک قیراط دوں گا اور تیس گھنٹہ کہی کہ تو عصر سے مغرب تک کر کہ میں تجھے دو قیراط دوں گا  
 جب شام کو مزدوری دینے لگی تو اون دو نو لکھ دو قیراط دی اور تیس گھنٹہ کو دو کہی تہو اسی ہی  
 دو دئی پیرہہ دو نو غصہ ہو کر انی لگے کہ یہ کیا واسطہ کہ ہماری مزدوری سو اہوئی اور محنتانہ  
 تہو را ملا اور اسکو محنت تہوڑی ہوئی اور محنتانہ بہت ملا جب اس مالک کارنی کہا کہ جو  
 میں تمہارا محنتانہ بٹرا لیا تہا وہ پورا تمہیں پہونچا اب باقی کا میں مختار ہوں اپنا مال چاہا ہے  
 دیا تمہیں کیا پڑی تو وہ بات یہہ ہے یہودی تو ایسے ہیں جیسی دو پہر تک کا اور نصاریٰ ایسے  
 ہیں جیسی ڈیڑھ پہر تک کا اور محمد کے ایسی ہیں جیسی چار گھنٹہ کی محنت اور دونوں سے دونا  
 محنتانہ ملا اس امت کی عمر تو تہوڑی ہے لیکن ماہین تہوڑے کام کا ثواب بہت ہی حکایت  
 پیغمبر خدا فی فرمایا ہے کہ ایک شخص بنے اسرائیل میں تہا کہ اوسنی ہزار مہینے تک زمین نیزہ  
 پکڑ کر جہاد کرتا رہا اور رات نو لکھ ساری رات نفلان پڑتا جب وہ مقبول ہوا تہا تب صحابہ  
 نے عرض کرے کیا رسول اللہ تو ہماری عمر اتنے بڑی ہی اور نہ بہن ویسی قوت ہی تو ہم کو  
 اونکے درجہ کو پہونچی گئے جب اللہ تعالیٰ فی فرمایا **آیت لَنْکُمُ الْقَدْرَ خَيْرٌ**  
**مِّنْ اَلْفِ شَہْرٍ** ترجمہ رات قدر کے بہتر ہے ہزار مہینے سے یعنی شب قدر کے  
 رات میں جو ایک رات عبادت کرو گی تو ہم تمہیں ایسا درجہ دینگے کہ وہ ہزار مہینے والی کسی  
 عبادت سے بہلا ہو گا اور ہزار مہینے کی تہا سے برس اور چار مہینے ہوئی اور بہتری چیز  
 ایسے ملین ہیں اس امت کو کہ جنگی شمار نہیں جیسے روز جمعہ کے نماز کو مصلے چلی بہر ہر گ  
 پر سہس دن کے روزہ اور رات کی جاگنی کا ثواب ملے گا اور قرآن کی آیت کا ثواب کہ جسے نما  
 نہین اور ایک رات بیچارہ کی کام کر دیا کہ تو ایک رات کا جاگنا اور دن کی روزہ کا  
 ثواب پاوے خدا کے بیشمار بخشش بیگی اور امتوں کی گنہگار نیچی والی دوزخ میں ہو دنگ  
 اور محمد کے گنہگار اور ہوالی دوزخ میں ہو دنگی اور سب سے پہلی بہشت میں جائینگے

اوسکا نام تک کوئی جی تو بیان سب سینا رساری ہر کی میرا بار اور یوں بھی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے  
 بعضی چیزیں خاصہ ہمارے اور کسی کو رو نہیں کہ ہوا اور جو اور کسی کو بھی ہوتا تو خاصہ کہتے اور پیغمبر  
 رسول اللہ کی بڑائی میں طرح کی ہی ایک توبہ نسبت اور پیغمبروں کی یعنی اون میں بعضی بات نہیں  
 ہے کہ اور پیغمبر میں نہیں جیسی اور پیغمبروں کی شریعت منوخر ہوئی ہے ہمارے پیغمبر کی شریعت منوخر نہیں  
 ہوئی اور دوسرے بہ نسبت تمام خلق کی یعنی بعضے بات آپ علیہ السلام کے عام خلق میں ایسی کسی کو نہیں  
 ہوئی جیسے قیامت کو تمام محمد پر حضرت محمد رسول اللہ پر غلبہ کی اور وہاں جاکر شفاعت سب کی کرے  
 تو وہاں اور کوئی پیغمبر نہیں ہو چکا یہاں کو پیغمبر خدا نے فرمایا ہے حدیث لا یفوقہ احد غیرہ  
 ترجمہ یعنی وہاں نہ ہو گا کوئی سوا میرے اس کا قصہ آخرت میں بیان کیا گیا ہے  
 اور تیسرے بہ نسبت سب امت کے یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک  
 خاصہ ایسا ہے کہ اور امت کو نہیں جیسی اوپر ایک مرتبہ نو عورتیں حلال ہیں اور امت  
 پر چار سے زیادہ نہیں اور یوں ہی کچھ کوئی سی امت بلکہ سب پیغمبر واسطے شفاعت  
 کے پرواگی کی نفسی نفسی کہیں گے اور وہ شفاعت کرینگے تب سب کی ملکیت اہلیگی اور ان کے  
 مرتبہ اللہ ویدہ کی آگے کوئی ہی پر داد ہوگا اور یوں ہی کچھ پیغمبر ہمارے اور سب پیغمبر قرآن میں اون کا  
 بدن زندوں کا سار ہے گار میں میں نہیں گلیکا تعظیم اور وقر پیغمبروں کا جیسا کچھ کہ  
 زندگی میں اون کے تہا بجالایا چاہئے اللہم طہر قلبی من الشر والفساد والافتقار  
 اور یہ ہی کچھ کہ پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی  
 ہے اور جاتے ہوئے اس ظاہر کے بدن سے مکہ سے مسجد اقصیٰ تک قرآن  
 شریف سے ثابت ہوئی اور سیر ساقون آسمان اور عرض کر سی گئی اور بہشت  
 اور دوزخ کی اور سوال جواب اللہ تعالیٰ سے یہ حدیث سے ثابت ہوا

نبوت ذوالقرنین پر اور حضرت لقمان د بڑا ہوا ہے اختلاف سے تو بیشک جان

اب سے پہلے مذکور تھا۔ اون پیغمبروں کا کہ جن کی پیغمبری بیشک ہے اور جن میں شک  
 ہے وہ دو شخص ہیں ایک ذوالقرنین اور دوسرے لقمان حکیم ہیں ذوالقرنین ہفت  
 اقلیم کے بادشاہ تھے غرود کے پیچھے وہی ایسے بادشاہ ہوئے ہیں جیسے تو کہتے ہیں  
 ایک بڑیہا کے بیٹے تھے محمد بن سحی کہتے ہیں یونان بن یافت بن نوح علیہ السلام کی اولاد  
 تھے اور چونکہ یعنی لقب اون کا ذوالقرنین ہی اور اون کا نام میں ہی اختلاف ہے عبدالمعین

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نام اذکا اسکندر کہتا اور وہ رومی تھے اور سچ روایت  
یہی ہے کہ نام اذکا اسکندر ریڑھ فیلقوس کے تھے اور یہ جو نام ذوالقرنین اذکا لقب  
کیون پڑا ہے اس میں بھی بڑا اختلاف ہے کیونکہ قرنین دو قرون کو کہتے ہیں ذوالقرنین  
کے معنی دو قرون والا بعضی کہتے ہیں کہ قرن کے معنی تیس برس ہیں دو قرن اونیس  
نے یعنی ساٹھ برس راج کیا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ سر کے بالوں کی دو چوٹیاں گامی  
کے سینگ کی طرح گوند رہی تھی اور قرن کے معنی سینگ کے ہی ہیں اور بعض کہتے ہیں  
کہ اس کے سر پر دو سینگ تھے گائے کر سے اور بعض کہتے ہیں کہ قرن کے معنی کہونٹ کے  
ہیں یعنی انہوں نے دونوں کہونٹوں راج کیا عرب میں بی اور عجم میں بی سواہی عرب کے  
سب عجم ہے اس واسطے ذوالقرنین نام رکھا گیا سوال بعض کہتے ہیں کہ ذوالقرنین  
کو پیغمبر کہا جائیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا ہے آیت قُلْنَا يَا ذَا الْقُرْنَيْنِ  
ترجمہ یعنی کہا ہے یا ذوالقرنین تو اس طرح اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو کہا ہے جیسے  
یا داؤد یا نوح یا آدم جواب کہتے ہیں محض حرف یا رکھ کر نے سی تو پیغمبر ہی  
ثابت نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ میں زمین کو بی کہا ہے آیت یا اَرْضُ ابْلُغِي مَالِكُ  
ترجمہ یعنی اے زمین نکل جاتو پانی اپنا اور میں یہہ دلیل کفایت کرتی ہے کہ کسی شخص  
نہیں حضرت رضی علیہ السلام سوال کیا تھا کہ ذوالقرنین کی حق میں کیا کہتی ہو جب اپنے  
فرمایا کہ نہ دیکھت تھا اور اللہ کو چاہتا تھا اور اللہ نے انہیں بی چاہتا تھا اور حضرت  
عرفار و حقانی بی فرمایا ہے کہ بنی کہو جب ویسی قرآن دان درحالی وان سرکہوں  
میں نہ کیا تو میں کیا شعور ہے کہ ہم کہیں اور حضرت لقمان حکیم با عور کی بیٹی تھی اور حضرت  
ابو بکر کے بہانچے تھے اور بعضی کہیں ہیں کہ خلیفہ بہائی تھے جیسے تھے ویسے تھے اور  
پیغمبر تھی اور اکثر علماء اسی پر ہیں کہ پیغمبر تھی مگر ایک اصحاب تھے عکرمہ وی کہیں ہیں کہ  
پیغمبر تھے اور عبد اللہ ابن عباس کہتے ہیں کہ پیغمبر تھے اور فرشتے بی تھے بلکہ ایک شخص  
ریواں بکریان چراونی والی تھے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں قنوت دی ہی قنوت جو ان  
مردی کو کہتے ہیں اسکی چار کن ہیں آپسی جو برائی کر می اور وہ اپنے بھس پڑے اور  
سے درگزر کرنا اور غصہ کے وقت حلیم کر نی اور دشمنی جس سے جو اسکی حق میں بہلا جتیا اور  
اپنے تین اختلاج ہوتے سخاوت کرنی جہیں یہ چار کلمات ہیں ہاویں اور کو جو ان مرد

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے اور سچ روایت یہی ہے کہ نام اذکا اسکندر ریڑھ فیلقوس کے تھے اور یہ جو نام ذوالقرنین اذکا لقب کیون پڑا ہے اس میں بھی بڑا اختلاف ہے کیونکہ قرنین دو قرون کو کہتے ہیں ذوالقرنین کے معنی دو قرون والا بعضی کہتے ہیں کہ قرن کے معنی تیس برس ہیں دو قرن اونیس نے یعنی ساٹھ برس راج کیا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ سر کے بالوں کی دو چوٹیاں گامی کے سینگ کی طرح گوند رہی تھی اور قرن کے معنی سینگ کے ہی ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے سر پر دو سینگ تھے گائے کر سے اور بعض کہتے ہیں کہ قرن کے معنی کہونٹ کے ہیں یعنی انہوں نے دونوں کہونٹوں راج کیا عرب میں بی اور عجم میں بی سواہی عرب کے سب عجم ہے اس واسطے ذوالقرنین نام رکھا گیا سوال بعض کہتے ہیں کہ ذوالقرنین کو پیغمبر کہا جائیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا ہے آیت قُلْنَا يَا ذَا الْقُرْنَيْنِ ترجمہ یعنی کہا ہے یا ذوالقرنین تو اس طرح اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو کہا ہے جیسے یا داؤد یا نوح یا آدم جواب کہتے ہیں محض حرف یا رکھ کر نے سی تو پیغمبر ہی ثابت نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ میں زمین کو بی کہا ہے آیت یا اَرْضُ ابْلُغِي مَالِكُ ترجمہ یعنی اے زمین نکل جاتو پانی اپنا اور میں یہہ دلیل کفایت کرتی ہے کہ کسی شخص نہیں حضرت رضی علیہ السلام سوال کیا تھا کہ ذوالقرنین کی حق میں کیا کہتی ہو جب اپنے فرمایا کہ نہ دیکھت تھا اور اللہ کو چاہتا تھا اور اللہ نے انہیں بی چاہتا تھا اور حضرت عرفار و حقانی بی فرمایا ہے کہ بنی کہو جب ویسی قرآن دان درحالی وان سرکہوں میں نہ کیا تو میں کیا شعور ہے کہ ہم کہیں اور حضرت لقمان حکیم با عور کی بیٹی تھی اور حضرت ابو بکر کے بہانچے تھے اور بعضی کہیں ہیں کہ خلیفہ بہائی تھے جیسے تھے ویسے تھے اور پیغمبر تھی اور اکثر علماء اسی پر ہیں کہ پیغمبر تھی مگر ایک اصحاب تھے عکرمہ وی کہیں ہیں کہ پیغمبر تھے اور عبد اللہ ابن عباس کہتے ہیں کہ پیغمبر تھے اور فرشتے بی تھے بلکہ ایک شخص ریواں بکریان چراونی والی تھے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں قنوت دی ہی قنوت جو ان مردی کو کہتے ہیں اسکی چار کن ہیں آپسی جو برائی کر می اور وہ اپنے بھس پڑے اور سے درگزر کرنا اور غصہ کے وقت حلیم کر نی اور دشمنی جس سے جو اسکی حق میں بہلا جتیا اور اپنے تین اختلاج ہوتے سخاوت کرنی جہیں یہ چار کلمات ہیں ہاویں اور کو جو ان مرد

پورا کہین میں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں حکمت وحی ہدیٰ اور جو نصیحت اوہوں نے  
 اپنے باپوں کو کیں تھی حق سبحانہ و تعالیٰ نے پسند کی سبوال حکمت کیا ہوتی  
 ہے جو اب علم باعمل اور پوچھ سب کام میں غرض کہ اکثر علماء اسی پر ہیں کہ یہ دو  
 پیغمبر تھے اور بعض کہیں کہ پیغمبرین تو شک پڑا تو ان دو لوگوں کی پیغمبری کا وہ غیر پیغمبری  
 پر کچھ جگہ انکار ناچاہیے کہ نہ پیغمبر کہیں اور نہ اولیا اور تعظیم کا یوں غور ہے کہ اولیا  
 کے نام کی تعظیم رحمتہ اللہ علیہ اگر ان کی نام پر رحمتہ اللہ علیہ تو ڈرتے شاید کہ پیغمبر ہوں اور  
 ولی ہوں تو پیغمبر کون رحمتہ اللہ علیہ کہنا روا نہیں بلکہ اخوان دروزہ میں قصیدہ  
 امالی کی شرح میں لکھا ہے کہ بعضوں کے نزدیک پیغمبر کون رحمتہ اللہ علیہ کہنے سے کفر کا  
 ڈر ہے اور دونوں پر صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہے کیونکہ پیغمبر اور کی تعظیم صلی اللہ  
 علیہ وسلم کہنا خون مذکور نے کتاب مذکور میں لکھا ہے کہ کفر ہے اور تعظیم اراک والہ  
 ہی لکھا کہ درود پیغمبر کا نام سکر یا کہہ کر کہنا ہے اگر بنا نام پیغمبر کے آں پیغمبر کا زنا  
 پیکر درود کہ یہ نشان رافضی کا ہی اور جو کوئی آل پیغمبر کا یا کسی سید کا نام لیکر درود  
 کہے یہ نشان رافضی کا ہی کیونکہ درود تعظیم خاص نام سب پیغمبر و ان کی ہے دلیل  
 اسکی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **آیت یا ایہا الذین امنوا صلوا علیکم و صلوا علیکم**  
 ترجمہ یعنی اے ایمان والو درود پڑھو اور پیغمبر کے اور سلام پڑھو تو درود اور سلام  
 رسول اللہ کی ہے اور جس نے اور کے نام پر درود پڑھا تو اور کی تعظیم پیغمبر کی نہی کر می چاہی  
 کہ پیغمبر کے نام کے ساتھ پیغمبر کی آں پر درود پڑھے تو وہ ہے لیکن کسی کا نام کسی ل  
 پیغمبر کے لیکر کہی جیسے کہے کہ امام حسن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ہی ادبی ہے کیونکہ مہاجرین  
 اور انصار جو اسلام میں سبقت کر غیوالی ہیں اور جو ان کی تابعدار ہیں وینداری اور  
 پر پیغمبر گاری بن تو ان کے حق میں اللہ تعالیٰ نے رضی اللہ عنہم فرمایا ہے تو تعظیم صحابہ  
 کی ٹھہری موافق فرمانے اللہ تعالیٰ کے تعظیم دینی ہے یعنی رضی اللہ عنہ کہا چاہیے  
 اور خلاف اسکی کہے تو برا ہے اور تم قیاس کرو جو کوئی دربار القاب شاہانی امر اوپر  
 سب سے اگر چہ شاہزادہ ہو اور القاب امایانہ شاہزادہ پر بولے تو کہنہ گار ہو اور جو کوئی کچھ  
 پہنچا درود پڑھے تو وہ ہے  
 جیسے اوہی اور پڑھنا سنو متیک بیست ملہ بن کے و جال کون یہ حدیث نیک



اور ایک عقائد اہل سنت اور جماعت کی سے یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری  
زمانہ میں آسمان سے اتریں گے اور بدبخت و جال کو ماریں گے اور دین محمدی  
کو روشن کریں گے مائتد علمایان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت  
محمد کی عمل کریں گے اور اپنی شریعت کو نسخہ بنا دیں گی اور اس پر عمل کریں گی اور تبارک و تعالیٰ  
کرامات دلیون اندرون اندرون ہو بیٹا دلی نہیں کہیں سنون بنی بربر ہو  
اور عقاید اہل سنت اور جماعت کا ایک یہ ہے کہ دلی کی کرامات برحق ہے یعنی اگر کچھ چیز  
خلاف عادت کے ہو جاوے اور اس طرح کا ہو جانا عادت نحو اگر دلی کے کہے سے ہو اور اس کا  
نام کرامات ہے اور جو نبی کے کہے سے ہو اس کا نام معجزہ ہے اور میرے یا کافر کے کہے  
سے ہو تو کفر یا جادو یا استدراج کہتے ہیں سوال دلی کہو کہتے ہیں جو اس صاحب  
شریعت آدمی کہ جسکی چال پیغمبر خدا کی شریعت پر ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرما تا ہے  
اٰمِیْن اِن اَوَّلِیْکُمْ اَللّٰهُ ثُمَّ مَنۢ بَعَثَ فِیۡہِمْ رُسُلًا مِّنۡہٗۤ اَنۡ یَّخْبِرُوۡکُمۡ فِیۡہِۤ اَیَّٰتِہٖۤ اَنۡ تَعْلَمُوۡۤا  
جسکی چال پیغمبر خدا کی سے چال نحو اس کا نام کرامات کیوں نہ رکھا جواب کرامات  
کہتے ہیں بحث کو جسے انعام اکرام کہتے ہیں بڑا انعام اکرام اللہ تعالیٰ کا پیغمبروں کو  
ہے کیوں کہ مقبول خدا کے ہیں حضور اذن پر کرم ہے کہ خدا سے جو دعا کرتے ہیں  
وہ مقبول ہوتی ہے اور اس کا نام معجزہ ہے اور دلیون نے چال پیغمبر خدا کی اختیار کری ہے  
تو وہ چال اور اس چال پر جانے والی بی مقبول ہو ہی تو جس طرح پیغمبروں کی دعا مقبول تھا  
اسی طرح ان کی تابعدار و ان کی بی مقبول ہونے لگی تو معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر کے مقبول  
ہیں اور دلیون نہ کرامات پیغمبر کے معجزہ کی شاہد ہے اور یوں نہ سمجھے کہ جمین کرامات  
نحو وہ دلی نہیں ہوتا ہے دلی ایسے ہیں کہ ان سے ایک کرامات بی ظاہر نہیں ہو ہی اور  
دلی ہیں کیونکہ اصل دلی ہو نیکی یہ ہے کہ دین محمدی پرستیم ہوتا ہے استقامت  
دین پر کرامات سے اور کچھ ہے اور جس کسی نے چال پیغمبر کی نہیں اختیار کری اگر  
اس سے کہہ خلاف قیاس کے دریافت ہو تو کوئی حال سے خالی نہیں یا تو کہے ہے  
اس میں کچھ لگ ہے جیسے بازیگر طلسمات والی بانٹ کر تے ہیں یہ وہ میں داخل ہوں  
ہیں یا اس کے نفس یا علامت دیکھ کر تباوین یہ وہ میں داخل ہوں یا اس کے اس میں تو  
لگ ہے اسباب کی ہے یا جادو ہے جیسے خیر تر کرتے ہیں یا چوکیان سیوتے ہیں اور

جنات اس کے تابعدار سمجھ جاتے ہیں جنہیں دیوتے کہتے ہیں تو وہ کفر ہے اور سکی  
 اثر سے بعض بیماری اور دوستی دشمنی کیلئے دونوں میں بڑھ جاتے ہیں لیکن آدمی کا پتہ اور  
 پتہ کا آدمی نہیں ہوتا اور جو کوئی نظر کیا کیو سمجھنے لگے تو مانتا کہ اللہ و لا فوہ الا باللہ  
 سر رہنے والا پتہ لے تو کے نظر نہ لگے اور دوسری کو کچھ ضرر نہ ہو اور نظر لگنی ہی نہ ہو  
 ہے یا استدراج ہے جیسے بعض کافر پیغمبر کا کہنا تو مانتی نہیں لیکن اپنے طور سے حضور  
 الہی میں عاجزی مان کرتے ہیں اور شغل اور دسیان اور چپ کرتے ہیں اور اس سے کچھ سہی  
 حرکت خلاف قیاس کے دریافت ہوتی ہے اور بعض بے شرع یا بید نیو سنی ظاہر ہو  
 ہے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ وہ اوپر مہربانگی سے نہیں قبول کرے بلکہ بدلہ عاقبت کی جیسے  
 کیونکہ گردن مار نیکن چارہ لگا دے ہیں اس طرح سین کچھ دعائیں گناہ تواللہ تعالیٰ  
 اپنی رحمت سین اور پیار سین دور کرتا ہے تو اسی کچھ کہی صفائی و تپا ہے کہ دنیا کی  
 سوکوس کی بات بتا دے یا کب کا اس کی کہے سے برا ہو جائے یا پانی میں نہا ہو جائے یا کھانا  
 میں نہ برس جائے یا دھڑ بھٹی یا اور جانا غرض جتنا کچھ کہ شیطان کون اللہ تعالیٰ میں توت  
 دی ہے دینی اور سکول جانی ہے تو جو شیطان کون اس بڑا اسی اور زندگی میں سوک  
 لعنت اللہ تعالیٰ کی کچھ حاصل نہ ہو اور سکی تابعداروں کون کیا امید ہے کہ انہیں سوک  
 لعنت کے کچھ حاصل ہو مگر فساد عین کی کہے سین دریا ڈھیلے گناہ ہی خدا کا  
 غضب اس سین نہ بٹا اور جو شیطان جت کر ساتوین آسمان پر گیا تو بی شیطان  
 ہی رہا سوال جادو بناؤ کہ کیا ہوتا ہے جواب یہ کہ جادو شریر دم بٹھے پھونک  
 سین ہوتا ہے کیونکہ اس کی اسباب شر اور شر جد سے ہوتے ہیں اور اس کا علاج  
 یہ ہے کہ سات پتے برہم کے کون سل شمس پھنکے پر ہیں کہ بتے پانی پاب بن ملا کر  
 ایک بار آیت الکرسی اور ایک ایک بار چاروں قل ان سبکو پڑھ کر وہ پتی بنے یا نہیں گھو لکر  
 برتن لیکر کون دم کر دے یعنی وہ پڑھ کر پھونک دی ایمین تین بار کرے یہ سب یقین  
 یقین بار ہوئے اس پانچوں اپنے سر پر ڈال لے جہاں لگ اس کا پانی چھو بھی کا اشتعال  
 کا جاتا دیکھا جہاں تک اگر کسی عورت میں کسی مرد کون باندہ دیا ہو کہ اپنی بی بی پر قادر  
 نہ ہو تو اس سین وہ بی اچھا ہو جاتا ہے اور بعض کہتے ہیں جو معجزے کہ ہمارے سر پر  
 حضور میں آئے ہیں دسی کرامات والو سنی نہیں اتفاق پڑے جیسے چاند کا بٹنا اور سلام علیک

پتھر کی کرنی اور سجدہ کرنا درختوں کا اور کون غرض کہ ولی سین کرامات یعنی پر جا اپنی حق  
 سین بی ہوتا ہے اور بی اختیار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سین بنان کو بی  
 کر دیتا ہے اسپن کسی فائدہ میں ایک اور ولی کو بندگی کی طرف رغبت بڑھتی ہے  
 اور وہ بن کے کام کی بوجہ ہو جاتی ہے اور اسکی دل پر تحقیق ہو جاتا ہے کہ یہ دین سچا ہے  
 اور اس کے شاگرد اور مرید و کون کو اس کے لیے پر پورا اعتبار کر محبت اور عبادت میں بیت  
 دل لگتا ہے اور بہت بیدین و نیدار ہو جاتی ہیں اور و نیدار دین پر مضبوط ہو جاتے  
 ہیں اور جو شکر ہیں وہ ہارے ہیں تو بی باقیں سب دنیا میں ہوتی ہیں اور بیدین اور  
 کفار کے کہی سے جو کچھ ہوتا ہے تو غرض یہ ہے کہ جو دنیا میں معاملہ کر کا سبے کیونکہ  
 مکروہ ہوتا ہے کہ ظاہر اسکا اچھا ہو اور باطن اسکا اسکی حق میں اچھا نہ ہو تو بیان  
 وہی معاملہ ہے کہ ظاہر میں تو معلوم ہوتا ہے کہ اسکی کہی سین یوں پر جا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ  
 کی اذن پر مہربانگی بیگی اور باطن میں اس کے حق میں عذاب ہے کیونکہ یہ سمجھیں گے کہ  
 یہ باتیں بریان ہماری اللہ تعالیٰ کون بری نگلی بلکہ پسند آئی تو گنہگار گنہ پر اور کافر  
 کفر پر پورا ہو گیا ایک بار ایسی پڑا اللہ تعالیٰ کر گیا جیسے بھری ناؤ ڈوب جاتی ہے اور اسکا  
 ایک عقائد اہل سنت اور جماعت کا یہ ہے کہ ولی کیسا ہی بڑا ہو جو نئے سے بنی گئے  
 برابر بی اسکا درجہ نہ ہو گیا کیونکہ بڑی دلیل اسکی یہ ہے کہ ولی کیسا ہی بڑا ہو اسکو  
 ہر پیغمبر پر ایمان لاؤ نافرض ہے اب انصاف کر لی ایمان لاؤ واللہ سین جس پر ایمان  
 لائے وہ افضل ہے اور ولی کی مانجبت سے خاطر جم نہیں بیخے آخر دم سین اور پیغمبر  
 مامون العاقبتہ میں اور پیغمبر معصوم میں کیونکہ اسکی انصاف سیوی پاک ہیں کہ پیغمبر  
 جان بوجہ کر نہیں ہوتے اور ولی کا انصاف اگر محافظت ہوگی تو برے کام سے بچہ رہے گا  
 اور وفائی پاک نہیں اب جو کوئی کہے کہ کسی اصحاب کا درجہ جیسے ابو بکر صدیق یا حضرت  
 عثمان الخطاب یا حضرت عثمان ابن عفان یا حضرت مرتضیٰ علی ابن ابیطالب یا حسین  
 رضوان اللہ تعالیٰ عنہم جمیع کا درجہ کسی ادنے سین پیغمبر سی بی افضل ہے تو  
 بیشک کافر ہو جا گا اور جو کوئی کہے کہ میرے مرشد کا درجہ بنی کا سبے بیشک کافر ہو ا  
 اور بعضے علما میں کہتے ہیں کہ اولیاء افضل ہیں التبت قد رحمہ نے ولایت نبی کی افضل  
 ہے نبوت اولیٰ سے تو یہاں سمجھئے کہ ولایت جو نبوت سین افضل بتلائی ہے ولی کون

بنی سے افضل نہیں کھا کیونکہ ولایت بنی کو بی ہوتی ہے ولایت کہتے ہیں اوس  
 قسب کو کہ بندہ کو اللہ تعالیٰ سے ہو جا کہ جناب پاک سے اوسے فیض حاصل  
 ہو یعنی بندہ کا جو خدا سے معاملہ ہو اور نبوت کہتے ہیں اوس درجہ کو کہ خلق کو  
 اوس فیض سے خبر دین تو اوس سے بی معلوم ہو کہ یہ دونوں درجہ کا مالک ہے کیونکہ  
 اللہ تعالیٰ سے جو انکو قسب ہے غیر اونکے کو نہیں اور خلق کو بی اوس فیض سے  
 مشرف کرتے ہیں اور ولی بواصلہ پیغمبر کے فیض ملے تے ہیں اور اور کے ہونچاؤ کیونکہ  
 محکوم نہیں کیونکہ جیسے بنی کو اپنی نبوت ظاہر کرنی فرض ہے دلی کو اپنی ولایت  
 چسپاؤنی فرض ہے جیسے تسلی باطن کی خبر کی پیغمبروں کو ہے کہ اوسکا خلاف ہو ہی نہیں  
 سکتا غیر پیغمبر کو نہیں تا بعد اسے بسکی تا بعد اسی کر بے افضل ہوتا ہے ۵  
 بعد محمد کے سنوا افضل ہیں صدیق ۲۹ اونکے پیچھے عمر ہے کہ حدیث صحیحی  
 ان پیچھے عثمان ذین النورین جو ان ۳۰ اون پیچھے سب سی بڑی علی ابی بھجا  
 بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری است سمر جو اصحاب ہمارے پیغمبر کی ہیز  
 سے افضل اور پہلی اور سردار باقی است کی ہیں کہ اونکو اللہ تعالیٰ نے نعمت پیغمبر  
 کی صحبت کی دی اور اونکی مدد کرنیکی توفیق بخشے اور اس دین کی مضبوطی اور یہ گروہ  
 محمدی قائم اللہ تعالیٰ نے اونہیں سے کیا ہے اور خدا نے قرآن میں فرمایا ہے اور  
 پیغمبر نے حدیث میں اونکی تعریف کر سی ہے آیت **وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ** اور **وَالَّذِينَ**  
**آمَنُوا وَالَّذِينَ هُمْ يَدْعُونَ** اور **وَالَّذِينَ هُمْ يَدْعُونَ** اور **وَالَّذِينَ هُمْ يَدْعُونَ**  
**وَالَّذِينَ هُمْ يَدْعُونَ** اور **وَالَّذِينَ هُمْ يَدْعُونَ** اور **وَالَّذِينَ هُمْ يَدْعُونَ**  
 ترجمہ اور جو لوگ تدیم ہیں پہلے وطن چھوڑنے والے اور مدد کرنے والے اور جو اد کے  
 پہلے آئے نیکی سے اللہ ماضی اور نے اور وہ راضی اوس سے اور کہ ہیں واسطہ  
 اونکے باغ نبی بہی ہیں نہر بن راکر بن اوہیں ہمیشہ ہی ہے ہر اونی اور پیغمبر خدا  
 فرمایا ہے کہ سوائے اصحابوں میرے کے احد ہمارے کے برابر سونا خیرات کرے اور  
 میری اصحاب آدہ میر جو خیرات کریں ان اصحابوں کی قبولیت ایسی ہے گی کہ اونکی آدہ  
 جو کی برابر سی اونکی احد ہمارے برابر کی ہونی کو ثواب میں نہیں ہو سکتی پیغمبر خدا نے  
 فرمایا ہے حدیث **خَيْرُ الْقَوْمِ** قرآنی ترجمہ یعنی سب فرقوں میں بہا میرا فرق



پیٹھ کے چھ کپڑے ہوتے اور مجلس میں حضرت کے واسطے بازو پاس بیٹھتے اگر کوئی  
 انجان جیسا باہر گھبسی دہنے آ بیٹھا تو خلق سین ماوسی منع نہ کیا اور جو ادب اور مرتبہ کے  
 جلتے والے تھے وہاں آپ سین پہلی بیٹھے ہوتی جب حضرت ابو بکر کون آوتی دیکھتے  
 وہ جگان خالی کر دیتے اور جب پیغمبر خدا دعا کرتے تو حضرت ابو بکر حاضر آتے کہتے اور  
 لڑائیں اسی بونگن آگے پہنتی تو حضرت صدیق کون اپنے پاس رکھتے پیچھے کھڑی  
 ہتھ جیسے جنگ بدلی دن ایک سایہ بان پیغمبر خدا کے واسطے بنا کر حضرت کون اور  
 اندر شمایا تھا اصحابوں میں اور آپ لڑائیں مشغول ہوئے تھے کہہ کہ تم تو خدا  
 کا طرفہ ملی طرف مشغول ہوں گے ایسا نکھو کہ کوئی غول کفار کا حضرت کون اکیلا کھجک  
 ٹوٹ پڑے جب حضرت ابو بکر نے کھا کہ بیہم ہم نین اوٹا اور مصاحبت میں بیہم غبت  
 تھی کہ جو کوئی اپنی حاجت پیغمبر خدا میں عرض کیا چاہتا تو حضرت ابو بکر کون سفار  
 کر لیتا بلکہ یہاں لگ کہ ایک روز دوسری محلہ میں مدینہ کے ایک قضیہ کی انفضال  
 کرنے کون گئی تھے تو حضرت ابو بکر کون کھڑے تھے کہ اتنے میں آؤں تم نماز پڑھاؤ  
 اور اونھوں میں نبی پیغمبر کے آونی لگ پڑاؤی اور پیغمبر خدا نین آنا ر موت میں جنگ  
 لاچار ہوئے ایک روز حضرت بلال نماز کے وقت پکارے کہ الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا رسول اللہ  
 پیغمبر خدا نے چاہا کہ اوٹھیں اور جا کر نماز پڑھاؤین بخا سکے جب پیغمبر خدا نین فرمایا کہ کھو  
 ابو بکر کون کہ سب آدمیوں کون نماز جماعت سین پڑھاؤین اور حضرت بلے بی عات  
 نین عرض بی کیا کہ اپنے نرم دل سے اونھیں نکھو تو حضرت نبی اونھیں غصہ ہو کر  
 کھا کہ تم حضرت یوسف کی طرح کی مصائب ہو کہو حضرت ابو بکر کو نماز میں پہنچتی بلے  
 اور جمعہ کی بی آپ ہی پڑھوایا کرے اور سب اصحابوں نے نبی تکرار پڑھی بعضے  
 کہتے ہیں کہ یہ رمیز خیر القرون قرنی میں بی ہے کیونکہ لفظ قرنی کے چار حرف ہیں جار  
 سے جار یا مراد میں ق سین حضرت صدیق ر سین حضرت عمر ن سین حضرت  
 عثمان کی سین حضرت علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آگے پیچھے کون دیکھ  
 لے کہ فی الواقع میں بی امیں ہی گزرا سوال اونھیں کیا خوبی تھی کہ جاہیں  
 پیغمبر خدا ایسے چاہیں تھے جواب آئیے وہ کیا فی میں ایک معاملہ ظاہر کہ خلو  
 کے سات ے اور دوسری باطن کا کہ حق کے ساتھ سے وہ جو ظاہر خلق کے ساتھ ہی

اوس میں من اور من اور دھن سب خیر اوس کی تابع ہے یہ سب اودن کا خدا کی رسول اور پر  
پور اقرمان ہوتا کیونکہ دھن کی مین قسم ہوتی من یا ردک یا حبس یا رقبہ جیسے گہر بار بار غن  
اور تن کا یون معاملہ کیا ہوتا کہ جس وقت پیغمبر خدا سے سننا کہ اللہ تعالیٰ فی منجے پیغمبر کیا ہے مجھ  
سننے کی ایمان لا کر دین محمدی کا مددگار ہو گیا تو سب مددگاروں دین کو ن کے دے میرے  
تھے یعنی میری وہ ہوتا ہے جو پہلی آدے سوال میں شخص اور ہی تو پہلی ایمان لاسی ہی اول  
بی بی خدیجہ اور زید بن حارث اور حضرت علی بن ابی طالب اور نہیں میری کیونکہ کہا خوا  
وہ مددگار سب ہی پورے ہنیں ہو سکتے ہیں کیونکہ بی بی خدیجہ عورت تھیں اور حضرت علی  
سات برس کی لڑکے تھے مددگار ہی یہ دونوں کچھ کرنے سکین تھی اور نہ کسی ایذا دینے  
والی کو پیغمبر سے ہٹا سکین تھی اور جب پیغمبر خدا کو کون کو سمجھاتے تو سوال کا جواب دے  
سکین تھے اودن کی اسلام کا فائدہ اونکی ہی جی کو ہوتا اور حضرت ابو بکر کے اسلام کا نفع  
آپ کو ہی ہوتا اور غردن کو ہی ہوتا جیسے حضرت عثمان اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر اور حضرت  
سعد اور حضرت جناب اور حضرت بلال حضرت ابو بکر ہی فی پیغمبر خدا پاس سمجھا کر حاضر کر سکتے  
نہیں حارث غلام تھے قریش کی نزدیک غلام کی کچھ بت نہ تھی اور پیغمبر خدا فی دعویٰ پیغمبری کا  
کیا تھا عورت کی ادنا بالغ کی اور غلام کی شاہدی منظور نہ تھی جب مطلب اودن سے اوس  
نہ نکلا جب حضرت ابو بکر صدیق فی کلمہ پڑھا اور شاہدی دی کہ یہ تحقیق پیغمبر ہیں تو لوگوں  
نے سنا اور انہوں نے آدمیوں کو مکہ میں بڑھ برس تک گہردن میں جا جا کر اور  
مجلس میں سنا سنا کر اور گوشوں میں بٹھا بٹھا کر خدا کے کلام اور خدا کے رسول کی  
صفیقین بتائیں ادا ایمان تلقین کر کے ہزاروں آدمیوں کو بیعت حضرت سے کروایا اور  
جو کوئی پیغمبر خدا کو ایذا دینے لگتا اگر حاضر ہوتے وہ مارا پنے اوپر اوستے اور حضرت کو  
بچاتے اور جو حضرت کو کھاروں فی مکہ سے کاڑھ دیا ہوتا وہ سارے رہے تو کیسی  
ہی جو کہم کی جگہ ہونی خبر موسیٰ پیچھے جدا نہ رہتے اور پیغمبر خدا کہیں آپ سے کفار  
کی ایذا سے اوکٹا سی کی باہر کو جاتے تو سربان ہونے کو ساتھ نہ چھوڑتے  
غرض کہ حضرت کے ہمہ تنے اور من کی یہ صورت تھے کہ جو بات پیغمبر خدا سے سنی  
کبھی شبہ اور نہیں نہیں پڑا کہ یہ بات سچ ہے یا جو نہ ہے بلکہ صدیق تھے اور دل کا  
مکرم اور ملا ہوتی ہے جسکے بی بی خدیجہ کا وصال ہو گیا اور ابو طالب ہی مر گئے تو جناب



پیغمبر اکو باہر اور پیغمبر کا بڑا غم ہوا اور حضرت پیغمبر خدا نے بی بی عائشہؓ چاہی کہ عمر او مکی چہ برس کی  
 ہئی اور پیغمبر خدا اکاون برس کے قریب حضرت ابو بکرؓ نے بی بی کا نکاح کر دیا اور مال کی یہ صورت تھی کہ مال تین  
 طور کا ہوتا ہے ایک روک اور دوسرے اسباب اور تیسرے رقبہ کہ جس دن پیغمبر خدا پر ایمان لائی اور سید  
 پیغمبر نزار رو پہرتے اور ایک غلام ایسا تھا بطلیس رومی نام کہ سب سے بڑا کرو نکا امام اور او مکی کہ کار آمد اور  
 اول تو یہ کہ جو خیر در کار جناب رسالت کی ہوتی اور ارشاد ہو کہ اسے آؤ کچھ دریغ نکلیا اور کار خدا میں جو کچھ کہ  
 چاہا قربان کیا نقل ہے کہ حضرت بلالؓ امیہ کے غلام تھے جبکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ خدا پر ایمان لائے تو  
 امیہ نے خبر پائی اپنے غلاموں سے کہا کہ اسے کہو کہ تمہاری ماد سے بہر جا اور بت پوچھ جب وہوں نے کہا حضرت  
 بلال نے جواب دیا کہ ہوا اللہ یعنی وہ اللہ ایک ہے جب امیہ نے غلاموں کو کہا اور او نہر تعینات کیا کہ اسے  
 باری اسے مارو کہ یہ مہم کا جب وہ مارنے لگے تب اون سے آواز اٹھ اہد کی جاری ہوئی اور حضرت بلال  
 صدیقؓ کا ایک آشنا اوس محلہ میں رہے تھا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اوس سے ملنے گئے تھے کہ آواز اہد  
 سنی پوچھا آشنا سے کہ یہ کون ہے جب اون نے کہا کہ مصیبت بلال پر ہے جب ابو بکر صدیقؓ نے اسے یہاں  
 جا کر کہا کہ تو خدا سے نہیں ڈرتا کیوں اس غریب کو مارتا ہے جب امیہ نے کہا کہ یہ سب تمہارے بگاڑے  
 ہوئے ہیں اور جو تمہیں ترس آدے ہے تو اسے مول لیلو جب حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ میں نے مول لیا  
 بول کیا قیمت اس کی لیا کہ امیہ نے کہا کہ دس ہزار درم اور تمہارا غلام کار باری لون گاہ حضرت صدیق  
 نے قبول کیا اور وہ غلام کار باری تو بڑا تھا لیکن کافر تھا کہ اسلام نہیں قبول کرے تھا دس ہزار درم اور  
 وہ غلام دیکر حضرت بلالؓ خرید کر کر آؤ کر دے جب امیہ نے کہا کہ جو کوئی مجھے دس درم تک دیتا تو میں  
 بلال کو بیچ دیتا کہ تنے کہ کام کا غلام سمجھا کہ اتنے دام اور غلام اس پر لگائے اپنے فرمایا کہ تو ہی ہو گیا تو کیا جا  
 اللہ والوں کی قدر کہ جو مجھے مانگتا سوئی دیتا تو جو ک کیا اتنے ہی پر راضی ہو گیا اس طرح سے سات غلام آزاد  
 اور چنان پیغمبر خداؐ نے کہا وہیں مال قربان کیا اور رقبہ کی یہ صورت تھی کہ جب پیغمبر خداؐ نے کہ چوڑا کہرا ہا بلک  
 سب ایک قلم رخ کر پیغمبر خداؐ کی صحبت اختیار کر می اور موثر صحبت سے ایسے تھے کہ بعد عشا کے مرقم  
 میں بیٹے وقت فجر کے سر اوٹھا کر کہی ایک آہ کہینچے تو پڑوسن اون کی بی بی کے پاس  
 آکر افسوس کرتی کہ تمہارے آج فجر کو کلیے کے کباب کی خوشبو میں آدے ہی تھے من نہ دیکھو چکا اور  
 پیغمبر خداؐ کے رفق کو خوب سمجھتے تھے جیسی جس دن کہ یہ آیت اتری اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ  
 وَ اَمْتَمْتُ بِحَبِیْبٍ مِّنْ جَمْعٍ یَّسِیْنِ اَجَلْکَ دن کامل کیا یعنی پورا کر دیا میں نے تمہارے واسطے دین تمہارا  
 اور تمام کر می میں نے اور تمہارے نعمت اپنی تو جب حضرت صدیقؓ دمانی دیکر روئے کسی پہچان





پیغمبر خدا کی رسد پر پڑی جب پیغمبر خدا کی پوجا کہ اس کو کرم ہو نیکا کیا سبب جب ظاہر کیا کہ یا رسول اللہ  
 میرے سامنے ڈسا ہے جب پیغمبر خدا کی دعا کری اور اللہ تعالیٰ نے انہیں شفا کری سبب پیغمبر خدا کی فرمایا انہیں  
 حدیث کنت صا حبی فی الغار وانت صلح علی الخو بہ حدیث مشکوٰۃ میں ہی ترجمہ یعنی نوسا ہی صلح  
 ہے غار میں اور تو ساسی میرا ہی حوض پر اور مال کا ہی بڑا احسان کر نوالا میرے برابر ہو کر ہے یہ حدیث  
 بخاری میں ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے حدیث خیر المسلمین کا لا ابو بکر اعتق بلکہ وہ مکتفی  
 فی ذلک الخیر ترجمہ یعنی مسلمانوں میں خوبال والا ابو بکر ہے کہ جسے بلال کو آزاد کیا اور جو میں سوار کر لیا  
 کہ ہجرت کی میں یعنی مدینہ میں اور ایک روز پیغمبر خدا سے حضرت ابو بکر نے پوجا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ جو نسا عمل جسے  
 کیا ہے اسی عمل کی دروازے بہشت میں اسے بکار نیگے اور کوئی ایسا ہی ہوگا کہ جسے سب  
 دروازوں سے بکار نیگے جب پیغمبر خدا نے فرمایا انہیں حدیث اگر جو ان تکون صنتکم  
 ترجمہ یعنی مجھے امید کہ ہو دلیگا تو انہوں سے سوال حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی نے ہی کچھ کیا  
 ہے انہوں نے ہی جواب مجھ بخاری میں اسناد صحیح سے آیا ہے کہ حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ فی دنیا  
 ہے قول کہ خیر الناس بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر ثم عمرؓ اور اولیٰ بی محمد بن  
 حنفیہ رضی اللہ عنہ نے کہا ثم انت انت قال انا کا حد من المسلمین ترجمہ اسکا یہ ہے کہ سب دوسروں  
 سے اچھے بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ابو بکر میں اور انکی پیچھے حضرت عمر میں اور محمد بن حنفیہ نے  
 کہا کہ حضرت عمر کے پیچھے تم ہوگی جب آپ نے فرمایا کہ میں ایسا ہوں کہ جیسے او سلمان ہو چکا او تکمیل الایمان  
 میں یہ لکھا ہے کہ حضرت مرتضیٰ علی نے فرمایا ہے کہ خبر دار ہو جو میں نے سنا ہے کہ بعض آدمی بھی بُرائی دیتے  
 ہیں جو کوئی مجھے حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر پر بُرائی دلیگا وہ ہمت والا ہے سزا اور سکو ہمت لے جو اسے  
 کی سی دی جا ہے گھیل میں ہی دار قطنے نے لکھا ہے کہ ابو جحیفہ حضرت مرتضیٰ علی کو سب سبھا ہے  
 اچھا کہا کہ میں تھی اور لو کو ن سے انہیں منع کیا وہ بزرگ دلیکر ہو کر حضرت مرتضیٰ علی کی پاس گئے  
 حضرت جناب ولایت نے پوجا کہ تم آج دلیکر ہو جو ابو جحیفہ فی حقیقت حال کی بیان کری عجب  
 جناب ولایت ادن کا ہتہ کہہ کر گھر میں لے گئے اور فرمایا کہ بعد پیغمبر خدا کی اس امت میں سب سے  
 افضل حضرت ابو بکر صدیق ہیں اور ان سے پیچھے حضرت عمر ہیں جب حضرت ابو جحیفہ نے کہا کہ  
 اسبجہ بہ بات تمہاری زبان سے منسلک تو اب میں جیسے خرہوں گا جب حضرت مرتضیٰ علی  
 کرم اللہ وجہہ منہ پر سوار ہو کر شہر کو فہ میں اپنے خلافت کے وقت فرماتے تھے کیسا  
 سے اپنے بعد خدا کے اس امت میں حضرت ابو بکر صدیق ہیں اور پیچھے ہیں



ہوئی جواب جب ترسیدہ برس کی الکی عمر ہوئی مجاہدی الآخر کی سالوین مارچ پیر کے دن ایک دن  
 تہہ سے بانی سے غسل کیا وہ رت ہی جا رہے کی تھی تپ اور سرواہ ہو گئی سندرہ دن آزاری پڑے  
 رہے اس میں باؤن میں ہی درد ہو گیا اور جہان ساپ نے کاٹا ہوا وہ جگہ ہی لٹا لی جب ایک روز  
 بی بی عائشہ کو کہا کہ تیرے دوہائی اور دوہین میرے پیچھے رہی ہیں تو ان کے قبیلہ پروری کر لو جب  
 بی بی عائشہ نے کہا کیا کیا ہیں تو میری ہے اور وہ سری کہاں ہے جب آپ نے فرمایا کہ بی بی میری محل سے ہے  
 شاید کہ بی بی جتنے فی الواقع بی بی ہی ہوئی جب وفات آپ کی نزدیک ہوئی لوگوں کو بلو اگر وصیت کری کہ جو  
 مر جاؤں تو میرے جنازہ کو حضرت پیغمبر خدا کے روضہ کے روبرو لیجاؤ اور پکار کر کہیو اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَبَا  
 ابوبکر صدیق تمہارے دروازہ پر آئے ہیں اگر آپ سے دروازہ روضہ کھلے اور ان ہو جاؤ تو مجھے اندر  
 روضہ کے دفن کیجیو انہیں تو جنت البقیع میں گور غریبون میں رکھ دے پھر اور سندرہ دن تک ماہ غار کوئی نہ  
 گیا اور بائیسویں ماہ پیر کے دن بہت ماندے ہو گئے اسی رات منگل کے جب وفات پائی جو کل تیرہ سال  
 سال تھا جب تسلیانوں نے ان کا جنازہ تیار کر پیغمبر خدا کے روضہ کے روبرو لیجئے موافق وصیت کے کہا  
 اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یا رسول اللہ چائیک غیب سے آواز آئی کہ صَاحِبُ الْحَبِیْبِ اِلَی الْحَبِیْبِ  
 یعنی ملاؤ دوست کو طرف دوست کے یعنی پونچھاؤ دروازہ روضہ کا کھل گیا جب پیغمبر خدا کے لئے  
 ہاتھ کیطرف اونہیں دفن کیا اور پیغمبر خدا بارہویں وفات کو سد مارے تھے اور دو برس میں  
 دس من بجے حضرت ابوبکر صدیق مارے تھے ہو چکا سوال: اخیر نماز کس نے پڑائی جواب حضرت  
 عمرؓ نے پڑائی اور غسل حضرت مرتضیٰ علیؓ نے دیا تھا جبکہ خبر وفات حضرت ابوبکر صدیق کی حضرت  
 مرتضیٰ علیؓ کو پہنچی تب بے اختیار آتا ہوا انکے جاری تھے اور جہان لاش حضرت ابوبکرؓ کی تھی  
 وہاں جلدی علیؓ ہی تھی آتی تھیں اور یہ بات کہتے تھے البوم افطقت خلافة النبوة لیسعہ آج  
 ٹوٹ گئی جانشینی نبوت کی اور جبکہ لاش حضرت ابوبکر صدیق کی پر گئے سب آدمی واسطے تعظیم کے  
 اوٹھ کھڑے ہوئے اور آپ نے وہاں کھڑے ہو کر کہا کہ رحمت کرے تمہارے اور  
 اللہ تعالیٰ اسے ابوبکر تم وہ شخص ہو کہ رسول خدا کے تمہارا ساتھ چارہ کہنے تھے اور تمہیں اپنا  
 جانتے تھے اور اپنے من کے ہمد کی باتیں بتاتے تھے اور تمہارے دیکھنے سے چین اور راحت  
 پاتے تھے اور تم وہی شخص ہو کہ اسلام کے پیغمبر ہو اور ایمان تمہارا نزل ہے اور حقین تمہارا حکم ہے  
 اور دین کے کام میں سب سے غنی ہو اور اپنے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہو اور کوئی راہ پیغمبر کی پر  
 تم سا پیا نہ رہا اور سنت پیغمبر کے رعایت میں تم سا احتیاط کرنے والا نہ رہا اور یہ صحابہ کرام

ف  
 حضرت ابوبکرؓ  
 پیغمبرؐ سے اس  
 سب سے  
 رسولؐ کی طرف

رونی گئی سوال بعضی را فضی و نہیں کیا کہی میں جواب سنے کہ آدمی آزاد بعضوں کا ویرہ ہر وقت  
 ایسا ہوتا رہا ہے کہ جناب مالک حضرت اللہ تعالیٰ کی جناب میں جو کچھ کہی میں آیا سو کہتی رہی اور جناب غیر مالکی  
 میں بھی جو نصیحت اون سی سنی تو لالچ کہا اور معجزہ دکھایا تو انہیں جادو گر کہا اور صبر کیا تو زمانہ ساز  
 کہا اور جو قتل کا حکم کیا تو ستم کار کہا وہی شتمہ کہ جو اگلی کا فروں سے کہا تھا تو را قضیوں اور خارجوں نے  
 پچھلے کا فروں کا نام روشن کیا کہ ہر ایک اصحاب کو کسیکو جو صریحا اور کسیکو جو طبعی کر کر کہا تھا شروع  
 کیا اور آب اپنے بڑے غفلوں کو بغل میں مار کر شرمندگی دور کرے جیسے بعضے کنجیان کہتی ہیں کہ قربان  
 کریں اوس فدا فی کفین کو کہ جسے نکاح پر مہو کر مقید ہو گئے اور اپنے آپ کو برداری میں کہودی تو اونکی  
 طعن جو ہٹے میں اور جو حضرت ابوبکر صدیق پر بیان کرتے ہیں یاد کہہ پہلا طعن یہ کرتی ہیں طعن  
 پچھلا ابوبکر صدیق انکے روز منبر پیغمبر خدا کی پر خطبہ پڑھتے تھے اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین  
 نے کہا کہ تم منبر ہماری ناناکا پر سے اترتو تو جو وہ لیاقت امامت کی کہتی ہو حضرت حسین منع نہ کرتے  
 جواب یہ بات تمہاری چوٹی ہی کیونکہ حضرت حسین اون دنوں بہت چھوٹے تھے کہ حضرت  
 امام حسن تیس سال ہجرت پیدا رمضان میں ہوئے تھے اور حضرت امام حسین چوتھے سال ہجرت  
 میں شب برات کی مینے پیدا ہوئے تھے تو وفات حضرت کی گیارہویں سال ہجرت کی ہوئی عجب  
 وہی مذہب ہے کہ قول اور فعل کہ جو لڑکا نابالغ آٹھ نو برس کی سے ہووے اس کو ایسا اعتقاد  
 کریں کہ حکم دے جاری کریں کہ جو بڑی اونکی کریں اوسے رد کریں ایک یہ کہ لقیہ اونکی نزدیک واجب  
 اوسکو ترک کیا اور دوسرے پیغمبر خدا نے حضرت ابوبکر صدیق کو کہہ تجھ کو نماز کی امامت واسطے بڑے  
 کے روزے پیر کی دن تک کہ روز وصال حضرت کا ہے خلیفہ کیا تھا کہ اس میں نماز جمعہ کی  
 اور خطبہ بھی اونہوں نے پڑھوایا تو اوسے رو کیا اور تیسرے حضرت مرتضیٰ علی کساوی کے  
 بزرگوار ہیں کہ اونہوں نے اون کی پیچھے نماز پڑھے اور خطبہ اور جمعہ اون کا روا  
 رکھا تو یہ سب باتیں مدثر امین تو یہ بات اونکی چوٹی ہے اور یہ تقدیر کہ جو کچھ کہتے تھے چوٹی  
 طعن تسبیح کا نہیں کیونکہ لڑکوں کا قاعدہ ہے کہ جو کسیکو اونکی بڑی فی ایک چیز دی ہو تو اوسے دیکھ کر مانگتے  
 لگتے ہیں کہ یہ میرا تواری ہی تم میں دو تو اس فول ہی لڑکوں کی دلیل چیز کے پھر لینے کی نہیں  
 ہوتی اور جو کہو گے کہ وہ بڑے ایسے نہیں کہ اون کی بات نہ مانئے تو دیکھو کہ سب میں  
 بڑے پیغمبر میں اونکو بھی نصیب بلوغت عمر کے اون کی جالہ پکڑنے کو سند پکڑنے کی حق میں سنت لڑکا  
 بن کی سند نہیں رکھتے حدیث الصبی صحیح دیکھو کان نبیگا ترجمہ



لیعنے لڑکا لٹکا ہے اور اگرچہ پیغمبر موعظین دوسرا یہ ہے کہ کہیں میں کہ حضرت ابوبکرؓ کی وقت میں مالک بن نویرہ مسلمان کو خالد بن ولیدؓ کہ امیر الامر حضرت صدیقؓ کے گتے ناحق قتل کر کر اوسکے قبیلہ کو کہ جو خوب صورت بہت ہے اوسی رات نکاح کر کر مجامعت کر سی اور عدس کے دن کہ چار مہینے دس روز ہوتے ہیں گزرنے نہ دے اور عدس کے اندر نکاح کب روا تھا کہ یہ انصاف حضرت ابوبکر صدیقؓ فی نکیانہ زنا کی حد ماری اور نہ انصاف مالکؓ کیا حالانکہ یہ اوپر واجب تھا اور بلکہ حضرت عمرؓ فی النکاح کیا اور کہا کہ میں مالک اسکا م کا ہوں تو اسی خالدؓ من قصاص جتہ سی لون جواب مسلمؓ اوہینو یہ بخت رافضیوںؓ فی اوپر رکھی سی اور اوپر قصاص لینا نہ تھا اور وہ قصہ لون تھا کہ حضرت خالدؓ فی لہجہ کہ درو اح بطاح کی سوچنی کہ جارون طرف فوجوں کی دور بھی اور پیغمبر خداؐ نے فرما رکھا تھا کہ تم جس کا لڑکا کے پاس لوٹ مار کو جاؤ تو باہر شہر کے کہڑے ہو کر نہا کرو اگر وہ ان اذان کی آواز سنو تو اوہیں نہ چکھ کر مارو اور اذان کی آواز نہ سنیں نہ تو اوہیں لوٹ مار کر دو اتفاقاً ایک رسالہ کا سردار ابو قتادہ انصاریؓ کو کر کر شہر بطرح کی طرف پہنچا اور وہ ان مالک بن نویرہ رہی تھا اور اوسی پیغمبر خداؐ کی طرف سے خدمت صفات کی لہنی کی تھی جب وہ شہر اوس رسالہ والوں فی مار لیا اور وہ مالک بن نویرہ ہی پکڑ آیا اور اوس کہا کہ تم مسلمان میں اور حضرت خالدؓ فی فوجوں کہا کہ کیا وہ ان اذان نوئی تھی جب قتادہ انصاریؓ فی کہا کہ مہنے تو نہیں سنی تھی اس میں وہ ان کی اوڑ پاس کی گانوں والے ثابت ہو کہ جو مالک ہی الیہ شخص سے کہ جسد پیغمبر خداؐ کے وفات یہاں سنی تھی جب اس مالک فی خوشی کر کر راگ رنگ کر دیا تھا اور ب خوشی کے سامان کرواے تھے اور اپنے برادری میں جس جس سے صدقات لئے تھے اولے ہیرو دے تھے اور کہا تھا کہ اوس شخص کی آفت سے تم چھوٹی اور حضرت خالدؓ کی وقت ہی پیغمبر خداؐ کی حق میں امانت کا لفظ جیسے کافر اوس وقت بولتے تھے بولا جب حضرت خالدؓ کی نزدیکی نہ تو اوسکا ثابت ہوا تب اوسی قتل کیا اوسا ہی قتادہ خدا بکر مدینہ آئے اور خطا خالدؓ کی ثابت کر سی جب حضرت عمرؓ فی کہا کہ یہاں قتل مالک کا مواء حضرت خالدؓ رضی اللہ عنہ کو قصاص اور حد جائے تب حضرت ابوبکر صدیقؓ فی خالدؓ رضی اللہ عنہ کو وہاں سی حضور میں بلوایا اور رد لکای کر سی جب سارا قصہ دین دریافت کیا تب حق بجانب خالدؓ کی پایا تو متعصن حال اون کی کی ہو ٹر اور منصب امیر مر کا بحال رکھا تو اب اس قصہ میں تامل کر کر سمجھ کہ حضرت خالدؓ پر قصاص کب ہوتا ہے اور حد نہا کی کب ماری ہی اب استبراء ہے کہ استبراء کب جزیئہ نکاح کا ضرور تھا تو حضرت خالدؓ رضی اللہ عنہ نے انتظار کو نہ کیا تو جواب اوں کا یہ ہے کہ یہ طعن حضرت خالدؓ پر ہے اور حضرت

زمین کی جسی ہی ہے، دراصل اس نے کہا:

ابو بکر صدیقؓ پر نہیں کیوں کہ حضرت خالدؓ معصوم نہ تھے کہ اون سے گناہ نہ ہو اور امام عام ہی نہ تھے اور باوجود اس کے جو روایت کرتے ہیں کہ حضرت خالدؓ نے اوسیر ذجاء کیا کہ کسی معتر کتاب بن نہیں پاتا اور جو کسی غیر معتر کتاب بنایا جاتا ہے تو جواب ہی اوسکا اس روایت کے ساتھ وجود ہے کہ اوس عورت کو مالک کے ایک بیٹے طلاق دیکر قتل کر رکھی تھی جبکہ وہ قتل ہوا تب معلوم ہوا کہ بعد طلاق کے عدت اوسکی گزر چکی تھی بلکہ حشم بداندیش کہہ کر بدبادہ عیب نامہ بدشہر شہر در نظر نہ رہی کہ دشمن کی آنکھ میں لاکھ ہنر نہ کہا ہے دین اور عیب بینی کا نام شاہر جا کرتا ہے اور حضرت خالدؓ بن ولید نے شام کی اور روم کی لڑائی مارتی پیغمبر خداؐ نے اہلین سیف الفسریا تو یہ تمہاری خاطر میں نہ آیا اور مالک بن نویرہ نے کہ مرتد ہو کر پیغمبر خداؐ کے وصال کی شادی کر لی اور لے ہوئے بیسے اوسے کافر دیکھ کر پھر تو اوسکی بھراہی ہو گا و پھر تم کرنا پسند کیا اور اوسکو جو بھیا اور بڑے اوسکی بی بی کے داد خواہ لکھڑے ہوئے جواب دو سر لیتے کہ بیٹے مانا کہ وہ مالک تھے نہ ہوا تھا اور حضرت خالدؓ کو شبہہ پڑا تو ہی حضرت خالدؓ پر قصاص سنیں آنا لیکہ شبہہ قصاص کو دور کرتا ہے اب تم بتاؤ کیا تمہارا ہمیں علماء دین امامیہ اور شیعہ کے اور اہلسنت کے صورت اس مسئلہ میں کہ مالک سے ظاہر ہوئی ہے اور دوسری حرکت کوئی روز عاشور سے میں خوشی اور شادی اور کلمات امانت کی جو حرکتیں کہ جناب حضرت امام حسینؑ کی میں اور حقارت اوسکی جناب کی اور خاندان اور اولاد بتول کی کہ اوس دن مصیبت میں ہاتھ ظالموں کے گرفتار ہوئے تھے بیان کرے تو اوسے پیرا دین سے کہو تو فہما اور جو کوئی ایسی حرکتیں اور سے دیکھ کر اور کافر سمجھ کر اوسے مار ڈالے تو اوس سے قصاص لینا آتا ہے کہ نہیں جواب تیسرا یہ کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ خلیفہ پیغمبر خداؐ کے تھے اور کسی شیعہ شنی کے نہ تھے کہ کسی کی خواہش کو موافق اور نہیں کیا جاہا بلکہ موافق سنت رسولؐ لے لے گئے انہیں کرنا تھا سو کیا اور تم نے سنا نہیں کہ حضور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو حضرت خالدؓ بن ولیدؓ سیکڑوں مسلمان مفت مرتد ہوئے انکے شبہہ سے مار ڈالے تھے اور پیغمبر امت معرض اوسے ہوئے چنانچہ بلبل تواریخ و سیر کی کتاب میں یہ ثابت ہے اور قصہ یہ تھا کہ حضرت خالدؓ کو پیغمبر خداؐ نے ایک لشکر کا امیر کر بھیجا تھا اور اوسکی دور ایک قوم پر گئی وہ قوم پہلے مسلمان ہو گئی لیکن مسلمانوں کے قاعدہ اچھی طرح واقف نہ ہوئی تھی جبکہ اوسنے مسلمانوں کا مقابلہ ہوا اور ہتھیار کی نوبت پہنچی جب اوسے بولے کہ صبا ناما بیٹے کہ تم بگڑے گئے بگڑ گئے اور اوسکی مراد یہ تھی کہ اپنے باپ دادا کے دین سے کہ کفر تھا اوس پر گئے اور حضرت خالدؓ نے کہا کہ اہلین فسل کرو کہ یہ دین اسلام سے پر گئے اور عہد الہدین عمر رضی اللہ عنہ کہ جو اوسہوئے مال بھار اوسہوں نے نقد کر لی اپنے لوگوں کو اور کہا کہ دیکھو کوئی ہمارا نصین نمسا رہو اور نہ بکرو

اور جب یہ خبر پیغمبر خدا کو پہنچی تب حضرت عصفہ ہوئے اور فرمایا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَسُیْ اِلَیْکَ فَاغْنِیْ عَنِ الدَّیْنِ  
 یعنی ابھی برسی ذمہ ہوں طرف تیری اوس سے کہ جو کیا خالدؓ نے اور جب یہی حضرت خالدؓ پر قصاص  
 نہ جاری کیا اور نہ دیت دلائی کو نہ کہ شہہ کفر کا اون کے دلیمن پر کیا تھا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ باوجود  
 ایسے شہہ قومی کے جو ایک خون کیا کو نہ کہ تعرض کرتے تو کیا دی ہوئی ادباً وجود اوس کے مالک کی  
 دیت بیت المالؓ دلا دی اور چوتھا جواب یہ کہ جو ایک خون کی درگزر سے لائق خلافت کے آدمی نہ ہو تو  
 حضرت عثمانؓ کے فونی کو قصاص میں نہ مارنے سے کہ وہ ان کچھ شہہ متوہم تھا حضرت علیؓ پر حرف آوا  
 اور عم اہلسنت اور جماعت میں جبکہ حضرت مرتضیٰ علیؓ پر اس مسئلہ کا حرف نہیں بکڑتے تو حضرت  
 ابوبکرؓ پر کرب حرف بکڑیں تو ان پر الزام نہیں عاید ہوتا اور پانچواں جواب یہ ہے کہ خون کا قصاص جب  
 ہوتا ہے جب کوئی وارث مالک کا دعویٰ خون کا حضرت خالدؓ سے کرتا تب حضرت ابوبکر صدیقؓ  
 پر قصاص کرنا واجب ہوتا بلکہ اوس مالک کا یہائی ہمہ میں نویرہ کہ حضرت عمرؓ میں الخطابؓ پاس آتا  
 تو محبت اور عشق اسے یہائی کا حضرت عمرؓ سے بیان کرتا اور عشق کے نعرہ مارتا اور شعر پڑھتا اور اسے حضرت  
 عمرؓ کے روبرو اقرار کیا کہ وہ مرتد ہو گیا ہوتا تو اس واسطے مارا گیا وہ بات کہ جو حضرت عمرؓ کے منہ سے حضرت  
 ابوبکرؓ کے حق میں نکلی تھی شرمندہ ہو کر کہی کہ حضرت ابوبکرؓ نے جو کیا وہ عین لوٹا ہوا شاہد اس بات کا ہے  
 ہے کہ حضرت عمرؓ ایسی کچھ مضبوطی اور جاری کرنے حکم شریعت کے رکھتے تھے کہ ان پر ہے اور کہی  
 خالدؓ کی متعرض اس قصاص کے نہ ہوئے اور آخر امرائی اون کی قائم رہی طعن میں اس پر ہے  
 کہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اسامہ کے لشکر سے مل رہے تھے باوجود اوس کے کہ پیغمبر خداؐ نے آپؐ اوس لشکر  
 کو حضرت فرمایا تھا اور نام نام آدمیوں کو تعینات کیا تھا اور آخر دم تک تاکید مبالغہ سے کرتے تھے اور فرما  
 تے **سَدِّیْثُ جَمْعُ زُجَاجِشٍ مَّسَامَہٌ لِّعَنْ اَللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ** یعنی تیاری کرو تم لشکر اسامہ کی لغت  
 اس کی اوس پر کہ جو اخراج کرے یعنی پہرنا اوس سے کہ جب حضرت ابوبکرؓ نے تیاری نکری جواب  
 اس طعن کا یہ ہے تم جو طعن حضرت ابوبکرؓ کی طرف کس چیز سے کرتے ہو کیا اونہیں نے تیاری نکری کی  
 اور ون تیاری کری اور وہ بہتہ رہے جو یوں کہتے ہو کہ اونہوں نے تیاری نکری تو جواب یہ ہو کہ نہ کیا  
 کی لشکر کی تیاری حضرت ابوبکرؓ نے برخلاف مرضی سب صحابہ کے کری تھی اوسکی تفصیل یہ کہ تاریخ  
 جہنم بن صفر کی پیر کے دن حضرت نے حکم کیا تھا لوگوں کو کہ رو مبون سے واسطہ  
 بدے زید بن حارث کے لشکر جنگ کی تیاری کرو اور منگل کے دن اسامہ  
 بن زید کو اوس لشکر کا امیر کیا اور بدہ کے دن کہ اونیسویں صفر کو حضرت

ماندہ ہوئے اور مازون ہی نے عرۃ واہے دن نشان درست کروایا **شب**  
**اَعَزُّوْا لِلّٰهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ** ترجمہ یعنی غزا  
 کرو ساتھ نام اللہ کے بیچ راہ خدا کے اور قتل کرو او کو جو کافر ہوا  
 ہے اللہ تعالیٰ سے اور اسامہ نے وہ نشان اپنے ہاتھ میں لیکر باہر  
 نکلا اور بریدہ ابن الحصیب سلمے کو دیا کہ تو اوٹھ آیا کر ایک جرف  
 گاونہ ہے اوس میں بڑہ کیسا لو کہ لشکر جمع ہو جاوے اور حضرت  
 ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
 اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد ابن وقاص رضی اللہ عنہ  
 ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ابن الجراح اور سعد رضی اللہ عنہ ابن زید اور قتاوہ بن نعمان  
 رضی اللہ عنہ اور سلمہ ابن السلام رضی اللہ عنہ ان سپہوں نے تیار سے کرے اور  
 پیش خمیہ باہر بھیجا یا جاہلین تھے کہ وہاں سے کوچ کریں کہ جمع  
 ہو چند سے کو مرض حضرت کا زیادہ ہو گیا تو سب کو ہتھکڑیا ہوا  
 اور بدہ کے رات دوسرے شب جمعرات کو عشا کے وقت حضرت  
 ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مناز پرہ واسنے کی خدمت سپرد کے اور  
 اتوار کے دن دسویں وفات کے حضرت کو ذرہ سوختا ہو گیا  
 تھا جو ن سے مسلمان کہ اسامہ کے تعینات ہو گئے تھے پیغمبر  
 خدا سے رحمت ہو کر باہر آئے اور اسامہ کو بے حضرت نے  
 گلے لگا کر دعا کر کر رخصت کیا اتوار کے دن لہب زیاد نے  
 مرض کے بعد رخصت کے پہر گئے وہاں سے رستے اور  
 پہر کے دن فجر کو جب اسامہ بن زید سوار ہونے لگے اور  
 لشکر کے کوچ کے تیار سے ہوئے جبہ ام ایمن اسامہ  
 کے مانے ادھون کے پاس قاصد بھیجا تب ادھون کو  
 خبر دے کہ جناب حضرت پیغمبر پر حالت نزع کی ہے  
 جب اسامہ اور سب اصحاب گرتے پڑتے اگلے پہرے  
 اور بریدہ ابن الحصیب نے وہ نشان حضرت کے دروازہ پر

کھڑا کر دیا جبکہ جناب سرور ایذا دیناے کوچ کر گئے بعد وفات حضرت کے  
خلافت کا کام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوا جب آپ نے فسر پایا  
کہ یہ نشان اسامہ کے دروازہ پر کھڑا کرو اور بریدہ مذکور کو حکم کیا کہ  
تو اسامہ کے در پر کھڑا ہو کر شکر کے لوگوں کو اکہٹا کر کر باہر نکال  
اور اسامہ بنے کوچ کرے پھر اسامہ بنے شہر سے باہر نکلا دین  
جرفا میں پھر ڈیرے آگئے اس میں مدینہ منورہ  
کے اندر خبر ہوئی کہ بعض قبائل عرب کے مزد ہو گئے  
اور مدینہ منورہ پر دوڑ گیا چاہتے ہیں اور بعض مہاجرین نے  
حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صلاح دے  
کہ اس وقت شہر سے نکل کر اتنے دور دراز سے مہم پر  
جانا مصلحت نہیں ایسا نہ ہو کہ تم باہر جاؤ اور گردے  
عرب کے لوگ مدینہ منورہ ادا م اللہ شرفہ و تعظیمہ  
خاں جان کر دوڑ پڑیں اور شہر کو مار لیں تو بڑا فساد  
ہو جائے گا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ نے قبول نہ کیا اور فرمایا کہ جو کوئے ہمیں کہے کہ سب  
شکر اسامہ کے بھیجے ہمیں مدینہ منورہ میں جاؤ  
لقمہ کرے گا تو قبول ہے لیکن پیغمبر خدا صلی اللہ  
علیہ وسلم نے کہ جو اسامہ کا شکر بھیجا ہمیں آیا تھا تو اسکا  
خلافت ہمیں روا نہیں لیکن ایک بات کے پروا نہ  
اسامہ سے چاہئے اگر صلاح ہو تو حضرت عمر رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ کو ہمارے پاس واسطے محافظت  
مدینہ منورہ کے اور مشورت کے چوڑ جاؤ  
تب اسامہ نے قبول کیا اور حضرت عمر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کو چوڑ گئے اور غزوہ ربيع الثانی  
کو کوچ کیا پھر بات مد و ضحیٰ الاحباب اور حبیب

تواریخ سنی اور شیعیہ میں موجود ہے یہ بات تمہاری طوفان ہے اور دوسری وجہ سے ہوتے  
 لیے رفاقت اسامہ کی سے کیوں پیشہ رہے اسکے کتنے ہی جواب ہیں پہلا جواب یہ ہے کہ جو  
 سردار کسی شخص کی کدم تعیناتی بولتی ہے اور پھر وہی سردار اسی شخص کو خدمت حضور کی فرما دیتا ہے  
 دریافت ہوتا ہے کہ اسکی خدمت تعیناتی توقوف ہوئی اور حکم اسلام سے ہو ایسا ہی وہی مقدمہ ہوا  
 کیونکہ جناب رسالت نے جبکہ حضرت ابوبکر صدیق کو اول مرض میں ہمارا اڈا اس لشکر کی جدا کیا تھا اور ساتھ  
 اسامہ کی تعینات کیا تھا جبکہ مرض پیغمبر خدا پر زور ہوا تب اسامہ اور اسکی ساتھیوں کی چلنی میں ڈھیل مانی  
 تھی اس میں حضرت ابوبکر کو خدمت نماز امامت کی سپرد ہو گئی اور اس مہم میں شغل ہوئے اس میں پیغمبر خدا  
 نے وفات پائی تعیناتی حضرت ابوبکر کی موقوف ہو گئی تھی چلنا نہ چلنا برابر رہا اور شریعت میں مشہور ہے  
 کہ اعداد جہاد کا فرض کفایہ ہے تو تیار رہ کر نی لشکر اسامہ کی اسی قبیلہ سے تھے اور جواب  
 نہ ملے اور تیار رہی پوری کر دے تو اوپر کچھ لازم نہ آیا اور کافرون اور مرتدوں کا فتنہ مدینہ دور کرنا فرض  
 عین تھا اب جو حضرت ابوبکر مدینہ کو خالی کر کے چلے جاتے لشکر کی ساتھ تو فرض عین ترک ہوتا اور  
 جو حضرت ابوبکر صدیق نے فرض کفایہ کو اگر فرض عین کو واسطے ترک کیا تو یہی حکم شریعت تھا بلکہ جو کوئی  
 کسی کو ایک بھلی کام پر قائم کرتا رہے اسکا ثواب اسے ہی ہوتا ہے اور حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)  
 اور لوگوں کو تحریص کیا تو اس فرض کفایہ کا یہی ثواب اسکی نامہ اعمال میں لکھا گیا اور جواب دوسرا  
 یہ کہ جو بادشاہ کس طرف لشکر کو تعینات کرے اور عین تیاری سفر میں بادشاہ مر جا اور دوسرا اور  
 بادشاہ اس کی گدی پر بیٹھے اور دوسرا بادشاہ کوئی امر اور کو تعیناتوں میں سے واسطے اصلاح  
 ممالک دولت کی حضوری میں رکھ لیتے تو وہ دوسرا اگلی کی مخالفت نہیں کہتا و مان جو وہ سردار کہ پہلے  
 بادشاہ نے لکھا نہیں کیا تھا اسے موقوف کرے یا اس مہم سے سستی کرے یا اون جو لیون کر  
 صلح کر لے تو البتہ خلاف ہوتا اور اگر اس مقدمہ میں حضرت ابوبکر نے کیا تو یہی درست ہے کیونکہ  
 حکم پیغمبر کا اس امر میں از باب شریع اور وحی قطعی کی نہیں اور جو یہ حدیث ہے لکن اللہ من یخلف  
 عنہا اول تو اہل سنت اور جماعت کی کتابوں میں کہیں یہ موجود نہیں اور جو ہم نے  
 فرض کیا کہ اگر آپ یہ فرماتے تو یہی اسکے یہ معنی ہوتے کہ اسامہ کو اسکی جہاد  
 اور دیون کی مہم میں زید بن حارث کے بدلہ لینے سے پہلو مارنا حرام ہوتا اب جو حضرت  
 ابوبکر صدیق امیر المؤمنین ہوئے تو انہیں باہر جانا ایک لشکر کے ساتھ  
 نہ رہا اور بعضے فارسیوں نے ان کو جو علم حدیث سے ماہر نہیں ہر ایک کے کہنے سے اہل

مسند پر الزام نہیں آتا کیونکہ امتیاز حدیث کا اہل سنت اور جماعت کے نزدیک جب ہے کہ بت حکم صحیح مسند محدثین کی میں وہ حدیث باقی جاوے تو صحیح ہے اور بغیر سند کے حدیث شریعہ ہمارا وہ نام صحیح ہے اور جواب تیرا یہ ہے کہ پیغمبر خدا کی وفات پہلے حضرت ابو بکر کو منصب کا پلٹ ہو گیا تھا پہلے ایک مومن تھی اب خلیفہ ہو کر پیغمبر خدا کی جگہ بیٹھے جو کسی کو منصب پلٹ ہو جا تو احکام ہی جاری دوسرا ہوتا ہے اور پہلا حکم نہیں رہتا جیسے لڑکا بالغ ہو جا یا باؤ لے کو ہوش آ جا یا مسافر عظیم ہو جا یا غلام آزاد ہو جا یا رعیت امرا ہو جا یا فقیر غنی ہو جا یا عام لوگ قاضی ہو جا یا مالک کے بعد بالک ہو جا ایسی بہت ہی باتیں ہیں تو جب حضرت ابو بکر صدیق خلیفہ پیغمبر خدا کے ہوئی اور اونکی گدی پر بیٹھے تو انہیں اسامہ کے ساتھ کب لکنا تھا کیونکہ پیغمبر خدا نے اگر حیات ہوتے تو کب نکلتے یان تیاری کرنی لشکر کی پیغمبر خدا کا کام تھا تو حضرت ابو بکر صدیق نے یہی کر دیا اور جواب چوتھا یہ ہے نہیں بیٹھہ پڑا کہ حضرت ابو بکر کو حکم تھا کہ تم جب تک رومیوں سے لڑو اسامہ نہ میرے جدا اوس سے ہوجو اور پھر پیغمبر خدا نے یہی امامت کا اپنا مایب کیا اور نہیں کیا جب یہی وہ حکم تھا کہ نزدیک نہ پڑا اور پھر خلیفہ سب نے انہیں ٹھہرایا مہاجات خلافت کی اور مدینہ کی محافظت اور پیغمبر خدا کی ننگ و ناموس کی نگہبانی کا عذر یہی آپ کے بیان میں قبول نہ پڑا اور یہ شور نہ آیا کہ چوتھا رہے تو پیغمبر خدا کی آل کی نگہبانی کریں اور محافظت یہاں کی فرض تھی یہاں تک کہ اوسکی مدینہ میں رہے سے تو سا حٹکی فوج اسامہ کی ہووے تھی اور جو آپ چرہ جاسے تو کہہ رہے سے تسلی نہ تھی اور تھیں اللہ من تجلف عتقا جو رہتے ہواں قہ ماری کیا یون میں ہی نہیں جو جواب فکر کریں اور جو فرض کیا کہ ہوتا یہی لوہی اپنے عونی سہبا لو کہ من تجلف عتقا کے معنی تو یہ ہیں کہ جو کوئی پھرے اوس سے تو جو کوئی کا حرف عام ہی تو اپنے اصول کی کتابوں میں دیکھو کہ لفظ من کا عام ہے تو جو کوئی میں سب شامل ہیں اب حضرت علیؓ اور جتنے اوس وقت کے مسلمان تھے یہی شامل ہوئے ان کی ساتھ حضرت ابو بکر بھی ہوئی اور جو کہ یہ بات تعیناتیوں کو کہے تھی تو یہی سمجھو کہ کہتے ہو جھٹھن جھٹھن یعنی سب ہی کرو تم لشکر اسامہ کی جب تیاری کرو تو اؤ تو ساری ہی مجلس تھی اور سب مسلمانوں نے حضرت کا حکم تھا اور لعنت کے وعید جو نسلی ساتھ نہ ہوئی تم میں اون سب پر تھی کوئی جدا نہ ہوا اور جواب باخوان یہ ہے کہ تم اپنی کتابوں میں مخالفت حکم خدا کی سنکر حضرت آدمؑ اور حضرت یونسؑ پر یہی ثابت کرنے ہو اگر وہ حکم خدا کے ڈالنے سے پیغمبر ہے اگر پیغمبر خدا کے ایک حکم کے خلاف امام نے کہہ دیا یہ



بنی کا بنی یا نہ بنے: ہے طعن چو ہمارے کہ جو نہ ہوئی میں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حضرت  
 ابو بکر صدیقؓ بنی ہوئی بنی بنی کام قہن امام کا سردار بنی ہوا جو حضرت پیغمبر خدا کے روبرو ایک کام  
 مسلمانوں کی امام بنی لیا نہایت سبب انوں کی سرداری کی بیعت کب رکھتے ہوئے جواب  
 اوسلی بنی ہوئی دس دس ہیں پہلا حور یہی لہ یہ دعویٰ مہاراجہ ہنہ اور محض طوقان ہی سبب بل سبب  
 اور اور بنی اور شیعہ کی ثابت اور صحیح ہے کہ جب احد کی شکست ہوئی بت مدینہ منورہ بن ایک روز  
 خیر ہوئی کہ ابو سفیان مکہ میں جا کر نام ہوا اور مدینہ پر دوڑ گیا پتا ہوا کہ جب پیغمبر خدا فی کتنے  
 جریہ سپاہ لوگ مقرر کر کر اور صدیق اکبر کو ادون کا سردار کر کر اور انہیں رخصت کیا ہوا مقابلہ  
 جا کر ہے ہوئے اور جو بنے برس ہجرت کے لڑائی بنی نصیر میں ایک رات کو حضرت ابو بکر صدیقؓ  
 کو اپنے لشکر کا امیر کر کر آپ دولت خانہ چلے آئے تھے اور چھ سال ہجرت کے رب لڑائی قبیلہ  
 بنے لہان کو لکھ پیغمبر خدا کی آنے کی خبر سن کر اوس قبیلہ کے لوگ پہاڑوں پر چڑھ گئے تھے اور پیغمبر  
 خدا اکبر اور انہوں کی کاؤنیر ڈیرہ کیا اور ہر طرف اپنی دوڑیں بھین بڑی دوڑ جو کر غنیمت  
 کی طرف گئی بنی ادون کی سردار حضرت ابو بکر صدیق کو کر کر رخصت کیا ہوا اور چوٹی لڑائی بنی  
 کے واسطے جبکہ لشکر کو حکم ہوا اتنا دیر یہ تھا کہ دیکھ لوگ غنیمت اور اس میں جاوڑ بن اور امیر لشکر  
 کی حضرت ابو بکر صدیقؓ ہوئے اور موجودات لشکر کی انہیں کی طور پر ہوئی اور خیر کی بن  
 لڑائی میں جبکہ قلعہ کو گھیر لیا ہوا اور پیغمبر خدا کے آدمی سیسی کا در داوٹا اوس روز پیغمبر خدا  
 نے حضرت ابو بکر کو اپنا نایب کر کر قلعہ کے فتح کو بھیجے اور بڑی لڑائی اور روز کہانی او  
 سالوین ہجرت کی حضرت ابو بکر کو بنی کلاب کی بدوون پر بھیجے اور سلمہ ابن الاکوع کی سالہ  
 کو تعینات کر کی اونکی ساتھ کر دیا اور وہاں جا کر لڑائی کہانی اور ایک جماعت انہوں کی قتل کر دی  
 اور ایک گروہ کو قید کر لائے اور معارج اور حبیب اسیر میں آیا ہے کہ تبوک کی لڑائی بھی ایک عربی  
 بنی پیغمبر خدا کے پاس کو عرض کر دی کہ ایک دھار بنی رمل کی نالہ میں آدھی ہی کہ تمہاری لشکر  
 پر بخون مارا جاسی ہی تب پیغمبر خدا فی حضرت ابو بکر کو نشان اپنا دیا اور لشکر ادون کی ساتھ چڑھا  
 اور حضرت کیا اور جبکہ بنی عمر بن عوف میں خانہ جنگی ہوئی بعد ظہر کی پیغمبر خدا کو خبر ہوئی اور آپ نے اوصلا  
 کیو اسی شریف سے گئے اور حضرت بلال کو فرما گئے تھے کہ جو عصر کی وقت غارتگ ہمارا آنا نہ ہو تو  
 حضرت ابو بکر کو کہہ دیجو کہ لوگو کو نماز پڑھا دیوین اور عصر کے نماز حضرت ابو بکر صدیق فی شریانی  
 نوین برس ہجرت کے حج فرض ہوا ہوا اوس سال پیغمبر خدا کو کسے سبب سے القبا

کہ جس کی سبب سے وہ لیاقت نیابت اہل امامت کی کڑی تھی دوسرا طریقہ یہی کہ ان کو کسی زندگی میں پیغمبر خدا  
 نیابت تو بنی مقدار طعنے چوٹ ہے کیونکہ جو وزیر اور شیر ہوئے ہیں اور ان کی بی حاضر کام دین کا سرانجام ہوتا ہوا اور  
 دور و یازین پہنچا صلہ نہیں کیونکہ ان کی جدا ہونے سے کام بڑھتا ہے پیوستگی پیغمبر خدا فی ارشاد فرمایا ہے کہ حکم خد تعالیٰ  
 البان سے روایت کرتا ہے کہ میں نے پیغمبر خدا سے سنا ہے پیغمبر خدا فرماتی ہیں کہ میرا قصد تھا کہ آؤں مگر دور دراز ملک میں آؤں  
 سکھان دین اور فرائض کی پیروی جیسی حضرت عیسیٰ نے جو ایرون کو پہنچا تھا جیسا کہ ان مجلس فی عرض کریں کیا رسول اللہ  
 اس طرح کے آدمی کو حضرت مابرون میں ہی موجود ہیں جیسی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر حضرت فی فرمایا کہ ان سے غنما  
 میں الدین کا اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ ہمیں سترتا نہیں بنیران دونوں کی دین میں ماندہ شنوائی اور مینائی کی اور پیغمبر خدا فی فرمایا  
 کہ اللہ تعالیٰ فی ہمیں جہز فرمائے ہیں دو زمین والوں میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور آسمان والوں میں ایک جبریل  
 دو سر میکائیل اور شیراجو اب پہنچے کہ جو آدمی روبرو نہ ہو جیسی امامت کی لائق ہوتا تو یہ لازم آتا ہے کہ حضرت جبریل ہی  
 لائق امامت کے ہوں خدا کی امان اس بات سے کہ کوئی حضرت علی نے آؤں میں کہی کسی لڑائی میں نہیں پہنچا اور شعلی پہائی ان کی محمد  
 بن عبد اللہ تعالیٰ کیا تھا کہ باپ تہاری لڑائی اور جو کم کی جگہ میں ہیں جیسے ہیں آؤں میں کہی حکم نہیں کرتی کیا سب سے امام  
 زادہ منصف تھا اور ہوں نے فرمایا کہ باؤں کی اولاد میں حشمتیں ایسے میں جیسے بدن میں دو انگلیں ہوتی  
 اور ہم لوگ بجائے ماتہ پاؤں کے میں جب تک کام پاؤں سے نکلی آنکھوں کو بجائے بلکہ حبیب انسانی  
 ہے کہ آفت کی وقت ماتہ کو آنکھوں کی ذمال کرتا ہے طعن پانچواں یہ کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق  
 نے حضرت عمر کو اپنی جوتے میں لپکا لپکی کاموں کا خلیفہ کیا اور حالانکہ پیغمبر خدا کی وقت صدقات زکوٰۃ لینے کو  
 اور میں حکم ہوا تھا کہ معزول کر دئے جسے پیغمبر معزول کر دین اور سے خلیفہ کرنا خلاف پیغمبر کے ہوا جو  
 حضرت عمر کو معزول سمجھا کمال بی عقلی ہی کیونکہ جس کو کسی کام میں توفیق کرے اور وہ اس کو سرانجام دے  
 تو وہ خدمت ہی پوری ہوتی ہے اور اس شخص کو نہیں کہہ سکتے کہ اس کو توفیق ہی معزول ہوا اور نقصان  
 توفیق حضرت عمر ہی اسی قبیل سے تھا جیسے جب اخذ صدقات کا کام تمام ہوا توفیق ہی ان کی تمام ہوئی  
 اور جبرئیل ہی معزول ہوتی تو پیغمبر خدا موئے مجھے معزول ہو جاتے اور پھر امام ہی ہوئے مجھے معزول  
 کہلا جواب دوسرا یہ ہے کہ حضرت عمر معزول نہ ہی کیونکہ جیسے حضرت ابونہر حضرت موسیٰ کی آئے مجھے  
 معزول ہو گئے تھے لیکن نبوت نہیں جاتی رہی ہی ان میں لیاقت امامت کی رہی ہی اور حضرت پیغمبر خدا نے  
 فرمایا ہے کہ کان بعدی نبی کان عسر من الخطاب ان کی حق میں ارشاد ہوا تھا تو لیاقت ان کی  
 امامت کی گئی جو ایک اور ہے کہ میں نے کہا کہ امام کا پیغمبر خدا کی معزول کو سر فراز کرتے تو کیا قیامت ہی  
 مخالفت پیغمبر کی متنبہ ہوتی کہ جو پیغمبر یہ کہہ جاتے کہ ان ہی تقصیر ہوئی ہے کہ ہر کوئی اپنے میں

جب ابو بکر صدیقؓ انہیں خدمت دینی تو مخالفت القیہ ہوئی تو حضرت فی انہیں خدمت دینی کہیں منع نہیں کرتی مخالفت کہاں ہوئی اور جو حضرت نے یہ کہا ہوا اس کو نیکی بھی مخالفت سمجھو گے تو معلوم ہوا کہ بی بی عائشہؓ سی جو حضرت علیؓ کا جنگ ہوا یہ سی مخالفت حضرت کی سمجھو گے معاذ اللہ اس عقائد سے طعن چھٹا یہ بکاتی ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو تعینات تا بعد از عمر و ابن العاص کا اور اسامہ بن زید کی کیا اور ان دونوں کو ان دونوں پر سردار کیا اگر ابو بکرؓ اور عمرؓ کو لیاقت امامت کی ہوتی تو دونوں انکی سردار نہ ہوتی جو اب سے معلوم ہوا کہ تمہارے نزدیک لیاقت امامت کی اور فضیلت امیر ہونی میں ہوتی یعنی جسکو حضرت فی کسی امیر کیا ہو وہ ہی تا بعد از ان فضیل ہو تو معلوم ہوا کہ اسامہ و عمر و ابن العاص تمہارے نزدیک حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ سے افضل ہیں اور لیاقت امامت کی عمر و ابن العاص میں اور اسامہ میں تمہاری اس بات سی پائی گئی ہے کہ جو لے کو حافظہ نہیں ہوتا لیاقت پائی تو عمر و ابن العاص میں پائی اور پائی تو حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ میں نہ پائی جو اب دوسرا یہ ہے کہ بعضے کام کو اگر کسیکو کمال خاص آدمیوں کا سردار کر دین سب باتوں میں وہ ان تا بعد از ان کے افضل نہیں ہوتا کیونکہ بعضا کام ایسا ہوتا ہے کہ ان خاصوں کے نہیں ہو سکتا اور بعضے ان کے کہہ دین سے بن آتا ہے جیسے بیان عمر و ابن العاص کی معاملہ میں ہوا وہ کیا تھا کہ عمر و ابن العاص مرد دہی اور مکار تھا اور جیلہ ساز تھا تو وہاں منظور ہی تھا کہ حریفوں کے تین جیلہ اور فریب کر کر موٹ ڈالنی منظور تھی اور لوگ فارون میں کسی دعا سی مقابلہ ہو جاتا تو یہ ان سے سربر رہے اس واسطے عمر و ابن العاص کو سرگودھ دار کیا تھا اور جو مرد سی پرادر سرگردی فوجداری ایسی ہی شخص کو سرگروہ کرنا چاہئے جو ان کی جیلہ سے واقف ہو اور اس کے ساتھ امانت دار اور بہرے کے لوگ کر دے تھے اور اسامہ کو اس واسطے کہ شفی خاطر اور نہ اندہ اور تم کشید اور ظلم رسیدہ اسامہ کی منظور تھی وہ کیا تھا کہ اسکا باپ عم شام کی فوج والوں کا ہاتھ نہ نہیں ہوا تھا جو اسے سردار بنا کر اوسیلے ہاتھ سے اسکا بدلہ لواتے تو پوری شفی اور نسلی انکی نہ ہوتی اور یہ مقصد تھا کہ تعلیم حضرت یحییٰ کی منظور تھی کہ انہیں معلوم ہو جا کہ تعیناتوں کے ساتھ سردار کو کیا کیا معاملہ ہوتا ہے اور تعیناتوں کو سردار کے ساتھ کیا کیا معاملہ پیش آتی ہیں اور کس کس طرح سردار کو تا بعد از کس پریش کیا چاہئے تو راضی رہتے ہیں ایک و مرتبہ جو انکی ساتھ ایسا معاملہ ہوتا تو اوکسی ساتھ تعینات لگرتی تھی یحییٰ درجہ ایک معلوم نہ ہوتا تو یہ تا بعد از انہیں بلکہ واسطے تعلیم سلیقہ امرا اور بائیس کے تھا کیونکہ بادشاہ اولو الغرم سپا گہری سی امیری اور امیری ہی فدارت اور وزارت سے سلطنت کو سمجھتے تھے تو کما حقہ انجام پاتے ہیں جیسے تہور شاہ اور نادر شاہ اور نادر شاہ کی جناب پیر نے جو ان دونوں کو تعلیم کیا تھا

تو دیکھو انہوں نے کس طرح اپنے لشکریوں اور امراؤں سے معاملہ کیا کہ اس طرح انتظام ہو نہیں سکا۔  
 انہوں نے امراؤں میں کوئی بھی ہوا اور نہ لشکر کے لوگ دوڑ دھوپ مار ڈمار میں شگستہ ہوئی اور نہ لشکر  
 نے امراؤں کی साथ نہ کر اور حید کیا اور کسی رعیت سکمی رہی اور کیسے لوٹ آئے کہ سب پر ظاہر ہے اور  
 یہ رافضی لوگ دل سے باتیں اٹھا اٹھا خود بخود اپنے حسد کی آگ سے جل کر جو چاہتے ہیں سو کہتی ہیں  
**طعن سالتوان** یونہی کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنانا رو کیا تو غیر  
 خدا کی مخالفت کی کیونکہ معلوم ہے کہ پیغمبر خداؐ اصلاح اور فساد امت کی سمجھتے تھے اور امت پر کمال  
 شفقت رکھتے تھے آپؐ نے کسی کو خلیفہ نہ بکرا اور حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ کو خلیفہ بکرا خلاف پیغمبر  
 کیا جواب اول یہ ہے کہ جو تم کہتے ہو کہ پیغمبر خداؐ نے خلیفہ کیسے نہیں کیا یہ محض یہ اسرہاں ہی کیوں  
 سنی اور شیعہ دونوں کی کیونکہ سب شیعہ قائل ہیں کہ جناب پیغمبر صلعمؐ نے حضرت رضی علی کو خلیفہ کیا  
 تھا اگر حضرت ابو بکرؓ نے یہی خلیفہ کیا تو مخالف کیا ہوئی اور اہل سنت و جماعت کی نزدیک پوچھو گی  
 ان کی نزدیک تو خلیفہ بکرؓ ناما زمین اور جہا زمین اور جہا زمین مصاحبوں اشارہ فہم کو کہ جناب پیغمبرؐ  
 تھے وہاں ہے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کیا کیا کہ آدمی عرب اور عجم کے سدھر کی آہنی ہو گئے ہیں نیز یہ  
 بات اور کثرت کے سمجھنے کے واسطے ظاہر معاملہ کیا اور دوسرے یہ ہے کہ اگر خلیفہ بکرؓ ناما زمین میں منع تھا  
 تو حضرت رضی علیؓ حضرت امام حسنؓ کو خلیفہ نہ بکرتی تو یہ طعن تھا ماحضرت علیؓ پر ہوا ہے پیغمبر خداؐ وحی  
 آسمانی سے جانتے تھے کہ حضرت ابو بکرؓ کو ہی سب خلیفہ بکرنے کے کچھ حاجت خلیفہ بکرؓ کی نہ تھی نہ بکرؓ اور  
 حضرت ابو بکرؓ کو تو معلوم وحی سے نہ تھا کہ مقرر حضرت عمرؓ کو میرے چچے خلیفہ بکرؓ کے اور پیغمبر خداؐ  
 خلیفہ بکرؓ ناما منع کیا نہیں تھا اس واسطے حضرت ابو بکرؓ اس کا طعن نہیں **طعن آہواں** یہ کہ وہ بکائی  
 ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا ہے کہ میرے اندام کی شیطان ہی اگر مستقیم راہ برزہ ہوں تو میری راہ  
 کر لو اور جو میں دگ جاؤں تو مجھے کھڑا کر دو جس کی شیطان ڈگا دے تو وہ شخص لاپنی امامت کی  
 نہیں ہوتا جواب اس طرح کا قیاس اون کا جو طعن ہی کیونکہ جب حضرت ابو بکر صدیقؓ خلافت پر بیٹھے تھے  
 پہلے خطبہ پڑھا تھا کہ اے پیغمبر خداؐ کی مایہ زمین رسول اللہؐ خلیفہ ہوں لیکن مجھ میں دو باتیں ہیں ایک تو میں  
 معصوم نہیں شیطان سی اور دوسرے مجھ پر وحی نہیں آتی تو چاہئے کہ میری متابعت نہیں انسی ہی  
 ہی کہ موافق سنت رسول اللہؐ کے اور شریعت اللہؐ کے ہو اور اگر بالاعتراض خلاف نہیں کہوں تو قبول  
 کر لو اور مجھ پر خبردار کر دو جو مجھ کے سب مسلمانوں میں یہ بات پسند ہی دیکھو کیا انصاف کی ذات ہی کہ پیغمبر  
 خداؐ کے وقت سے آدمی بسبب معصومی پیغمبرؐ کی امراؤں کو بے مال بن جاتے ہیں اس واسطے خلیفہ خداؐ کا

کہ یہ دونوں خواص یعنی معصوم شیطان سے اور وحی آسمان سے کام نہیں لے سکتے اور کسی میں  
 نہ سمجھ اور تہاری کتاب کلینی میں امام جعفر صادق سے یہ روایت صحیحہ سے لکھا ہے کہ ہر مومن  
 کے پاس ایک شیطان ہے کہ اسے بہکانا چاہتا ہے جب صحابی نے عرض کری یا رسول اللہ  
 تمہارے ہی میں ہی جب حضرت فی فرما کر مان ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غالب کیا ہے  
 اس کی شر سے میں سلامت ہوں جبکہ شیطان اغوا واسطے پیغمبروں پاس آوے اور انکی  
 نوبت بخاتوا ابو بکر صدیق کی امامت میں کیونکہ نقصان ہو جاوے گا حضرت آدم نے شیطان  
 سے دغا کھائی تو پھر خلاف خدا کے سے نہ گئے حضرت ابو بکر شیطان کی آئینے کیسی خلاف محمد  
 کے لائق نہوں یہ باطن ہونا اصحابوں پر خوبی را فضیون کی ہے طعن تو ان یہ ہے کہ  
 ہیں کہ حضرت عمر نے کہا ہے کہ حضرت ابو بکر سے تہذیب نے بیت پہلی کرے چنانچہ  
 بی وجہ اللہ تعالیٰ نے مومن اس کی شر سے بچائے اگر کوئی اور اس طرح کرے تو اسے مار دیا  
 تو جو بی شک اور مشورہ ابو بکر سے جو بیعت بتائی تو معلوم ہو اختلاف ان کی بی اصل ہوئی پھر  
 امام برحق ابو بکر لکھا چاہئے جو اب اس بات سے خلافت کا کیا ذکر تھا بلکہ ایک شخص فی اس طرح  
 جب کہا تھا کہ اگر عمر مر جائے تو میں فلانی کی مانتہ بیعت کروں اور اسے خلیفہ بناؤں حضرت  
 ابو بکر سے ایک روز وہی بی مشورہ بیعت کر لی تھی تو آخر بات جم ہی گئی اور سب ہاجرین اور انصار  
 اسے بیعت کر ہی لی جب حضرت عمر نے کہا تھا اسے کہ خلیفہ کرنا بغیر مشورہ مجتہدین صحابہ کی صحیح نہیں  
 اور ابو بکر سے جو چنانچہ بیعت کر ہی اگرچہ بی مشورہ کرے لیکن ایسی جگہ کر ہی کہ سب سے پسند کر ہی اور بجا کر  
 کہ حقدار کو حق ہو چکا کیونکہ پیغمبر خدا فی اول آغاز کا او نہیں خلیفہ کیا تھا اور سب سے او نہیں فضل صحیح  
 تھے اور کسی پر اعتقاد ایسا کیا چاہئے کیونکہ موجب فساد و عظیم کا ہو جاوے گا اور جو یہ کہ اللہ تعالیٰ  
 فی انکی بڑائی ہی بجایا وہ ہمہ ہے کہ انصاروں فی روز وفات پیغمبر خدا کی شہر آیا تھا سقیفہ نبی ساعدہ میں  
 ایک امام ہمارا ابو بکر اور ایک ہاجرین میں ہو گا یہ بات سنئے ہی حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر  
 بکسر کی بوجہ اور خبر کسی چیز گئی اور وہاں جا کر وہوں فی جسے انبا امام بنایا تھا اور ٹھکانا اور کہا کہ پیغمبر  
 فی کہا ہے امام قریش چاہئے سب انصار فی قبول کیا تب سہوں نے کہا کہ کسی خلیفہ کر دے تب حضرت  
 عمر نے کہا بلکہ درمیں سب سے فضل حضرت ابو بکر میں کہ پیغمبر خدا فی او نہیں خلیفہ امامت نماز کا اور حقدار  
 کر دیا سے ہم وہوں سے ہی بیعت کرتے ہیں تم قبول کرو تب حضرت عمر نے ادن سے بیعت کر ہی کہ تم  
 ہمارے خلیفہ ہو یا ابو عبیدہ ابن جراح لی ہی وہیں بیعت کرے اور سب بن علی بیعت کر ہی اور حضرت

زیر اور حضرت مرتضیٰ علیؑ فی یہ کہا کہ تم فی اس مقدمہ میں ہم سے نہ پوچھا آپ فی جلدی  
 کا عذر بیان کیا تب اول و دون یعنی حضرت زیر اور حضرت علیؑ فی ہی یہ وجہ جلدی کی پس  
 کر کر چہی بعیت کرے عجب دلیلیں رافضیوں کی ہیں کہ حضرت عمر کچھ بات کسی اور کو کہیں اور  
 معنی کو حضرت ابوبکر کے امانت بر لگا کر تو روا کہیں اور جو حضرت ابوبکر سے جیت کرین تو روا  
 نہ کہیں طعن و سوال وہ یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ فی فرمایا ہے کہ سنت بخیر  
 و علیٰ فیکم یعنی ہمیں ہون میں پہلا تم میں جتنا کہ علیؑ تم میں تو معلوم ہوا کہ اگر علیؑ فضل ہی  
 ابوبکر سے تو البتہ ابوبکر لائق امامت کے ہوئے اور جو انہوں نے چوتھے بولا تو یہی لائق امامت  
 کی نہ ہرے کہ چوتھا فاسق ہوتا ہے اور لائق امامت کے نہیں ہوتا جو اب اول تو عبارت تم جو کہتے ہو  
 ہمارے اہلسنت اور جماعت کے کسی کتاب میں لکھا نہیں بلکہ یہ لکھا ہے کہ حضرت علیؑ فی کہا ہے کہ  
 ہم سب میں ابوبکر صدیقؓ فضل میں یہ بات پہلی ہماری کتاب میں نکال دو چچے جواب لکھو اور جو نقد  
 تمہارا ہی کہنا ہے روا کہنا جو کوئی کفر سے اپنے تین برا کے تو برا ہو جا جو ہٹا ہو تو امام میں  
 نے کہا ہے اَنَا الَّذِیْ اُفْتِیْتُ الدُّعْوَةَ عُمَرَا یعنی میں وہ ہوں کہ فاکم میں فی کہا ہوں میں عمرؓ کی او  
 و گناہ کا رتبہ تو امام معصوم کہاں ہوئی نہیں تو چوتھے بولا امام سحافی صحیفہ کاملہ میں لکھا ہے کہ تمہاری کمان  
 کتاب ہے جو الزام زمین عبادین کی طرف سی جواب کہو کی موسیٰ ابوبکر صدیقؓ کی طرف سے مجھے لکھا اور بعض  
 کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیقؓ فی لفظاً قلیلاً ہی کہا ہوا یعنی میں استغفار خلافت کا دیا ہوں اگر لائق  
 امامت کے ہوتی تو استغفار کیوں دیتے جواب حضرت موسیٰ کو جب میری موسیٰ ہی تب حضرت  
 مارون برڈا لے تے تھے جب حضرت موسیٰ استغفار سے نبوت نہ گئی تو ابوبکر خلافت سے کیوں کر جاتی رہتی  
 اور سب شیعوں کی کتابوں میں لکھا ہے کہ بعد قتل حضرت عثمانؓ کی حضرت علیؑ خلافت نہیں قبول  
 کرتے تھے اور سب لوگوں مہاجر اور انصار نے باغری والہ تمام کی قبول کروائی حضرت  
 ابوبکرؓ ہی سے منصوبہ کر دانی ہوئی اور آدمیوں کی دون کی ہمد لیتے ہوں گی یہی منصب امامین  
 کیوں فرق آیا طعن گیارہ سوال یہ ہے کہ کہتے ہیں سورہ برات جب نازل ہوئی تب غیر خدا  
 حضرت ابوبکرؓ کو کہ کیطرف یہ خبر پہنچا تھو اسے پہچانتا حضرتؓ جب سئل فی کہا کہ تم حضرت  
 ابوبکرؓ سے سورہ برات لیکر حضرتؓ کی حوالہ کرو کہ حضرت علیؑ مکہ و اون پر پڑھینگے تو معلوم ہوا  
 کہ کوئی قابلیت اور احکام قرآن کی نہ تھا ہو وہب علیؑ صدہ تعالیٰ کی حق پہنچانی اور شہرہ رسالت  
 کی اور ان لائق کیو نہ ہو امام کا لائق نہ ہوئی جواب سبحان اللہ یہاں درج ہے

اس کہنی والی کو کہ جیسے کسی نے کہا تھا کہ دیکھو تو حضرت شیخ سعدی فی زلیخا میں کیا خوب فرمایا ہے۔  
**مرصع** الایا بہا الساقی اور کا سا فنا و ہلاکت یا جیسے کہنے لکھا تھا متیون معاویہ کی بیٹوں کا کیا حکم ہے تو  
 فقہ یون تھا کہ حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق کو پیغمبر صلعم نے واسطے حج کے اپنی طرف سے امیر بنا کر  
 بھیجا تھا کہ اسطوری مناسک حج کی بھیجا تو خلق کو اور سورہ برات پہنچا نیکو بہنیں بھیجا تھا جبکہ حضرت ابو بکر  
 مع لشکر روانہ ہوئے جب انکے پیچھے سو فہرات آکر اور اس میں حکم کا فروں سی ملاپ اور قول جو پہلے سے  
 ہو رہا تھا اس کے توڑ نیکو آیا پیچھے سے یہ نیا حکم آیا ہوا پہنچا نیکو حضرت علی کی ماہتہ کہلا بھیجا کہ یہ  
 سنا دیجو پہلی ایک بات کہنی تھی اب دوسری بات کہنے کی واسطے تعینات کر دے بہت مفسرین  
 اسی پرین اور اہل توارخ پر جیسے روضۃ الاحباب اور حبیب السیر والہ فی یون لکھا ہے کہ حضرت علی پہلے  
 ابو بکر صدیق کو ہی سورہ برات پہنچانے واسطے بھیجے حضرت مرتضیٰ علی کو ہی اس واسطے بھیجا تو  
 دو احتمال ہیں یا تو تغیری حضرت ابو بکر کی اور بحالی حضرت علی کی ہوئی ہو اور یا انکی مدد کو واسطے حضرت  
 علی کو بھیجا تو اب کتابوں حدیث میں کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور روضۃ الاحباب سے تو پوہنیں معلوم ہوتا  
 ہے کہ حضرت مرتضیٰ علی کی تعیناتی ہی ہوئی تھی کیونکہ جب روزِ بحر کی بقر اعیاد کی دن حضرت ابو بکر نے  
 ابو ہریرہ کو ساتھ ایک جماعت کے حضرت مرتضیٰ علی کی ساتھ تعینات کیا کہ تم سبکو ڈھنڈو را دیو  
 کہ اس حج کی پیچھے کوئی مشرک حج میں داخل نہ ہو سکے اور کعبہ کا طواف کوئی نکلا کرے تو اس سے معلوم  
 ہوا کہ حضرت ابو بکر مغرول ہوئے تھے تو غیر کی خدمت میں داخل نہ کرتے اور پکار پکار کر ان کی ساتھ تعینات  
 کراتے تھے اور سب حدیثوں کی کتاب میں ہے کہ حضرت ابو بکر کے پیچھے اس سفر میں حضرت علی نماز پڑھتے  
 تھے اور مناسک حج میں ہی متابعت حضرت ابو بکر کی کرتے تھے اور صحیح ثابت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ  
 جب مدینہ منورہ میں جہان ابو بکر صدیق بنے ہوئے اور پیغمبر خدا کی اوشنی بر سوار دیکھی جب حضرت ابو بکر  
 حضرت مرتضیٰ علی کی پاس آئے کہ شاید حضرت رسول خدا نے آئے ہوں جب لشکر کھرا کر حضرت مرتضیٰ علی  
 کو دیکھا جب پوچھا یا علی حکم لشکر کی امیری کا تمہیں ہی یا پیچھے جب حضرت علی نے کہا کہ تمہیں جب وہاں حج  
 اور آٹھویں تاریخ کو خطبہ آداب حج کا حضرت ابو بکر نے پڑھا اور یہ جو تم کہتی ہو کہ سورہ ہرات پڑھنے کو واسطے  
 بھیجا تھا تو اس سے مغرول حضرت ابو بکر صدیق کی نہ تھی چاہی کہ امیری حضرت ابو بکر کو ہی اور ہوا وقت  
 روشن عرب کے کہ سیر کا اور ملاپ کا کام سردار یا فرزند سردار کی کا نہیں ہوتا تو حضرت علی پیغمبر خدا کی عبد  
 ملاپ کا توڑنے کی خبر کرنے کو انہیں بھیجا ہو کہ کوئی یون نہ بھیجے کہ یہ فساد حضرت ابو بکر صدیق فی  
 اپنی طرف سے اٹھایا تو حضرت ابو بکر حج پر اور حضرت علی اس خبر پر تعینات کئے ہوں تو مغرولی



حضرت ابو بکر کی نابت نہ ہوئی یہ جو ہٹا طعنہ تھا را فضیون کا کہ جنہیں حضرت پیغمبر خدا صلعم امیر مقرر کیا  
وہ لیاقت ایک حکم قرآن کی پہونچانیکے ہی نہ کہتی ہوں تو پیغمبر خدا معصوم کیونکر ہوئی طعن بار بار بیان  
یہ ہے کہ حضرت ابو بکر بنی بنی فاطمہ کو پیغمبر خدا کے ترکہ میں سے وارث نہ دی بنی بنی فاطمہ نے بنی ابو بکر کے  
سے کہا اے ابو مخافہ کی پوت تو اپنے باپ کے ترکہ سے میراث لے اور میں اپنے باپ کی میراث نلون  
یہ کہون انصاف ہو یہ آپ ہی بات بنا کر کہہ دیا کہ حضرت نے کہا ہی کہ ہم فرقہ انبیاءون کی میں نکوئی ہا ہی  
میراث لے اور نہ ہم کیسی میراث لین اور امد لٹا لے فی مشہد آن میں جنودی ہی کہ پیغمبر ہی اپنے باپ  
کے وارث ہوتے ہیں وقرینہ سلیکین داؤد یعنی وارث ہوا سلیمان داؤد کا اور اللہ تعالیٰ نے کہا  
کہ دو حصہ بیٹے کو اور ایک حصہ بیٹی کو ہی اور اللہ تعالیٰ کا حکم امت اور پیغمبر پر برابر تھا یہ بات خلاف  
قرآن کی ہی جواب یہ کہ بنی بنی صاحب کے دشمنی ابو بکر کی بتائی میں سب جو ہٹے ہے بلکہ بات یوں ہے  
کہ انہوں نے پیغمبر خدا کی حدیث بیان کر میں ہی کہ حضرت نے کہا ہی کہ ہماری میراث ہمیں بیٹی اور بنی بنی  
صاحب کی دشمنی نہیں کری ہی بلکہ آہوان حصہ بیٹوں کو پہونچتا اور میں انکی بیٹی بنی بنی عائشہ ہی ہی  
انکو ہی ملتا اور ابی بنی فاطمہ کو پہونچتا اور ابی امیر عباس کی جو چا اور عصبہ ہی اور ہین پہونچتا اور کوئی  
نے اور میں حصہ لیا کہ بنی بنی صاحب کو نہ ملا اور یہ جو کہتے ہو کہ آپ سے حدیث کہدی یہ بات نہا  
جو ہٹے ہے کیونکہ اس حدیث کی س راوی تو او وقت موجود ہی ایک ابو بکر صدیق اور خذیفہ ابن یان اور  
زبیر ابن عوام اور ابو دردا اور ابو ہریرہ اور امیر عباس اور قتل اور عثمان اور عبد الرحمان بن عوف اور  
تعد ابن وقاص سب نے اس حدیث کی شاہدی پہری اور جب حضرت عمر کی خلافت ہوئی جب ایک روز  
حضرت عمر نے ثقہ راوی اس حدیث کے بٹا اور پہلی سکو قسم خدا کی دمی اور کہا تم سب کہو کہ پیغمبر خدا  
علیہ السلام یہ کہا ہی کہ جو ہم موئے پیچے چوڑ میں سو میراث ہین صدقہ ہے سبے قسم کہا کہ ہا ہی  
ہے ہر امیر المؤمنین حضرت علیؑ علیؑ کو اور امیر عباس کو اللہ کی قسم دی اور کہا کہ تم کہو کہ یہ حدیث س  
ہے کہ نہیں جب امیر عباس اور حضرت علیؑ نے اللہ کی قسم کہا کہ باکیہ پیچیم جب حضرت عمر نے کہا کہ س  
اب پوری تسلی ہوئی اب سنو تم جو کہتی ہو کہ خلاف قرآن کہتے ہو تو یہ ہی جو ہٹے ہی ہتا کہ بہت  
احکام میں میراث نہیں ملتی جیسے کہ کیا بیاض اعلام ہو یا کا فر یا قاتل مرنوالہ کلاہا ہی ہی ہین پہونچتی اور جو  
مہتا را ہی کہنا ہوتا تو ہتا را ہی کتاب میں کہاں لکھا ہی کہ جو کوئی پیغمبر خدا کی چھی عی ہی تلواریں اور او  
اور بکران اور گوڑے اور کمانین اور ترکش اور اسباب گہرانا کیا حضرت مرتضیٰ علیؑ نے بیہون کو  
حضرت امام حسن امام حسین کو اور امیر عباس کو حصہ کر مانت دیا تھا اگر وہ ترکہ میراث ہوتا تو حضرت علیؑ نے ہونگی

حق تعلق کیون کرے اور اپنے تصرف میں کیون رکھتے یہ تمہارے جوہرہ میں اور حضرت علی  
 پہنچ میں باوجود اس کے کہ تمہارے نزدیک معلوم اور ہماری نزدیک محفوظ میں اور ہم جو  
 کہتے ہو کہ حضرت سلیمان حضرت داؤد کے مال کا وارث ہوئے ہیں یہ بھی تمہارا جوہرہ ہے کیونکہ  
 اول تمہاری کتاب میں لکھا ہے کہ کلین ابی عبدہ سے یون روایت کرتا ہے کہ سلیمان کا ہونا  
 داؤد و محمدنا ویرث سلیمان یعنی سلیمان تو وارث داؤد کا ہوا اور محمد وارث سلیمان کا ہوا  
 ہے کہ حضرت سلیمان کا مال تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پہنچا بلکہ وارث علم اور نبوت کی ہونے  
 اور جو کبھی مال کی وارث پہنچو گی تو حضرت داؤد کی اویں بیٹے سب کو پہنچتا حضرت سلیمان کی کیا  
 تخصیص تھی مگر علم اور نبوت مخصوص حضرت سلیمان کو ہی پہنچتی تھی جب کچھ بی بی تو اور مکررناطین  
 تیسرے مال بہکائے ہیں کہ فدک ابو بکر صدیق فی بی بی فاطمہ کو دیا اور حالانکہ حضرت نے انہیں جیہ کر دیا تھا  
 بی بی فاطمہ نے دعویٰ کیا تھا ابوبکر صدیق فی نشنا اور شاہد مانگی جب حضرت علی اور ام ایمن ہونڈو  
 شاید لایین ابوبکر صدیق فی کہا کہ ایک مرد کے ساتھ دو عورتیں ہوتی ہیں تو تم صاحب بی بی فاطمہ  
 ہو کر روٹھ گئیں اور پیغمبر خدا فی فرمایا ہمارا غضب اس غضب سے جو بی بی فاطمہ کو غصہ میں لایا وہ غصہ  
 لایا جو اس بات جو نہ ہے کہ حضرت بی بی صاحب فی دعویٰ کیا اور حضرت امیر ارام ایمن فی شاہدی دیکھ  
 آپ ہی ہمت اور ہمتی ہو بلکہ اہل سنت و جماعت کی کتابوں میں یون لکھا ہے کہ عبد العزیز بن مروان جب غزوہ  
 تب اوئے سب مروان کو جمع کر کر کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فدک تھا کہ جو محصول اس کا آتا تھا  
 سو بی بی شام پر بانٹتے تھے اور اس طرح حضرت عمر باغی تھے مین ہی یون میں ہاؤنگا جو حضرت نجشہ نے تو  
 اپنے ہاتھ کیون بانٹتے اور جو چیز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم زندگی تک اپنے ہاتھ سے بانٹتے ہون اس کو  
 بخشش کی شاہدی جو تمہارے نزدیک معلوم اور ہمارے نزدیک محفوظ ہون کیونکر میرین اور حالانکہ جانتے  
 تھے فیض بغیر ملک کیونکر ثابت ہوا اور یہ جو بات حضرت ابوبکر کے کسی بی بی صاحب کا یہ دعویٰ نہیں جھٹلاتا  
 بلکہ مسئلہ فقہ کا بیان کیا ہے کہ بغیر فیض جیہ ملک نہیں ثابت ہوتا شہد منگانی کی حاجت نہیں تھی جو بر تقدیر امین  
 اور حضرت امیر غیاظ کرکھا ہوتا وہون کا کہنا وارکھا اور حکم شرع بغیر ایک مرد اور دو عورت کی پورا انصاف  
 نہیں پاتا اور بغیر پوری نصاب شہادت کی حکم شرع کا دینے میں صدیق اکبر لاجلہ تھی کیونکر دیون اور یہ  
 شان حضرت بی بی فاطمہ کی نہ تھی کہ شرع کی حکم رخصتا ہون اور غضب میں لانا جب ثابت ہو کہ جو  
 اونکو بی بی کا حرف بولا ہوا اور اگر بر تقدیر سبب بہت غصہ ہوگین ہون تو ہی حضرت ابوبکر پر عہدہ  
 نہیں آئی کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی تجھے غصہ میں لاوے اور میرا غصہ

یونہی فرمایا کہ جسیر تو عرصہ ہوا دسہر میں یہی عرصہ ہوا جو ان کا اگر زار و پٹھن سے اکی پیغمبر خدا غضب  
 میں آئے تو جب ابو جہل کی بیٹی سے حضرت علی فی نکاح ہوا تو بی بی فاطمہ رونی ہوئی حضرت  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئیں سب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا کہ فاطمہ  
 میرا گوشت کا ٹکڑا ہے جو اسے ساویگا سو مجھے ساویگا تو حضرت رضی علی کو کیا کہو گی اور پیغمبر خدا کو  
 حصہ میں لانا سب کے نزدیک بُرا ہے اگر اچھی حضرت موسیٰ حضرت ہارون پر عرصہ ہوئے تو کیا خلل ہوا  
 جب شیعوں نے دیکھا کہ یہ بغیر قبض ثابت ہوا انہوں نے چودہ ہجرت کر لیا اور نکال کر کیا طعن ہوا  
 یہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فدک دینی کی وصیت کر گئے تھے ابو بکر نے خلاف وصیت کی عمل کیا اور دنیا  
 جواب اول تو یہ وصیت کرنا حدیثوں صحیحہ سے ثابت نہیں دوسرے یہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا مال بعد وفات کے میراث نہیں ہوتا سو اس میں وصیت کیونکر جاری ہو کیونکہ مال میں وصیت  
 ہوتی ہے اور میراث مرنے پہلے ہوتی ہے اور پیغمبر دن کا مال مرنے پہلے خدا کا مال ہو کر  
 بیت المال میں داخل ہوتا ہے کیونکہ انبیاء اپنے مال کو ایسا جانتے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ  
 سے واسطہ نفع لینے کے مانگ لیا ہے اس واسطے پیغمبر و نذر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی اور پیغمبر  
 مال سے انہوں کا قرض نہیں ادا کیا جاتا اگر بر تقدیر تمہارا کہنا صحیح ہوتا تو حضرت علی ہی اسی  
 خلافت میں کیوں نہ لیا اور جو یوں کہو کہ یہ غضب تھا تو نہ لیا تو آپ لینے والے تھے لیکن حسین اور زید  
 کو ان کی ماکا ور نہ کیوں نہ دلوا یا اور پیغمبر خدا کی بیویوں کو اور امیر عباس کو کیونکر نہ دلواتے  
 معلوم ہوا کہ حضرت علی نہایت نہیں کرتے تھے لیکن تمہاری حجت ہوتی ہے لیکن متین ایک شہر  
 رہا ہو گا کہ جو بی بی فاطمہ نے دعویٰ کیا تھا تو ابو بکر کو شاہد مانگنی کی کیا حاجت تھی نہ کیا ہوتا جواب  
 ابو بکر اپنی مال کی مالک تھی اپنی مالک سی اگرچہ کچھ فراماتین تو حاضر ہوتی اور یہ بات معاملہ کی تھی خلافت  
 عقائد شرعی کی عمل کرتی تو تمہارا فساد عالموں اور قاضیوں اور حاکموں میں قیامت تک پڑ جائے کہ رو  
 رعایت سے بی نصاب شہادت کی بڑی جگہ روا ہے دیدنا اور کس کس کو دینی ازواج مطہرات  
 امیر عباس کہ بجای باب کی چا پیغمبر خدا کی ہتی دی کچھ جانتے اور نہ جانتے تو یہ پکڑتی کہ بی بی صاحب  
 کو کیوں دیا تو خلافت کا ہتا سو کیا طعن ہوتا ہوا ان یوں کرتی ہیں کہ جب کو مسائل شرعی خوب  
 طرح یاد نہ ہوں وہ قابل امامت کی نہیں ہوتا ابو بکر مسائل شرعی سے واقف نہ تھے لائق امامت کے  
 نہ تھے سوال وہ کہا مسائل میں جو وہ جانتے تھے جواب کہتے ہیں کہ ایک چور کا با بیان تہ  
 انہوں نے کٹوا یا ہتا احد شرعی میں دینا ہتا نہ کٹوانا ہے جواب وہ قصہ یوں تھا

کہ ایک شخص حضرت ابو بکر صدیقؓ کی پاس ایک ماہتہ اور ایک پانوں لایا اور فرمایا کہ میں  
 کے حاکم نے ایک ماہتہ اور ایک پانوں میرا چوری کی ہمت سی کٹوا ڈالا آپ نے اس پر رحم کیا اور اپنی  
 مکان میں اسی جگہ ہی قضاڈا اسی رات بی بی اسماء بنت عمیسؓ کے والدہ محمد بن ابی کی بہنیں اور  
 کہنا کہو یا گیا وہ سب باہر والوں کا جہاڑا لینی لگی تو وہ بچا لنگرا اسے ماہتہ میں چراغ لے کر لے کر لے کر  
 ہتا الصدا سے سزا دی کہ جو ایسی لینی جگہ سے ہی بہنیں ملتی قضاڈا جب کہنا نہ پایا بعد کتنی روز کی وہ  
 کہنا ہی کے پایا گستاہ تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ اس لنگرے اور لہجی فی سٹار کی پاس بیجا تھا جب  
 حضرت ابو بکر صدیقؓ فی فرمایا کہ اسکا بایان ماہتہ کاٹ ڈالو اور فرمایا کہ تیری دعا قبول ہوئی کہ  
 اپنی سزا کو پہنچا اس طعنہ کو سوا سی نہ بکائی ناحی کی کیا کہا چاہئے طعن سولو ال یہ کہتی ہیں حضرت  
 ابو بکر صدیقؓ فی ایک قراق فجاء سلمیٰ کو آگین جلا کر مارا تھا اور پیغمبر خدا صلعم فی منع فرمایا ہی کہ آگ میں  
 ڈالکر عذاب کرنا یہ کام خدا کا ہی تم نہ کر دو اس بات تمہاری جھوٹہ ہی ولیکن شجاع بن زرقان  
 نے ایک کی پوت سے لواطہ یعنی بڑا کام کیا تھا جب حضرت ابو بکرؓ فی بیٹھوٹ سب صحابہ کی بلکہ  
 خصوص حضرت قرظ علیؓ کی اسی آگ میں جلا دیا ولیکن طہین حضرت ابو بکرؓ پر کیا ہی بلکہ شریف مر  
 کہ جنہیں علم اللہ ہی کہتی ہیں کہ شیعوں کی نزدیک ان کی کتاب تنزیہ الانبیاء والائمہ کو جو ہے  
 دیکھو کہ کیا لکھا ہے **اِنَّ عَلِيًّا اَخِيَّ سَجَّادًا اَنِيَّ غَلَامًا فِي ذُبُرِهِ** یعنی حضرت علیؓ نے جلا یا ایک  
 کو کہ آیا تھا وہ ایک لڑکی کے بچے کی راہ ہی اور حضرت علیؓ فی کچھ زندیق آئی اور نہین جلا دیا تھا عجیب  
 و اسی مذہب ہے کہ حضرت ابو بکرؓ بڑا لکڑہ بات کہتے ہیں کہ جس میں الزام حضرت علیؓ پر اوی معلوم  
 ہوا کہ دوستی تمہاری حضرت قرظ علیؓ کی پرہیہ ہی تفتہ ہی گیا وطن بی بو عالیہ پر لکھتے ہیں سات تو  
 یہاں لکھتے ہیں تہلایہ ہی کہ بی بی عائشہؓ فی ایک لوڈی بائی تھی اور یہ کہا تھا کہ میں نے لوڈی  
 سنگاری ہی کہ اس سے بعض جوانوں کو شیش کو شکار کر دنگی **جواب** یہ روایت تمہاری ناقص  
 ہے کیونکہ یہ بات و کعب بن جراح فی عمار بن عمران سی یون روایت کر ہی کہ نبی کوئی عورت  
 بنی غنم کی قوم کی کہتی تھی کہ بی بی عائشہؓ یون کہتی ہیں اول تو عمار بن عمران کا احوال معلوم  
 بہنیں اور بنی غنم کی عورت کا نام نہ تھا تو کچھ معلوم نہین اس طرح کی بی اصل بائین لیکر امہات  
 المؤمنین حضرت جنابؓ پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قبیلہ کو بڑا کہنا کام مومنوں کا بہنیں اور جو  
 ایسا کام ہوتا تو ہی موجب طعن کا تھا کیونکہ ماہتہ کی لڑکی پانی کو کسی اشرف کفو کو دینی کی تلاثر  
 سی بہنیں دوسرے طعن یہ ہے کہ پیغمبر خداؐ فی ایک روز خطبہ پڑھا اور بی بی عائشہؓ کی حجرہ کی طرف

اشارہ کیا اور فرمایا کہ اَلْفِتْنَةُ هَهُنَا یعنی فتنہ بیان ہی ٹکٹ لکھ لیتے ہیں باز مِنْ حَيْثُ نَظَلَمُوا  
 ذَنْ الشَّيْطَانِ یعنی اس طرف سے کہ طلوع ہوتا ہے سنگ شیطان کا یہ ہوتا ہے بی بی  
 کی حجرہ کی طرف تو فتنہ بی بی عائشہ کو فرمایا ہے کہ انہوں کی لڑائی حضرت علی سی ہونی اور  
 ہزاروں مسلمان ماری گئی جواب اسطرہ جوٹی معنی سمجھنے حدیث پیغمبر سے تحریف کرنا ہے  
 حدیث پیغمبر صلعم کو ہمہ تن معلوم نہیں کہ خدا کی رسول علیہ السلام فی بیت جگہ فرمایا ہے اور اشارت  
 مشرق کی طرف کی ہی سب جگہ بی بی عائشہ کا کہ کہاں تھا اتفاقاً جسد آپ نے مسجد میں یہ فرمایا  
 بی بی عائشہ کا حجرہ ہی مشرق کی سیدہ پر تھا خیر اگر دوسری عبارت ہی سان سی بی سمجھو گے تو  
 البتہ کافر ہونی ہمارے میں کچھ شک اور غلطی نہیں رہا کیونکہ خدا کی رسول صلعم بی بی عائشہ  
 کی حجرہ میں دفن ہوئے ہیں جہاں خدا کے رسول صلعم دفن ہوں وہاں فتنہ اور قرن شیطان  
 کا سمجھنا البتہ اعتقاد ہمارا ہی گوارا کرتا ہے یہ بھی ہمارے ہی جوہی ہی اور عبد اللہ ابن عباس کے  
 روایت ہمارے اس شبہ کی کہ بی بی عائشہ کی لفظ حدیث کا یہ ہے سَرَّاسُ الْكُفْرِ هَهُنَا وَكَشَّارُ مَكُو  
 الْمَشْرِقِ حَيْثُ نَظَلَمُوا الشَّيْطَانُ یعنی کہ کفر کا بیان ہی اور اشارہ کیا طرف مشرق کی اب سمجھ دینے  
 سی مشرق کی طرف کو فتنہ ہے کہ وہاں قبۃ اٹھ کر حضرت عثمان قتل ہوئے اور فتنہ عبد اللہ ابن  
 زیاد کا ہے کہ موصیل حضرت امام حسین کا ہوا اور عبد اللہ بن سبا کو فتنہ میں ہوا کہ سردار اور لگا  
 ہے اور مشرق کی طرف ہروان ہی کہ وہاں ہی خارجی نکلی اور مشرق کی طرف بصرہ سے کہ وہاں  
 سے معز لہ کی جڑ ہے اور واصل بن عطا نکلا اور طرفہ اچھا یہاں ہی کہ بی بی عائشہ اپنی مکان سی  
 حج کو تین ہتھیں اور جو معاہدہ حضرت علی سے ہوا بصرہ شہر میں آئین تین طعن میں تیسرا یہ ہی کہ  
 کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رہنے کے حجرہ کو اپنی باب اور اپنے باب کے دوست کا  
 مقبرہ بنایا جواب یہ بات ہمارے ہی جوہ ہے کیونکہ جو حجرہ ملک پیغمبر کے ہوتا اور بی بی عائشہ  
 کا نہ ہوتا تو حضرت عمر اون سے اپنے قبر کا اذن کیوں مانگتی اور حضرت امام حسن زمین بی بی عائشہ  
 سے حجرہ میں قبر کی کیوں مانگتے تھے سنا ہو گا کہ مدینہ میں ہتھیا رہندے ہو گئی تھی کہ مروان بنی  
 کہا تھا کہ میں رہتی نہ دو لگا اور امام حسین نے کہا تھا کہ میں رہتا ہوں جب ابو سریہ نے دار و مدار کروا دی  
 تھے اگر بی بی عائشہ کی جگہ حجرہ نہ ہوتا تو حاکم وقت سے اذن مانگنی طعن جو تھا جوہ ہے کہ  
 بی بی عائشہ یوں کہتی ہیں آخر وقت میں قَاتَلْتُ حَلِیَّتًا لَّهِ دُشْمَانِي کُنْتُ نَسِیًّا مَنَسِیًّا یعنی  
 لڑائی کی میں فی علی سے میں جا رہی ہوں کہ موجدانی بیباکیت جواب جو تم کہتے ہو ماری

کہیں نہیں دیکھیں یہ ہے کہ جب لشکر نبی بی مالیشہ کو جنگ محل میں شکست پڑی اور وہ حضرت  
 علیؑ کی سواہ کی لاش پر لاش پڑی دیکھ کر انہی ران پر ہاتھ پڑتی تھی اور کہتی تھیں یٰلَیْتَنیْ مَعْتُ قَبْلَ  
 هَذَا وَکُنْتُ شَکِیًّا مِّنْکَیْکُمْ اسی کاشفے میں مر جانا پہلے اس سے اور ہو جانا کیا میٹ حضرت نبیؐ  
 کو بھی جب وہ دن یاد آتا تو اتنی روتی تھیں کہ اور یہی مبارک تر ہو جاتی البتہ خانہ جنگیوں  
 ایسی ہی دیکھ بیاں ہوتی ہیں تم پیغمبر خدا صلعم کے گھر کے دشمن ہو طعن یا تو ان یہ ہے کہ کہتے  
 ہیں مَا شَرَّتْ عَلٰی الْحَدِیْمِ الْعَاتِشَةُ النَّسَاءَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا عَزَّتْ عَلٰی خَدِیْجَةَ وَصَا  
 لَہَا قَطْعُہٗ کَالْمَوْتِ یعنی حضرت بنین کریم نبی بی عائشہ نے اوپر کسی عورت کو نبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم سے جیسے کہ غیرت نبیؐ خدیجہ برکرمی اور نہ بن دیکھا عائشہ نے اوکو ہر گز اور رسول  
 خدا کے اکثر اون کا ذکر رکھا کرتے تھے تو معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا کی چاہت سی اور نہ بن غیر طائی تو کہا ان  
 صلیائی ہوئی جواب غور تو گو غیرت آنی جلی ہی یعنی ذاتی خوبی اختیار ہی اگر کوئی بات مخالف سرع  
 بیان کر ہی ہو یا حکم شریع کا نہ مانا ہو تو طعن ہے تحق سننا نہیں کہ لکھنؤ پیغمبر خدا ایک قبیلہ کی گھر لڑی تھی اور وہ  
 بی بی نے آپؐ اچھا کہا نا لکھا کہ سچا تھا اوس بی بی لایوالی کی ماہ سے لیکر رکابی زمین ہی پہنچ کر ماری  
 اور پیغمبر خدا اپنے ماہ سے کہا نا اودھائی جاتی تھی اور فرماتے عَزَّتْ اَمَّا کُمْ یعنی غیرت کر ہی ماہا جاتی  
 اور کچھ زبان ہی نہ فرمایا طعن چہاں یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا نے بیہون کو گھر سے نکالنا منع فرمایا تھا  
 حضرت عائشہؓ گھر سے نکال کر مدینہ سے مکہ گئیں اور مکہ سے بصرہ گئیں تو پیغمبر خدا صلعم کے کہنے پر زمین  
 جواب یہ جو ہنس ہے کیونکہ خدا کے رسولؐ نے مطلقاً نکالنا منع نہیں فرمایا بلکہ یوں فرمایا تھا  
 مَا تَزْنِیْ بِمَنْ تَزْنِیْ سَنَکَّرُہٗ لَکُمْ اے پیغمبر خدا کے بل پر وہ گھر سے نہ نکال کر وہ جیسے کہا کے کو کوئی عورتیں نکلتی ہیں اور اگر  
 محض نکالنا منع ہوتا تو پیغمبر خدا یہ آیت نازل ہوئے سچے بی بیوں کو حجر کو اور عمرہ کو اور ماہاب کی ملاقات کو  
 اور برادری میں شادی اور عجمی کو عجمی بی بی و ان کے محرم اپنے پیغمبرؐ کے محرم کو ساتھ لے کر گئیں  
 اور پیغمبر خدا صلعم کی بیباں سے کہنا نہیں محرم ہیں طعن ساتواں یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ بی بی عائشہؓ  
 حضرت عثمانؓ کے خون پسین کو بصرہ گئیں نہیں انہیں کیا علاقہ تھا بلکہ حضرت مرثضہ علیؑ کسی  
 شخص سے اس واسطے گئیں تھیں جواب جو خلیفہ سب بیت المال کا ہوتا ہے وہ سب  
 مومنوں کی کام کو سب کی طرف سے سرانجام کرتا ہے اور جو محرم محمد رسولؐ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو وہ اسے جاری ہونے احکام الہی کی کہ عہدہ اس کا تھا  
 ہے خصوصاً ایسی رئیس ہوا نا اور خلیفہ حضرت رسولؐ صلعم کا وہ ناحق مارا جاؤ وہ بیہون کی

امید رہی وہ جب کا تہیہ ایسے معاملہ میں کو نکرا تہہ باون نہ مارین اور یہ بیماری قبولی ہی کہو کہ حضرت امیر دشمنی تھا  
 گئیں تہیہ استغفر اللہ یہ کیا بات ہے کہ دشمنی حضرت امیر سے ہوئی بی بی عائشہ سی روایت اس حدیث کی ہے  
 کہ حُبِّ عَلِيٍّ عِمَادُ الْإِيمَانِ دوسری علی کی عبادت ہے بلکہ بی بی صاحب اس واسطے گئیں تہیہ کہ سب صحابہ کوئی سہیز  
 صلح کر چکی اور قاتلون حضرت عثمان کا حضرت علی کی ہاتھوں قصاص کروا دی اور جبر برائی اور فساد پر مہم تھا اور  
 لشکر امیر سی بھا کر نکلو اور چکی اور حضرت طلحہ اور زبیر کو عثمان کی قاتل بر ملا کہتی تھیں ہی کہ انہیں ہی مار گئے وہ قتل  
 ہوئے بی بی عائشہ پاس گئی کہ شتاب صلح کروادو واسطے وی گئیں تہیہ اور یہ تہیہ کہنا کہ جو ابن عامر  
 کو فی امدان قتیبہ کی کہی کی موافق ہے اور انہوں نے بی بی عائشہ کے حق میں جنگ جل وغیرہ میں جو جہ میں نکلا  
 سو لگا ہے وہ بات کو فی لایونی پر اتباع کیا اور خدا رسول صلعم کی کہنی پر اتباع کیا آیۃ: الْقَلْبُ لِلْعَلِیِّینَ وَ  
 الْعَلِیِّیْنَ لِلْعَلِیِّیْنَ لَمْ یُضَفْ بَعْدَ فِی الْوَلَدِ بَرِّ رَضِیَ اللہ عنہ نہ رنجیتہ حامل ہی تو سی بار نبوت نبوی کا  
 شامل ہی تو سی ثانی ہٹن ہی کا کہ کیونکہ نہ ہر دسے بکار سے بچت بہ قربان ہی تن و جان سی اولاد  
 ہی کا کہ کیونکہ نہوں یار تری علی پہ لعین بد صدیقی سی اسرار ہی سر و جلیکا ادا ہی ہے تری صفت  
 ہی بعد محمد ہے پیش امام عثمان علی کا کہ دامن ہی تری حسب نسب کی مضان بد مشتاق جہلمائے  
 نور سی کا بد فضیلت حضرت عمر ابن الخطاب بن نفیل بن عبد العزی بن رباح بن عبد اللہ بن قریظ  
 بن زراح بن مد بن کعب دسویں پشت پیغمبر خدا سے نسب میں ملتی ہے سوال وہ کس سال میں  
 پیدا ہوئے تھے جواب تیرہویں برس سال قبل سی چھ محرم کی پہلی تاریخ پیدا ہوئی ہی سوال انکا چہرہ  
 کیسا تھا جواب لمبا قدیادہ چلے کوئی جانا کہ سوار جانا ہے چہرہ سرخ اور بڑا سرور سے ڈاری  
 یعنی ابوہ دارگا کو نہر توڑا گوشت تھا اور انکھیں سرخ تھیں سوال کچھ حضرت علی نی اور نہین خطاب  
 ہی دیا تھا جواب کہ خطاب دہتے ایک تو مشابہ المسلمین یعنی شاہ مسلمانوں کی اور دوسرے معز الاسلام  
 یعنی اسلام کے عزت دینے والے اور تیسرے روادا الناس یعنی آدمی کی جادہ سوال وہ کس صفت کے آدمی تھے  
 جواب گیارہ صفین پوری اونوں میں تہیہ ایک زبرد دوسری قناعت اور تیسرے مجاہدہ اور چور یا  
 اور راتچان تو ناضع اور چھپے مسکینے اور ساتویں تقویٰ اور آٹھویں دینداری اور نویں توکل اللہ تعالیٰ اور دسویں  
 اللہ تعالیٰ کا ڈرا و گیارہویں کرامات اور سخاوت اور سابعیت سنت رسول اللہ کی ہی سوال اب میں بتاؤ  
 کہ تم نے کیا کہا جواب ایک ایک دو دو بائیں ساری بتلاتا ہوں سوال زہد اور قناعت کیا ہوتا ہے بد  
 جواب نہ کہہتی میں بی برواہی کو قناعت کہتی میں سنو کہہ کو کہ وہ ایسے تھے کہ جو دنیا کا مال تھا ماہ خدا  
 کی رزق کیا تھا اور اسے بیٹے عبد اللہ کو کہتی ہی زنی بائیں گونہوں کی ساتھ ملاتی اور کہتی نوں کی ڈلی کی ساتھ تہہ



اور کبھی دودھ کے ساتھ کیونکہ کسی ایسا نہ ہو کہ اچھا کھانا سیکھنے والی جوڑی کی عادت نہ ہو جائی  
حوال نفوی اور ونداری کیلئے سے جواب تو سب پر سرکاری کو کہتے ہیں آپ کے سرپرکاری اور مینا

ایسی تھی کہ ایک روز بیت المال میں لوٹ سے کچھ مشک آیا حضرت عمرؓ نے اپنے قبیلہ کو دیا اور کہا کہ  
جو شہر کے بیابان ہمارے پاس آوے تو یہ مشک تم پر بھیجی بی صاحب نے سب پر پیدا وہ مشک  
کے ہاتھ پرے ہوئے جو اور ہنی کو لگے تھے وہ اور تھے تو تنخواہ دار ہو گئی ہی حضرت عمرؓ نے وہ اور تھے  
موتک کر لی بی صاحب سے کہا کہ یہ بیت المال کا مشک ہے اور ان مسلمانوں کا حق ہوتا ہے اسے  
اور ہنی کو کیوں لگایا بی صاحب کہنا میں فی مشک تو نہیں لگایا لیکن ہاتھ میری مشک سنی  
وقت بچے کے پہگئے تھے وہ اس پر چھ گئے میں آپ نے اوس اور ہنی کو ہاتھ میں لیکر  
پانی سی دہونا شروع کیا دھوتی جاتی تھی اور سوچتے جاتے تھے جب تک بو مشک کی رہی وہ  
اور ہنی دھوئے رہے ایسے سرپرکاری تھے کہ ناحق کی بو کی روداد اڑ نہ تھے اور ایسے دیندار  
حکایت ایک روز انکی بیٹی فی کہا کہ میرا بی بی جی چاہتا تھا کہ جہاد میں میں بھی شامل ہوں آپنی  
منہم کیا اور فرمایا کہ میرا بی بی ڈرتا ہی کہ تو زنا کر رہی جب صاحبزادہ فی عرض کیا کہ حضرت مجھے یہ  
حرکت نہایت دوس ہے اور اچھا ہے کہ حضرت نے میرے حق میں یہ کیا گمان کیا جب آپ نے  
فرمایا کہ یہ یوں بات ہے کہ جب کہیں سی اگر بندی آوے گی اور ان میں لونڈیاں لینگیں اور تم کو  
کہم اتنا مول اس لونڈی کا دیتے ہیں تو اور کوئی تم سے خلیفہ کا بیٹا جانکر بڑا کر مول نہ کہہ سکیگا  
اور وہ جتنی سستی تمہی خریدی تھی وہ حق غازیوں کا ہوتا ہمارے سر پر ماتم تو جانو گے کہ ہمارے  
لونڈی ہی تصرف کرو گے اور وہ فی الحقیقت زنا ہو دیکھا اور اپنے کہنے گے آدیو نلو فرمایا کرتے تھے  
کہم اپنے تئیں بہت نہام کر رہا کہرو ایسا نہ ہو کہ کوئی تم میں ہی ایسی بات کر بیٹھے کہ لوگ باہر کے  
شکر سند بکریں اور توکل یعنی بہرہ و ساختہ کے اور نہایت پورا ہنقل الکین یوں اتفاق ہوا تھا کہ  
آشام کو تشریف ایام خلافت انہی کی میں لینگے تھے طور سحر یہ تھا کہ دو کوس آپ اونٹ پر سوار  
ہوتے اور غلام تکمیل اونٹ کی بکڑ کر چلتا اور دو کوس غلام سوار ہوتا اور آپ اوس اونٹ کی تکمیل  
بکڑ کر چلتے جب وہ ان کی امر اؤن اور علماؤن اور اشرا فون کو خبر انکی پہنچی تب بڑے بڑے آدمی سوا  
ہو کر استقبال کیو اسطی پہنچی جب نوبت آپ کے پیادہ چلنے کی پہنچی دیکھتے ہی چلی گئی کسی شرم  
نہ کی جب لوگوں کو معلوم ہوا تب بڑے سرداروں نے عرض کی کہ خلیفون کا طور مصیبت اور صلابت  
کا چاہئے یہ حال ہمارے شایان نہیں آپ نے فرمایا کہ تم اسکا خیال نہ کرو ہمارا کام ہمیں اور ہی

راست ہوتا ہے اور خوف اور ڈر اللہ کا انسانہا کہ کہی مانتہ میں کہا سلی نکال لیکر کہتے کہ مامی عمر تو  
 کہا سکن نہ ہوا کہ کوئی تجھی کہا لیتا اور ڈر حساب قیامت کا نہ ہوتا اور کہی کہتی کہ مامی عمر تو بکری  
 کیون نہ ہوا کہ کوئی تجھی مونی کر کاٹ کر لکاتا اور کہا کہلا دیتا تو ہی ڈر عذاب خدا کا ہوتا ہے  
 ایک دن حضرت عمرؓ جلدی جلدی چلی جاتے تھے حضرت علیؓ نے پوچھا کہ ایسی جلدی کہاں جاتی تھی  
 حضرت عمرؓ نے کہا کہ خیرات کا مال ہی ایک اونٹ کہو یا گیا ہی اوسے ڈھونڈ بی جاتا ہوں جسے  
 علیؓ نے کہا کہ جو خلیفہ تمہارے پیچھے ہو گا اوسے بڑے خرابی میں ڈالاجے حضرت عمرؓ نے کہا کہ ابو الحسن میرا  
 جی ڈرتا ہے کہ اگر ایک بکری کا بچہ خیرات کا مامی فرات میں بیچ ہو جائے تو میرا جی ڈرے ہے  
 کہ عمر عرصہ خدا کا نہ ہو کہ تو ایسا غافل کیوں ہوا تھا کہ فرات کی پل پر چھوڑ کر بکری کی بچہ کی ٹانگ  
 ٹوٹ گئی اور انصاف اور عدل میں ایسے تھے کہ ایک بی بی ان کی بہت خوبصورت تھی اور  
 آٹکاجی اوسے بہت چاہتا تھا جبکہ کہ خلافت پر بیٹھے تھے اوس بی بی کو طلاق دی کیونکہ  
 ایسا نہ ہو کہ اس کی محبت میں کبھی کارنملافت میں تامل نہ ہو اور دوسرے جو دو قصے والے آٹک  
 باس لڑتے آتے تو آپؐ دوڑا لو ہو بیٹھے اور کہتے اللہ تعالیٰ تو ہی مدد کر کہ جو حق ہو سو میں ادا کروں  
 حکم کروں یہ دونوں جھگڑا لو چاہتے ہیں کہ اپنی ضد میں میرا دین بجا دین اور تیسو جس کسی کو  
 کہیں کا عمل کرتی تو اوسے یہ دستور عمل لکھ دیتے کہ اچا کہا نا نہ کہا یو اور شکوہ کا لباس نہ پہنو  
 اور تیر کی بوڑھے پرمت چڑھو اور مش قیمت کپڑا نہ پہنو اور میدہ کی نان نکھا یو اور گہر کا دروازہ  
 نہ بن کچھ کہ غریب فرمادی نہ بڑھنے اور دروازہ پر چوہ دار نہ بٹھا یو اور عدل میں نہی نہ کرو اور اوس  
 قول اور قسم لی گئی کہ اس عہد سے نہ پہر یو غرض کہ عدل کی سی باتیں کہی ہتھیں اور گنجبانی خلق میں  
 ایسے تھے کہ رات ساری شہر کے کوچے گلی میں خبر لیتے پہرتے کیونکہ کہی ایسا نہ ہو کہ کوئی  
 کسی کا ستایا ہوا بچہ خبر نہ کر سکا ہو اور اپنے گھر میں فکر کر رہا ہو تو معلوم ہو جاوے کہ اس کا  
 کو آپؐ ایک گلی میں چلی جاتی تھی اور ایک کہیں ایک عورت کی آواز آئی کہ مامی کی نعرے مارے  
 تھے اور کہتے تھے اللہ تعالیٰ مجھ پر میری خاوند کا ملنا مشکل ہی اور حضرت عمرؓ کے خلیفہ ہے اوسے  
 میری کیا بڑی ہے کہ مجھے میرے خصم سے ملاوے آپؐ یہ بات سنتے چلے گئے فجر کو اوسکا  
 گھر تحقیق کر کر کہا نا پنا اسکا اپنے اپنے ذمہ کیا اور کوئی قاصد بھیجا کہ اس کی خاوند کو بلا دیا ایک  
 روایت ہے روضۃ الاحباب میں کہ ایک روز حضرت عمرؓ نے اپنی بی بی بی حفصہؓ کہ قبیلہ  
 بنی مخزوم کا ہے اونی سی پوچھا کہ عورت زیادہ سے زیادہ خاوند کی جدائی میں کتنا صبر

کر سکتے ہی ایک صاحبزادی ملی کہا کہ یہ بہنیں جب سے بچے جتنے جتنے سب قبیلہ داروں کو حضرت  
 لشکر سے دیتے تھے حکایت اکر وہ تاب حضرت عمر اور غلام انکا اسلام رات کو ٹہر میں چلی جاتی تھی  
 کہ ایک عورت نے اپنے بیٹے کو کہا کہ تودو وہیں باقی ملا دے جب اوس کی بیٹی نے کہا کہ اسے مان خلیفہ  
 حضرت عمر نے دہندہ راہیرا ہے کہ کوئی دودو وہیں باقی نہ ملا جو جب اوس کی مانی کہا بیان تو نہ عمر سے نہ  
 اوس کا دہندہ راہ ہے جب وہ لڑکی بولی کہ یہ کیا لاتی ہے کہ روبرو حکم کے ماننے اور پیہر پہنے نہ مانے دہندہ  
 عمر بہت خوش ہوئے آپ نے وہ لڑکے دودو والی کی اپنے بیٹے عاصم سے بیاسی سکی ایک کچھ ادا ہونے وہ  
 دادی عمر بن العزیز کی ہوئی اور بیعت یعنی دھاگہ اولی کی پڑی تھی حکم بر اوس کی طرف نظر اڑھا کر کہتے  
 وہ کاٹنے لگا جاتا حکایت اکر وزیر الملحی بادشاہ روم کا حضرت عمرؓ سے ہمسایہ میں آیا جب خلیفہ کے  
 محل سے ابو جہجہ جب لوگوں نے کہا اونکی تو ایک جہو پڑا ہے اوس لیلچو نی پوچھا کہ آپ کہاں ہوئی جب  
 کہنے کہا کہ مسجد میں ہوئی وہ مسجد میں کیا بیٹے کہہ رن والا ایک سوتا پایا اس کی کہا خلیفہ کہاں میں  
 بتا تو اس نے کہا کہ یہ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ایک کچھ کی سایہ کی ملی کہ جہان نہیں تھا پا کر تھی وہاں  
 پاسے غوغا وہ الملحی آپ کی صورت میں کر دیکھنے لگا جب اس کی اور بیعت حضرت عمرؓ کی فی اڑ کیا وہ  
 کاٹنے لگا یہ تو ٹسے سے بارچھے اوس کی طبیعت پر ایک خوش آئی جب آپ جاگئے سلام کیا آپ  
 پوچھا کون ہے کیا کہتا ہے جب اوس نے کہا میں قیصر روم کا الملحی ہوں آپ کہا تو کیا کہتا ہے ادا کیا پوچھا کہ  
 اسے عرض کی کہ حضرت میری عرض یہ ہے کہ میں الباہد رمون کہ ہزار دن جو انور اگر میں پڑوں تو میرے  
 وزیر ہزار سوار کی اتنی نہ پڑیں جیسا میں آپ کا جال دیکھ کر کاٹ گیا اور میں بڑی بڑی بادشاہوں کو خود  
 سے دربار سے سب دہان میری آنکھ میں نہیں جیسی اور یہاں میں نہیں جاتا کہ عجب کیا ہوا مصنف کہتا ہے کہ  
 سچ بزرگ نے کہا ہے جو کوئی کعبانی میرے آگے کیا قدر ہوگی تو یہاں اپنے دلمین ہی دیکھے کہ اس  
 کی حکم کی میری دلمین کہتی نہ ہے جو خدا کا ذکر کیسے دلمین ہے سب کوئی اوس سے ڈرتا ہے اور کرامات  
 اوسے ایسی میں کہ بیان کرے لیکن ایک دو بیان کی جاتی میں ایک روز مدینہ شریف میں آپ خطبہ جمعہ  
 کا پڑھتے تھے کہ زمانے لگے باہر بنیم بھل یعنی اسی سارہ زیم کی بیٹی خبردار پہاڑ کو ہوا آدمی جو بیٹی تھی اسی  
 دیکھنے لگی بعضوں نے کہا کہ یہ بادلوں کی طرح بہکتے ہیں جب حضرت عمرؓ نے علیؓ کی کہا کہ والد یہ یہود اور یہ جو  
 بات نہیں فرمائی تھی کہ یہ کہتے ہیں اس میں حضرت عبد الرحمن بن عوف نے عرض کری کہ کیا تم منکر و کعبہ کے  
 ہو کہ عین خطبہ میں کہتی ہو کہ سارا پہاڑ کو ہو جب حضرت عمرؓ نے کہا کہ میری دلمین معلوم ہوا کہ پہاڑ کے تلے  
 میں ایک قافلہ مسلمانوں کا کہ اونکی سردار کا نام ساریہ بن زیم ہے چلا جاتا ہے اور قصص انوں

اونہیں لیا ہے جب میں نے بے اختیار کہا کہ اسی ساریا الجبل یعنی پہاڑ کی  
 آٹھ اور جو وہی پہاڑ سے اگی بڑھ جاتی تو ماری جاتی جب سب چپ ہو رہی ایک مہینے  
 کے بھی لوگ عراق کی طرف سے آئی اور یہ خبر لائی کہ جمعہ کا وقت نماز کا تھا اور ہم پہاڑ کے  
 تلے جاتے تھے کہ حضرت کی وادہی مہینے ساریا الجبل جو ہم پہاڑ کی طرف دیکھنے لگی تو کیا دیکھتے  
 ہیں کہ ایک دہاڑم پر بڑا چاہتی ہے مہینے پہاڑ کی آریکرا اونہیں بارگاہ حکایت جبکہ مہینے  
 ہوا وہاں کے حاکم عمر ابن العاص کے پاس لوگ آکھتے تو کہتے تھے کہ یہ نیل ندی جو یہ اسکا عجیب  
 کہ جو نہا مہینہ کہ یہ ہے کہ جس میں ہم میں جو دمویں راگوا ایک خوبصورت چوہا کوری اسکے بابا پ  
 بقیمت یا برضا مندی لیکر اسی اچھی کپڑے پہنا کر اور خوب گینے سے نکال کر کرند کی پل سے لے کر  
 اوس میں دیکھا دیتی ہیں وہ لڑکی بھی جاتی ہے تو ندی ہماری کہنتوں میں لگے رہتی ہے اور جو یہ بات  
 نہیں کرتی تو ندی زور نہیں دیکھتی اور رباؤں میں نہیں پہنچتی عمر بن العاص نے کہا کہ یہ  
 رسم کفر کی ہے مسلمان کفر کی بڑا و کھاڑی والی ہیں لوگوں نے وہ بات چھوڑ دی تھیں پھر گذر  
 گئی کہ ندی نہ چڑھی ہے پھر کے لوگوں نے اور بڑا اختیار کیا تب عمر بن العاص نے حضرت عمرؓ کو اس  
 تمام احوال کی عرض کی کہ جب حضرت عمرؓ نے منکر جواب عرضی کا لکھا اس مضمون کی کہ آفرین باد  
 کہ تم نے رسم کفر کی دور کری اور کاغذ پر ایک علام لکھا کہ اوسکی مہندی ہے کہ کہتے ہیں حضرت عمرؓ  
 المومنین کے دریای نیل پر جان لی اسی دریای نیل کہ عمر لکھتا ہے کہ اگر تو آپ ہی آپ ہتھامی تو تو مست  
 ہو اور اگر اللہ تعالیٰ واحد قہار تجھی بہاتا ہے تو ہم اس سے چاہتی ہیں کہ تجھی خیرا کرے اور جو کہ  
 لکھا کہ یہ پرزہ دریای نیل میں ال دھو جبکہ وہ پرزہ دریای نیل میں والا مجرد اللہ کے سولہ گز بانی اوچی خیر  
 گیا اور وہ چال پہلی یا نکل ہو تو ف ہوگی اور امام ستغفری کہتے ہیں جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام  
 نے دعا چاہتی تھی تب بھی سولہ ہی گز پاؤں ہاتا اور حضرت عمرؓ نے دعا سے سولہ ہی گز اوٹھا  
 اور سخاوت اور خلق کے ساتھ پیارا نکالا ایسا تھا کہ غزوہ تبوک کی تیاری میں چالیس  
 ہزار درم حضور میں پیغمبر خدا صلعم کے لائی تھے اور ایک نقل سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
 اور انکا غلام سلم رات کو سہ غریبوں یتیموں کی کرتے پہرتے تھے کہ جنگ میں ایک ایک  
 بجلی آپے کہا کہ یہ کیسی لکڑی ہو کہ یہ بڑا بڑا کر دیکھو تو ایک عورت پانی گرم کو پی نہی آپے فرمایا اور  
 عورت کو کہ ہم ہی آویں جیسا دینی گناہ جو کوئی تم سے وارتوں ہو کوں غریبوں یتیموں کو سولہ گز  
 خبر لی اوسکو اذن پانچھنی کی کیا حاجت ہے اور آپ نزدیک ہو کر اس فرمایا تو کوں نہ کر کہا سوای

جب اوس کی کہانی ملک سی آئی جون مجلس ہون اور ہون اور لاچار ہون اور لڑکی میم میرے پاس میں نہ میرے خاندانی کہ میرا حال پوچھے اور کوئی بیان میرا دوست ہے کہ مجھے دلاسا دی ہیر لڑکی جدی میرا جی جلاتی میں جب اوس عورت نے کہا کہ یہ جو کمری مارے ہوک کے مجھے کئے مذہب لاچار ہو کر بیٹھے مانڈی میں مانی ڈاکر چولے پر رکھ کر پیچھے سے اوس کی آگ جلا دی کہ تمہارے دل کا کہنا لپکتی ہون دو چپ ہو کر سو گئے ہیں اس سے جب حضرت عمر امیر المؤمنین اپنی دلیں بہت فکر مند ہوئے تباہ عورت کی کہ کہ یہ جو ضیفہ خلافت پر بیٹھا ہے یہ مجھے عاجزون کی ہی خبر نہیں رکھتا خدا کو کیا جواب دگا جب آپ نے کہا کہ خلیفہ فی تمہارا احوال نہ سنا جو کا جب اوس عورت نے کہا کہ جھٹھ ملک کی اون کا بپا ہو سکے تھے دق ہے ملک کیون نہ لیا جب آپ اویسے گہرا کر ایک تھیلا آئے کا اور لو مار دین زنیوں کا اوسے اپنے ہاتھ سے لاکر دیا اور جناب بنو عبدہ کی متابعت میں ایسے پورے تھے کہ کیا جا کر کہ خلاف بنو عبدہ کے کچھ ہو سکے میکرو ایک اصحابی نے عرض کیا کہ یا عمر مجھے یون سننا ہے کہ روایت تم خلاف رسول اللہ کی جو فی میں آپ نے فرمایا کہ بناؤ جب اوس اصحاب نے کہا کہ ایک تو یہی کہ بنو عبدہ کی پورے برصغیر بھیجا کر نماز نہیں پڑھی اور تھے غلامی دن پڑھی اور دوسرے دوسالین کی صحت اپنی آگ کی رک کر کہی نہیں کہا فی اور تم نے دوسالین کی صحت رک کر کہا فی جب آپ نے اوسے بہت سی آفرین کی اور خیر خواہ بھلا اور اپنی کھری لگے اور اپنے مکان میں بھیجا کر اوس دیکھلایا اور کہا کہ یہ پورا بیان بچا تھا اور میں کی بیان ایک بکری فی پشایا کیا تھا میں نے اس کی پشای کی جیٹوں کا اس پورے پڑا تھا اس واسطے اس پر صلی بھیجا ہوتا اور جواب دوسرا یہی کہ میرے گہرا ایک چھان ہلا دوس کی داسی مٹی گوشت روٹی پکا فی تھی وہ کہاں تباہ کی تھی حصص فی کچھ کہا نامیری واسطے بھیجا تھا میں فی وہی اوس ہما کو دیدیا میری گھر دو طرح کا سالن میں پکا جسے دو آدمی نوکر اسات پر رکھے کہ مجھے کچھ خلاف سنت کا ہو جائے تو تم ہی بتلا دیجو اور اہلیت حضرت نیک اللہ کے تھے سوال یہ نہیں ہے جواب ایک روز حضرت عمر اور حضرت رضی علی ایک مکان میں بیٹھی تھی کہ جب حضرت عمر فی فرمایا کہ اندوخی جو مجھے عاقبت خیر کی سنی اپنی مقدمہ و خیرہ کیا ولیکن خیر خانی فرمایا ہے کہ سب سی پہلی میری اہلیت ہی صراط سی بار ہوئی یہ اہل بیت جو نام سے ہو سکا جب حضرت مرتضیٰ علی نے فرمایا کہ یہ کیونکر ہو جب حضرت عمر نے فرمایا کہ تم چاہو تو ہو سکتی ہی اگر بیٹی اپنی ام کو جسے معبود کر و جب حضرت علی نے گہرا میں اگر حضرت جعفر بن ابی طالب اور حضرت علی نے کہا کہ یہ بات حضرت عمر نے ہم سے کہے تمہارے کہا اصلاح سب جب حضرت جعفر بن ابی طالب نے فرمایا کہ میں کہیں نہ بیاؤ گے ولیکن ایسے شخص کہاں کہ غرض شہرہ ہون اور فضائل بہت بیان کسی سب بی ام کلثوم کا نکاح

حضرت عمرؓ نے کیا بت اونہوں سے دو میان اور ایک بیٹا نید بن عمر پیدا ہوئے سوال بیعتین حضرت عمرؓ  
ہم فی سنی اور کچھ خدا کے رسول فی ہی اون کا وجہ فرمایا ہی جواب اول نشست مجلس میں بیٹھا گئی  
حضرت کی ماہونین طرف ہی اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی دہنی طرف ہی یہ دونوں خاص و زبر پیغمبر خدا کے تھے  
اور پیغمبر خدا فرمایا کرتے تھے کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ دونوں میری ایسے ہیں جیسی آنکھ کی بینائی اور کان کی شنوائی  
انہوں سے نہو سکی ہی جدائی اور حدیث طبرانی میں ابونعیم سی اور عبد اللہ بن عباس سی کہ اللہ تعالیٰ فی حلد و کلام  
میری مددگار کو ہے بہن دو آسمان والوں سی ایک جبریلؑ اور دوسرے میکائیلؑ اور دوزخ میں والوں سی ایک  
حضرت ابوبکرؓ اور دوسرے حضرت عمرؓ اور پیغمبر خدا فی فرمایا ہے حدیث یہ الشیطان من خلقی  
ترجمہ جیسے پہاگتا ہے شیطان حایہ عمر کے سے اور ایک حدیث ترمذی میں ہی حدیث  
لَوْ كَانَ بَيْنَهُمَا لَكَانَ عَمْرًا ابْنُ الْخَطَّابِ ترجمہ یعنی اگر ہوتا ہے میرے پیغمبر تو ہوتا عمر بیٹا  
خطاب کا اور بخاری میں یہ حدیث ہی حدیث وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقَيْتُكَ السُّبُّطَا  
سَالِكًا فَجَاءَكَ فَجَاءَ عَزِيْرُ فَجَاءَتْ ترجمہ یعنی تمہارے مجھے اس رب کی کہ حکمی ہاتھ تھیں  
دوم ہی نہ ملاقات کر لیا تیری تین شیطان جبکہ تو چلنے والا ہی کسی کو چہ کشتیں ہرگز نہ جاتا رہا شیطان اور  
کوچہ سی مقرر کہ سو ہی کوچہ تیرا ہی اور ابن ماجہ فی ابی ابن کعب سی یہ حدیث روایت کی ہی کہ پہلی ہی  
پہلے سب سے اللہ تعالیٰ ہی بندوں پر سلام کر لیا وہ پہلا حضرت عمرؓ کو کافل ہی کہ جسدن ایران کی لڑائی  
مسلمانوں فی ماری اور وہ ان سے لوٹ آئی جب حضرت امام حسنؑ شریف حضرت عمرؓ سے لے گئے تب  
حضرت عمرؓ نے آپ کو ہزار درم دئے اور حضرت امام حسینؑ کو ہزار درم دئے اور اپنے بیٹے کو ہا سو درم  
دئے جب آپ کے بیٹے نے کہا کہ کیا واسطہ کہ حضرت علیؑ کی بیٹوں کو تنے ہزار ہزار درم دئے اور میں اپنا  
درم دئے حالانکہ ہم پیغمبر خدا کی وقت میں کافروں ہی تلواروں سے لڑا کرتی تھی اور یہ لڑکی اس وقت بچہ نہیں رہی  
کی گلیوں اندر کیلئے پہا کرتے تھے تو میں اونکی برابر تو دو جب حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ کیا اون کے باگیا  
تیرا باپ ہے اور ادن کی ما کی سی تیری ما ہے اور اونکی ماما سائیرا ماما ہے اور اونکی پوپہی ہے  
تیری پوپہی ہی اور اونکی چاچا سائیرا چاچا ہے اور اونکی خالہ اور ماموں سائیرا ماموں اور خالہ ہی تو تیری  
برابری کر و باپ اونکی حضرت علیؑ ہیں اور ماما اونکی حضرت فاطمہؑ شہراہیں اور ماما اونکی حضرت محمدؐ رسول اللہؐ میں  
اور ماما ہی اون کی حضرت خدیجہؑ اکبرہ ہیں اور چاچا ادن کے جسدہ علیہ میں اور پوپہی ہی  
بی بی امہانی ہیں اور ماموں ادن کی حضرت ابراہیمؑ ہیں اور خالہ ہی کی حضرت زینبؑ اور  
ہیں بچی اون کی برابری نہ جائے یہ بات جب حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ نے سنی تب فرمایا کہ حضرت

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا ہے کہ فرماتے تھے العن سراج اهل الجنة کہ حضرت عمر راضی اہل بیت کے ہیں جب حضرت عمر نے یہ سننا تب ایک جماعت کو ساتھ لیکر حضرت علی کے گھر گئے اور فرمایا میں یوں سنا ہے کہ تمہیں میرے حق میں غم خزانے بشارت دی ہے حضرت علی نے فرمایا کہ سچ ہے جب حضرت عمر نے فرمایا کہ اے ہاتھ سے مجھے ایک برچہ کاغذ پر لکھ دو جب حضرت علی نے لکھ دیا قال لستی صلی اللہ علیہ وسلم العن سراج اهل الجنة حضرت عمر نے اس پرچہ کو اپنی اولاد کے سپرد کیا کہ جس دن میں مردوں میں پرچہ کفن کے اندر میری جاتی پر رکھ دو اولاد نے اونکی وصیت پر عمل کیا اور ایک حدیث ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ ہر امت میں ایک شخص محدث ہوتا ہے اور ہماری امت میں محدث عمر ابن الخطاب ہے سو اس شخص کی ہمتی میں جواب محدث اس کی کہتے ہیں کہ جسکی صلاح کے موافق کتاب الہی نازل ہو سو پیغمبر خدا نے فرمایا ہے الحق ینطق علی لسان العرین یعنی حق بولتا ہے اور زبان عمر کے سوال میں تبارک و تعالیٰ نے حضرت عمر کے مشورت اور صلاح کے موافق کو نسا حکم فرمایا ہے جواب گیارہ حکم تو بھی یہی ادا میں کہ موافق محرقہ میں لکھا ہے اول جبکہ مدینہ میں حضرت آئی اور بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے لگے تب یہودی کچھ امانت کے کہنے لگی کہ ہمارے قبلہ کی طرف نماز تو پڑھنے لگے ہیں جب حضرت عمر خفا ہو کر کہنے لگے اگر اللہ تعالیٰ کا مقام ابراہیم کو ہمارا قبلہ کر دی تو کیا خوب موجب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی واتخذوا من مقام ابراہیم مصلیٰ یعنی پھر تم مقام ابراہیم کو قبلہ دو سو گئے مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں پردہ نہ تھا سب طرح کے آدمی کہہ میں پہلے بڑے آیا جابا کہ سنتے تھے جب حضرت عمر نے عرض کر دی کہ یا الہی کیا خوب ہو تا کہ خدا کے رسول کی بی بی پر وہ کی آیت آجاتی خدا نے انکی صلاح کے موافق آیت پردہ کی نازل کر دی تیسری بی بی بیان پیغمبر خدا کی حضرت پر زیادتی کرتی تھیں جب حضرت عمر نے کہا کیا خوب موجب اللہ تعالیٰ کہہ کہ تمہیں طلاق دیکر اور بی بی بیان بدے اونکی گرا دی تب اللہ تعالیٰ آرزو انکی کی آیت نازل کر دی ربہ ان طلقن ان بیدلہ ازواجنا خیر منکں یعنی نزدیک ہے پروردگار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاں ہر طلاق دیکر بدل دی بی بی بیان بہتر قسمی جو تھی قیدی بد کے لوگوں کو حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخصے مال لیکر بیوہ دیا اور صلاح حضرت ابو بکر اور عمر کی بھی تھی اور صلاح حضرت عمر کی یہ تھی کہ انکی خدادادے گا انہیں قتل کر ڈالو موافق صلاح حضرت

نہایت



عمر کے حکم آیا اور حضرت پر غتاب آیا اور پانچویں مشہاب کے مسئلہ میں اختلاف  
 پشور ہاتھ کوئی کہتا تھا حلال اور کوئی کہتا تھا حرام حضرت عمر نے کہا کیا خوب ہو کہ  
 اللہ تعالیٰ شراب کو حرام ہو گیا حکم کمال کر دے موافق حضرت عمر کی صلاح شراب کے  
 حرام ہو گیا حکم کمال آیا **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّا جَعَلْنَا الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْأَنبَاقَ**  
**وَالْأَزْكَارَ حُرْمًا كَبِيرًا عَلَى الشَّيْطَانِ فَأَجْزِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تَفْلَحُونَ** اور جسک یہ  
 آیت اوتری **وَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ طِينٍ** یعنی کیا ہم نے انسان کو  
 کچھ گھارے سے تب حضرت عمر کی مونہہ سے بے اختیار نکل گیا فت بارک اللہ حسن  
 انخالفین یہ آیت تعالیٰ نے بعینہ اوتاری اور ساتویں جبکہ ابی بن خلف منافق  
 مواتب عبد اللہ بنیابی خلف کا حضرت کو اپنے باپ کے جنازہ پر لگیا حنسیہ  
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسکی نماز کو اوٹھی تب حضرت عمر نے پیغمبر خدا سے اکر کہا  
 کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بڑا دشمن خدا کا ہے توڑی بھی آیت  
**نَازِلٌ هُوَ وَلَا تَصْلُ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَمُوتُ عَنْهُ قَبْرٌ** نہ پڑھ  
 نماز اور کسیکی اونہون میں سے کہ مر گیا اور نہ کہ اموا و پر قبر اسکیکے یعنی منافقوں پر  
 نماز نہ پڑھو اور انہوں پر خیر خدا کو شفقت خلق خدا پر بڑی تھی سبکی بخشش جانتی تھی  
 یہاں تک کہ منافقوں کے واسطی ہی چاہنے لگے حضرت عمر نے کہا کہ حضرت منافقوں  
 کے واسطی تو تم بخشش چاہو یا خدا خود تعالیٰ انہیں بخشی ہی گا نہیں اللہ تعالیٰ نے  
 یہ آیت نازل کر لی **سَيُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا** اُسے عظیم بخشش کہ تم اکر کہتے تھے **يَعْقِرُ اللَّهُ**  
**يَعْقِرُ اللَّهُ كَهْمًا** یعنی برابر ہی ان پر بخشش چاہو یا خدا خود تعالیٰ انہیں بخشگا انہیں اور نوین  
 بدر پر جب لڑائی حضرت صلح لے تھرائی جب مدینہ کے لوگوں نے بعضوں نے عرض کری کہ مدینہ شہر ہو نہ نکلو  
 جب حضرت عمر نے کہا کہ توکل بخدا کرو اور نکلو اللہ تعالیٰ نے صلاح حضرت عمر کی پسند کر لی آیت آیہ  
 ربک من جنک تا آخر یعنی جیسے تجھی بخلا رب تیری لی گھر تیرا نازل ہوئی اور دوسوین جب منافقوں نے حضرت  
 حضرت بی بی عائشہ پر تہمت اوٹھائی پیغمبر خدا حضرت عمر سی اور اور صحابہ کرام قصہ کہا حضرت عمر حضرت سی  
 ہدایتان عظیم یعنی یہ بیہوشہ بڑے اور جیسی کچھ بات اللہ تعالیٰ خبر کر دگا اللہ تعالیٰ کی طیر فی یہ آیت نازل  
 ہوئی سبحانک ہدایتان عظیم ناک ہی خدا تعالیٰ یہ ہدایتان بڑے وہ منافق شرمندہ ہوئی اور گیارہویں یہ ہے  
 کہ رمضان میں انکو عورت کے جامع نہیں کرتی تو رمضان ایک رات کو اتفاق جماع کا اپنی بی بی حضرت عمر کو لگیا

جب آپ عجلین ہو کر پیغمبر خدا کے پاس لائی اور احوال عرض کیا جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر لی **آیت**  
**اِحْلُکُمْ لَکُمْ لِقَیْامِ الرِّفْتِ اِلَی سِنَائِکُمْ** آخر تک ترجمہ معنی طالع کی تمہاری اور پر  
 اللہ تعالیٰ نے روزہ کی رات میں جملہ طرفہ عورتوں تمہاری یہ موافق محرقہ میں لکھا ہی ہو گا **سوال** تیار  
 گردان اذکی کیا ہی جواب جب تک قوت رہی محنت کر کر انہیں پاتھتے تھے اور انہیں جھک رہی تھی وقت  
 فجر سے اشراق تک مسجد میں رہتی بعد اوس کی انہیں پاتھتے دو پہر تک پہر قیلو کہ کرتی یعنی دو پہر کو سویا  
 کرتی تھی پہر اٹھ کر ظہر کی نماز پڑھتی بعد نماز کی دوسرے دن کی واسطے گارا کاٹ کر کہتی پھر سری مغرب تک  
 عدل کرتی جب قوت کام کر لیں نہ رہی اور گھر میں اسباب نہ تھے نہ تجارت کریں لاچار ہو کر کھانوں سے فرمایا کہ تم  
 رسول اللہ کی کام میں مشغول ہوتی ہیں اپنا فراغت ہمیں اور کام کی نہیں رہی کہا نیک کیا علیج کریں  
 جب سب اچھا چاہتے اور حضرت مرتضیٰ علی کی راہ کی موافق جی لکھ کہ روزہ کو اپنی وقت آدمی کہا کہ  
 تو تاخر جیت المال سے لیتے تھے اگر اتفاقاً بنا روزہ ہوتی تو بارہ لکھ مانا کہا لیتے **سوال** پیغمبر  
 کی طرف سے انہیں کچھ خطاب ہی ملتا تھا جواب ملتا تھا کہ فاروق معنی فرق کر نیوالا **سوال** اسکا  
 کیا وجہ تھا جواب چھٹی سال پیغمبری آنے سے پہلے مسلمان ہوئے ہیں سنا ہے کہ اون جی بھنے  
 اونٹیں مرد اور گیارہ عورتیں ایمان لائی تھی اور حضرت ابو بکر صدیق اللہ پر ظاہر ایمان ہی رکھتی تھیں  
 اور اسے گھر میں مسجد بنانا نہ ہی پڑے تھے اور لوگوں کو بے دھڑک نصیحت ہی کرتی و لیکن کعبہ اللہ میں اگر ظاہر  
 اکٹھی ہو کر اپنے طور پر نماز نہ پڑھ سکتے تھے جبکہ حضرت عمر فاروق جسدن ایمان لائی آئی ہی فرمایا کہ رسول اللہ  
 کا فر پر ملا کعبہ میں بت پرستی کرتی ہیں آؤ ہم ظاہر نماز کعبہ میں پڑھیں ہم تو برحق ہیں چھپے کیوں دین حضرت  
 محمد رسول اللہ اور حضرت امیر حمزہ اور حضرت مرتضیٰ علی اور بعض آدمی صحا کعبہ اللہ میں آئے  
 اور ظاہر نماز پڑھنی شروع کرنی لگی اس میں یہ بات کافروں پر بار تھی کہ کافروں پر آپ سے  
 اونہوں نے ڈال اور موٹوں اور موکوں سے ایسی مار دی کہ سب باہر کاڑھ دئے اور ظاہر کعبہ  
 میں نماز پڑھیں تو اس دن خطاب فاروق پاپا تھا قیامت تک جاری ہے اور حضرت ابو بکر کے  
 شاہد ہی سے اسلام بتایا گیا تھا اور حضرت عمر کے اسلام سے جھگڑا گیا ایک روز پہلی اونکی ایمان لانے  
 سے پیغمبر خدا نے دعا مانگی تھی کہ یا اے مجھے عمر کو دے یا ابو عبیدل کو دوسرے دن  
 حضرت عمر مسلمان ہو گئے ہی کافروں کو کعبہ سے ڈکا کر نماز پڑھے سب مسلمان  
 خوش ہوئے اس میں حضرت جبریل نے کہا یا رسول اللہ آسمان دلو کو ہی حضرت عمر کی ہام کی خوشی ہی **سوال**  
 پیغمبر خدا کے ان دونوں کو لیٹے حضرت ابو بکر صدیق کو اور حضرت عمر ابن الخطاب کو جنت

بڑائی کیون دیا کرتے تھے **جواب** پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ کوئی یون بخائی کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت  
 عمر کو مینے بڑائی دی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے بڑایا ہی کہ ابوبکر صدیق ایسی ہیں جیسے آسمان میں تارون کا ہلکا ہے  
 اور حضرت عمر کے حملوں کو بہشت میں پیغمبر خدا نے دیکھا ہے اور دنیا میں جزدی ہی کہ یا عمر ہے تمہاری  
 مین دیکھے ولیکن تمہاری عزت واسطے تمہاری تنگی ناموس پر نظر نہیں کری اور دونوں صاحب  
 روضہ منورین مدفون ہیں اور زندگی پیغمبر خدا کے سین ہی دونوں وزیر شہریتہ کہ شیرا دن کی مشورت کچھ کافر  
 ماجرانہ ہوتا تھا اور ادون دونوں میں چوتھا فی اور بڑائی ادون کی کبھی ہی اور پیغمبر خدا کی کچھ بول ہی کہ یہ کافر  
 اصحاب کرام اور عمرنی یون کیا یا یون کرنگی پہلی حضرت ابوبکر کا نام لیتے اور پہلے حضرت عمر کا **سوال** ادون کی  
 وفات کیونکر ہوئی **جواب** ایک شخص تھا ابولولو نام خیرہ کا غلام تھا ابوبکر صدیق نے اس شخص سے حضرت  
 عمر کے رد و برد فریاد اس ابولولو غلام کی کری کہ ایک کافر لڑائی میں مینی ماما تھا جب اس کا مین اس کا  
 افتار کی لڑکھوٹے سے اور ابوبکر لولوئی مجھ سے پہلی دگر اس مولی کا خمر کی زندہ اتار لی اگر میرا حق ہی تو ہے  
 اوس دلو او آپ فی ابولولو کو بلوایا اور اس کا دعویٰ سنوایا اور ابولولو نے مانا تب اس نے فرمایا کہ زرہ کا حق مار گیا  
 کا ہے تو زرہ پیسہ دے اوس ابولولو نے وہ زرہ تو پیسہ دے ولیکن حضرت عمر سے  
 دل میں کینہ رہا کہ میری زندہ کیون پر دائی ابکر دوقت خمر کے اول وقت وہ غلام خمر باندہ کر دوسرے  
 صف میں جو بیٹھا جبکہ نماز میں کھڑے ہوئی تب اس کو بخت سے تین زخم خمر کے مارے ایسے کاری زخم آئے  
 کہ حضرت عمر کے سینے سے ناف تک سب چاک ہو گیا آپ نے فرمایا کہ خبر لھو یہ کون تھا جو مارون جاے معلوم  
 ہوا کہ ابولولو معینہ کا غلام ہے آپ نے فرمایا کہ الحمد للہ کہ میرا کسی مسلمان کی مانتہ سے ہوا  
 اور قیامت کو میرا جگر اکے مسلمان سے نہ پڑا اور شکر ہے کہ ام معروفیہ پر مارے گئے وہ ابولولو جبکہ  
 گھر گیا تب اس شخص بنا ہتھیار دن ہے اوس فی دس آدمی مارے پھر ایک خمر ایسا اپنے  
 پیٹ میں بار کہ مر گیا یہ بات حضرت عمر نے سننے تب فرمایا کہ الحمد للہ ہمارے واسطے کوئی نہ مارا  
 گیا اور وہ ایسی مر گیا شرح مشارقی والا لکھتا ہے کہ بڈہ کے دن چلبٹوین ذالحجہ کو زخم آئے  
 تین دن زخم سے زندہ رہے جمعہ کے دن جاندرات کو وفات پائی ادون کی عمر کی روایتیں  
 اکثر اسپرین کہ نرلہ ہر برس کی عمر تھے حضرت بی بی عائشہ کی خبرہ اندر حضرت ابوبکر کی چاتی برابر سر  
 ادون کار کیا ولیکن تنہید ہوئے کیونکہ ایک روز پیغمبر خدا اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر  
 حضرت عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین ایک جہاز پر تھے اور ہار ہا حضرت فرمایا کہ کیون ہوتا ہی کہ تیرے پر ہین  
 صحت کوئی نہ ایک پیغمبر اور ایک صدیق اور دو شہید اور دوسری شاہد ہی یہ ہے کہ ایسا پیغمبر خدا کے پاس

حضرت عمر سفید کپڑی پہن کر آئی آپ نے فرمایا کہ یہ کپڑی نئی ہے یہ بادلوں کی بجائے حضرت عمر نے کہا کہ ہوا  
 میں جب پیغمبر خدا نے فرمایا اللہ جس حدیذاً اعرش حمیداً منکبہً یعنی پہن لیا اور جی بھلا اور خوشہد  
 ریختہ در شان حضرت عمر مصنف ریختہ تجہ شان اور ذات محمد کی تقری یہ ہوا جو میری بعد نبی ذات  
 عمری : کیونکر تا اعدا اصحاب ہمووی : شیطان نکلو کی جہاں اوسکا گذر ہی : کیونکر نہوشتاق  
 نبی تیری ملن کا : تجہ ذات کو قرآن میں رب کن ہی آری : دریای اعلیٰ تیرا ازال ہوگی : یہ موجب  
 جہنم میں فرشتہ نام مصری : یا یا تیرا نظری تیری کفر تو حقیقی : ووضان ہی مشتاق تیری پاکی نظری  
**سوال** حضرت عمر کو غسل کس نے دیا تھا جواب عاصم کو فی کے تاریخ پیش بیٹھنے کی نزدیک ہی ہے  
 کہ حضرت مرقضی علی نے غسل دیا اور صہب روی نے نماز پڑھائی بعد نماز کی جب جنازہ اوشہانی لگے تب  
 حضرت مرقضی علی نے دعا کہی کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت تجہ ہمیشہ ہو جو اپنا سا کمال دوست داری  
 نزدیک اپنی سچی کوئی ایسا بخور چلی تم کہ اوسکی سے کام کر کر خدا سے ملاقات حاصل کری قسم خدا کی  
 مجھ یقین ہے کہ تمہیں یہ دولت نصیب ہوگی کہ اپنی دونوں یاروں پاس دفن ہوگی کیونکر اکثر اچھا  
 مجالس حضرت پیغمبر خدا کی میں ہم حاضر ہوتی حضرت کی زبان مبارک سے یوں سنتی کہ ہمیں اور  
 ابوبکر اور عمر نے یوں کیا اور میری اور ابوبکر اور عمر نے یوں کہا اپنی کاموں میں ملا کر یوں کہتے یہ  
 روضۃ الاحباب میں لکھا ہی بیان حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کا یہ  
 پاجہی عثمان بن پاجہی علی جو ان باقی سب بہت اوپر علی بڑے پہچان حضرت کا نام عثمان  
 اور کثرت ابو عمر اور لقب ذوالنورین عثمان بن عفان کی وہ بیٹے ابوالعاص کے وہ بیٹے اس کے  
 وہ بیٹے عبد الشمس کے وہ بیٹے عبد المناف کی پانچویں پٹری خدا کے رسول سے جاملی اور عرب  
 میں کثرت اوسی کہتے ہیں کہ فلانی کا بیٹا یا فلانی کا باپ تمہارے گریہ میں جیسے نور کا باپ یا جیسے احمد کا  
 باپ اور حضرت عثمان کا لقب جو ذوالنورین ہوا اوسکی معنی دو نور والا ہی ان دونوں نور  
 علما کو اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ حضرت پیغمبر خدا کی دو صاحب زادی بی بی رقیہ اور ام کلثوم  
 بیباہی گئیں تہی یہ نعمت کہ دو بیٹیاں پیغمبر خدا کی ایک شخص کو بیباہی جانے اور کسی شخص کو  
 نعمت نصیب نہیں ہوئی سو حضرت عثمان کے بلکہ حضرت پیغمبر خدا نے بعد وفات بی بی ام کلثوم  
 کے فرمایا تھا کہ جو میری بیٹی ہوئی تو وہ ہی میں عثمان کو دیتا اور بعض انکی سخاوت کے سبب  
 کہتے ہیں یعنی دو مال دون کھرا اور اسلام کی سخاوت پوری تہی بعض کہتے ہیں کہ دو عمل کے سبب  
 کہتے ہیں کہ قائم اللیل اور صائم الدہر تہی یعنی رات کو جاگتی اور دنوں روزہ رکھنے قیامت میں

دو نوٹوں کی نو پیدائش ہو جائیگا اور مجھے کہتی ہو کہ پیغمبر خدا کی اس طرف سے ہی اور اب کی طرف سے چار پیریں  
اندرونی یا کچھ پیریں تھیں جو وہ انکی بی بی اور پیغمبر خدا کی ساری پیریں کی بی بی تھیں انکی طرف سے عبد اللہ  
ساتویں سال اصحاب قبل کے لڑائی سے بھی ہوئی تھی سوال ہے کہ انکی کیا تھا جو اب خوش قد  
کنبی تھو گورنگ سرخی مال چمک رو داغ سینکلا کی خوب چمکتے تھے اور داری بر کنبی تھی اور جو  
بند مونگی بہاری تھی اور بازو پیراں کی تھی اور سر کے بال بہت کالی تھی اور گونگاری تھی اور انکی  
سر پر تھی جسے عرب میں اضلاع کہتی ہیں اور دانو کی پیری بہت تھری تھی اور خوبصورت تھی اور  
کانوں کی ٹونگ سر کی بال برہوی تھی اور خوبصورتیں یوسف ثانی تھی نقل ہے اسامہ بن زید کہتا  
کہ ایک روز پیغمبر خدا صلعم نے کچھ گوشت بی بی رقیہ کو سیر ہاتھ پہنچا تھا میں نے جا کر دیکھا تو میان بی بی و نون  
برابر بیٹھی تھیں وہ گوشت میں دی آباد و نون قبول صورت نکا جوڑا ایسا یعنی کبھی ساری عمر میں نہ کھا  
سوال تھا کہ کیا بہنتی تھی جواب کہی تو بودی پیوندی کبھی بہنتی تھی اور کبھی دوسو دم کے  
پوشاک پہنتی تھی اور کبھی پائین ہاتھ کی اونگلی میں لٹکھوٹی کہتی تھی اور خضاب مہدی اور کسی کھم کار کرتے  
سوال کہہ خدا کی رسول نے بھی اونکی حقیقت کیا جواب پیاری خدا کی رسولی وہ ایسی تھی کہ حضرت فرمایا  
کہ ہر شخص کے رفیق ہوتا ہی اور میرا بہشت میں رفیق عثمان ہے اور عشرہ مبشرہ میں ہیں اور ایک ان کی  
شخص حضرت عثمان سے بی ادبی کری تھی غیر عذر کری مر گیا اپنے اسکی جنازہ کی نماز پڑھے اور پھر  
بی کہا کہ خبر دی مجھے اللہ تعالیٰ نے کہ میں اپنی لڑکی کا نکاح عثمان سے کروں گا اھ کیا اور پیغمبر خدا صلعم نے  
فرمایا ہی عثمان شرمالو ہی کہ فرشتی ہی اس سے جیا کرتی ہیں اور فرمایا ہی کہ اس میں یہ بہتر ہی  
کہ بہت محکم اس امت میں پیچھے میرے جیا میں عثمان بن عفان ہے اور فرمایا ہے اور فرمایا ہے  
یعنی پہلا ہی کہ اپنی کنبہ کو لیکر اللہ کی طرف اپنی شہر سی اور ہے جو حضرت لوط کے اور فرمایا ہی  
کہ حضرت عثمان اونہاری حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہیں ایک روز پیغمبر خدا نے حضرت عثمان کو  
کہا کہ اے عثمان مجھے جبریل نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے ام کلثوم سے نکاح کیا ہی موافق  
مہربی بی رقیہ کے اور فرمایا ہی حضرت پیغمبر خدا صلعم نے کہ عثمان بن عفان میرا دوست ہی دنیا اور  
اور آخرت میں ہی سوال ایسی اونیں کیا خوبی تھی کہ جسکو رسول خدا یوں فرما دیں جواب  
بہت برآمدی تھی اول تو اللہ تعالیٰ کے عبادت کمال کی غلامی تھی روزہ اور نماز اور شب بیداری اور قاری  
قرآن خوان و قراءت کمالان دوسرے خواہت تھی تیری سیری طبعی اور حیا اور عاجزی اور خدا بہت ڈرتی تھی  
اور علیہ وسلم سوال کیا کیا ان کا وہم و گہم نہیں جواب ان عبادتیں خدا کی ایسی تھیں کہ کسی ایسا ہی جو جانا کہ ہر شخص

روزہ رکھتی چلی جاتی اور کبھی افطار کر لیتی اور ہر وقت وضو نمازہ کرتی چاہے وضو ہی ہوتا اور نماز مکمل نہ ہو  
 سے پڑھتے اور کبھی ایسا ہی ہوتا کہ رات کو مقام ابراہیم پر پہنچتی اور دعا کو کہہ کر پڑھتی تو کئی مرتبہ کھڑے  
 ہی فوج ہو جاتی اور کبھی ایسا ہی ہوتا کہ رات کو کھڑے اور دن میں ہی قرآن بہت پڑھتی ایک روز  
 ایک شخص فی عرض کری کہ حضرت یہ کیا محت ہے جو تھے اونہا ہی ہی آپ نے فرمایا کہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ  
 کا خط ہے اس پر رات دن نگاہ رکھنی چاہیے کہ اس کی حکمت پر نگاہ بہر وقت رکھتے چاہیے کہ کبھی کوئی حکم  
 رہ نہ جائے اور ایسا نہ ہو کہ کبھی کوئی اللہ تعالیٰ کی بیفرمانی کر بیٹھے اور لائق غضب نہ ہو جائے اور پیغمبر خدا کی سزا  
 سب لڑائیوں میں حاضر تھے مگر بدر کی لڑائی میں نہیں تھی اور بیت رضوان میں حاضر نہ تھے نقل ہے کہ  
 ایک شخص مصری فی مسجد حرام میں حضرت عبداللہ بن عمر سے سوال کیا کہ مجھے جواب دو حضرت عبداللہ  
 نے کہا کہ بوجہ اوسنی کہا کہ حضرت عثمان جنگ بدر میں حاضر تھے اونہوں نے فرمایا کہ نہیں اور یہ کہا کہ  
 بیعت الرضوان میں حاضر تھے حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ نہیں اور پوچھا کہ جنگ اوحہ میں بہاگ گئے تھے حضرت  
 عبداللہ نے فرمایا کہ مجھے جب حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ اسکا جواب سن کہ جنگ بدر کو پیغمبر خدا جب  
 جڑے تھے تب حضرت عثمان کو فرمایا کہ واسطے بیماری بی بی رقیہ کی ہم تہین چھوڑ چلی ہیں اور  
 جو ہم اسکا م کے واسطے مدینہ میں رہو گی تو آخرت کا ثواب اور دنیا میں لوٹ کا حصہ ہمیں ملیگا اسو علی  
 رہی تھی اور بیعت الرضوان کی دن حضرت عثمان پیغمبر خدا کے پیچھے مکہ میں گئی تھی اور جبکہ پیغمبر خدا فی  
 بیعت الرضوان شروع کر دی سب اپنا دامن ہاتھ اپنے بالون ہاتھ پر رکھ کر اور فرمایا کہ ہاں ہاتھ عثمان جی  
 اپنے بالون ہاتھ کو حضرت عثمان کا ہاتھ فرمایا حاضر و سہ دیکھو کہ کون حصہ ہوا ہو گیا اور جنگ اوحہ جبکہ  
 بہاگے تھے اللہ تعالیٰ فی اونہیں بخش پاتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آیۃ **وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ** ترجمہ  
 اور تحقیق بخشش کیا اللہ تعالیٰ فی اونہوں سے یہ آیۃ جنگ اوحہ کے بہاگے ہوؤں کی حق میں اور نری ہی  
 اور سخاوت اور بخشش اودن کی ایسی ہی کہ ایک روز لشکر حضرت کی تنگی آئی تھی اور پیغمبر خدا  
 فرمایا کہ جو کوئی اس لشکر کی تیاری کرے اوسے بہشت نصیب ہوگی تو چالیس ہزار درم نو حضرت عمر لائی اور پندرہ  
 عثمان ایک روایت ہے کہ سارے نوے اونٹ اور چھاس گھوڑے اور ایک روایت میں ہے کہ ہزار اونٹ اور  
 تتر گھوڑے اور سارے پتین ہزار دویہ نیاز رسول اللہ کی کری اور عبداللہ ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے اوسے  
 پیغمبر خدا کو دیکھا کہ چلے اور پرتے تھے اور فرماتی تھی **حَدَّثَنَا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُمَانَ مَا أَقْبَلَ وَمَا أَتَخَلَّفَ**  
**وَمَا أَخْفَ وَمَا أَكْبَلَ وَمَا أَتَخَلَّفَ وَمَا أَتَخَلَّفَ** ترجمہ یعنی یا اللہ تو بخشتی گناہ عثمان کی جو آگے کرے  
 یا پیچھے ڈالی جو اکیلی کرے یا پیچھے کرے یا ادھر کرے اور جامع ترمذی میں

لکھا ہے کہ روایت ہے عبدالرحمان بن جان سے جبکہ حبشہ لیسٹ کی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بیوی سہیلہ بنت  
 جحشہ بن خدیجہ بن اسد بن ہاشم بن عبد مناف سے کہ کفایت ہے ہی کام عثمان کو کہ جو کبھی اب  
 بہاؤ بن ساری عمر میں کچھ کام نکھی اوس ہی کام کفایت کرتا ہے بار بار یہی بات فرماتے تھے اور بھی  
 کہتی ہیں اوس رات کو پیغمبر خدا صبح تک کہتے تھے کہ یا اہی میں عثمان سے راضے ہوا تو بے راضے  
 ہو جاؤ تو فضل دوسرے کہ رومہ کا کو خریدار وہ یوں کہ پیغمبر خدا جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو  
 حضرت کب اہم جو اوپر گئے تھے اور انہیں پانی نہایت تکلیف تھی کیونکہ مدینہ کے نزدیک مہیا پانی نہ تھا  
 اور شہر میں کھاری پانی پانی نہیں جاتا تھا وہاں دور سے مہیا پانی لاتی اور مدینہ شہر میں کھاری  
 پانی ہنگامی تھی اور صحابوں ہا جہاں کو نہ قوت پانی دور سے لانے کی تھی اور نہ طاقت ہنگام خریدنی  
 تھی کیونکہ سیر ہر ناج کی ایک مشک میں ہانے کی پاتے تھے بغیر پانی کی صحیح نہایت تکلیف تھی  
 ایک روز پیغمبر خدا نے جس یودی بنی غفار کا کو اہا اوسے بلا کر فرمایا کہ اگر تو اس کو نئے کو مراد  
 خدا پر سبیل کرے تو میں تیرا ضامن ہوتا ہوں کہ میرے واسطے بہشت میں چشمہ  
 جاری ہووے اوسے کیا قدر تھی پیغمبر خدا کے کہنے کی اوس نے کہا کہ حال تو صاف میرے  
 کہنے کا باغ ہر ہے اس سے میرے پاس دیا نہیں جاتا جب حضرت عثمان غنی نے یہ سوال جواب کر لیا تو  
 اوس یودی پاس گئی اور فرمایا کہ میان یہ کو ابجد واد رہا جو جی چاہے سولو اور وہ قبول نہیں کرتا تھا اور  
 یہ بول بڑھتے جاتے تھے یہاں تک کہ سنیں ہزار درم براہوں کا دعویٰ ہو چکا جب اوس نے قبول  
 کیا تو کہ اور وہ کا خرید کر خباب پیغمبر خدا پاس آکر عرض کر دی کہ میں نے اسٹی خدا کی سبیل کیا تو پیغمبر  
 خدا کی بہت خوش ہوئے تب حضرت عثمان غنی عرض کر دی کہ یا رسول اللہ صبیحہ او سکی ضامن تھی میرے لیے  
 ضامن ہو گئے آپ نے فرمایا البتہ حدیث میں ہے **مَنْ خَفَرَ بَيْتًا رُومَةً فَلَهُ الْجَنَّةُ خَفَرَ كَأَنَّ**  
**تَرْجَمَةً** یعنی جو کوئی گھر کو رومہ کا پس واسطے بہشت ہے راوی کہتا ہے کہ اسی عثمان غنی کو ہوا ہے  
 یعنی پیچھے خرید کر نیکے اوس کو کو دا اور تعمیر کیا اور نقل ہے کہ پیغمبر خدا کی طبیعت نے جہاں کہ مسجد  
 مدینہ کی کشادہ کرین ہمایہ مسجد کی یہودوں کی گھر تھے آپ نے ایک مہساہ کو بلا کر فرمایا کہ جو تو اپنا گھر ہمارا  
 ہاتھ پر سے تو دنیا میں جتنی جی چاہے قیمت اور عاقبت میں بہشت کا محل بھی مل جائیگا او سکی ضامن ہم ہیں  
 وہ شخص نالایق تھا قبول نہ کیا جب امیر المومنین حضرت عثمان غنی نے یہ بات سنی اوسے  
 سمجھایا کیونکہ جاہلیت کے دنوں کا حضرت عثمان کا وہ دوست بھی تھا لیکن ہر چند کہ حضرت  
 عثمان اوسے سمجھاتے تھے اوس نے نہ مانا جب آپ قیمت میں بڑھنے لگی آپ نے فرمایا کہ دس ہزار



شعل سوئی گئی تھی جب وہ خوش ہوا اپنے خرید کر حضور میں عرض کری جب حضرت عثمانؓ  
 کہیا یا رسول اللہ صلعم اسکی بدی بہشت کی گہری سیر بھی ضامن ہوگی حضرت نے قبول کیا اور زائد اسے  
 تہی کہ خلافت کے دنوں میں منبر رسوا رہتی ہوئی چادر سر پر ہوتی اور پیغمبر خدا کی مسجد میں پہون  
 چڑھے سوتی اور زمین پر بیٹھ ٹیکے کنکریاں جو بدن میں جو پتیاں ساری بدن پر اثر دیکھا ہی تھا  
 اور کہی اذیت پر سوار ہوتا اور بھی غلام کو شہا لیتے اور بھی اچھی لذت کی کہانی خلافت کے دلو میں  
 مسجد میں منگالیتے وہ ہو گون قحط جان کو کہلا دیتے اور آپؐ روٹی سرکہ سے لگا لہاتے اور  
 حیا ایسی تھی کہ عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ان تینوں بر اخلق اور حیا میں کوئی اصحاب نہیں  
 یہو نجتا اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عثمانؓ ذوالنورین اور حضرت ابو عبیدہ ابن جراح اور  
 خواجہ حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ حیا میں ایسی تھے جب چاہتے کہ غسل کرتے تو  
 گہر میں جا کر دروازہ بند کر کر ٹیڑھوں پر پانی اوند ہا لیتی حکایت ایک روز پیغمبر خدا صلعم گہر  
 لیت رہے تھے اور بڈلیاں گھنٹنوں تک کھل رہی تھیں اور حضرت ابو بکر صدیقؓ اتنی  
 اپنے اذن دیا آ بیٹھی بہر حضرت عمرؓ عمرؓ وہ ہی اذن لیکر آ بیٹھی ہمیں حضرت عثمانؓ اذن  
 مانگا جب اپنے اوٹھ بیٹھ کر کپڑا سنوار لیا چھی انکی لوگون نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلعم  
 یہ کیا موجب تھا کہ حضرت عثمانؓ کی اتنی سے آپؐ اوٹھ بیٹھی آپؐ فرمایا کیونکر نشر ماؤن اور  
 شخص سے کہ جسکی شرم سے فرشتی ہی شرماتی ہیں کتنی خواص ان میں ہیں اول ذوالنورینؓ  
 قرآن کو انہوں نے اکتھا کیا سب ملک میں لکھ لکھ بیچا یا اور تیسرے کہتے ہیں کہ میں جوتھا  
 ہون جنہوں نے سبقت اسلام پر کری چوتھی جب کہ داہنی ہاتھ سے معیت پیغمبر خداؐ  
 کے ساتھ کری وہ ہاتھ ستر پر نہیں لگایا پانچویں کہی چوتھہ نہیں بولا چھی جس دن  
 سلمان ہوا ہون ہر غتہ کے اندر میں ایک غلام آنا دیکھا ہے ساتویں کہی شہر اب میں  
 نہیں پی آٹھویں نہ اسلام میں نہ جاہلیت میں کہی زنا نہیں کیا اور کہی خدا کی میفرمانی نہیں  
 کری اور بے لاگ نصیحت کرتے رہے اور ایسی تھے کہ کسی کا ملاحظہ نہ کرتے حکایت  
 ایک روز ابوذر غفاریؓ کہ بڑے قدیم اصحاب صفہ تھے کہ جن لوگون کو حضرتؐ کہا تھا کہ  
 یہ تارک دنیا ہیں اور پیغمبر خدا کی عشق میں گہرا چور کر حضرت کے دروازہ پر آ بیٹھی تھے سوا  
 تلوار اور قرآن کے اور مال نہ رکھتے تھے اور ایک اونہو نہیں قوت ہو کئی تھی اور انکی ہاٹ  
 ایک دینار لگا تھا آپؐ حضرت پیغمبر خداؐ نے فرمایا تھا کہ اسکے ایک دل ہو گا جب سب

مالدار ڈری اور کہا یا رسول صلعم ہمارا کیا حال جب اپنی فرمایا تم ذکوۃ چالیسوں حصہ بنا کر دو اور  
 حضرت عثمان کے وقت میں ان حضرت ابوذر غفاری پر ایسی حالت آئی کہ سب طرح کی لوگوں کو کہہ کر لے  
 کہا اوسو کہاؤ اور باقی راہ خدا کی لٹاؤ نہیں جتنے روپیے باقی تہاری رہیں گے تو ہی ہتھار دینا  
 ہوئی یہاں حضرت عثمان فی سکر او نہیں بولایا اور کہا یہ حکم پیغمبرانی اصحاب صفہ کو چاہئے  
 دنیا میں انہیں کیا ہی یہ حکم عام نہیں ہے جب باہر آئی ہر بازار و زمین میں بائین کرنی لگی حضرت  
 عثمان ہر چند منع کیا انہوں نے نہ مانا لاچار اکر روز حضرت عثمان ایک غلام ساتھ کیا اور کہا چار  
 پانچ کوں ایک گاؤں میں انہیں چھوڑا و جب انکو مدینہ سے باہر لی چلی تب وہ جدائی قبر رسول  
 اند صلعم کی سے بیکل ہو کر روئی لگی غرض کہ جب انکو باہر لے گئے تب یہ بات مرتضیٰ علی نے سنی  
 تب آپ سوار ہو کر پہنچی انکو بیکل کیا اور اس غلام کو کہا کہ چھوڑ دی اسی مدینہ لیچل ابوذر  
 خوش ہو کر مدینہ کی طرف پہری اور غلام نے کہا کہ مجھے خلیفہ کا حکم راہ میں چھوڑینا نہیں اور دوسرے  
 انہوں نے کہی اور ادھر غلام نے کہی اور غلام کوڑا حضرت ابوذر غفاری پر چلایا حضرت امیر المومنین نے  
 اگی ہو کر اپنی دیر لیا غلام نے شرم نہ ہو کر حضرت عثمان کو خبر کری حضرت مرتضیٰ علی اور حضرت عثمان  
 فی کہا کہ توبہ کرو اور یہ میں مدینہ میں رہو تب رہی اور شہادت حضرت عثمان کا حال برا  
 و لیکن تھوڑا سا بیان کیا جاتا ہی وہ یہ ہے کہ میں ایک شخص تھا تورتا و اسخیل کا عالم نام اونکا  
 عبداللہ بن جہا تھا جبکہ حضرت عمر کے وقت میں ہر فتح ہوا قوم قبیلہ اوسکی عورتیں مسلمان میں پکڑی میز  
 ماری شرم و خیر کے لاچار رہا جبکہ چاروں طرف سے ملک میں اسلام کی دھوم مچ گئی جب وہ لقیہ سے بے دعا  
 سی مسلمان ہوا حضرت عثمان کے اگی اور پہر اپنی دیکھا کہ چشم اونکی کون میں توح حضرت مرتضیٰ علی  
 کو پایا آدھرت اپنی حضرت جناب امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے رکبہ کراؤ چھوڑے بڑھتی واقع  
 ہو کر مصر میں گیا از بسکہ قابل کمال تھا باتیں جھوٹی بصورت حق کی بنا کر سب آدمیوں کو عبداللہ  
 ابن سعد سے کہ نائب حضرت عثمان کا تھا باغی کر کر دشمن بنا پر تحقیق کیا کہ جو حضرت عثمان سے کشش  
 رکھتا تھا بصرہ اور کوفہ میں اپنی شاگرداؤں کو ہم کر او نہیں قائم کیا اور یہ بات نہرائی کہ بلو غلام  
 کر کے حج کی دوزن میں وہاں جا کر داد پیدا کر کر حضرت عثمان کو آنکھ میں صحابہ میں خیر کر و غرض کہ انہوں  
 نے یوں ہی کیا کہ انہوں نے مصر کی جنگا سڑا یعنی ابن حرب و پانسو آدمی لے کر کجا مقدم حرموں بن نہرہ اور  
 کو لیکر کجا سردار ملک آتھر کہ پہنچ مصر کو حضرت مرتضیٰ علی سے جی عرض کی کہ ہم کئی ہزار آدمی اوساں کو لے  
 کہ حضرت عثمان کے خلاف ہیں کر کہ میں شہاد یوں حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے لے کر لے کر لے کر

طلحہ کے آشنا بصرہ والی حضرت طلحہ باپس گئی اور کوفہ والی حضرت زبیر باپس گئی اور جاکر یہی کہا وہی جو  
 حضرت امیر المومنین فی فرمایا بتا ادھون فی کہا آخر کو لا چار ہوئے جب امیر المومنین حضرت عثمان اور  
 امیر المومنین حضرت مرتضیٰ علی فی مشورت کر کر ایک خط عبد اللہ ابن سعد کی نام کہ نائب مصر کا تھا لکھا گیا کہ  
 غصہ سی کہ عبد اللہ بن سعد فی وہ خط دیکھ کر ایک شخص گھاری مار کے مار ڈالا اور لعنوں کو قید کر دیا بعد  
 اوس کی سات سے آدمی معہ بعض ہمارین کی دعویٰ خون ناحق کو واسطے مدینہ میں آئی جب حضرت  
 علی فی حضرت عثمان کی گہر تر شریفے گئے اور اپنے فرمایا کہ بات بڑھ گئی اب جو عبد اللہ بن سعد کو تغیر  
 فکر دگی اور کوئی دانا آدمی بات کا سنوارنے والا اسکی جگہ بیٹھو گے اور اسخون کی پشتیں آگے پیچھے کر دے  
 تو بڑا فساد ملک میں اٹھ گیا اور حضرت بی بی عاتشہ کی بیٹی اور حضرت علی کی بیوی اور سب کی یہی صلیح شہر سے کہ محمد  
 بن ابی بکر سب نے اختیار کئے اور پروا نہ کیا بت مصر کا اون کی نام ہو گیا کچھ ہمار کچھ انصار اور انکی بیٹ  
 تعینات ہو گئے کہ موافق مشورہ ان ہمار امیوں کی قضیہ عبد بن سعد کا فیصل کر لو اور خون کا دعویٰ جو ادھر پر کر  
 ہیں اوسی خوب طرح پر کو جو ش سے تحقیقات کر کر خوب پوچھ کر حکم کر لو اور انہیں رخصت کیا جب تین منزل  
 مدینہ رہے گئے وہاں ادھون نے ایک غلام پکڑا ہوا اسکی باپس خط تھا اور اس خط میں یوں  
 لکھا تھا عبد اللہ بن سعد کو کہ دیکھتے ہی اس خط کے محمد بن ابی بکر کو قتل کر لو اور اوس پر واز کا  
 اعتبار نہ کرو اور جو ش بتر سے فرما کر دے ہی ادھون سزا دی جو یہ خط دیکھتے ہی تمام یہہ قافلہ غلام اور  
 خط کو لیکر مدینہ میں آئی اور شہر اکٹھا کیا اور خط دکھلایا اور حضرت مرتضیٰ علی اور بڑی بڑی اصحاب اور بیت آدمی  
 اکٹھے ہو کر وہ غلام اور خط لیکر حضرت عثمان کی باپس گئے اور کہا کہ صاحب یہ غلام تمہارا ہے کہا کہ مان  
 پیر بولی کہ یہ اونٹ تمہارا ہے کہا کہ مان پیر کہا کہ تنے یہ خط لکھا ہے جب آپ فی فرمایا کہ یہ خط ہے نہیں لکھا ہوا  
 اور ہمارے تین خبر ہی نہیں قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جس بکو یقین ادن کی بات کا آیا جب سبے کہا کہ یہ کام  
 مردان کا ہے اور مردان کی کہا کہ میں فی ہی یہہ کام نہیں کیا کسے میری دشمن فی تمہر چور کر کر دی اور جو میں غلام  
 کو ایسے کام کو بھیجتا تو تمہارے ساتھ کیوں ردانہ ہوتا مگر یہہ منصوبہ کسی اس قافلہ والوں کا ہے  
 تب سبکی ہی صلاح پڑی کہ مردان کو ہمیں پکڑو کہ تم تحقیقات کر لینگے جب حضرت عثمان فی فرمایا کہ  
 اب تین پکڑو یا صلح نہیں ایسا نہ ہو کہ بلوہ میں کوئی اسے بی تحقیقات مار ڈالی تو بلوہ کا خون رنجائے گا  
 عرض جبکہ مردان کو نہ پکڑا دیا بت بلوہ عام ہوا چاروں طرفوں ہی شہزین گونا میں اثرین اور حضرت عثمان کا  
 گہر گہر لیا اور مسجد میں آئے نہ تھے اور بانی میٹھا گہر میں نہ جانے دیتے تھے اور کہتے تھے کہ یا خلافت  
 سے معزول ہو یا مردان کو ہمیں پکڑا دو اور حضرت عثمان فرماتے تھے کہ ہمیں غمخیز خدا نے

فرمایا ہے کہ ہمیں دین کی ذرہ پنیا کر لوگ چاہیں گے کہ کار و آل تم نہ نکالو اور صبر کرو یہاں سے حق میں  
 بھی بہت بات تھا اس کے لیے سے عیبر کا کہنا نہ ڈالو نکادہ ذرہ بغلاف ہے اور مردان کا گناہ میرے نزدیک ثابت  
 نہیں ہوا تو ہمیں قتل کرنے کو کہو کر دیدون جب حضرت مرتضیٰ علی ہر چند بلوہ والون کو مہارے تھے جب  
 لاچار کو حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین اور ابوہریرہ سے والے لوگ حضرت عثمان کے دروازہ پر  
 بھیج دیے کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی گہر میں جا پڑے اور نماز کی وقت حضرت عثمان مجاہدین نہ آسکتے تھے اور حضرت  
 ابوہریرہ کو اور کبھی عبداللہ بن عباس کو حکم دیتے وہ امام ہو کر نماز پڑھا دیتے ایک روز حضرت عثمان اپنے کونے  
 چڑھے اور فرمایا کہ میں ایک بات پوچھوں ہوں کہ تم سچا جواب دیجو سب نے کہا کہ فرماؤ تب آپ نے  
 فرمایا کہ جب ہم مدینہ میں آئے اور بیاس سی غیب غائب ہونے لگے اور پیغمبر خدا نے فرمایا کہ کوئی میرے  
 ناکو لیکر مول خدا کی راہ پر وقف کرے تو اس کی بہشت کی ضامن ہم ہیں جب میں نے ہزار درم لگا کر زیادہ  
 اور خدا کے راہ پر وقف کیا اب مجھے ہی اوسکا باقی نہیں پینے دیتے مجھ سب نے کہا کہ ہم بے کھرا آپ کے فرمایا  
 کہ مسجد رسول اللہ کی تنگ تھی اور مسلمان نمازی بہت تھے اور فلا نون کی گہر خرید کر نہرا دن رو بونکو مسجد میں  
 ملا دئے اور رسول اللہؐ کے ضامن میری ہوئی اوس مسجد میں نماز کو مجھے آنے نہیں دیتے اور تیسرے  
 اور سو کو پہاڑ البشیر پر حضرت پیغمبر خدا اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور میں چڑھے اور پہاڑ واجب  
 پیغمبر خدا نے فرمایا کہ تو کیوں ملی ہی تیرے پر یا پیغمبر ہے یا صدیق ہی یا دوشیدہ میں اور پہاڑ تم گیا سب نے  
 کہا کہ اللہ اکبر تم نے سچ فرمایا کہ جبکہ تین مرتبہ خدا کے رسول بہشت کی ضامن ہوں وہ کام دوزخ کے نہیں کر  
 اور مغرور ہے اور قتل کرنا اور کروانا ہتی کام دوزخ کا ہے وہ ہم سے بھی نہ سکے یہ بار جب حضرت مرتضیٰ  
 علی فی سنی بت دانی دیکر روئے اور فرمایا کہ تین کہاں باقی میں کی کس طرح پہونچاؤ ادا ہون فی منع  
 کیا غرض کہ بنے ہاشم اور بنی امیہ نے اتفاق کر کر باقی پہونچا یا آخر الامر مالک اشتر کو قہ واسے کو حضرت عثمان نے  
 بلوایا اور فرمایا کہ ہمیں اس دنگ سے کیا غرض ہی جب اوسنی کہا کہ تین چیز یا خلافت موقوف کر دو اور  
 استغفا دو یا اپنے سسر ابوہریرہ کو قتل کرو جب حضرت عثمان نے فرمایا کہ خلافت کی استغفا

دینے سے حکو پیغمبر خدا نے منع فرمایا ہے اور سزا اپنی جب بولیں جب ہم نے کچھ کیا ہو اور مردان پرین  
 کچھ ثابت نہیں کہ اسے ہم مار ڈالیں اس قوم کا انصاف اور ہمارا اللہ تعالیٰ کی آگے ہوگا اور ہم اپنی عمر  
 بہت جلدی ہیں ہم شہادت ہی نہیں چوکتے اور حضرت عبداللہ بن عمر نے دنگی والون کو کہا کہ حضرت عثمان وہ شخص ہیں  
 کہ جنگ اودھ سے پہاگ گئے تھے بڑا گناہ کیا تھا وہ اللہ تعالیٰ نے اون کا گناہ بخش دیا اور تم  
 جو کہتے ہو یہ بات گناہ صغیرہ ہے اوسکے بدلے اسے پیچھن کو قتل کا نام لیتے ہو پھر جب

جب مدینہ والی انصاروں نے حضرت عثمان پاس چپا آدمی بھیجا کہ حکم ہو تو انسی پر چلے اور حضرت امام حسن اور عبداللہ بن زبیر نے آدمی بھیجا کہ سات بے آہی ہم میں کہو تو او کو مار کر باہر نکال دین اور زبیر ابن العوام نے بھی کہلا بھیجا آپ نے لڑائی کی کسی کو رخصت نہ دی ابوبکر اور وہی اور مجلس انہوں کی نیچے خیر خواہوں عثمان کی میں گئے اور کہا کہ پیغمبر خدا صلعم سے بیٹھے سنا ہی کہ فرماتی تھی کہ چھپی مسیہ فتنہ ہو گئی صحابہ نے پوچھا کہ نجات اونسی کیونکر ہوگی جب آپ نے فرمایا کہ رجوع اس مرد کے طرف یعنی عثمان بن عفان کی طرف کریو جب سب حاضران مجلس جو اس وقت تھے انہوں نے حضرت عثمان کو کہلا بھیجا کہ میں یہ حقیقت ابوبکر کے زبانی دریافت ہوئی میں کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کہ میں بڑے جانتا نہیں کہ میرے واسطی آدمی مارے جائیں یا مال کیسکا لوٹا جاوی اور قسم دی کوئی ہتیار ہمارے واسطی نہ لے اور گہر کے غلام قریب چار سو کے تھے ان سب کے ستیار کہلوادی چودہویں ذیحجہ جمعہ کے دن فجر علی الصباح لوگ اونکی گہر میں جا پڑے بعض کہتے ہیں محمد ابن ابوبکر ان کے گہر میں گئے اور ڈاڑھی اونکی کو ہاتھ لگایا آپ نے فرمایا بیٹھے تو اس ڈاڑھی کی قدر کیا جانی تیرا بات تو جانتا وہ شرمندہ ہو کر باہر نکل گئے آپ قرآن پڑھتے تھے تلاوت جب لگی یہ آیت تھی فَبَشِّرْهُم بِاللَّهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ پرقطرہ خون پڑے اور شہید ہوئے گہر سے وہ قاتل کو دگنی اور گہر میں شور مچا حضرت امام حسن اور امام حسین اور صحابوں کی اولاد جو باہر حاضر تھے واویلا سکر گہر میں گئے جا کر دیکھیں تو شہید ہوئی میں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ ط پھر حضرت علی یہاں حوالہ دیکھا حضرت امام حسن کے مونہ پر طمانچہ مارا اور امام حسین کی چپائی پر دکھ مارا کہ میںے تنکو نگہبانی کو بھیجا تھا تم ساتھ کون نہوی لوگ بچیں بڑ گئے اور کہا کہ حضرت عثمان نے سب کو منع کر دیا شہر میں ڈنگا پڑ گیا کوئی کتبے محمد بن ابوبکر نے مارا ہے کوئی کتبے مصریوں نے مارا ہے آپسے ہزاروں آدمیوں کا بیر ہو گیا اور ڈھیرین بندہ گھیر کر اور کینے گہر لٹ گئے حضرت عثمان کی لاش گہر میں پڑے لوگوں تھوڑوں نے نماز جنازہ کے پڑی زبیر ابن العوام نے نماز پڑھوائی سوال حضرت مرتضیٰ علی جنازہ پر کیوں نہ حاضر ہوئی جواب بلوہ عام میں نام محمد بن ابوبکر کا بھی قتل کا وہم تھا ایسا نہ کہ بیروالوں کے وہاں بنی امیہ سے تلوار نچل جا اور زیادہ بات نہو جا سوال حضرت عثمان نے مروان کو کہ جب کو پیغمبر خدا صلعم نے مدینہ سے نکال دیا تھا یہ کیوں بسایا جواب مروان کو خدا نہیں نکالا چار مروان کا باپ حکم تھا اسے

نکالا تھا سوال کہوں نکالا تھا جواب وہ مرد فداوی تھا جو بات پیغمبر خدا اصحابوں کو فرمائی وہی بات کہہ رہا تھا کہ لوگو! کو شک نہ رہے بڑا پیغمبر خدا صلعم فی دریافت کر کر کہا کہ یہ کون مفسد ہے کہ جو میں کہہ رہا ہوں اسے بر خلاف گو گوئی دو نہیں شدیدہ التباہی معلوم ہوا کہ حکم ہی آپنی فرمایا کہ اسی مدینہ ہی نکال دو کہ یہ پیر پناہی آدمی اس واسطی نکال دیا تھا حکم فی پیغمبر کی آخر مرض میں حضرت عثمانؓ کے ہاتھ پہلا بھیجا کہ میں توبہ کرنا ہوں جو کچھ ہو پیغمبر خدا فی کچھ اقبال کیا تھا لیکن کوئی شایداورتھا اور پیغمبر خدا کا وہ سال جس میں یہ گہا حضرت کے وفات حضرت ابو بکر کو کہا اوہ ہوں فی ہی اقبال بھیجا بغیر شایہ کی یہ حضرت عمرؓ سے عرض کر ہی آپنی ہی اقبال کیا حضرت عثمان کی وقت میں عرض کر ہی کہ ساری پشت کو حکم باہر رہی کا ہی توبہ ہم سب باہر رہیں اور جو ہماری توبہ قبول ہو تو ہم سب بہ کرتی ہیں ہمیں مدینہ میں آئی دو اور حضرت عثمان فی پیغمبر خدا سنا ہی تھا کہ ابو الوہب حضرت عثمان فی فرمایا کہ آؤ تب داخل ہوئی سوال حضرت عثمان کہاں گئی ہیں جواب جنیتہ البقیع میں رونہ لو نکامو جو وہی رختہ در شان حضرت عثمانؓ رختہ خربت میں ہی سنا رفیق ہو جو علیؓ کا مدوہ ذات ہی عثمانؓ کے کون سیکھا دو و نورسی رہیں جو کہی حضرت جنگو ملاؤں شخصے شہر کون بخش کون سیکھا سیر کیا شہر مدینہ کو نہیں فی مسجد کی توالو کو پیو پو پو کون سیکھا جب تیری جیادوئی خورن میں ہو شہرت ہا اس صفت اند پیو پو پو کون سیکھا ملج جو عثمان کا دوست محمد شاق ہی ہضمان

بیان

حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ مصرع باتی سب میں علی ولی نبری پچان اب مذکور جلا خلافت حضرت علیؓ کا ہی اور نکا نام اوکی مانی اسد رکھا تھا کیونکہ اوکی مافاطمہ بی بی کی بی بی اپنی باپ کی نام پر نکا نام رکھا تھا اور اوکی باپ ابوطالب فی اور نکا نام زید رکھا تھا کیونکہ زید نام فقی کا تھا جو باپ عبدالمناف کا ہی اور پیغمبر خدا فی نام علی رکھا تھا سو ہی رہا جبکہ حضرت علیؓ کا نام حضرت فی رکھا تھا اوکی مافاطمہ بنت اسد فی کہا کہ جب میری یہ لڑکا پیدا ہو اچٹ نف فی غیب آواز دی کہ اسکا نام علی رکھو اور کنیت انکی ابو الحسن ہی یعنی باپ حسن کا اور دوسری کنیت انکی ابو تراب ہی یعنی بی بی کا باپ یہ کنیت بطرح ہوئی تھی کہ ایک ذریعہ خدا فی فاطمہ کے گھر گئی تھی حضرت مرتضیٰ علیؓ گھر میں تھی جب پیغمبر خدا فی بوجہ کہ علیؓ کہاں ہی بی بی صاحب فی فرمایا آج مجھ میں اور ان میں کچھ نیکی ہو گئی تھی اس واسطی وی دو پیر کو گھر میں نہیں سوئی پیغمبر خدا باہر آئی اوکے کہا کہ آؤ ہونڈو تو حضرت علیؓ کہاں ہیں کہی خبر لایا کہ مسجد میں سوئی ہیں آپ وہاں گئی وہیں تو چادھر دھڑ دھڑی ہی اور موٹہ ہی مٹی سے بھر گئے آپ پیغمبر خدا کی موٹہ پوئی ہی چٹائی ہی در فرمائی تھی تم باہر آؤ

پھانسی دیکھ کر اچھوای مٹی کی باپ ہی خطاب بلند پڑا سوال چہ حضرت علی کا کیا تھا جواب  
 قدسیانہ نہالنا نہتا اور گھوٹان گنگ سرخی مائل دیکھی کوئی دیکھتا تو ہر یکا سر رنگ معلوم ہوتا تھا  
 اور سر پر آگ سی بال تختی اور چھٹی تھی اور ڈار ہی مبارک یعنی تہی ناف تک و چوڑی بڑی تھی اور چہرہ کا  
 نور اور ڈار ہی کی جھلک لہی تھی گنگ و طاقت انکی دیکھنی کی نہ تھی اور آنکھیں بڑی تھیں اور پٹ پڑا  
 تھا اور بدن پر گوشت اور مونا تھا اور چلتی ہوئی بہت خوبصورت چلتی اور چلتی ہی میں چلتی تو اکثر  
 چلتی جدھر کو کہ موندہ اور ہٹاتی ہر ایک کو تاب کہہ رہی رہی کی تھی سوال اور کی خلافت کسی تھی  
 جواب جبکہ حضرت عثمان شہید ہوئی تب وہ لوگ جو عقد علیہم وسوفت کی تھی حضرت علی  
 پاس گئی اور کہا کہ تم خلیفہ حضرت رسول اللہ کی ہو اور میں ہاتھ اپنا دو کہ ہم تم ہی بہت کریں جب نبی  
 فرمایا کہ یہ کام تمہارا نہیں بلکہ اوں لوگوں کا کام ہے جو جنگ میں تھے وہ جبکہ خلیفہ بنوئے نبی و نبی کا جیسا  
 فی اونی بیعت کری مردان مع فرزند و مکی مدینہ شہر سی بہاگ گیا جب حضرت حضرت عثمان کی گھر گئی  
 وہاں جگہ احوال پوچھا کہ تم بیچا تھی ہو کہ حضرت عثمان کو گئی مارا جبے بیون فی کھانین آدمی تھی کہ وہ  
 کی کوئی اندسی گھر میں آئی تھی محمد بن ابوبکر کو نوم بچا تھے میں اور اوں وہ لوگوں نہیں بچا تھی میں جب  
 حضرت مرتضیٰ علی فی محمد بن ابی بکر کو بلا کر لیا کہ بی بیائیں کہتی ہیں جب محمد بن ابوبکر فی کھانہ بیچے تھے  
 حضرت عثمان کی گھر میں رہی نیت سی گیا تھا و سکرا و نہون فی میری باپ کا نام لیان میں تو بکر کرا و اونا  
 پہلور و وہ شخص جو تھی اور نہیں نہیں بچا تھا اور ہم ہی خدا کی مٹی اور نہیں نہیں کیا اور نبی بچا یا نہیں میں  
 اور جانتا ہی نہیں جبے بیون فی کہا کہ سچ ہی نہون فی تو شہید نہیں کیا و لیکن منع نہیں نہیں کیا اور وہ نہون  
 یہی لائی تھی ہر اصحاب بون فی آپکی ساتھ بیعت کی جیسے بطلو اور نیر اور ابو موسیٰ و ابن عباس و زبیر  
 بن ثابت اور ابوالثمن تیار و عمار بن یاسر اور محمد بن اسلمہ اجماع ہو کی بیعت کری سوال پھر نبی  
 انکی کہو کہ کسی تھی جواب پہلے دن جب بدن مکہ پہنچا ہوئی مائلی ما و سوفت کو بہ من طواف کرتی تھی  
 اور چانگ درو زہ اوٹھا جلدی کر کر کہو اللہ کی اندر میرے گئیں اور وہاں وہ پہنچا ہوئی تب انکے ہاتھ  
 بند تھے اور باہر خیر خلائی ہاتھ میں جب لہی لگی تب وہ نہون فی آنکھیں اپنی کہوں دین سے پہلی منہ  
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھا اور پیغمبر خدا فی زبان اپنی اور نبی موندہ میں دی اور نہون فی چوس فی اور  
 پیغمبر خدا کی گھر میں اگر کھاس میں بانی ہنگا گرا پی ہاتھ سی وہ نہیں نہلایا اور فرمایا کہ پہلی میں منی نہیں  
 نہلایا اور پہلی دن یہ تک نہلایا و مکی بہت کتاب و صفحہ الاحباب میں لکھا ہی اور ساری عمر پیغمبر خدا کی پیچ  
 تربیت میں پرورش پائی اور انکی فاطمہ بی بی سدا کی وہ ہاتھ کا جو عبد المناف کا اسدا و عبد اللہ و ابو



حقیقی بہائی ہاشم کی بیٹی تھی ابوطالب کو ہمد کی بیٹی فاطمہ بی بی ابوطالب کے چچے ہاشم بن عبدالمطلب  
 سلمان ہوئی یعنی حضرت علیؑ کا والدہ اور خدا کی رسولؐ نے فرمایا ہی حضرت علیؑ کو خدا پر مانتا تھا وہاں مانتا  
 یعنی تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ایک روز جیسا سرکار کا اسمہ بن زید حضرت علیؑ کی ساتہہ کر دیا تھا لڑائی  
 میں تو اسمہ بن زید نے حضرت علیؑ کو کسی اثر کرنا کہ تم ہماری سولی یعنی ہماری میان زمین ہوا اور  
 پیغمبر خداؐ نے غدر خرم میں ہمارا اور فرمایا حدیث میں کہ کنت مولا علیؑ مولا علیؑ یعنی جسکے ہم میان پس علیؑ ہی ہوا  
 میان ہی اور مولا کی معنی دوست کی ہے میں کہ جبکہ میں دوست ہوں علیؑ ہی ہوں دوست ہی ہوں  
 اللہم والوالاد و عواد مکی عداد اہل مسجد بالہی دوست کہ ہو تو اسکو جو علیؑ سے دوست کہتا ہو  
 اہل دشمن کہ ہو تو اسکو جو اسکا دشمن ہو اور پیغمبر خداؐ نے غزوہ تبوک کو سواری فرمائی جب حضرت علیؑ  
 کو فرمایا کہ تم عینہ بن یسوکہ یہاں ننگ ناموس ہی اور عینہ غرور دراز کا ہی جب حضرت علیؑ نے فرمایا  
 کہ یا رسول اللہؐ مجھے عور تو نہیں چھوڑ جاتی یہ جب آپؐ نے فرمایا امان انت مینی یہاں ہمارا وقت  
 محفوظ ہے ترجمہ تو راضی نہیں مجھ سے ہی رہی ہمارے ہاں رہی ہی ہوس کی ہے یہ ہندوؤں حدیثوں کی شیعہ کہتے ہیں  
 میں کہ پیغمبر خداؐ حضرت علیؑ کو خلیفہ گئی تھی کہ یہ کہتا تھا غدر خرم میں کہ جبکہ میں مولا ہوں وہاں  
 مولا ہی تولوں صاحبوں نے اگلیے اسکی خلافت کی سمجھ کہ جبکہ میں ولی ولایت ہوں اسکا علیؑ ہی  
 فرمایا اسکا وس دن سی چھی پیغمبر خداؐ آپؐ کو شہر کچھینے تھی اور لوگوں کو تھا کر دیا تھا یا آپؐ نے ہی خلیفہ  
 میں کہتے تھے اگر جب سی چھی پیغمبر خداؐ آپؐ حکومت کہتے تھے تو بتیاسی سمجھ خدا کی رسولؐ نے جیوں تو  
 کیونکہ اوہنیں سی تختہ لکھا بلکہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کہا کہ امامت تم کو اور جیسی چھی اگر پیغمبر خداؐ  
 میں گئی تھی تو ابوبکر صدیقؓ کی بھی غار پڑی اور جو تھا کر دیتی آپؐ نے خلیفہ بنی تو سمجھنا تھا اسکو ہوا اور  
 دوسری اگر پیغمبر خداؐ حضرت علیؑ کو خلیفہ کرتے تو حضرت بصریانی صحابہ کی اولاد ہی کیوں روا کرتے اور جو  
 ماری دے کی روا کہی تو خلیفہ کہاں ہوئی اگر خلافت پیغمبر خداؐ کی دی ہوئی ہاتھ نہ آتی تو لڑ لو گدائی  
 اور پیغمبر خداؐ نے خیر کی لڑائی میں فرمایا تھا کہ تم نشان کل اسکو دینگی کہ جو خدا کا اور خدا کی رسولؐ کا  
 ہی پیغمبر ہوئی اب سب سب ملید اور تھی کہ کس کو ملی جب پیغمبر خداؐ نے فرمایا کہ علیؑ بن ابیطالب کہیں ہی حاضر بن  
 نے کہا کہ حضرت اوسؓ کی انکھیں دکھتی ہیں جب آپؐ نے فرمایا یا لہو کوئی جا کر بوللا یا جب حاضر ہوئی تب پیغمبر  
 خداؐ نے اپنی سونہہ کا لعاب حضرت علیؑ کی آنکھ میں لگا یا اسی آنکھیں چھی ہو کر روشن ہو گئیں کہ پیغمبر  
 خداؐ کو میں اور نشان اوہنیں دیا نقل اسکا کہ فرمایا کہ پیغمبر خداؐ کی گھر رخ بکا کہتا تھا اور حضرت نے حکایت  
 کہ اسکا دعائی اپنی پیار کو میری با من ہج کہ بہ رخ میں اسکی ساتہہ بیٹہ کہ کہا وہ حضرت علیؑ کے

اونکی ساتھ کہا یا تجسی حضرت مرتضیٰ علی کی ساتھ دوسری گری اونسی خدا اور خدائی رسول کی وقت  
 گری اونسی تنہی حضرت علی کی ساتھ گری اونسی خدا اور خدائی رسول کی ساتھ مخالفت گری اونسی خدا  
 فی فرمایا ہی کہ یا علی تجھ میں منونہ حضرت سی کا ہی کہ یہود و مسلمان ہو کر لوکی مان کو برکھنے لگی و نصیلا  
 دوست ہو کر ثالث لکھنے لگی کہ حضرت سی یا محمد یا الدین منین ایک کوئی صاحبی مل الخطاب میں لکھا  
 کہ حضرت مرتضیٰ علی فی روایت لکھی ہی کہ پیغمبر خدائی مجھے خبر دی ہی کہ اسی علی دوست تیری شہت  
 میں ہونگی اور ایک قوم ہوگی نام اونکا رافضی ہوگا اونکو جہان باوقل کیجود ہی مشرک ہوگی جب  
 مینی پوچھا کہ میں کیونکر بچاؤنگا اونہیں جب پیغمبر خدائی فرمایا کہ میری کہ بولکر اور عمر کو گالیان دے  
 حکایت ایک سی رافضی فی ایک سی مٹی کو پوچھا کہ تجھ کو ہی فرق سنی شیعہ کا معلوم ہی سنے فی  
 کہا کہ جیپ و سنی کہا کہ کیونکر سنی فی کہا کہ دو دریا ہی جانی ہیں ایک رحمت کا اور ایک لعنت کا رحمت  
 کا دریا محبت حضرت علی کی ہی اور لعنت کا دریا دشمنی صحابہ کی ہی رحمت کے دریا میں ہم ہوتا رہے  
 شریک ہیں اور جب تم لعنت کی دریا میں غسل کا استعمال کرتی ہو تب ہم سنی و رہتا ہی عمل سے  
 دونوں ہی بہرہ رین اور تمہاری اس عمل میں اللہ تعالیٰ اور اللہ کا رسول دونوں خیر میں  
 صفت اونچی بیان کر دے کہ کسی ہی تہی جواب بارہ چیزیں کامل تہیں اول ریانت یعنی دینداری  
 زبانی فی پردائی اور ریاضت یعنی محنت و امانت یعنی اخلاص اور تواضع اور شجاعت و سخاوت و وفاء  
 اور علم اور شہادت اور کرامت اور متابعت رسول اللہ اور شہادت رسول انسی پچھ میں سنا جواب  
 ریاضت اونچی ساتھ اس صورت کی تہی کہ تمام رات عبادت خدا کی میں پوری ہوئی تہی کہ عبادت  
 اس بوجہ کی اونہانی کی تہی و اونچی ہمالیوں کی کہی چپکے ہی سنا ہی و ہزار آواز تجبر خیمہ کی گئی اونچی تہی  
 کا پہلی فلق ہو ہی اور غامین استغراق کی یہہ ہی صورت ہوئی ہی کہ ایک دن جنگ حدیں اپنے نہیں  
 ایک تیر کی ہمال رہ گئی تہی جب حراج نکالنی لگتا تو اونچی وروبی نہایت ہوتا اور شش کی نوبت پہنچ  
 جاتی جب پیغمبر خدائی ہمال نکالنی منع فرما ہی چکا کہ آٹھ زمین غول ہوئی تب حضرت رسول اللہ فی فرمایا  
 کہ اب ہمال نکالو اللہ اللہ نکال لی اور حضرت علی کو خبر ہوئی وہ لوہو جو جلا تمام پالو کی ملی کی زمین ہو  
 سی ہر گئی جنگ سی فراغت پالی تیرا نوٹھی ملی کی زمین گیلی پالی اور حضرت علی فی پوچھا کہ یہہ کیا ہی  
 جب لوگوں نے احوال بیان کیا حدیث الصلوة مبراج المؤمنین کا ہی پچھو نماز معراج مومنوں ہی ہے  
 اللہ سی ہر پید کی باتیں کرتی ہیں اونہیں لوگوں شان ہی اودامانست داری یہہ ہی کہ باطن  
 کی امانت یہہ ہی کہ فرمایا کر ہی تہی کہ محال یقین کا ہے مرتبہ غیب کی بیان تک یہہ پوچھا ہی کہ اگر

پروردہ غیب کا ادبہ کھڑا ہو تو یہی کچھ یقین کی بُرائی کی جگہ نہیں رہی سبحان اللہ کیا شان ہے امانت  
 جنگی ظاہر اور باطن ساتھ اسطور کے بجان ہوا اور یہ کسی قدم باہر شریعت کے رکھا ہوا رمانت و احد  
 رسول اللہ پر ایسی تھی کہ صحابہ میں حضرت معاویہ وغیرہ سی جو چند روز مخالفت رہی اگر کمال خفا ہو  
 تو یہی فرمائی کہ اِنْحَا نَدَا قَدْ جَعَلْنَا بَيْنَهُمَا بَنُونَ ہمارے فی تحقیق باغی بنا گیا ہمارے اور پھر کسی کو  
 کسی پر لعنت نگرانی دی اور اپنی رو برو کسی گالی نذر دی اور جہان حق تلوار کا تہا و بان تلوار سے  
 اور گردن نیت سے آفتاب امانت کو گردا گردہ نچکا تھا کہ کسب اللہ اکھا لے ترجمہ یعنی گالیان ندوم  
 اصحابوں میں کہ یہ حدیث نچپائی اور محمد صلیف وایت کرتی ہیں کہ ایک روز ایام خلافت دیکھی میں حضرت امیر  
 فی پوچھا کہ یہ حضرت بعد پیغمبر خدا کے افضل سب دیکھو کسی کون میں حضرت علی فرمایا کہ حضرت ابو بکر  
 اور حضرت عمر ہیں امانت اور حیدر کو رسید بخارا احمد سالار بنیا اندار کا ہی کہ کیا مجال ہے ان بزرگان  
 افعال اور احوال رسوال میں کی میں فرق پادی سوال فتوت کیا ہوتا ہی جواب فتوت کے چاہتے  
 میں ایک دشمن پر قدرت پادی تو خندہ دی دوسری غصہ میں چلبی کر ہی دوسری فتوت کے دشمن کی پہلانی  
 چاہی اور محتاجی میں سخاوت کر ہی نہیں چاؤں باتیں پوری تھیں اور حکم اور نکالیں کچھ ہنگامہ کسی اثری ہو  
 تھی یہاں تک کہ ایک ایک غلام تہا اور دو دیوار کی پاس کھڑا تھا اور اپنی اوس پکارا اور وہ بنو لاجب حضرت علی  
 فی دیوار کی چید میں سی دیکھا کہ کھڑا ہی جب پیر پکارا وہ بنو لاجب ہاں تک کہ سر تہ پکارا اور وہ بنو لاجب  
 اونہرے کو اوسکی رو برو ہو کر پوچھا کہ تونی جواب مجی کیوں نہیں دیا اور سنی گیا اور سنی گیا کہ میرے لوج میں چاہتا  
 کہ کہی تم غصہ نہیں کرتی کی طرح آج غصہ کرو جب نہی فرمایا کہ یہ تیرا چاہو گا و لیکن تجھی میں ترا کہہ دیا  
 روئی کچھ اتیر اپنے اپنی سرکہ سوال آچہ نہی ہی تو کیوں پکارا جواب اتنے پیغمبر خدا سے نہ تھا  
 کہ ایک روز ایک شخص فی سوال کیا تھا کہ یا رسول اللہ ہم لوڈی غلام سی کی باز تک رگڑ کرین جیسے جڑ  
 فرمایا کہ کچھ نیکو لو تو ستر باز تک گد کیا چاہی تو اسے سنا ہی پوچھا کہ کیسے ستر پکارا تھا جہاں اتنی اتنی باتوں کا  
 ترک نہ ہو مان تھیہ کا کیا ہوگا نا ہی کہ خلاف تو سنی بانگو چہا دیں و دھچی سپی شخصوں کی غائیر میں جس شخص کو  
 فاجر فاسق پور اکہین اور خلیفہ ناحق کی ساتھ تہا باراندہ کر فاسی الزین اور انکا مارا ہوا مان کہا دیں اور  
 اونکی خلافت کی وقت لوڈی پھر ٹی ٹی ہوئی بی سناح کہ میں کہیں مار غی شام کی انہیں کچھ نہ تھا میں نے خفا  
 را مضبوط کیا ہی و سلمان بل سنت اور جاح کہ حضرت علی کا کہا کہ کیا دونوں جہان کی باریت کیونکہ ہنگامہ علی  
 صفت ل خدا کی کرین شہداء اَللّٰہُ عَلَیْہِمْ سَلَامٌ بیچیں بہر علم کا ہوں و علی دروازہ و کا  
 ہی اور عبد اللہ بن عباس فرماتی ہیں کہ حضرت علی مرتضیٰ نور بنون نہی کہ چلا کہ نہ تفرغ میں نہی ہاں میں



امام حسن نے فرمایا کہ پرہ آؤ وہ شخص مسجد میں گیا اور غار بڑی بہرہ دیکھا کہ مسجد کی کونین ایک شخص کو رانے  
 کپڑی پہنی ہوئی ہی اور ایک تیلہ میں سی سو کوہی تلو نکال کر دو یا تین بیکاری اور وہ شخص کے ہی تعظیم  
 فرمائی کچھ دوسکو بھی دی یہی یہاں تک گیا چوہے چاتا حضرت امام حسنؑ پاس چلا آیا اور چکا کہ کیا کو  
 دسترخوان بچاؤ و سوت اوس مسافر نے عرض کری کہ یا حضرت مسجد میں ایک شخص پہلی درباری ہو کہ  
 کی آٹا پہاٹنا ہی اوسکی بھی تعظیم ہو جاوی تو بہت خوبصورت امام حسنؑ دریافت کر کے فرمایا کہ وہ  
 حضرت امیر المؤمنین علیؑ کرم اللہ وجہہ میں کہ غنیمتیں و نہ قربان میں اور کچھ پان سو ہی بہرہ  
 اور فرمایا کہ ادھونوں نے لذتیں دنیا کی اپنی اور حرام کی میں اور اپنی قال کج دیکھ میں خالص علیؑ کو وضع  
 اور عاجزی اور کئی اسحالت پر ہی کہ باوجود اس علم اور فضل کی عاجزی ایسی ہی کہ بازار سی سونا ہی  
 ہاتھ لایا کرتی ہی اور ایک روز گوشت بکریکا پتی میں بازار سی لئی آتی تھی لوگوں نے عرض کیے کہ یا امیر المؤمنین  
 یہ بہرہ جو عین عنایت ہو کہ آپؑ کو پہنچا دیں جب نے ہی یہ حدیث فرمائی کہ لا یقتضی الخیر من کمالہما یصل الی  
 عبا کہ ترجمہ بھی یہ نہیں کہتا ہی دی ہر ایسی ہی کچھ خبر لاوی طرف کہتی اپنی کی اور ایک درمیر کے اور  
 آپؑ بیٹھے ہی اور بدن پر آئیکہ تہہ بند مونی کہ بیکار آوی نہ لے نکلتا اور چا دی ہی کچھ ایسی ہی تھی خواہ  
 امیر عباسؑ نے عرض کری کہ یا امیر المؤمنین یہ کیا بات جو تمہی اختیار کری ہی جب نے ہی کچھ خیال نہ کیا  
 اور کر امت لے بڑی اونچی اپنی ہی کہ کسکے کیا طاقت کہ ساریاں کر سی و لیکن بیاسوت والی کس طرح  
 کہ حضرت یوسفؑ کی خریدار ہو کر ہی ہوئی تھی کچھ یہاں چاہی اول یہ ہی کہ بی بی عائشہؓ روایت کرتی ہیں  
 کہ ایک روز حضرت ابو بکر صدیقؓ بار بار حضرت علیؑ کی مونہ کی طرف دیکھتے جاتی ہی کہ میں حضرت ابو بکرؓ سے  
 پوچھا کہ یہ کیا سبب کہ تم بار بار حضرت علیؑ کا مونہ کیوں دیکھتے ہو ادھونوں نے فرمایا کہ نبی خدا کی رسول  
 سی سنائی کہ حضرت علیؑ کے مونہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے اور اس عاکر اس ابن لک سی روایت کرتے  
 ہیں کہ حضرت نے فرمایا ہی کہ ہر شخص سی میں کہ منافقوں کی دلوں میں انکی دوستی اگر نبیؐ میں ہی جسکی دلوں  
 امان ہو گا اوسکو وہ پیاری نہوگی وہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور جبکہ  
 خدا کی رسول مدینہ میں گئی ہیں تب سب یہی ہوا لی بار و نحو آپؐ میں نبی خدا کی نبی ہی بنا دی ہی جب  
 حضرت علیؑ نے فرمایا کہ بار رسول اللہؐ کی کیا ہی بنا یا جب پیغمبر خدا نے فرمایا کہ یا علیؑ تیرے بھائی ہی  
 دنیا میں اور آخرت میں ایک حدیث ہی کہ روایت کرتا ہی حکم حضرت علیؑ سے ہی فرماتی ہی ایک روز  
 پیغمبر خداؐ نے حکم کر کی بھاجب مینی عرض کری کہ یا رسول خدا کی میں جو ان ہوں اور  
 حکم کیا جا ہو گا اور میں جو جانتا نہیں اور کا کیا حکم کر دنگا جب پیغمبر خدا نے میری بات پر ہاتھ مارا اور

فرما با کہ یا الہی علی کو سچا راہ دیکھا اور اوسکی دلکو ثابت کرکھلا و زبانی اوسکی کو اور سچ کی رکھتے ہی خدا کے  
 جیسے سچے جبکہ کوئی دوقصد آگے میری لاتی ہیں اونکی حکم دینی میں بھی شک نہیں رہتا لیکن ان شیعہ  
 لوگوں کو اس حدیث پر یقین نہیں کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پہلی بیوی برہنہ تھیں پہلا کہہ دیتی  
 اور کہی دیتی ہوئی مسند پر ایسی کہہ دیتی تھی جیسے وہ اصحابِ شمشہ کی بھی غار پر تھیں تھی اور دوسری بیوی  
 اور یہ سچے نہیں کہ اونکی دوستوں کی بھی یہی نہیں غار پر تھیں اور انہوں نے حضرت عمر کو اپنے بیوی پر  
 اور یہ رافضی اپنی ہتھیلی پر لیا ہوا دیکھتے ہیں کہ اونکی دوستوں کی بھی نکار کہتے ہیں اور جنکی دوستی  
 میں انہوں نے اپنا جینا اور مرنا اختیار کر رکھا تھا یعنی انہیں رسول اللہ فی خلیفہ کریمینا یا تھا اور آپ  
 اونکی متابعت اختیار کر رہی تھی وں لوگوں کی دشمنی انہوں نے اپنا ایمان کر سچا ہی اور انکا ہر  
 کہنا عبادت کرنا یا ہی نہ ہی وہ دین وہ صاحب بن کہ جنہوں کی عبادت گالیان بل محبت الی اللہ علیہ  
 علی علی اللہ کی ہوا اور شہادت اونکی ایسی ہوئی تھی جبکہ حضرت معاویہ نے لڑائی میں محمد بن ابوبکر کو شہید کیا تب  
 پیغام صلح کا حضرت مرقصہ کو بھیجا کہ ہمارے قتل حضرت عثمان کا محمد بن ابوبکر پر تھا اونکو چھینے مارا یا حمل نہیں ہی  
 متعلق قبول ہی جب حضرت مرقصہ علی کی طرف سے حضرت موسیٰ شعریٰ اور حضرت معاویہ کی طرف سے  
 حضرت عمر بن العاص مصنف ہوئی کہ جو کچھ ہم ہر ادوسرے میں سے قبول ہی ہر دونوں نے اپنے ہر کوئی پر  
 کہ نہایت شائستہ جیسی کہ حضرت عثمان کی وقت حضرت معاویہ بن سفیان کو تہیاب ہی انہیں میں سے  
 اور متابعت جیسی پہلی خلیفہ راشدین بہہ کرتی ہی میں ہی ہی حضرت مرقصہ علی کی قبول کرین جس کو  
 یہ بات لپدا آئی اور اس پر صلاح ہوئی اور سب کمان خوش ہوئی الحمد للہ کہ فادسلمانوں میں یہ ہو  
 اور ہر وہ بات ہوئی اور شش کو بارہ ہزار جو انکا دستہ حضرت مرقصہ علی سے بدظن ہو کر کہ  
 متنی صلح الی کیوں کر ہی لشکر سی جد ہو کر دور جا پڑا اور کہا کہ تمہاری متابعت قبول نہیں جب حضرت  
 مرقصہ علی نے حضرت عبدالرحمان بن عوف کو اونکی سمجھا نیکی کو سچا اور انہوں نے حواریان کو جو تہیاب  
 کہ جناب حضرت مرقصہ علی کی تھی اونکی لگی پڑی اور سچا یا کہ اونکا فعل حکمت سخی خالی نہیں عقل علی  
 میں اونکی اور اعتراض نچا ہی جب ان میں سے ہر ہزار جو انوں نے توبہ کر لی اور حاضر ہوئی اور ہر ہزار  
 آدمی کہ جنہیں رنج کہتے ہیں انہوں نے غانا اور اونکی دوسرے تہیاب کا نام عبداللہ بن ابیہ دوسرے  
 نام خر قوس بن زبیر اور انہوں نے کو سچے کو کہہ دیا اونکی ملک کی طرف جا کر لوٹ مار شروع کر ہی تب جلیل  
 اور زبیر بن ابیہ میں ہر تہیاب کیا اونکی لوگ خیر نہایت بار کہہ ہی تھی حضرت علی کا اہل علم ہر ہزار  
 ابن ابیہ وہ ایک خیر لایا اور حضرت مرقصہ علی کو دیکھا یا اپنی اوس کو جو وہ شہر کو نہ لگیا جب کسی جو

خارجہ پر عاشق ہو گیا اور سوال نکاح کا کیا جب دس عورت فی کہا کہ جو تو حضرت رضی اللہ عنہ سے گفتگو کری  
تب میں تیر گہرین آؤں اوس غلام فی قبول کیا وہ کجخت و فضاں کی ایشا رہوین تاریخ جبکہ فجر کے  
اذان ہوئی اور آپ زکیا اسلمی مسجد میں بیٹھ لیگے جبکہ سجدہ سی سہ اوٹھا بابت کھنسنہ و جعفر  
آباد را کبھی سر مبارک پر مارا وہ کام کر گیا اور حضرت علی فرمایا فرشتہ تیرا لکھنے ترجمہ قصد کو بچا میں  
قسم ہی اب کعبہ کی اور غلام مار کر مسجد سی نکل گیا اور لوگوں فی حضرت کا حال دیکھ کر ہاں تو بہ شرم و محنت کی  
اس میں باہری غلام کو بچہ لائی اور اوس سی بوجھا تو فی یہیہ کام کیا اوسنی قرار کیا جب نبی فرمایا کہ  
اسی قید کرو اور کہا نا پیا اسی ویا کر جب حضرت علی کو گہرین لیگے تب آپ بی و دونوں صاحبزادوں کو پیسے  
صدیق رضی اللہ عنہما کو وصیت کری اور کہا میں تمہیں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تہی ورنی رہا و تم دنیا  
کو دینو نہ دینو خواہ وہ تہین دینو نہ دینو اور جو دنیا نکو دیکر لیلے او کا غم نہ کرو اور پوچھ لو اور دینو نہ دینو نہ دینو  
عاجز و کئی مدد کرو اور کام آخرت کیلئے اسلئے کرو اور ظالم کی دشمن رہو اور غلو مونیاری کرو اور خدا  
کی رضا و دینو نہ دینو اور خدا کی کام میں کسی غم نہ دینو الی سی نہ شرمایو اور محمد حنیف جو نبی ہی اہل بیت یا کہ  
کہ ان پر ایو نہ نکاح تہی اور پر ایو نہ نکاحی اعظم کرنا رہو کہ بغیر انکی کب کام کا پر و سا نکرو اور حضرت بن کو  
فرمایا کہ تہا سی باب کا بیٹا ہی اور تہا رہا ہی ہی و سکی حال کی رعایت کرنی رہو یہ ذکر لا الہ الا اللہ  
مشغول ہو کر جمعہ کی دن زخم آیا تھا اور رشتہ کو زندہ رہی اور اتوار کی رات بیسویں تاریخ اتھال ہوا اور حضرت  
حسین و عبد اللہ بن جعفر فی آنکھوں میں دیا اور محمد بن حنیف فی بانی پھر آیا اور حضرت حسن فی نماز  
پڑھو اسی اور شوال النورۃ میں لکھا ہی کہ حضرت علی فرمایا تھا کہ تم جنازہ ہمارا فلا فی طرف بجائیو جہاں  
نہیں سفید تہہ کر انظر آدمی و ماں میں رکبہ و محیو موافق و وصیت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جنازہ کو جدھر  
فرمایا تھا اوپر کو لیگے جب ماں بچی کہ جہاں دیکھا لایک تہہ خوب چمکا کر باہی ہو ہانے تہہ رکھا را تو دیکھا کہ  
اوسکی بچی قبر طہا رہی اوسمیں آنکھو رکھا اور قبر زمین کی برابر کردی جو گہر کی لوگ تہی سو جانتی تھے  
اور لوگوں تہی چپا رکھا تھا کہ کہاں قبر سی جبکہ ہارون رشید کا وقت آتا تب پھر وہ بادشاہ اور حسن کل  
میں شکار کو گیا تب کئی ہرنوں پر چوٹ لڑکھنوں فی ہرنوں پر حملہ کیا اور نہ ہرن کٹوئی ڈر کر بیٹاگی  
یہاں چپا ڈھکیں ہارون رشید فی فکر کیا اور اوس ضلع میں کوئی نہ ہا تھا اوس یوں لاکر پوچھا  
تب دیکھے کہا کہ ہم اپنی بزرگوں سی سنی آئی ہیں کہ یہاں قبر حضرت رضی اللہ عنہ کی ہی جیٹ دغا ہے  
تحقیق کرو ہاں روئے مبارک ظاہر کیا اور بادشاہ زیارت کو آئی آبا کو نا جہاں بخت شرف سے حال  
ہی ہو چکا رنجہ مصنف و فضیلت جناب رضی اللہ عنہ علی کرم اللہ وجہہ رنجہ سے منظر اسرار خفے نکا و



جلی کا یہ ہی مسطہ دربار شہر علم نبی کا یہ کیوں کرنے کمری چار و چودان کو منور ہے جو جان  
 ہوئی پر تو خورشیدی کا یہ سو فوٹ کھوی حب بنی حب تیری پر ہے ہی دوست خدا کا وہی جو ملی  
 پایا ہی تیری ذات کون حق جو کفر توڑ ہے رکنتا ہی یونہیں رو سدا دمل کا یہ رمضان جطاعت  
 کہ کمری وح کہ جیسی ہے بیایا خیر دار بولی سوت علی کا یہ سوال بیچاروں یا بیہمیں کسی ہی ایک  
 کون ہم کیا کہتا تھا جواب حضرت ابو بکر صدیق تو کہتی کہ میں پیچھے سے سنا ہی کہ حضرت علی  
 سونہ کی طرف دیکھنا عبادت ہی اور جس کو زکریٰ بی فاطمہ کا وصال عواہی جنازہ کی غار کون حضرت  
 ابو بکر کون فرمایا کہ تم ٹپاؤ اونہوں ہی حضرت علی کون فرمایا بہت مبالغہ سی کہ تم سزاوار ہو تم ٹپاؤ  
 اخر الامر حضرت ابو بکر صدیق سی غار پر ہوا ہی فیصل خطاب اور وفاتہ الاحباب میں لکھا ہی اور حضرت  
 عمر فرماتی کہ جہان حضرت علی نہ ہوئے ان نہ کہی بلکہ ایک روز ایک عورت حمل دالی حرام سی بکری سی  
 آئی کہ حضرت عمر ہی کہا اسی سنگار کر دو تب حضرت علی ہی فرمایا اسی بوجہ لو کہ کہی اسی حمل نہو تب  
 اوی بوجہ تو معلوم ہوا کہ علی جب حضرت عمر ہی فرمایا کہ اگر علی نہ ہوئی تو عمر مار گیا تھا اور حضرت علی  
 ہی اپنی ماتہ میں لکھ دیا تھا کہ حضرت نین فرمایا ہی کہ عمر بہشتو بھی جبرائیل میں اور دوسرا کاغذ لکھ دیا تھا کہ  
 میں اللہ تعالیٰ کی آگاہی تمہاری شادی بہر نکاح اپنی خلافت میں فنی ایسا کام نہیں کیا ہی کہ کوئی اس  
 اچھا کمری اور صاحبزادی ام کلثوم حضرت عمر سی بیایا ہی اور حضرت امیر المومنین مرقضی علی فرماتی ہیں کہ  
 جو میں سن لیا کسی میں یہ کہنا کہ ابو بکر اور عمر سی علی فضل میں اور اسی حد روٹھا اور جب کہ حضرت مرقضی  
 علی ہی خبر سنی کہ کیوں حضرت ابو بکر صدیق ہی خلیفہ کیا جب ہی فرمایا کہ حضرت عمر ہی خطاب کی سو کہ  
 اور کون خلیفہ کیا ہو گا تو ہم ماضی نہ ہوگی اور حضرت ابو بکر صدیق کون اور حضرت عمر کون دونوں کون  
 حضرت علی ہی اپنی ماتہ ہی غسل دیا ہی اور حضرت عثمان کی درواری پر صاحبزادی حسنین بیباوی  
 نکاح بانی و اسلی اور جب شہادت حضرت عثمان کی ہوئی ہی تب صاحبزادوں کون طمانچہ باری  
 اور حضرت عمر خلافت کون کہہ چلی ہی کہ یہ چہ آدمی حضرت عثمان اور حضرت علی اور حضرت طلحہ  
 اور حضرت بلال اور حضرت عبدالرحمن اور سعد بن قحاص پہن یہ مشورت کر کر جوئی کون ہما دنگی ہی  
 خلیفہ ہی اور چونکی دو ٹول ہو جان فوج ہو کون حضرت عبدالرحمن ہون اور نکاحا مانو جب چون  
 اکہی ہو کر یہی تب حضرت سیر نے کہا کہ میری طرف میں مختار حضرت علی ہیں اور حضرت طلحہ نے  
 کہا کہ میری طرف سے مختار حضرت عثمان ہیں اور حضرت سعد نے کہا کہ میری طرف سے مختار  
 عبدالرحمن ہیں جب حضرت عبدالرحمن نے کہا کہ علی اگر تمہیں خلیفہ کریں تو تم کس پر مہی

ہوگی حضرت علیؑ فی فرمایا کہ حضرت عثمانؓ بڑا در حضرت عثمانؓ سی پوچھا کہ تہیں خلیفہ کھین تو تم  
 کس پر راضی ہوگی حضرت عثمانؓ فی فرمایا کہ حضرت علیؑ پر جب حضرت عبدالرحمنؓ فی فرمایا کہ اب  
 تمہاری مین تیسرا کون حکم کری کہ قیامت کون اوکی جواب ہی کری اگر مہی حکم دو تو مین جب کون  
 افضل جانوں اسی خلیفہ ہر اداؤں تب دونوں صاحبوں نے فرمایا کہ ہم دونوں نے تہیں اختیار دیا مہی  
 چاہو اسی خلیفہ کر تب حضرت عبدالرحمنؓ نے حضرت عثمانؓ کون فرمایا کہ اپنا اتہ کا ڈھو جب کہ اتہ حضرت  
 عثمانؓ کا ڈھا حضرت عبدالرحمنؓ نے بیعت کری اور حضرت علیؑ اور حضرت علیؑ پہلی خلیفہ رسول اللہؐ کی حضرت  
 ابوبکر صدیقؓ حوی برضا مندی سے مجاہدہ کی پھر خلیفہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کون کیا اور سب مجاہدہ  
 انہی بیعت کری اور حضرت عثمانؓ خلیفہ حضرت عمرؓ نے کئی ساتھ چہ صحابہ کی مرضی کی پھر خلیفہ حضرت  
 مرتضیٰ علیؑ حوی برضا مندی سب صحابہ کی کوئی پہلی اور کوئی بھی سب رضی ہوگی اور جو کوئی کسی کا پھر  
 خلافت کا منکر ہو وہ اجاع صحابہ کا منکر ہو اور پیغمبر خداؐ فی فرمایا مہی کہ میری است گمراہی پر لکھی ہوگی اور جو کوئی  
 کسی خلیفہ کی خلافت کون ناحق کہتا تو وہ پیغمبر خداؐ کی کہ کا منکر ہوگا کیو نکہ پیغمبر خداؐ مین کہ ہماری است  
 گمراہی پر لکھی ہوگی اور خلفاء در بعد کی خلافت کا منکر کہی ہی کہ انہی ہوگی تو وہ پیغمبر خداؐ کا چور ہی سوال  
 کہتی مین کہ حضرت مرتضیٰ علیؑ کون ہمارا دل سب بول مین بہت چاہتا ہی لیکن ہماری زمین کی کی شہی اور  
 حضرات نہیں تم اسی کیا کہتی جواب دوستی و طرح کی ہوتی ہی ایک تو دینی اور دوسری دنیاوی دینی تو  
 یہ کہ ایک شخص دوسرے شخص کون کسی پر فضل سمجھتا ہی ہیو اسطرح دوسرا دسی یاد داتا ہی جیسی خدا کی  
 رسول کون سب افضل حاتی مین ہیو اسطرح سین یاد داتا نہیں ہیو اسطرح مین تو اس طرح کا بار تو دور  
 درجہ چاہی کیو نکہ مید لکی ہماری تعظیم ہی اور دوسری محبت دنیاوی ہی جیسی مٹا ہی کی محبت اپنی آپؐ کی  
 محبت بعضی آیتاں کی محبت یا پیروستا کی محبت بہت محبت اختیار ہی جیسی ہی محبت ہی وقت ایک  
 پونجی ساتھ ہوا ورنہ سنی یاد ایک پوت کون چوچا تا ہی تو کچھ خل نہیں مین بندہ چار ہی بیت بعضے  
 فضیلت عایشہؓ مہی ہی سب سچ حضرت ہر مین مٹو جای عقاید پنج ایک مٹو سب علیؑ سنت اور طاعت  
 کا یہ ہی کہ بیان پیغمبر خداؐ کی سبکی مین حتی مسلمان مین خصوصاً حضرت بی بی عایشہؓ کہ پیغمبر خداؐ کی محبوبہ  
 تہیں نورس کی عمر بن خطابؓ شریف مین مین تہیں اور نورس نک نصرت مین مین اور علم مین چھپر کہ پیغمبر خداؐ  
 سین پونجی ہی ہیو سب اتھی اصحاب کون جبکی بعضی ہر سب مین اختلاط تازہ مین سین فیصلہ کا کیو نکہ پیغمبر خداؐ فی  
 فرمایا تھا حدیث حدیث واشطروہ دیکھ مین حدیث حدیث ترجمہ مین تو تم دین اپنی کون اس لایسین  
 تو اب مہی ہی بی بی فاطمہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون نصرت کی ہی کہ خدا کی رسولؐ فی فرمایا کہ خدا مہی ہی تو  
 ہر گز ہی دیر نہیں فی فرمایا کہ جو کوئی نامہ کون نہا گا مہی خدا کا اور خدا کی رسولؐ کی مہی ہی اور پیغمبر خداؐ فی فرمایا

کہ بیان پیغمبر خداؐ کی سبکی مین حتی مسلمان مین خصوصاً حضرت بی بی عایشہؓ کہ پیغمبر خداؐ کی محبوبہ

عائشہ کو ہی بزرگی علم کی ہی رکھتے تھے حضرت کنیہ میں ابونحو علم تھا وہ تلامذہ و مکتوبات و حنیفہ ہی حکام تھے  
 کی بی بی عائشہ سے ثابت ہے کہ میں جس بی بی فاطمہ کو نہایت محبت میں رکھتا تھا سزا فرمایا بی بی ہی بی بی عائشہ  
 کی محبت میں فرمایا ہی حدیث فضل عائشہ علی النساء لفضل من یدخل علی سائر الطوائف رحمہ فی بزرگی عائشہ  
 کی اور ہر محدث نے ایسی ہی بزرگی کر دی کی اور کہا کہ تو نہ رکھدین بی بی عائشہ کو بغیر خدا کی فرمایا تھا  
 کہ اسی عائشہ حضرت جبریلؑ خیر سلام کہی ہیں بی بی صاحبہ فرمایا علیہ السلام و رحمۃ اللہ علیہ کا تاویلوں  
 اتفاق ہوا تھا کہ اسی ابونحو محبت بغیر خدا کی بی بی عائشہ پر معلوم ہوئی تھی تب کس کو نیاز لانی  
 ہوتی تو بی بی عائشہ کی باریک دلی ایک دن اوپر سون فی اسباحتھا گلہ کیا حضرت بی بی فاطمہ سے  
 کہا کہ کب طرح تم بغیر خدا کو سمجھاؤ کہ میں ابونحو فرماؤں کہ بی بی عائشہ کی باریک دلی سب سے زیادہ  
 شہراؤں میں جب بی بی فاطمہ نے بغیر خدا سے عرض کر لی تب حضرت رسولؐ کہنے فرمایا کہ جس میں سب سے  
 تو ابوی دوست نہیں کرتی بی بی بی فرمایا کہ مان میں وہی دوست کرتی ہوں جب حضرت فرمایا کہ عائشہ  
 کو دوست رکھ لیا سب سے معلوم ہوا کہ دشمن بی عائشہ کا دشمن بغیر خدا کا بی بعضی منافقوں نے جو بی  
 عائشہ کو کہا تھا اللہ تعالیٰ انہی کو پاکی دامن میں رکھتے قرآن کی نازل کر کے قیامت کے روز انہی کو نہیں  
 جبری جادوئی اور وفات بی بی فاطمہ کے رمضان کی ہجری تاریخ ہوئی اور ولادت بی مبارک کی اکتالیسواں  
 برس عمر بغیر خدا کی کا تھا جب یہ یون تھی اور چھ مہینے پہلی بغیر خدا کی وفات ہوا اور بی بی عائشہ حضرت  
 ابوبکر صدیقؓ کی ہی کہ بی بی ام رومان کی بیٹہ وہی عامر عوید کی بی بی کی بی بی وفات کے بعد ہوا  
 ہجری میں ستائیسویں رمضان کی ہوئی بیٹ مرنے پہلی بول مت لعنت کہی یزید بورائی میں  
 کچھ شک نہیں ہی وہ بڑا پلید یعنی لعنتوں کی کسی جگہ لکھا ہی بدکار ہوا وہی لعنت کا لفظ ہے کیونکہ  
 جو وہ ایماندار ہو تو وہ لعنت اوست کہ لعنت کر فوالی کس طرف دے گی یہاں سے احضار ہی ہو جبکہ امام  
 اعظم ابوحنیفہؒ کو فی رحمۃ اللہ علیہ ہی بوجہ کہ یزید پر لعنت کا لکھا حکم ملی پ جبکہ اور کچھ جہان میں  
 کری ماورنہ نہ کری اب سچن بہت بحث ہی کوئی کہتا ہی ہو کہ کوئی کہی کہی ہو احضار بہت سچن ہی ہو  
 حکم نہ ہوا اور غازی پٹی وکی است اور امام زین العابدینؑ سی ابیکدن تیرہ فی بوجہ کہ اس شخص سے باطل  
 شیعہ چاہی کہ ظاہر ہی کوئی باطل ہی فی رہا ہی کہ اس شخص سے کی محبت ہی ہو جاوی تب حضرت امام  
 فی فرمایا کہ تورو کہتے نظر بعد مغرب پڑا کہ کہ میں رو فاختہ ہی چھی لکھ لکھ اللہ الذی خلقکم  
 وکلکم ظلمت و اللہ اول سورہ النعام ہی پہلی تیرہ دن تک درود میں بعد الحمد کہ لکھ لکھ لکھ لکھ  
 میں قتل امیرؑ کسی دوری دیکھتے ہو کہ پڑا کہ کہ میں رو فاختہ ہی چھی لکھ لکھ اللہ الذی خلقکم

عائشہ کی بزرگی  
 عائشہ کی بزرگی  
 عائشہ کی بزرگی

یا حضرت ہی دوزخ میں غلطی نہ عاقبت جس کی بات کسی کو ہی کہوں خواتین جو حبیبی مالکہ بنو مالک  
 وہ خاندان ہی کہ جاری داد و گواہی اللہ تعالیٰ فی فرمایا ہی و مآثر اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے  
 مگر جنت کریمہ اس کے واسطے عالم کو ہی کہی شیعہ ہو کر ہی ہوں تو اس کی لعنت کا دیر پر کیا ہی اور دوسرے اور  
 دینے لعنت پر ہر نہیں ہی کہ بغیر لعنت ہی ہوت نہیں ہوتا اور دوسرے نہیں اس میں سے نہ تھا ہی اللہ  
 اور رحمت ہاتھ خدا کی ہی اگر ایمان کہو کہ دنیا میں کیا کوئی نہ تھا حاجت نہیں کا فر پر ہو ہی کی امام  
 ہمارا امام عظیم جی ہی ہیں جن کو جو ہی جی نہا ہی کچھ نہیں کہنا کہ نہ کی ایمان ہو کر خدا اور سکا  
 کسی شایا نہ نہیں ہوا ہی رسول اگر کوئی کہی کہ جو حضرت امام حسینؑ ساتھ ہی دبی کر ہی ای  
 کی حسینؑ لعنت کہتے ہوئی نہ ہوا دل کہیں بلی ہی جواب یہ چ رہنا جائز نہ کی دوستی  
 نہیں ہی بلکہ واسطے متابعت اہل رسول اللہ کی ہی سوال وہ کیا نہا لعنت جواب کہ حضرت  
 امام حسینؑ کا خون بعد بغیر خدا کی یا بچوان ہی پہلی حضرت مکر کا ابو لو غلام کی ہاتھ ہو اور دوسرے  
 حضرت کا بلوہام میں اور سر اخون حضرت کا عبد الرحمن بن عقیل کی ہاتھ ہی اور جو ہوا خون  
 امام حسینؑ کا بخاوی بڈیا کی بی بی کی ہاتھ ہو اور بچوان خون امام حسینؑ کے ہاتھ کی ہاتھ ہی ہوا  
 کہ نہیں کہ سب کو اب ہی باز رو بہا میں ہو و بچوان دیکھا ہی کہ لکلی چاروں فی قاتلوہ لعنت پر ہو گیا کوئی  
 قاتلوہ لعنت ہی چپ ہی ہیں کسی ہی چلی حضرت امام حسینؑ کے قاتل ہی چپ ہی بلکہ امام حسینؑ العابدین  
 جو ہی حضرت امام حسینؑ کی ہی وہ ہوں فی کوئی شے کے راہ بنا دی ہی اب اس کے اہل سنت و جماعت ہو  
 چاہی کوئی باتیں میں یاد کر لی یہ عقیدہ کہی کہ حق ہی بغیر میں یہ کتب و مضامین کہہ رہا جان ہو کر  
 کرنی میں معصوم ہیں مگر کہیں چوک کہ قدم دگ گیا ہی عقیدہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں  
 بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد المطلب بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن خزیمہ  
 مالک بن نصر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن العباس بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد المطلب بن کلاب بن مرہ  
 ہو کر نہیں آوی اور اللہ تعالیٰ کی دوست ہیں اور خاص بندہ ہیں اور کسی بات وہ ہوں فی نہیں ہوا  
 سی پہلی اور چھٹی اور گناہ وغیرہ اور کہی وہی نہیں کیا کہی خلاف و تضییع و کہی نہیں کہ عقیدہ ہو کر  
 بغیر خدا ہی جی ہو نہ بول گئی میں اور دوسرے کوئی کہی کہی میں ہی کسی جی میں ہی حضرت علیؑ کے  
 سے افضل ہو حضرت محمد رسول اللہ کی حضرت ابو جعفر صادقؑ ہیں فی ان میں ہی حضرت علیؑ  
 میں ہی حضرت عثمان بن عفان میں ہی چھٹی حضرت رضی علی بن ابی طالب میں رضوان اللہ علیہ  
 علیہم و آلہم و سلم ہیں ان چاندی ہو کہی باقی احزاب بیعت حق پر ہیں ہی ہر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کی وقت میں لکھنا حال نہیں ہوا اور کسی کمال میں نقصان نہیں ہوا عقیدہ سب صحابوں  
 کو درست لکھی دسین اور اخصیوں اور خراجین کی طرح ہو جاوی جیسے کہ ایک سی بار اور ایک  
 دشمنی کرتی ہیں وہی خوار ہوئی خدا کی رسول فی کہا ہی حدیث کہ تَسْبُوا أَصْحَابِي تَرْجَمُهُ  
 یعنی میری صحابہ کو کوئی گال مت دیجو ورنہ خدا فی فرمایا ہی حدیث مَنْ أَحْبَبَهُمْ فَجَعَلْتُهُ  
 وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَجَعَلْتُهُ تَرْجَمَةً لِي جُو کوئی دوست لکھی میری صحابوں کو کون پس میری دوست  
 واسطہ دوست لکھی اور نہیں کیونکہ دشمنیں میری ہیں اور جو کوئی دشمن لکھی میری صحابوں کو کون پس ساتھ  
 جیسے دشمنی کی دشمن لکھی اور نہیں کیونکہ قد میری محبت کی نکر ہی اور پسکی صحابوں کی جھگڑی کر مٹی سنی  
 تو لکھنا دشمن اور بدگو ہو ملکہ خدا کی رسول فی جو حکم کر دیا ہی سو کر حدیث اِذَا كُرِهُوا أَصْحَابِي  
 فَاسْكَنُوا تَرْجَمَةً لِي جُو کی ذکر کسی جان اصحاب میری تو تم جیسے صحابوں کو کون بولنی تو بادب لئی عقیدہ  
 کسی مسلمان کو کون گناہ لکھنا ہی ہو کا فر لکھی کہ جو قرآن اور حدیث کی دلیل قطعی ہو گناہ ثابت ہوا ہوا اور وہ  
 شخص کہ روای تو کا فر ہوا عقیدہ گناہ کبیر کی کرنے سے مسلمان کا نام نہیں اور نہ ہی مسلمان کی ہی محبت  
 میں عقیدہ یوں نہی ایمان کامل ہو گئی بھی گناہ زندہ کون ضرر نہیں کرتا جیسی اجنبی بدین فقیر کے ہزار  
 تو حضرت آدم کا قصیدہ اور کچھ اور یہ بھی لکھی کہ موسیٰ گناہ داخل دوزخ میں کوئی ہی ہو گا عقیدہ یوں  
 جانی کہ موسیٰ گناہ ہمیشہ دوزخ میں کوئی نریگا ہوا دین کیسا ہی گناہ ہو لیکن ساتھ ایمان کی موا سو تو  
 عقیدہ یہ نہ سمجھ کہ جو ہم بندگی کریں سو مقبول ہی اور جو ہم گناہ کریں سو سب مغفور ہیں یہ قول  
 مرجعہ کا ہی لیکن ان یوں جانی کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کا حکم خالی عیب ظہری اور باطنی ہی ادا کرے  
 تو مقبول ہی سوال عیب ظہری اور باطنی کیا ہے جواب جسطرح حکم ہو ہی ایسی نکر ہی جیسی  
 نازیبی وضو ہے یا قیام قعود اچھی طرح ادا کر ہی یا قرأت صحیحہ پڑھی یہ عیب ظہری ہی اور جو  
 وضو ہی کر ہی یا قیام قعود ہی پوری ادا کر ہی یا ساتھ ہی کھڑا و شرک ہی کر ہی یا کفر شرک نکر ہی  
 جہان دنیا دکھا و ہو تو کر ہی اور نہیں تو نہیں تو ہی مقبول نہیں کیونکہ یہ عیب باطنی ہی جو عمل ان دنوں  
 صیون پاک ہو رہے اور سکا ضایع ہو گا اللہ تعالیٰ فرمادی ہی آیت اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ  
 الْمُجْرِمِينَ ترجمہ یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ نیکو کی مزدوری ضایع نہیں کرتا اور اپنی کرم اور فضل سے  
 مقبول کرتا ہی اور ثواب دیکھا اور ہی دہدہ کی موافق عقیدہ جس کیسے کھڑا و شرک کی توبہ کر ہی اور  
 گناہ کرتا رہا اور ہی توبہ کر گیا تو حال اس کا متعلق ارادہ الہی کی ہی چاہی بدل کی ہی اصل و چاہی  
 خدای کر ہی کیونکہ ہر شخص اللہ تعالیٰ ہی اور چاہی اپنی فضل اور کرم میں بخش دی اور درگزر کرے

عقیدہ ریاضی عمل میں بجا اجرا و سکا جانا رہتا ہے بلکہ گناہ ریا کا باقی رہتا ہی یہ حکم پہن کر نی  
 کا ہی کہ کوئی نیک کام کر کہے کہ میں ایسا مون عقیدہ مسلمان اللہ تعالیٰ کون سر کی انگوٹھوں سے  
 دو کہیں گے جیسا وہ ہی عقیدہ یہ کہ کسی بندہ کون قدرت نہیں کہ جیسی کہہ کہ اللہ تعالیٰ فی حکم کیا ہی  
 کسی بندگی کون دسی ادا کری عقیدہ ایمان اللہ تعالیٰ برادر و سکی حکم پر اقرار زبان سین کرنا کہ جو جی ہی  
 اور ولیمین اوسی سچہ جانی کام ہی عقیدہ ایمان مسلمانوں کا خوشنود و جنگاں پر پشت لونا اور زمین انگوٹھا  
 کیا پیغیلا و کر کیا اولیا اور کیا سبب نہیں کم زیادہ نہیں ہوتا لیکن عمل و یقین میں فرق ہی عقیدہ  
 پس فرق ایمان اور اسلام کا لغت کے ظاہری لیکن اتنے سی شی کی ہی کہ ہمیں فرق نہیں ہو سکتا جیسی  
 پیغمبر و پیٹ پس ایمان قبولیت ہوئی اور اسلام نام فرمان برداری حکم الہی کا ہی عقیدہ دین بولا جاتا  
 ایمان اور اسلام اور سب شرعی بات پر عقیدہ اور تمام مومن برابر ہیں اس مسئلہ میں کہ بچا ہتی ہیں میرا ملک  
 وہ حاکم ایک ات الہی ہی اور دین یقین رکھتی ہیں اور اللہ تعالیٰ پر ہر دسی میں اور خدا اور خدا کی رسول کی  
 محبت میں اور اسکی قضا و قدر کی رضامین اور خوف خدا ہمیں اور غضب اسکی میں اور امید و بخشش کے  
 میں اور یقین اسکی فی اتمین اور تحقیق اسکی صفات میں عقیدہ ایمان چھوٹا اور سب علون میں بند ہی  
 فرقوں فرقی ہی عقیدہ اللہ تعالیٰ اجنبی بندوں پر فضل کرتا ہی اور بعضوں پر عدل کرتا ہی اور کہی ایسا  
 بی فضل کری ہی ایک عمل سی بند ایک ثواب کا مستحق ہوتا ہی اپنی فضل سین اوسی دیتا ہی اور کہی بندہ گنہگار گنا  
 کرتا ہی جس خدا گناہ اور اور اسکو بد دیتا ہی اور کہی اپنی کرم سی اوسی بخشیتا ہی اور کہی کیسکون کیسکی سفر  
 سی بخشیتا ہی عقیدہ شفاعت حضرت محمد رسول اللہ کی اسطہ گنہگاروں وغیرہ اور کبیرہ والو کی کہ ان  
 مذاہبے ہیں برحق ہی کہ کسکی عقیدہ شفاعت نبی اور اولیا اور شہداء اور فقراء اور مسلمانوں کی بالکل  
 برحق ہی عقیدہ قیامت کون ظالم کی نیکیاں مظلوموں کو دیں گی اور نیکیاں انہوں تو مظلوموں کی بیان  
 ظالموں کو دیں گی عقیدہ ثواب اور عذاب اللہ تعالیٰ کا فنا ہو گا عقیدہ اللہ تعالیٰ ہدایت کرتا ہی یا  
 فضل سی ایمان اور بندگی کی طرف جی ہاتا ہی توفیق بخشا ہی کہ کرتا ہی اور جی توفیق کی مدد ہو کہ فرقت خدا سے  
 الہی کی وہ گمراہ ہو گیا جسکی مدد توفیق کی نہوی اوسی بی مدد کی سبب جو گناہ عذاب ہوا یہ عدل ہے  
 عقیدہ بندہ کا ایمان شیطان ہوا وہ پن کر کہ نہیں لی سکتا لیکن ہی شیطان کی بہکا دسی انفسر  
 کی خواہش سی آپ کفر کی بات کہ رہتا ہی تب شیطان ایمان کون سلب کر لیتا ہی عقیدہ سوال مکر  
 اکبر کا من سبک و دینک قبر میں یا نہکانی کی جگان برحق ہے عقیدہ روح کا بدن میزا  
 انا قبر میں برحق ہے سب کافرون اور مومنوں کون عقیدہ اللہ تعالیٰ کا قرب



قرب بندگی والوں کی دروری اللہ تعالیٰ کی گنہگاروں کی کچھ لہنا و چوڑا دینچی کر نہیں بلکہ نشان  
 بجگوئی کا ہی بوجھ تشریح کی عقیدہ ماباب رسول خدا کی کفر پر مبنی تھی اور ابو طالب  
 حضرت کا چچا مقرر کا فر مو عقیدہ جس وقت کہ شکل ہوئی اور انسان اہل ایمان کی کوئی  
 بار بھی علم توحید ہی پر واجب ہی اس پر کہ وہ شخص عقائد رکھی کہ جو سبکی نزدیک جواب پر اللہ تعالیٰ  
 کی ذات میں مجاہد تیار ہی جب کہ دوسری عالم ربانی عارف کامل ملی حیات سے تحقیق تفضیل اور  
 پر وجہ محال ظاہری اور باطنی سیکہ لی پر ذیل نثری عقیدہ ہم بیچا تھی بین اللہ تعالیٰ کو موفقی  
 طاقت اور قدرت و راسخ کی جیسے اللہ تعالیٰ فی صفت کری ہی اپنی ذات کی ساری صفاتوں پر  
 اور ان ہونی اپنی کی اپنی کتاب میں ان ہونی یہ ہی جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ فی لیس فی شے  
 یعنی اس کی مثل کوئی نہیں ہوتا وہاں اللہ تعالیٰ کے لئے نہ تھا اور جانتا ہی یہ ہونی تھی بابت جن  
 ہوں اسی تھی کہ پہلو جو بنی معلوم کیا کہ مذہب اہل سنت و جماعت کا یہ ہی کہ جو ہا نکھالنا معلوم  
 کر کہ فرقہ بین کون ہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ فی فرمایا ہی وہاں یہ اہل اصحابی مسیحی و انیسویں  
 وہاں کثیر السبل فتنہ فتنہ فتنہ یعنی یہ راہ کہ جو بین نہیں دکھلا یا اور دوسرا چلنی کا نہیں  
 وہ گوڑا شریعت کا یہ ہی ہے کہ جو دوسری شریعت رسول الہی کی پیروی نہ ہو تھی راہوں کی کہ ہونی لوگوں کے  
 طرف مشغول نہ ہو کہ وہ بین پر دینگی راہ مسلمان ہی اور شیطانی رستہ پر دینگی اور پیغمبر خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم فی فرمایا ہی حدیث سَفَرُوا أُمَّي عَلَى لَلْتِ وَسَبْعُونَ فَرَقَ كَلِمَةً وَاللَّاسِيَا  
 یعنی نزدیک ہی کہ متفرق ہوگی امت میری اور بہتر فرقوں کی سب و زخمی ہونگی مگر ایک جہنم کے  
 بڑی سیاہی والی سیاہی کی معنی لشکر کی میں یعنی بے شکر دالی لوگوں فی پوچھا کہ با رسول الہی کو  
 بین اپنی فرمایا جو راہ میری اور صاحب کی راہ پر ہوں معنی اہل سنت و جماعت کی یہ ہیں کہ  
 سنت راہ پیغمبر خدا کا اور جماعت راہ اصحابی ہوئی ہی اور ان کے آئینہ فصل ہیں فصل پہلے  
 اہل سنت اور جماعت کے مذکور میں ہی نشان اہل سنت و جماعت کا جس میں ہیں و سون چہرین  
 پامی جاوین جانی کہ یہ اہل سنت اور جماعت ہوا اور دوسری ہی ہو سوال وی دسویں کوئی ہیں  
 جواب بعد پیغمبر خدا کی سب سے فضل ابو بکر صدیق اور حضرت عمر ابن الخطاب کو سب سے دوسری دونوں  
 پیغمبر خدا کی خیر میں اسی جی سب سے بہتر دوست رکھی حضرت عثمان بن عفان کو اور مرتضیٰ علی کو بگو  
 دی معلون و اما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام دونوں قبلوئے کرنے لیتے کہ بعد از سب سے افضل ہے کہ  
 چوتھی دونوں روز و سب سے کز نا پانچویں دونوں شاید جو نس پہنچا یعنی یہ شاید ہی مذکور ہی فلا نامی



ہستی ہی اور فلانا قطعی و فوری ہے چہ چہ بھی دونوں اماموں کی نماز میں یعنی نیک نیت اور نیک  
 حاصل ہو یا فاسق ہر ساتویں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیکی اور بدی جانتی آیتوں کے ذریعہ جاری یا بی زمان  
 اللہ تعالیٰ کی پرجازہ کی نماز پر نہیں توین نماز اور کوہ و دونوں ادا کرنی سو توین فرامہ ادا ہی سطر کی  
 بادشاہ کی کرنے اور کی چار مذہب میں خفی مالکی شافعی حنبلی مالک اہل متابعت حضرت ابو بکر  
 صدیق و حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان ذوالنورین اور حضرت علی ابن ابیطالب رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہم کی ہے جو مسئلہ چاروں مذہب میں ایک طرح کا ہوا ہی اور سکا نام اتفاقی ہی اور جو کسی مسئلہ میں  
 ہوا سکا نام اختلافی ہی ان چاروں کا اصول قرآن اور حدیث اور اجماع صحابہ کی موافق ہی اور چہ  
 فرقوں کا اصول قرآن اور حدیث اور اجماع صحابہ کی قید میں نہیں سوال دی کوئی میں جواب  
 رافضیہ خارجیہ حیرہ قدریہ جہمیہ مرجیہ ان چھوں کی ہر ہر کی ساتھ بارہ شاخ میں بارہ چہ کہ تیروں  
**فصل دوسری بارہ شاخ رافضیوں کی مذکور میں ہے سوال** ہادی بارہ شاخوں کا کیا نام ہی اور  
 کا ہی تین میں اور کا ہی میں مختلف میں جواب بارہ شاخ رافضیہ کی بہین ایک علویہ و دوسری تیرہ  
 ستیہ چہتا اسحاقیہ پانچواں زیدیہ چہا عباسیہ ساتواں امامیہ آٹھواں ناویہ دواں قاضیہ دسواں  
 لافقیہ گیارہواں راجیہ بارہواں تیرہویہ بی ہر بارہ چودہ بات میں تینوں میں سوال دی کوئی میں  
 جواب پہلے چوتھی نماز کو جماعت ہی پر نہیں سنت نہیں سمجھتے دوسرے دونوں موزوں ہر مسجد انہیں  
 سمجھتے تیسری حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر کو یورالوئی میں چوتھی سوائے امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ کی  
 چھواونے نیز میں بلکہ امانت کی میں پانچویں حضرت بی بی فاطمہ کو حضرت بی بی عائشہ پر افضل جاتی ہے  
 بلکہ امانت کرتے ہیں چہی کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم اپنی فوت سے پیغمبری انہیں کر سکتے  
 تھی حضرت مرتضیٰ علی بن اسحاقین حضرت طلحہ زبیر کا نام بدی کرتی ہیں اور انہیں مجتہد نہیں سمجھتے آیتوں  
 رحمت خدا ہی اور بدشاہ نامہ میں توین تراویح کو سنت نہیں سمجھتے دسویں میں طلاق جو کوئی ایک تہہ کی کہیں  
 میں طلاق نہیں پڑتی اور کہتے ہیں تین ہلے میں تین مرتبہ کہ تو طلاق پڑتی ہی گیارہویں دہنی ہاتھ کو مانویں  
 ہاتھ پر قیام میں رکھنا سنت نہیں سمجھتے بارہویں خطبہ کو کالی کپڑی پہنانے میں تیرہویں بدو کہ  
 جلدی کہوں نہا سنت نہیں سمجھتے چودھویں مغرب کی نماز کا وقت جلدی ہے چہی سنت نہیں سمجھتے بلکہ جب تک  
 ہماری ٹھیک آدین مغرب کی نماز نہ پڑیں اور بارہ مسلوین بارہویں مختلف میں اول علویہ ہی ماضی حضرت علی  
 بن ابی ہریرہ میں کہتے ہیں کہ حضرت جبریل ہوا کہ وہی حضرت محمد رسول اللہ کو دیکھی تھی ایک ایک کی شاخ غریب  
 کو کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا اور حضرت علی و کمال کی ہی حضرت جبریل ہوا کہ وہی حضرت محمد رسول اللہ کو دیکھی تھی ایک ایک کی شاخ غریب

اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ حضرت علی کو اب دوست رکھتی ہیں کہ اور کسی کو حضرت پر افضل نہیں سمجھتی اور جو کوئی حضرت  
 علی کو سبب الفضل بخانی اوسی وی کا فرجاتی ہیں اور چوتھی اسحاقیہ و کہتی ہیں کہ زمین کی پونت پیغمبر  
 خالی نہیں رہتی پیغمبر اب ہی ختم نہیں ہوئی اپنی وقت باقی ہی اور پانچویں نید بہ اذنی تین گروہ میں  
 پہلی کہتے ہیں کہ جنہوں نے حضرت مرتضیٰ علی کی ہوتی اور کسی صحابہ کی بعت کری وی کا فرمیں دوسری  
 سلیمانہ وہ حضرت عثمان اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر اور بی بی عائشہ کو کا فرماتے ہیں اور تیسری کہتے ہیں  
 کہ سوائی اولاد حضرت علی کی اور کوئی لایق امامت کی نہیں اور زمین کو امام سی خالی نہیں سمجھتی اور  
 چوتھی عباسیہ وی کہتے ہیں کہ سوائی اولاد حضرت عباس بن عبدالمطلب کے اور کوئی لایق امامت نہیں ہے  
 اور ساتواں امامیہ وہ کہتے ہیں کہ فاسق کی امامت روا نہیں ہے اور بادشاہی سوائی اولاد حضرت مرتضیٰ  
 علی کی روا نہیں ہے اور آٹھواں ناصبیہ وہ کہتے ہیں کہ جو کوئی اپنی بہنیں اور سی افضل جانی سو کا فرمیں وی  
 شناختیہ وہ کہتے ہیں کہ مردہ کی تن ہی جان نکال کر اور کی تن میں جا بڑی ہے یہ زواجی ہے ہندو لوگوں کہتے  
 ہیں اور دسویں لائینیہ وہ حضرت عائشہ اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر اور حضرت معاویہ بن ابی سفیان  
 کو لعنت کہتے ہیں اور گیارہویں رجبیہ ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت مرتضیٰ علی اب ہمیں ہیں کہ ہر گز جو  
 کچھ دلائل قدم کی کرک کی آواز ہی اور بجلی اور کسی سم سی آگ چڑھتی ہی قیامت سی پہلی ایک مرتبہ دنیا میں ہی  
 اور فرعون کو زندہ کرے گی اور زندہ کر کے سینہ کو دوزخ میں جلا دے گی اور شیعوں کو بیشت کو جلا دے گی اور باہر ہیں  
 متراصبیہ وہ بادشاہ پر باغی ہونا روا کہتے ہیں اور بادشاہ کی ساتھ جنگ کرنا روا جاتی ہیں اور بعضی یہ  
 ایسی ہیں کہ انکو وی رافضی ہیں سلطان نہیں کہتی ایک غلات نصیریہ ہیں وہ حضرت علی کو خدا کہتی ہیں اور  
 اسماعیلیہ وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نہ موجود ہی اور نہ محدود ہی اور ہا یہ وہ کہتے ہیں کہ بعضی کام اللہ تعالیٰ  
 کرتا ہی اور یہ وہ معلوم ہوتا ہی تو اپنی کئی پرچیا ہی ایسی ہی اوسی ہی اپنی کام کا انجام علوم نہیں اور ایک  
 اور کا مذہب ہی کہ وی مذمت یعنی چھ حضرت محمد مصطفیٰ کی کرتی ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت مرتضیٰ علی خدا ہی  
 اور حضرت محمد رسول اللہ پیغمبر ہی کہ حضرت علی کی طرف خلق کو ملاتی ہی اور جنہوں نے بڑا کیا کہ خلق کو اپنی  
 طرف بلا اور ایک زنا یہ ہیں وی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفیتیں ہی پیدا ہوئی ہیں قدیم نہیں ہیں  
 حادث ہیں اور ایک فرقہ جیبیہ ہی وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ لبا اور چور اور دزد و گناہی اور شیطان ہیں  
 اور عقیدہ جیبی خالص چاندنی اور سورج کی سی چمک ہی اور مشک و عسری زیادہ خوشبو دار ہی اور  
 ایک اور فرقہ ہی بنانیدہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صورت ان کی سی ہی پہلی اللہ تعالیٰ کی سورج حضرت  
 ہیں گہونی اور کئی پیچھے محمد بن حنیفہ میں گہولی اور کئی جیبی اور کئی بیانی باطمینان ہیں ان پر کہتے ہیں

کہانٹک اونچی بیہودگی کا یہ تصور کہ بلوئی مین شرم آتی ہے فصل تیسری بارہ فرقہ خارجیہ کے  
 بیانیہ مین اونکی بارہ فرقوں کا یہ نام ہی ایک اور فرقہ اور دوسرا ایاجیاد و تیسرا تعلیہ اور چوتھا  
 اور پانچواں کوزیہ اور چھٹا کندہ اور ساتواں بیہونہ اور آٹھواں محکمہ اور نوواں اشتنیہ دسویں  
 گیارہواں معتزلیہ بارہواں سمر اجیہ ساری جون سی سلو مین متفق مین وہ یہ مین اول نوچت  
 سی نماز ہجرت نہیں جانتی دوسرے مسلمانوں کو گناہ کرنی کا فریضہ مین تیسری بادشاہ عالم سی لڑائی کرتے  
 مین اور باغی ہو جاتی مین اور یہ کہتی کہ حضرت مرفعی علی کرم اللہ وجہہ برحق امام نہ ہی اسکا  
 حضرت معاویہ بنی اونس لڑائی کری اور حضرت معاویہ ابن ابی سفیان کو حق یہ کہتی مین  
 بعضے مسلمان مین خلف مین پی اڑا دیہ کہتی مین کہ آدمی موسن خواہ مین کچھ بدائی  
 نہیں دیکھ سکا کیونکہ وحی اور ترانہ ہو گیا ہی دوسرے صاحب وہ کہتی مین بیان شخص اس بول کا ہی نام  
 اور کچھ کام شرط نہیں کہ سنت تیسرے تعلیہ وہ کہتی مین کہ سب کام ہمارے فرائض چاہت خدا کی مین در رضا اور قدر  
 نہیں یعنی جو کچھ چاہتا ہی سو کرنا ہادی کچھ پیسے نہیں ہر کہتا ہوا مسلمان کہتی مین کہ کچھ علم قدیم مین ہر کہتا  
 تھا سو کیا یہ نہ کہو رباب تقدیر مین ہر چکا چوتھی خلیفہ دی کہتی مین کہ کائنات لانا فرض عجز معلوم ہے  
 فرضیت ایمانی نص قطعے سے ثابت نہیں ہری پانچویں کوزیہ وہ کہتی مین کہ بادشاہ جو کافر ہوئی ہر  
 کری وہ کافر ہی کہتی کندہ وہ کہتی مین کہ غل جناب مین مل جل کر بدن دہونا فرض نہیں اور اندر  
 بدن کی عضو کو دہونا فرض ہی ساتویں بیہونہ وہ کہتی کہ بندہ نہ پرز کوہ کچھ نہیں چاہو و اور چاہو بندہ  
 آٹھویں محکمہ مین وہ کہتی مین کہ نیکی اور بدی اللہ تعالیٰ فی اپنی علم قدیم مین نہیں بٹانے  
 کہ اللہ تعالیٰ کو اولاد نہاںسی یعنی طعنہ ہی تو مین اشتنیہ مین وہ کہتی مین کہ ایمان ہی کشت بکائی اور  
 مخلوق ہی اور اللہ تعالیٰ فی پیدا کیا ہی توفیق اور ناصر کہ مین جہنم لند ہی اس سی مسکن مین فریضہ  
 تک نیک کاموں کا کچھ فائدہ نہیں ہونا دسویں خارجیہ وہ کہتی مین کہ نازک لیلی پڑی رواجی عت نہیں  
 گیا رہو مین معتزلہ وہ کہتی مین قرآن نیا پیدا ہو اسی اور یہ جو کچھ کا خداون مین گہا ہی سواد ہی ہر  
 وہ جو مرا جی وہ ادبی بارہواں سمر اجیہ اور معتزلہ وہ کہتی مین کہ بندہ کا قول فعل پیدا کیا ہوا اور یہ  
 ہوا اللہ تعالیٰ کا نہیں اور مرد کو کچھ غار اور باروزہ اور خیرات سی کچھ جی تو اوسی بندہ ہی غنا  
 اور قیامت کو کوئی شفاعت نہ کرے گا اور قیامت کا حساب و عمل کی گنتی اور میزان کا تول و قطع  
 ہر گز نہ ہرگز نہ ہوگا اور گناہگار عینہ اعرف مین رہیں گی نہ ہشت مین در نہ دھج مین یج مین رہیں گی اور  
 اور سب فرشتی ایمان والوں آدمیہ افضل مین اور مسلمان اور کافر کو نکاح کی مین برابر نہج مین در

اور صفات اللہ تعالیٰ کی شکر میں اور کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے خلقت پیدا کر لی تو نام اور صفات  
 ہو گیا اور مسمیہ ہی نہ تھا اور جب یکو مذوق دیابت راق ہو گیا کچھ پہلے سے مذاق نہ تھا وہ علیم اور کما اور  
 چاہتا اپنی ذات ہی اور اسکی صفات نہیں اور جو چیز کہ اللہ تعالیٰ فی پیدا انہیں کی اوسی بی تھی کہتی ہیں  
 کہ بہشتی بہشت میں سودیگی اور رنگی اور کہوی جاگی اور جو کوئی نالقی مارا جایا اوسی کا فرما میں تو بی لہم  
 اللہ کہیں میں اور قیامت کی علامتوں کی شکر میں اور میں طلاق والی بی طلالہ حلال سمجھتے میں اور علم سے  
 عقل کو افضل سمجھتے میں اور کہتے ہیں کہ معراج کی رات بغیر خدا فی کلام خدا کی نہیں سنی اور عرض اس کے  
 کو کہتے ہیں اور کرسی علم کو کہتے ہیں اور حجاب دیدار سی منع کو کہتے ہیں اور صبح اسکی حکم کو کہتے ہیں اور  
 پیغمبر کو معصوم نہیں جانتے اور حرام کو مذوق نہیں کہتے اور غیب پر ایمان لانا ناحق سمجھتے میں اور کہتے  
 ہیں کہ خدا کا بندوں پر حکم نہیں اور مرنے پہچہ نیکی اور بدی کی کامکا بدلہ نہیں ہوتا اور جو کچھ خدا کو  
 دنیا ہی وہ دنیا میں ہی پہنچاتا ہی اور کہتے ہیں کہ یہ دنیا کی عورتیں مانند گلاب کی بول کی ہیں جکا  
 ہی یا سو نگلی اس واسطے عورتیں ہیں کہ جس کید کا جی چاہے جسطرح غایہ میوین یا گھوین یا جماعت

کریں **فصل چوتھی** خبر یہ کی بارہ فرقوں کی مذکور میں ہی سوال وہ کونسی میں جواب  
 ایک مضطر بہ دوسری افعالیہ تیسری مقنیہ چوتھی مفردیہ پانچویں بخاریہ چھٹی مشیمہ ساتویں  
 کتالیہ آٹھویں سابقہ نویں حبیبیہ دسویں خونیہ گیارہویں فکر یہ بارہویں حبیبیہ پہلی مضطر بہ میں  
 وہ کہتی ہیں کہ بھلائی اور سبائی خدا تعالیٰ کی طوط سی ہی ہمارا اسمین کچھ دخل نہیں اور قیامت کی دن  
 بندہ کو اپنی کئی سی خدا اور عذاب نہیں دوسری افعالیہ میں وہ کہتے ہیں کہ بندہ کام کرنا ہی لیکن اپنی کام بدت  
 نہیں مگر تیسری مقنیہ میں وہ کہتے ہیں کہ نیکی اور بدی مخلوق سی ہی اور خالق کا کچھ دخل نہیں چوتھی مفردیہ  
 وہ کہتی ہیں کہ محنت اور مشقت اگلی زمانہ کی لوگوں پر تھی آخری زمانہ کی لوگوں پر بچا ہے پانچویں بخاریہ کہتے  
 ہیں کہ اللہ تعالیٰ گناہگار کو عذاب ان کی قول اور فعلوں کی سبب نہیں کرے گا اپنی چاہت سی جسی چاہے گا اگر  
 چھٹی مشیمہ میں وہ کہتے ہیں کہ خیر رنگی وہ ہوتی ہی کہ جسے پناہ میں بی اور خلق بی بھلا کہے لیکن بھلا وہ ہی  
 جسے خدا بھلا کہی ساتویں کتالیہ وہ کہتے ہیں کہ ثواب اور عذاب بندہ کو بندہ کی مخلوق سی کہ زیادہ ہوتا ہی اور  
 کہتے ہیں کہ فی مثل ذلک خیر الذکر وہ ومن علی مثل ذلک قرۃ الذکر یعنی صیا کرے دینا یا دینا  
 سابقہ میں وہ کہتے ہیں کہ نیک بخیتی اور بد بخیتی بندہ کی پیدا ہونی سے پہلے پیدا ہو چکی ہی بندگی اسکی کچھ دشمنی  
 ہو اور بد بخیتی کچھ اسکی باگیر نہیں ہوتی اور ہم کہتے ہیں کہ توت سی بکرا جاتا ہے نوین حبیبیہ کہتے ہیں  
 دوست اپنی دوست کو نہیں مارتا اللہ تعالیٰ بندہ کو دوست نہ ہی غارے دسویں خونیہ وہ کہتے ہیں جسکی ہر عمل بہشتی

جان اسی کو نفع پہنچا ہوا ہے اور اس میں فکر یہ کہتے ہیں کہ فکر صفت اللہ تعالیٰ کی میں بہتری سے گئی اور اس سے  
 یہاں توین کچھ کرو یا فکر و بار ہو توین جہد یہ کہتے ہیں کہ جس بندہ کی ہمت نہ کی کرین میں اس کا جہد بھی ہو  
 کیونکہ سب آدمی ایک داد کی پٹی میں جس کی سبکی مال اور سب باب بیتا ہوا ہیں سب کو سا بھی کر لیا ہی اور جو  
 اس سے شکر ہوا اور انبیاء سے جو کوئی انہوت والا کو منع کریں اور سے گنہگار اور بدکار سمجھتے ہیں اور بدکاری  
 سب کو کو بعد توفیق کی کہتے ہیں اور نیکی پر توفیق اور بدی پر توفیق نہیں کہتے **فصل پانچون**  
 گر وہ قدر یہ کہ مذکور میں ایک احمدیہ کو دیکھو تو یہ تیری کیا نیہ چوتی شدتاً نیہ پانچون شکر کیہ جیتے  
 ساتوین داؤد یہ کہ توین متوکیہ نوین ناکتہ دیوین قاسطیہ گیارہوین نظاریہ ربوین زلیخہ جو سلوین  
 مستحق ہیں وہ مدہ میں اول تو ہم ہی بعضے باتیں ایسی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نزدیک کہ ہیں وہ میں کہ کسی کو کوئی  
 چہرہ خیرین میں پہلے تو کہتے ہیں کہ بعضے چیزیں وہ ہیں کہ خدا اللہ تعالیٰ کی نزدیک محض ایمان ہی اور نہ دیگر  
 کفر ہی اور دوسرے ناز خاڑہ کو جو بہتین جانتی اور تیری کہتے ہیں کہ توفیق کام کی ہی بھی ہوتی ہی اور توفیق  
 اور یہ بھی نہایتین جانتے کہ آپ جانتے ہیں اور اہل سنت اور جماعت کی نزدیک توفیق اور عمل برابر ہوتی ہیں فقہاء  
 کہلای چوتی کہتے ہیں کہ معراج پیغمبر خدا کو خواب میں ہوا اور اہل سنت اور جماعت کہتے ہیں جاکتی ہیں ہوئی اور دم کتی ہیں  
 نہیں جانتے کہ ہم کا فر میں مایوس ہیں اللہ نزدیک پانچون کہتے ہیں کہ میں معلوم نہیں کہ توفیق تو آدمی ایمان  
 ہے اور جیسی دن شاق کی شکر میں اور دن آفت کو جتنی نہیں سمجھتے اور بارہ سلوین بارہوں کا اختلاف ہی ایک احمدیہ  
 وہ وضیت کی شکر میں اس وقت کی شکر میں اور کہتے ہیں کہ بندہ اگر سنت نہیں کو دیکھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ نیکی  
 رحمان ہی اور بدی اس میں تیری کیا نیہ میں کہتے ہیں کہ بندہ کا فعل مخلوق ہے یا غیر مخلوق ہی معلوم نہیں چوتی شدتاً  
 میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے شدتاً نہیں پیدا کیا یعنی وجود نہیں پانچون شکر کیہ میں وہ کہتے ہیں کہ ایمان بندہ  
 غیر مخلوق ہی اور افعال بندہ بعضے مخلوق ہیں اور بعضے غیر مخلوق جیتے وہ میں کہ عالم کو فنا نہیں  
 اور ہمارا کام اس کے حکم سے نہیں ساتوین داؤد یہ میں کہتے ہیں کہ جہان منوع نہیں ہوگا آہوین متوکیہ میں کہ  
 کہ بادشاہ کی متابعت میں ڈھیل کرنے روای یعنی ایک بادشاہ کی متابعت کرنے اور بادشاہوں  
 ڈرائی رکھنے روای نوین ناکتہ میں وہ کہتے ہیں کہ جس کی گناہ کیا وہ کا فر ہو گیا تو یہ اوس کی قبول  
 نہیں ہے دیوین قاسطیہ میں وہ کہتے ہیں کہ بندہ ہر کسب حلال فرض نہیں ہے  
 اور زہد بے فرض نہیں ہونا گیا ربوین نظاریہ میں وہ کہتے ہیں کہ  
 اللہ تعالیٰ کو جب بندہ نکھو اور کہتے ہیں کہ عالم کا اندک کسی کو معلوم نہیں  
 قدیم ہے بارہوین منزلیہ میں وہ کہتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے ہیں کہ ہر

مترقیه دی کہتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ فی مدی پر ہی تقدیر کرے یا نہیں فصل چہمی بارہ گروہ  
 چہمی کے مذکور میں ہی ایک معطلیہ اور دو ستر اجداد تیسری مترقیہ اور چوتھی طاریہ اور پانچویں خریہ  
 اور چہمی مخلوقیہ اور ساتویں خریہ اور آٹھویں فانیہ اور نوین زمانہ اور دسویں لغظیہ اور گیارہویں  
 قبریہ اور بارہویں وافیہ جو شکلو معین سب ہی متفق ہیں دسی چہ بات ہیں ایک یہ کہ کہتی ہیں کہ  
 ایمان و ملین ہی اور زبان ہی کہنا کچھ فائدہ نہیں کہ اور دو ستر رسول منکر تکریم کو برحق نہیں جانتے ہیں اور تیسری چہمی  
 کو ترک کی پانی کو ہرگز نہیں جانتی اور چوتھی ملک الموت کی آویگی منکرین اور پانچویں حضرت موسیٰ کی ایلیا  
 سی سو الجواب سی منکرین اور چہمی حساب گورہ کی منکرین و لیکن چوٹی شکلو معین بارہویں کا کہیں احتیاج  
 ہی رہے ہیں ایک معطلیہ دی کہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفات اور اسماء اللہ تعالیٰ کی نوید اپنی اور  
 دو ستر مترقیہ دی کہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی علم اور قدرت و دونوں مخلوق میں تیسری مترقیہ دی کہتی ہیں کہ  
 اللہ تعالیٰ شہید ایک جگہ نہیں رہا ہی اور چوتھی وارہ ہیں دی کہتی ہیں کہ اللہ کی سبکچاہہ کینہہ لا کہتی ہیں  
 کو و فرخ میں نہ ڈالے گا جبکہ سب فرخ میں رکھی گئی اور وارہ و فرخ کی بندہ ہر جائیگی اور پانچویں فانیہ  
 دی کہتی ہیں کہ فرخ میں دمی ایسی جلیں گے کہ ہر نہ بنو گی اور چہمی مخلوقیہ میں دی کہتی ہیں کہ حضرت محمد رسول  
 نبی تھی حکیم ہی اور ساتویں خیر ہیں دی کہتی ہیں کہ قرآن شریف نوید اپنی اور آٹھویں فانیہ ہیں کہ کہتی ہیں  
 کہ معراج محمد رسول اللہ کی جان ہی تھی اور نوین ستر اور نوین زمانہ میں دی کہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ دنیا اور  
 دونوں میں سر کی آنکھ لٹو کی کہ سب کو دیکھا جاتا ہی اور دسویں لغظیہ میں ہی کہتی ہیں کہ سلطان بول پڑا لو نگاہی اور  
 خدا کا بول نہیں اور گیارہویں قبریہ میں دی کہتی ہیں کہ قیامت کو عذاب نہوگا اور بارہویں وافیہ میں  
 دی کہتی ہیں کہ قرآن شریف نہ نوید اپنی اور نہ پیدا ہوا ہی فصل ساتویں بیج بیان بارہ گروہ چہمی  
 مذکور میں ہی ایک تا کریمہ اور دو ستر شانیدہ اور تیسری راجیہ اور چوتھی شاکلیہ اور پانچویں جلیہ اور چہمی معطلیہ  
 ساتویں معطلیہ اور آٹھویں مدیہ اور نوین مدیہ اور دسویں مشہدہ اور گیارہویں خسوف اور بارہویں شرفیہ بنی ایک  
 دی کہتی ہیں کہ بندہ پر اجدا ایمان کی کچھ فرض نہیں ہو کچھ بندگی کرواد جاو کچھ کچھ و اور دو ستر شانیدہ میں دی کہتی ہیں  
 جبکہ بندہ فی کلمہ یہ باہر کچھ نہ کی کروادی کچھ لقمہ نقصان نہیں ہے اور تیسری راجیہ دی کہتی ہیں کہ بندہ  
 کو گناہ کی گنتا ہے اور بندگی کی کہ سبب نامہ ورنہ کبھی کیا جانی کون حق پر ہی اور کون ناحق پر اور چوتھی شہدہ  
 دی کہتی ہیں کہ بندہ شکنج ہی مرتی و قوت اگر ایمان ہی مواتو میں ہو ونگا اور جو بی ایمان کیا تو کافر  
 کہیں اور مسلمان کو خاطر معنی حکم خدا کا ماننا ہی اور پانچویں جلیہ میں کہتے ہیں کہ مخلوق کا جانا ایمان اور  
 جو کوئی امر ہی بخانی تو کافر ہی رہیں جاکہ کلمہ رشتی ہی کہہ کر مسلمان ہو جائیں علم ہی حصا ایمان ہو



اور چہی منقوصہ میں وہی کہتے ہیں کہ جو مومن زندہ بدی کری تو کافر بنی اور ساتویں منقولہ یہی کہتے ہیں  
 کہ ایمان کہی ہی ابد برہتا نہیں ہی اور دہویں متشبیہ ہی وہی کہتی ہیں کہ ان اللہ کا ہم سلمان ہیں لیکن  
 خارجہ میں نہیں اور نویں بدعیہ میں وہی کہتی ہیں کہ بادشاہ کی فرمانبرداری کرنی چاہو یا نہ کی چاہو خواہ  
 ہو اور دسویں متشبیہ میں وہی کہتی ہیں کہ دن قیامت کا چہو نہتہ ہی وہی دلیل نہیں ہی کیا ہو نہیں  
 وہی کہتی ہیں کہ حکم واجب کا اور سنت کا ایک ہی اور بارہویں اشترقیہ وہی کہتی ہیں کہ آدم کو اللہ تعالیٰ نے بی بیوت  
 سید کیا ہی جس کی بعضی اور مجتہدوں نے مناسبات اور گروہ کو ہی کہا ہی ایک گرامیہ دوسرے دوسرے دوسرے  
 حنا بلیدہ اور چہی با جیلہ اور پانچویں باطنیہ اور چہی ابراہیمہ اور ساتویں اشترقیہ میں اول گرامیہ وہی کہتی ہیں  
 ایمان زبان کا قرار ہی اور ولی کو نبی ہی شہر سکتے ہیں اور کہتی ہیں کہ مرید کو فرشتہ قبرین سلو الجواب ایسے  
 بیہاتقی ہیں تب ہی واپس ہی کر کے سلو الجواب کی ہیں اور معراج سید ہی اوت اور مرد اور دریا درخت کی ہی ایسی  
 کی رہی کی جگہ عرش ہی اور اللہ تعالیٰ کی وجہ ہی اور ملک الموت روح کو قبض کرنا ہوا تہنگ باطنی دھڑ  
 کا نو طین اور زبانیں پیدا ہوا چہی ایمان نہیں اور ایمان مومن کا رد و مشاق سہی اور بادشاہت پیش کی جگہ  
 اور کی رد انہیں اور پیغمبر کا معجزہ بغیر دلیل کی نہیں اور عرش خدا کی کہی ہی جگہ یہی در کہی کی ورنہ  
 باؤں کی کہی کی جگہ یہی اور پیغمبر ہی کفر اور ایمان دونوں ہوتی ہیں اور کتب واجب نبی ہیں اور خدا کی ذات  
 اور صفات میں شکر کرنا اور کچھ نہیں اور خواہی غیر کو کچھ نہیں سمجھے اور خدا کی ذات میں اور قرآنین شکر  
 میں کہتے ہیں کہ یہی باہنیں اور اصحابہ کی تعلیم نہیں ہی اور تار و نخوت خیال جانتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی  
 تقدیر میں شک کہتی ہیں اور قبلہ میں ہی شک کرتی ہیں کہ صحیح ہی یا نہیں ہی جو کچھ جائز نہیں رہتی دوسرے  
 دہرہ طہو و ہم کہتی ہیں اور جو کچھ جائز نہیں رہتی اور تمیزی حنا بلیدہ وہی کہتی ہیں کہ مومن تو کافر نہیں ہی  
 اور کافر مومن نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ کی حاجت میں ہیں اور چہی با جیلہ وہی کہتی ہیں کہ اللہ کا دشمن نہیں ہو کر  
 کی آنچھوئی و بکھائی و تباہی و مرنو کو قیامت کے دن زما کا زبان نہیں پانچویں باطنیہ وہی کہتی ہیں کہ جس  
 حدیث میں علامت قیامت کے جیسے دجال کا آنا اور باجوچ اور باجوچ اور راتہ لارض و مغرب آنا کا لکھا  
 اور حضرت علی کا آنا اور اصحاب کھف کا آنا درست نہیں اور چہی ابراہیمہ ہی کہ اللہ کا بی بیوت ہو کر  
 حکم نہیں جو کوئی اپنی دوسری ایمان ملاوی سو ہی مومن ہی در نہیں تو نہیں اور ساتویں اشترقیہ وہی کہتی ہیں کہ  
 عقل ایک علم خدا کی یا نہتہ یہ گروہ معتزلیہ نہیں ہی ہی در ایک گروہ امامیہ میں فی جیلہ در ہی ہی کہتے ہیں  
 کہ اللہ تعالیٰ کی وہی ہی یعنی جو کہنا ہی اور یہ گروہ کہتے ہیں ہی اللہ تعالیٰ ان سب مومن ہی ورنہ ہی ہی  
 ایمان میں ہو کر اور سب مومن ہی ہیں حکایت ایکدن ہر قولی بادشاہ معتزلیہ کی فی حضرت دہرہ کھف



نامہ لکھا کہ تم کہتے ہو کہ ہم حضرت محمدؐ سے غیر اہل زمان کی امت میں ہماری کتنی سوالوں کی جواب دو وہ سوال  
 میں ہیں پہلا شی کیا ہے میر کیا دوسرا شی کیا ہے یعنی باخیر کیا ہی خیر اور کیا دین ہی کہ جس بن اور نیک قوتوں  
 چوتھا نازکی نالی کیا ہی پانچویں پشت کا پید کیا ہی چھی ہر چہر کی ناز کیا ہی ساتویں وہ کونسی چوڑی کو چھین  
 جان ہوا ورنہ مکی بیٹے اور نہ باب کی کمر سے پیدا ہوئی ہو انہوں وہ کون مرد ہی باب کیا ہو یوں وہ  
 مرد ہی کہ جسکی سا کہ اور قوم ہوں دشوین وہ کونسی قبر ہے کہ اپنی بیچ والی کو لے کر لے گیا ہو یوں ہر  
 زند آسمان میں کمان پڑ جاتی ہی وہ کیا ہی بارہویں وہ کونسی جگہ کہ چہاں ساری عمر میں ایک مرتبہ سورج کا  
 ہونہ پہلی اور نہ پچھی تیرہویں وہ کونسی چیز کی لکھا رچلی ہوا ورنہ پہلی اوسے اور نہ پچھی چودھویں وہ کون  
 درخت ہی کہ بغرابی اوگلی پندرہویں وہ کیا ہی کہ بغیر جی دم ہی ہی سو گھوڑوں آج کیا ہی سترہویں گل گرز  
 وہ کیا ہی اٹھارہویں گل ماوگی وہ کیا ہی اونیسویں اوسکی چھی برسوں وہ کیا ہی بیسویں بجلی کیا ہی اسیوں رکھا  
 باسیوں اوسکی کر کیا ہی تیسویں ککشان یعنی آسمان پر رستہ سا دکھائی ہی وہ کیا ہی چوہترہویں جانیر  
 میں جہانیاں ہیں وہ کیا ہی جب یہ خدا حضرت معاویہ کی پاس لکھا ایا جب دیار کی لوگوں نے کہا کہ تم اپنی  
 طرف سی جواب دیجو کہونکہ الیا ہو کہ کسی اپنی طرف سی کہ یہ مٹو اور خطا پڑی آپس وہ طعن کریں تو کسی ہی صلاح  
 نہری کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے طرف لکھ بیٹھے جو وہ جواب لکھے گے سویم جواب وہی لکھ دین گے  
 جب انکو خط لکھا تو حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے جواب یہ لکھ بھیجا جو اب پہلا شی یعنی خبر وہ پانی ہے  
 اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہی کہ ہم نے سبشی پانی سے زندہ کری ہی دوسرا لاشی یعنی ناخیر یہ دنیا ہی کہ کیا ہی  
 دیتی ہی اور فہامی تیرہ جس دین بنا کوئی عمل قبول نہیں متعاہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے چوتھی  
 نالی نازکی اللہ اگر کہنا ہے پانچویں پشت کا پید لا حول ولا قوت الا باللہ ہی چھی ہر چہر کی ناز سبحان اللہ  
 سمجھ ہے ساتویں وہ چار چیزیں نہ باب کی پشت میں اور نہ مکی بیٹ سے نکلی اور چاند زمین اول تو داوم  
 اور دوسرا دای وا اور تیسری حضرت موسیٰ کا عصا اور چوتھی حضرت ابراہیم کا دنبہ انہوں جوئی مرد کا  
 باب ہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں نوین جس دگی گوئی ہوں وہ دا دا آدم میں دسویں جو قبر اپنی جہا  
 اور دھائے پھری وہ چھلے حضرت یونس علیہ السلام کو ننگنی دہلی ہے کہ جالیس دن او نہیں لے پھری ہی  
 گیارہویں یہ کمان آسمان پر جو کئی رنگ کی پڑ جاتی ہی بہ اللہ تعالیٰ کی امان کے ن فی ہے اس  
 اس امت کے دُوبنی سے کیونکہ کہیں کہوںی بنا یہ شعل سورج کی چمکتی نہیں تو معلوم ہوا کہ  
 اس ابرسی تو دُوبنی سے بچے بارہویں جوئی جگہ نہ پر ایک مرتبہ سورج جھکا ہے اور  
 کہیں اوس سے پہلے نہیں جھکا تھا وہ دریا نیل کا بیچ ہے کہ بنی اسرائیل کی واسطے

الشیخ  
 و  
 جہا

دریا و زمین رستی بڑ گئی تھی تیرہویں وہ جو چیز ساری زمین ایک بار چلی تھی اور پھر بھی نہیں چلی تو وہ کوہ طرہی کہ جب بنی اسرائیل بیفرانی حضرت موسیٰ کی کرکریاں گئے تب اللہ تعالیٰ نے یہاں طور کا ایک ٹکڑا اور اگر ان کی سر پر لاکھڑا کیا کہ جس میں طرح طرح کی عذاب معلوم ہوتی تھی جب ایک غیبی آواز آئی کہ اسی بنی اسرائیل کہ اگر تم توریت کو قبول کر دگی تو تم بچو گے بنین یہ عذاب کون عارت کر لگا تب لاجاً ہو کر اونہونے کہا کہ ہمیں توریت کی حکام کرنے قبول ہیں جب وہ عذاب اٹھنے ہٹ گیا وہ یہاں اپنی کان پر گیا یہ سب حضرت موسیٰ باس حاضر ہوئے جو دہویں وہ جو درخت پانی بنا ہوا ہی وہ گیا کہ وہی کہ حضرت یونس کے سایہ واسطے اللہ تعالیٰ نے پیدا کر دیا تھا پندرہویں بغیر جان جو دم لیتی ہی وہ صبح ہی سو ہوئے وہ جو آج ہی وہ عمل کا دن ہی سترہویں وہ کل جو گزری وہ مثل ہی اٹھارہویں وہ جو کل آئی والی ہی وہ اصل کا دن ہی اونیسویں پرسون جو آو گئی وہ امید کا دن ہی کیونکہ کل کا ہی کوئی ضامن نہیں بیسویں یہ بیچلے جو ہی فرشتوں کی ہاتھ میں کورسی ہیں کہ اوسکی تین بادلوں پر اترتے ہیں اکیسویں یہ رعد نام اور فرشتہ کا ہی کہ جو بادلوں کو ہلکاتا ہی باسیسویں کرگ اوس ٹانگی والہ کی آواز ہی تیسویں یہ کہکشان کہ جو آسمان میں راہ سادیکہ لمائی دیتی ہی اس سیدہ پر آسمان کے دروازے میں کہ جس میں فرشتے اور وحین آیا جایا کرتی ہیں اس سیدہ ہی تارونکا بہت گہن ہی اس واسطے روشنی بہت ہی وہاں جو بیسویں چاند کے جیائی ان جو ہیں جبکی اللہ تعالیٰ نے جایا روشنی رات اور دن کی میں فرق کیا چاہئے تب اللہ تعالیٰ نے اس روشنی اتنی میٹ دی اور جو نہ مینا تورات اور دن میں کچھ فرق نہ تھا جب عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ جواب لکھ کر حضرت معاویہ کی طرف بھیجا حضرت معاویہ نے ہر قل بادشاہ پار پیچید یا جب کہ قیصر روم نے دیکھا تب کہا یہ باتیں کوئی نہیں جانتا کہ یا کوئی پیغمبر ہو یا پیغمبر کا کنبہ ہو کہ جنہونے پیغمبرے سنا ہو یہ تغیر وانشو میں تفسیر آیت **وَإِذْ نُنَقِّئُ الْجِبَالَ كَالْعِجْلِ** کی میں ہی **میت سنی سنا** مان کر لاد کر ایمان بہ دیلون ہی واقف ہو تو یہی ہوس جان بایمان و طرح کا ہوتا ہی ایک مدلل اور دوسرے مقلد مدلل ایسی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ہونا اور ایک جاننا اور پیغمبر کی پیغمبری اور وعدے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ قیامت اور بہشت اور دوزخ اور جو چیز کہ اعتقاد لانا اور سپرد و ہے ہر چیز کے دلیل آیت قرآن یا حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ ثابت کرے کہ برحق ہے یہ ایمان سب کی نہ وہ یک مقبول ہے اور ایمان مقلد وہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہونا کہ ہے اور ایک ہے اور پیغمبر اوس کا برحق ہے اور وعدے اوس کے کہ جو اللہ تعالیٰ نے اور اوسکی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا ہے کہ جس پر عقائد لانا

ضرور ہے اسکی دلیل بخانی اور کسی سے منکر یا بجا جیسے عام لوگ ہوتے ہیں یہ ایمان نزدیک بعضے  
 اماموں کے روا نہیں کیونکہ اسکی دلیل شیطان اگر وہ اس ٹالیدی یا کوئی گمراہ اوسے سمجھاؤ گئے  
 تو جہی راہ پر بیٹھے اور کسی کا کہا سنا اور جس چیز تصدیق رکھنی ہے اسی پر تباہ نہیں لیکن اور روایت  
 صحیحون سے ثابت ہوتا ہے کہ ایمان مقلد کا مقبول ہے کیونکہ جیسا دے منکر حکم امتداد کا قبول کیا  
 اوس وقت وہ صاحب ایمان ہو گیا اب جب لگے اسل فتادی پر پڑا اسکا ایمان بجا گا اسکا کمالی ایمان مسلمہ  
 اب سنی کہ تقلید کہتی ہیں کہ دیکھا دیکھی سے کری اور تقلید طرطری مقلد ہی ایک پیغمبر خدا کی تقلید کرنی کہ حضرت  
 کے کہی اور کہی متابعت کہتی ہیں تو رہا ہی اور دوسرے تقلید عالم کی یعنی آپ سے بڑی عالم کی ہوتی ہی یعنی ایک  
 مسلمہ کی چھوٹی عالم کی کہا تھا اور پھر فتاد دوسرے عالم کی کہ اس علم اور پیغمبر گاری میں زیادہ تھا اور طرح دی  
 پہنچا تو چھوٹی عالم فی بڑی عالم کی تقلید کری یہ رہا ہی اور تیسرے عالم کو گوئی پیغمبر کا عالم کی تقلید جائی یعنی  
 جو عالم کام کرتی ہیں انکی دیکھا دیکھی آپ ہی کرنی لگی یہ رہا ہی اور جو عالم بی ہوا و پیغمبر کا رہا تو تقلید اسکی ہوا  
 نہیں مگر جواب دادی عالم پیغمبر اسنی بڑی عالم کی حال کرتی ہوں تو دیکھیں اگر موافق کتاب کے کرتی ہوں تو رہا ہی  
 اور جہلان حکم خدا کی مثال کرتی ہوں تو کریں کیونکہ یہ رسم کافر کی ہی کہ باپے اور بھائی حال کرتے ہیں اور گناہ  
 اور غیر کا کیا نہیں کرتی تو تقلید روا نہیں اور بعضے بندہ ایسی ہوتی ہیں حکم خدا کی کو دیکھوں کہ خوب جانتی ہیں  
 اور وہ آپ یقین نہیں کہتی یعنی فکی باتیں کرنی لگتی ہیں تو دی ایسی ہی بڑی ہوں مسلمان نہیں ہوتے کیونکہ  
 مسلمان خدا کی حکم کو قبول کرنا اور اپنے کانام ہی محض جاننے کا نام نہیں اگر جانا لینے بنا ہی کام آتا تو شیطان  
 سب کچھ جانی ہی اور امت کا کہنا انہیں تو کافر ہی رہا سوال اور پیغمبر خدا کی سب لوگوں کو مجھ کر کہنی  
 کی مسلمان کہا اور صحابہ اور سب تابعین نے ہی محض جب کہنی کلمہ توحید پڑھا اوسی مسلمان رقی کہا بلکہ بعض  
 حکماء کو ایمان تقلید پر شبہ جوڑا اور اسکا کیا موجب ہے جواب جو کوئی مسلمان کے ملک میں پیغمبر کی تعریف منکر  
 اور اپنے تئیں مسلمان ہونا سمجھ کر یا اختیار خود کلمہ پڑھو یا آسمان اور زمین کو خیال کر کے اور اسکا مالک اللہ کو سمجھ  
 کہ مسلمان ہو جا تو وہ بیشک مسلمان ہی اور جو کوئی مسلمان پہاڑ کو جا اور کوئی اور مسلمان یا بندہ خدا  
 ہو جا اور جن جن باتوں پر ایمان لاؤ ان میں سے تو وہ کافر ہی کہی کہ یہ برحق ہے لیکن اپنے دین سے نہیں  
 پیر اور مسلمان دیکھا دیکھی پر عمل ہے تو اس میں اختلاف ہے کیونکہ مسلمہ اس طرح ہے کہ جو کوئی کلمہ کہی یا طائی  
 کہ اسکی کہے سے میرا کفر جاتا ہے اور میں مسلمان ہو جاتا ہوں تو مجھ دیکھنے کلمہ کے مسلمان ہو جاتا ہی اور  
 جو یوں جلنے کہ اپنے دین سے منکر مسلمان اس کلمہ کہے سی نہیں ہوتا اور وہ کافر کلمہ کہے تو کافر ہو  
 اور کافر مجھوں سے ہی اور اولیاءوں سے ہی دین کی باتیں سنتے ہی میں اور جانتے ہیں اور دانتی

انہیں تو کافر ہی رہے جیسے بعض مسلمان کہلا دیں ہیں اور ان ہونی باتین کفر کی بلکہ لگیا  
 ہیں اور لگی دیکھا دیکھی نگرانی چاہئے جیسے افضی حضرت کی اصحابوں کو برا کہنے لگی تو کیسا ہی بُدا ہو گیا  
 کہنا نہ ملے اور نزدیک حضرت امام اعظم کے ایمان اور دعا کی باتوں کو دلیں سچ جانتا اور زبان سے اقرار  
 کرنا ہی اور حنفی کہتی ہیں کہ ایمان سچ ماننے کو ہی کہتی ہیں اور اقرار ہو اسطے ہی کہ حکم شرع جیسے نماز  
 جنازہ کی یا فوج یا صلح جاری ہو دین کہو نہ مومن کے معنی مُصَدِّقٌ تَامُوْا اَنْتُمْ مَوْمِنُوْنَ لہذا ہر ہی اور  
 اقرار شرط ہماری نزدیک سبکی اس واسطے ہی کہ تصدیق کی چیز چہی ہو ہی ظاہر میں اور کسی کوئی نشانی  
 نہیں ہو اقرار کے تو معلوم ہوا کہ جو کوئی دسے حکم الہی کا تصدیق نہ کرتا ہی اور زبان سے اقرار نہ کری تو  
 اس کی نزدیک مومن سچ اور شرع کی نزدیک کافر ہی کیونکہ ثبات شرع کی ظاہر ہے جبکہ کیوں دیکھا  
 احوال معلوم ہو اور ظاہر کا نشان یا نہیں تو وہ شرع کی نزدیک کافر اور دلی تصدیق مجمل اور اقرار  
 زبان کا متقدم موجود ہے لیکن اہل سنت اور جماعت کی نزدیک ایمان عقیدہ والہ گنہگار ہی کیونکہ وہ اسلام  
 میں علماء صاحب عقل نے دلیلیں اور دعا کی کی حدیث کی عقلی و نقلی سبب صلی بیان کر ہی ہیں اسنی قدرت  
 ہوئی کیوں نہ سیکھے اور اور دعا کی فی علم اور فرض کیا تھا اسے بیٹہ بڈ کرانا ایمان کیوں نہ دلیلیں  
 سے مضبوط کیا اور بیٹہ ہوں کچھ ہر سے آپ کیوں جا بل ہوا اور یہ عقل جو اور دعا کی ایسی نعمت دی ہے  
 اسی اسنے ضائع کیا اور یہ اور دعا کی محبت ہی ایسی کر نیسے گنہگار ہوا اور کافر حجب ہوتا جو سب  
 احکام ایمان اور اسلام کو قبول کر کے ہر کسی احکام سے منکر ہو جانا اور یہ سچا چاہئے کیا ہی  
 بیٹہ ہوا اور شرک مناد نے لگی یا کفر کی رسام کرنے لگی جیسے ہولی کہیلنے لگی یا دیوالی کی آمد  
 جینے لگی یا روشنی کروادی یا ہنومان کا نوٹ بجا دی یا دیوی یا بیرون کا اٹھ کری یا بیابان  
 میں کفر کی رسام کرنی لگے جیسے اپنا لینے آتا اور گنگنا اور جاگ پوجنا اور شیکا اور یا مہن پوجنا  
 کرنے لگی کسی کی دیکھا دیکھی نگرانی جیسے دین کج بات سنکر انکو مسلمان ہو گیا تھا ویسی ہی کفر کی بات  
 سنکر انکو کافر ہو گیا یا سیر اور اسناد جا بل شرک اور کفر کی باتیں کرین یا حلال کو حرام اور حرام کو  
 حلال کہنی لگیں یا مسلمانوں سے انکار کرین تو اور دعا کہا نہئے بیت اور دعا کوئی جا بل ہی بودا کری  
 مگر اوہ وہ کافر ہے کفر میں جا بل غنہ نہیں یا ایک عقیدہ اہل سنت اور جماعت کا یہ ہی کہ  
 اپنی اور دعا کی کو پوجائی کہ جولایت اور دعا کی جناب کے ہو ہو ہی اور جولایت اور دعا کی جناب کے ہنودہ نہیں اگر  
 کوئی بات کہی کہ جولایت اور دعا کی جناب کی ہو اور جولایت اور دعا کی جناب کے ہنودہ نہیں اگر  
 عقل قائم ہی کہ کہنی لگی کچھ فرض نہیں ہے تو یہ عقیدہ اور دعا کی جناب میں جا بل ہو گا اور وہ کافر ہوا ہی گا

کیونکہ اللہ تعالیٰ فی قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ میں اپنی بیخبر خلق پر بھیجی اور کتابیں بھیجی کہ یہ مانوں  
 اور یہ مانو سب کہلا بھیجا کہ سیکو بولنی کی اور کرنی کی جائی نہ رہی جیسے اپنی وقت میں بے خبر حکم اللہ تعالیٰ  
 کا کتاب سے سمجھاتی تھی اب اوسے کتاب کی معنی عالم اپنی اپنی وقت کی لوگوں کو سمجھاتی ہیں سب کو  
 مقدور ہے جو اوسے خواہش ہو عالم سے مسئلہ معلوم کرے اگر قیامت کو شرک کی منافی والی یا کفر کی  
 منافی الی یا اللہ تعالیٰ کی باتیں جہلانی والی پون کھینکے کہ بیکو خبر تھی اس واسطے اسی ہمیں کہا ہوتا تھا  
 تعالیٰ انہیں کہہ دے لگا کہ تمہیں ہمارا حکم قبول نہتا اور جو تم مانتی تو بتانی والی تو مینے واسطہ تمہارا  
 پیدا کر دی تھی دنیا میں اور تمہیں عقل دی تھی تو تو فی حکم ایمان کیوں نہ ڈھونڈ با مسیت وقت  
 مرنے کی جو کوئی لاوتی ایمان ۴ وہ مقبول بنجائیو دیکھ فرشتی مان دینے جو بندہ زندگی میں کفر  
 اور شرک کی توبہ نہ کرے اور مرنے وقت کہ جب اوسے نیاسی نا امید رہی ہو جاوی اور جان کنڈنی دیکھ  
 اوسے یا کوئی اوسکا سر توڑنی لگی اوس وقت کہ میں ایمان لا یا اوسکا ایمان مقبول نہیں کیونکہ جیسے ایمان  
 لانا فرض ہے ایسی ہی ایمان لانی میں یہ بھی شرط ہے کہ اپنی اختیار سے لاوی اور اختیار یہ ہوتا ہے  
 ایک کام چاہو کرو اور چاہو نہ کرو کچھ اوسے فی بس نہ تو مرنے وقت اوسے کچھ نیکی بدی کر نکالیں  
 نہیں رہا اور کفر اور شرک کا بس نہ تو فی بس کا قرار ہے مقبول نہیں ولیکن جو گناہ گار گناہ کی توبہ  
 فی بس کی وقت کرے تو اللہ تعالیٰ مالک ہی چاہی قبول کرے چاہی نہ کرے کسی مسئلہ بعض کفار اور  
 شرک کی کرنوالی خوب خوب خواب اور غائبی دیکھتے ہیں اوسے مغرور ہو جی کیونکہ جب تک روح جانی  
 نہیں نکلتی ہی اوسے پہلے نہ رہو نا عذاب خدا کی ہی خوف کفر کا ہی کیونکہ بعضے وقت شیطان بھی  
 چہرہ باریسی حور اور محل اور براق اور دست اور ادر باپ کی صورت دکھلاتا ہے کہ اوسکی آنکھ میں  
 دیکھنا پسند ہو دین اور کیسی بری بری چیزیں ہیں دکھلاتا ہے جیسے آگ یا سانپ یا بچو یا گر زنی یا بوا  
 اور بہت سادہ مکانات ہی اوسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید ہو جی کیونکہ چہرہ باریسی شیطان کی ایسی ہی جتنی  
 ہی لیکن یہ جیت کہ جسے اہل ہر ت ہو اور جی ہر ت نہ رہی اوس وقت اسی جی بات دکھلانی دیتی ہے لیکن اگر حضرت  
 عزرائیل علیہ السلام کی کچھ عیبت کی صورت دکھلانی دی تو یہی نا امید ہو جی حدیث میں آیا ہے کہ سب کی سر  
 وقت اپنی مکان دیکھتا ہے سنا کو بہشت کا دروازہ کو دوزخ بس پر جب کہ فر دیکھ کر ایمان لاو کہ میں حکم خدا کا  
 قبول کیا تو اوسکا ایمان مقبول نہیں ہوا کیونکہ جو بنا دیکھی اپنی بسبب کی وقت اللہ تعالیٰ کی حکم کو قبول کر کے  
 فوج بزاری اختیار کرے تو ایمان اوسکا مقبول ہی دیکھو وقت میں جو ایمان لاو تو یہ ایمان دکھلانا  
 اور کچھ کام کر نکالیں نہ پانوا ایمان اوسکا مقبول نہیں اور قیامت کو سب کے کو دوزخ کو دیکھ کر اور تیرے





تھا کہ تم مسلمان ہو جیسا کہ تم کہنا کہ مسلمان برحق ہوں ایسا کہ جسکی سبب سے میری پانچ حکم ایمان  
 کے جو بنامین میں حبیبی جان اور مال اور اولاد و امان حق کی میں آجان اور خاطر میری کو نوازندہ کریں اور برا  
 گمان نہ ہوں اور فیج کیا حلال ہو اور بی بی بخل میں آجا سب حکم جاری ہوں اور جس ایمان سے کہ بہشت  
 میں جاتی ہیں اور فروغ سے نجات پاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کو جہاں میں وہ قبولیت ہی وہ ضابطہ ہو گا  
 تو ہو گا اور اسکی باتہ ہے اس میں ایک عقیدہ اور پھر تو جاہی کوئی پوچھی کہ تم مسلمان ہو یا نہیں خاکساری  
 یعنی عاجزی ہو یہ کہہ کہ کلمہ تو کہتی ہیں اور اللہ تعالیٰ جانی کیا جانیں ہم مسلمان ہیں یا نہیں تو معلوم  
 ہوا کہ اوسے کلمہ کہی جیسے مسلمان ہونی میں ہی شک ہی اور مسلمان بیدار جاہی بیت پہلی عمل ایمان  
 میں داخل ہو گویا خطو دل بی قصد دل بکڑا جانی کوئی ایک عقاید مذہب اہل سنت اور جماعت  
 کی سی یہ کہ پہلی عمل یعنی ایمان میں داخل نہیں ایمان اور چیز ہی اور نیکیاں اور چیز ہیں ایمان اور  
 نیکیاں شاخ ہیں جب لگایا نہیں لاؤ نیکیاں قبول نہیں ہوتیں سوال نیکی کیا ہوتی ہے  
 جواب نیکی کی تین تہم میں ایک یہ کہ ادا کرنا حکم الہی ہو یعنی اوسے کرنا حکم خدا کا ہو یا رسول کا جیسے  
 نماز روزہ یا خیرات اور نہی نہ ہو حبیبی کوئی کہی کہ مسلمان کی دلکی خوشی واسطہ ناج کرنا دانا ہوں کہ قلوب  
 المؤمنین خیر اللہ تعالیٰ ہی ہو یہ گناہ ہو گا کہ نہ ہی ہی کیسی خوشی کے واسطہ اللہ کی حکم کی تاثیر نہیں  
 جاتی بلکہ بلا جانیکا تو کافر ہو جا کا دوسرا کہ یعنی بندگی کا کرنا والا خدا کی واسطے کرے حکم کا کام کرنا ہی  
 جو خدا کی واسطے کرے تو وہ بندگی نہیں ہوتی حبیبی کوئی نماز یا روزہ خدا کی واسطے کرے اور دنیا دیکھا دینی  
 یا سادہ کو گری یا گھبرا کر وہ بندگی نہیں ہوتی حبیبی ایک شخص نے روزہ نہ کیا اور مجلس میں  
 گھبرا گیا اور کہا کہ میں روزہ سے ہوں اور کہا نا اور پونا اور حجاج کا اتفاق فجر سے شام لگ نہ پڑا تو وہ  
 ہو کہی یا اس سے مرنا بندگی نہیں اور تیسرا حکم خدا کا اور خدا کی واسطے کرے لیکن موافق تعلیم رسول اللہ  
 کرے تو بندگی ہو والا بندگی نہیں جیسے کوئی نماز خدا کی واسطے پڑھے لیکن پانچ وقت کی نماز کو خیر کی و  
 بیٹہ لیا کرے تو وہ بندگی نہیں کہو کہ موافق تعلیم رسول اللہ کی نہیں پڑھی اور تیسری نیکیوں کے بہت تہ  
 خیر نیکیاں حبیبی نماز یا روزہ یا حج یا زکوٰۃ یا خیرات ایمان نہیں انکو کرے تو گناہ ہو کر دینی جواب دے اور  
 ایمان عمل ہوتا ہی کہ جو وہ کرے تو کافر ہو کر دینی تو میں ہوا سوال ایمان کیا ہوتا ہی جواب ایک  
 اللہ تعالیٰ کا ایک حکم اور جو جو دین جاننا اور ان سے ایک ہوا کرنا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 پیغمبر آخر الزماں بنیک طاعتنا اور جو کہ رسول اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائی ہیں سب کو اور حق جانکر ناشی شادی و  
 یہ ایمان ایک شخص مخرج ایمان یا تھا اور اگر اگر کہہ نیکی عمل کرتی نہ یا تو ہی ہستی ہوا اور جان بوجہ کر



اسد پر ایمان لایا اور نیکی کر لی تھی تازہ پڑی مذہب نہ کہا دیکھیں پہلے پات کو پہلی ادب بابت کبریٰ سمجھتا رہا  
 تودہ کافر تھا پتا اور جو یوں کہ کہ یوں ہر مار میں ہیں ان کا مونس کچھ ہی حاصل نہیں ہوتا تودہ کافر ہوا  
 یا یوں کہ فرض چیز کو کہہ سیکو فرض ہے تو کافر ہوا اور جو کوئی ایمان پورا رہی اور عمل نیک کری رہے تھیں  
 ظاہر میں عیب نہ ہو جیسی نماز پڑھی اور اوچھین کوئی نماز کا توڑ نہ دیا لاہو گیا ہو کہ جو کوئی نیک عمل  
 دنیا کی دیکھا دکوری یا خدا کی واسطے کر کہ یوں بیان کرنا پھر تو عمل کا ثواب بابت ہے اور کوئی عمل  
 نیکو کا کہ ہو والا ہی بخیا ہو جی کفر اور شرک نہ کر بیٹھا ہو اور کسی دکھا دیا سنا دیکھا ہو اور عمل کر کہ یوں  
 بیان ہی کرتا نہ پیرا ہو تو ان کا اوس مومن متقی کو مقرر بہشت میں داخل کر گیا اور کسی نیکی کو بخیا لیکر  
 مزدور کے کمال نہ کر گیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اِنَّ اللہَ لَا یُضِیْعُ اَجرَ الْمُحْسِنِ یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا  
 مزدور کے نیکی کو اور حضرت محمد رسول اللہ کی امت کے خطری کہ بایقصد دلیں آتی اور جاتی ہستی میں  
 جو خطری گناہ کی ہوں تو بخشے گئی ہیں اور جو چیز کردی ایک گناہ کا ارادہ کیا کہ فلا نا کام ہم کر نیکی  
 یا خود بخود دلیں ایک چیز کا خطرہ آگیا اور وہ شخص اوس چیز کا بندوبست کرنے لگا اور دلیں ہونے لگی خبر  
 کسی دلیں نہ نا کا خطرہ آیا اور اسے جہاڑ باندہ واکہ فلا نیکی یا پس شلم کو فلا فی طرف سے جاؤنگا مہی اللہ  
 ہو گیا تو جب لگے خطرہ گناہ کا اور نہ تودہ گناہ نہیں ہوگا جیسے کسی دلیں آتا کہ فلا فی کا مال لے لی  
 اور جیسی جاتا رہا یا دن کو بندوبست کیا کہ اس طرح سی ہاتھ ہوگا رات کو لے لگی تو جب لگے لے لگا گناہ گناہ  
 ہوگا اور کفر کا خطرہ آتا جیسے کسی دلیں آئے سب چیز اللہ تعالیٰ پیدا کری ہی اللہ کو کسی کیا ہوگا  
 اگر جیسی خطرہ جہت کردی کہو دیا اور توبہ کری اور کہا اللہ تعالیٰ اک ہی عیب نقصان سے تودہ  
 مسلمان کچھ گناہ نہیں اور جو ارادہ کیا دل سے مثلاً اللہ تعالیٰ کی ذات میں فکر کری کہ میں معلوم کر لوں گا  
 یعنی اعتقاد کر لیا اور خیال باندہ لیا کہ اللہ تعالیٰ ایسا ہوگا یا عرش پر بیٹھا ہوگا یا کہے کہ میرا بیٹا مانہ تھا  
 اچھا ہو گیا مثانی لیا ونگا تو کافر ہوا یا یہ بیان باندہی کہ اللہ تعالیٰ نے پہنچنیوں کا ناج یا اور خیر عوام  
 کردی ہیں اچھا کیا تو اگرچہ موندہ سی ہو لا اور دلیں ٹھہرا تو یہی کافر ہو گیا اسکا نام اعتقاد ہے  
 اگر اسکا اعتقاد ہی ہو گیا ہو تو کافر ہی سمیت کہی کوئی مت دھچی کہدن شرک کفران پڑا اور یقین ہی ہو گیا  
 پورا یا ایمان لینے جو کوئی اپنی دلیں میں ٹھہرا دی کہ اتنی برحق ہے شرک سنا ونگا یا یوں کہ کہی حب میرا  
 بیا ہوگا تب میں چاک پوچوں گا جب دے سنے دلیں ٹھہرا یا اور یقین سے کافر ہو گیا یا کوئی کہی کہ اللہ  
 تعالیٰ نے پہلی سے کافر کوین کر لی کہ اب لے بی مسلمان ہوتی اخون مدیر ملکیتا ہی کہ توبہی کافر ہو گیا بلکہ جو  
 کوئی کہی کسی حد تک کہ تو کافر ہوا تو اوس اپنی ظاہر مذکی نکل سی نکل آو گی تو تبتلاہ فی والا جی کافر ہو گیا اور

عورت جب مانے گی تب کافر ہو جمعیت بسبب گناہوں کی سنو چھوٹا بڑا جو ہو کافر اسے  
 بخانیو مسلمان ہی سوہ اور ایک مذہب اہل سنت اور جماعت کا یہ ہی کہ بندہ مومن ہی جو گناہ کبیرہ  
 یا صغیرہ کچھ ہو جاتا تو وہ کافر نہیں ہو جاتا عقاید سینہ میں لکھا ہی کہ گناہ کبیرہ میں بہت اختلاف  
 ہی علماء و لکابغفون نے کہا ہی کہ جو نئے گنہ کی مار کا وعدہ خدا کی رسول کی زبان سے ثابت ہوا  
 ہی وہ کبیرہ ہی اور ایک روایت میں بارہ میں ایک شرک منانا اور ناحی کسی آدمی کا خون کرنا اور  
 نیک پاک بی بی کو گالی دینی کہ تو چہ نال ہی اور زنا کرنا اور دو کافر و کئی الگی سی لڑائیں ایک  
 مسلمان پہاگ جا اور ناحی یتیم کا مال کھانا اور جادو کرنا اور بیلیج کھانا اور مسلمان ما با ب کو ہائے  
 بد خوئی سی ستانا اور ما با ب پنی بد خوئی سی ناحی خیرار ہوں تو کچھ ڈر نہیں اور کچھ کی حرم میں خون  
 اور ظلم کرنا اور چوری کرنی اور شراب پینی اور شریع مقاصد میں لکھا ہی لواطت یعنی جامعہ و رکی  
 ساہ سی ستر داخل کرنا اور کچھ نشہ کی چیز کھانی اور ایک دنیا پر مال کید کا چین لینا اور چھوٹی  
 شادی پرنی اور صحیح البدن کو گھبر پنی پوزہ توڑ ڈالنا یعنی نہ کھنا اور ناحی مسلمان کی جوت ماری اور  
 چھوٹی قسم کھانی اور انہوں سی قطع رحم کرنا یعنی اور بات اور ناپ کی گز میں چوری کرنی اور وقت سی پہلے  
 نماز پرنی اور وقت سی چھی نماز پرنی بغیر غدا و پیغمبر خدا پر جان بوجہ کر جوت بولنا اور پیغمبر کے کسی صحاب  
 کو گالی دینا اور سچی شادی چھپانی اور رشوت لینی اور مرد اور عورت کی حرام کا بھر واپن کرنا اور سوار  
 آگنی ناحی چلی کھانی اور بالکی مقدور ہوتی زکوٰۃ مذنی اور جو کوئی پہل بات نگیری اور مقدور ہونی نصیحت کرنا  
 منع نکرنا اور جو کوئی بڑی بات کرنا ہوا سی مقدور ہونی نہ ہانا سوال اس کہنی کا کیا حکم ہی جو اس کا  
 کام ہی ویسا ہی او سکی کہنی کا حکم ہی اگر وہ کام کرنا فرض ہی تو اوسی کہنی یا ہی فرض ہی اگر حاکم یا فاضلی یا  
 متعصب کو مقدور ہونی معلوم ہو کہ فلاں شخص نماز نہیں پڑھتا یا روزہ نہیں رکھتا تو اس مقدور دانے  
 پر اوسی پڑھنا فرض ہی اور تغذیر موافق حکم کی جاری کری اور جو کوئی عمدہ دار ہوا و بیانی مسلمان ہو تو  
 کہنے کا مقدور ہو تو کہدی اور سنت نفل کا کام کھانا ہی سنت نفل ہی اور جس سائق کی گناہ ہو اوسی کی موافق درجہ بدر  
 جہرک دیا جائی اور محیط خفی میں جیسے کیا گناہ کیا کمل رہا ہو تو اوسی نرمی ہی منع کر دی کہ تو ڈکٹے اور جو مقابلہ  
 کری تو اس سی بہت جہرک ان کری اور جو کسی لڑکھل ہی ہو تو اوسی غصہ ہو کر منع کری اور جو مقابلہ کر ہی نہ  
 اوسی جہرک ہی و مار ہی نہیں اور جو لنگو یا چوٹر کہو لکر باندہ پیری تو اوسی دہی اور جو مقابلہ کر ہی تو جان سے  
 بھی مارنا روا کیونکہ چوٹر کہو لکر بڑا جارون مذہب میں حرام ہی عقاید سینہ میں ہی شرح مقاصد ہی سوال اس کا  
 سچا و علم دانو گویا جانو کہو جو اس کے کوئی شرعی عمل عادی ہو جسکو تبادی اگر باضی غریب کوئی قصیدہ سننی اور سچ

تو تہی پر وہابی ہی بنان عورت کو ہی بناسند مسئلہ کہدی تو بادشاہ یا حاکم قاضی کون چھا دین اور علم  
کی کبھی با جہلم جہلم جی من آدی بنا کر مسئلہ کہدین یا قرآن اور حدیث کی بعضے سطح طبیعت چاہی  
بنالوین تو حاکم اور قاضی کو چاہی کہ اوی نصیحت کر دین کہ اگر خلاف علما و علمی کہی کہو گی تو بھرت  
ہو جاؤ گے یا اذان میں کچھ حرف گشتادی یا بڑادی یا ناز میں جہان پکار کر پڑھنا ہو دیا آہستہ  
پڑھے اور جہان آہستہ پڑھنے کی جگہ ہو دیا پکار کر پڑھنے لگی یا لوگو کو بی ناز کپڑی ہی یا نسل سے  
یا بی ضرر ناز و دست بتادی تو منع کردی سوال جو حاکم قاضی یا عالم کسی بڑائی کی بات میں جب پڑ  
تو کی خیر باد میکو ہی بسکونخ کر تھی جواب خیر کو ہی منع کر دینا ہی کیونکہ جب سب گناہ پڑا گئے  
ہو گئے تو سب پڑ ہی اور ان پڑہ برابرین سوال جو کوئی آپ گنگار ہو اور بڑی بات کرنا ہو اسے  
ہی اور کو منع کرنا پڑا یا نیک پاکون کو روا ہی جواب سکورو ہی کیونکہ جیسے گناہ ہی بھنا فرض  
ہے ویسا ہی اور کو مفد و برہنی بچا دینا فرض ہی اگر کینی آپ گناہ کیا تو چاہئے دوسر کو تو منع کری چہ  
دو فرض ہی ایک آپ بچا اور دوسر کا بچا دینا اگر کینی آپ گناہ کیا تو ایک فرض ترک کیا تو اویسی چاہئے  
کہ دوسرا فرض ترک نہ کری تھا یا سبب میں لکھا ہی سوال کوئی ایسی ہی جگہ ہی کہ جہان نصیحت کر  
جواب وہ جگہ وہی کہ جہان نصیحت کرنے سے زانی اور دنگا ہوتا ہو بڑی تین دنگا اور ہادی  
کا مفد و برہن ہو اور جس جگہ دنگا داخل ہو دیا نصیحت کرنی حرام ہے اور گنہ کیرہ قرآن پڑھ کر پڑنا  
ہی اور عابد پڑھ کر گناہ میں جلانا جیسے چچر اور عین اور عورت بیخدر خاوندی جدی رہی اور ایسا  
کی رحمت سی نا امید ہونا اور عذاب اللہ تعالیٰ کی ہی بیدر ہو جانا اور عالم اور حافظ کی امانت کرنی اور  
اپنی عورت کو مایا بہن کہنا اور خود کا گوشت کھانا شرح عقاید جلالی میں ہی اور بعضی اور ہی ایسی گناہ  
میں کہ ان کا دہیان کبھی وہ ہم میں بندگی میں غرض خلق کا دیکھنا اور سننا اور ناحی کسی پر غصہ کرنا اور  
کسی مسلمان سی ولین کینہ کھنا کہ فلانی دن مجھے اسے بون کہتا تھا اور راہ کھنا فیضے رو پر خوشامد کرے  
ایہ چینیچھے لاکرے اور ولین بہنسی کہ بہ کہو یا جای اور اور پراہینا اور پھون پھان کرنا کہ ہم ایسی میں  
اور چالی میں دیندار و فین دیندار اور بید و نون میں بیدین ہو جانا اور بیخدا ہوا ہو وہ یا تین عورت کو جو  
لکے اور ایلی کے ماری چین نہی اوپر کہہ اور نقری کہہ لیا نا اور دولت کی دولت دیکر ہونسا اور فقیر کو فقیر  
کی سبب شہباز کرنا اور معن کرنا اور بیدین کو دولت کی سبب تعظیم دینی اور چاکے کا مونک سراہنے کو چاہنا  
اور مال کی ضرورت کرتے اور اپنی عیب کو بھول کر اور کچھ عیب دیکھنے اور اللہ تعالیٰ کے نعمت دینی کو بھول کر تنکر  
کرنا اور اللہ تعالیٰ کے کئی پرہیزی ہونا اور کر کرنا اور خدا دینی اور زندگی کا ایسا

ارادہ کری کہ موت کہی نہ دگری اور مسلمان پر ناحق برا بہرہ رکھنا اور اللہ کے برابر بہرہ رکھنا اور دنیا و  
 علم میں اپنا اور علم جیانا اور علم پر عمل کرنا اور علم کا اور قرأت کا اور قرآن کا یا اور عبادت کا اور عبادت  
 سے کرنا ناحق مضبوط اور عالموں کا ناحق منافع کرنا اور عالموں کی امانت نہ کرنا اور برکات و جلال الہی اور رحمت  
 جلال چھوڑ دینی اور عالموں اور بدینوں کی سنگت نہ بنی اور کسی دینی کا شکر نہ کرنا اور محمد کا نام نہ کرنا صلی اللہ  
 وسلم کہنا اور سنی یا چاند کی اس میں کہنا اور قرآن کے آیت یا سورت یا سارا یاد کر کے بہرہ لانا اور  
 حاضر و غائب ہر کرنا اور منیاب سجدہ اور کپڑے کی تہاڑی نہ کرنا اور بغیر صورت نہ عورت کہو لکر نہ  
 ایسا کرنا سو اپنی بی بی کی کوئی اور دیکھی اور نہ منڈیر کی دلالت کی چھت نہ سونا اور اپنی اور ایک چیز کو جانی  
 ہی کہ بھی ہم کرنا فرسخ یا واجب ہو دگری اور کوئی سجدہ میں ہر کرنا نہ بنی اور لوگ جسکی امامت  
 نیز ایمن اور وہ جہر کرنا امام ہو جاو جماعت کے صف میں ایک نہ آدمی کی جگہ نہ بچیں لی کہ ہم کرنا اور  
 اور جماعت برابر کرنی اور اپنی امام سی نماز میں نہ جانا اور نماز میں آسانی کی طرف یا دہنی یا بائیں دیکھنا  
 اور قبر کو سجدہ کرنا اور طواف کرنا یا چرائی کرنی یا جس طرح خدا سی عالم گنتی میں کہ خلائی چیز مجھے دی تو اس طرح  
 سی بزرگوں سے عرض کرنی یا قبر کی طرف نماز نہ بنی کہ میرا قبیلہ ہے یا اس سفر نہ بنی میں اکیلی چلنا یا سون لکھ  
 اولنا ہر آنا اور نماز جمعہ کے دن خواہ مخواہ گردن دنگ کرنا کہ اگر کوئی ایدہ اپنی اور حلقہ کی آدمیوں کی بچیں ہر مہینہ  
 اور عورت باریک کپڑی ایسی پہرے کہ رو میں سے او سکی رنگت باہر چلی یا مرد و مخنہ کی تلی لگ یا بجا مہر  
 اور لہنی ہاتھ سی آستین کرنی اور اینڈ لانا چال میں اور کالا خضاب یا ہسی پر کرنا بغیر فرض جہاد وغیرہ  
 کسا و دھرم میں اپنی مونہ پر طمانچہ مانی اور گریبان پہاڑنے اور آب اولہنا اور دھرم کا اولہنا سنا  
 کر دیکھیں کیا کیا کہی ہے اور قبروں پر بیٹھنا اور عورتوں کو قبرستان میں جانا یا جنازہ کی وقت یا روح نکلتی  
 وقت پیچھے پیچھے ساتھ نکلتا اور لوگوں کی گالی میں ڈوبی یا نہ بنی یا مہرہ یا نہ بنی اور کوڑا و فرعون لکھ  
 پیچھے بی موجب شرم ڈھیل کرنی اور کسی پاس فرض یا نکلتا ہوا دھارنے کہ اسکے پاس پیدا ہنیں  
 ہے ہر ادسے گالی دی یا قید کری یا ہاتھ پائی کرے اور الدار کسی سے مال کا سوال کری  
 جو لئے گویا اور کسی سے الدار خیرات کا مال ہی لئے کہا یا اور کسی سے کر کر کر کر لئے یا کسی کو  
 خیرات مال دیکر ہر نہور کرے اور جان آدمی مارے یا اس کے تلف ہوتے ہوں  
 و مان حاجت سے سوای بانی ہوتے ناٹ جاو اور الدار عید کی قربانی نہ کرے یا قربانی کا چمڑا  
 بچہ دی یا حاجت سے زیادہ عمارت بناوے واسطے نام کے یعنی بڑائی کے اور گناہ وغیرہ  
 کو ہلکا سمجھے تو یہ سب گناہ کبیرہ ہیں مسئلہ اد جس سے مزدور سے مزدوری کروادی

اوسکے مختلانی دینی میں پھیل کرنی یا کام کر لینی پیچیدہ دنیا اور نامحرم عورت پر بری نگاہ کرنی اور  
 ناحق کسی کا گلا کرنا یا جنگی ہو کر سنا اور ٹھہرا یا سفری مسلمان سے کرنا اور ہو کہہ سے سواری  
 بیٹ بھری پر مہان کو کہا نا کہا ناگر رضامندی بہانہ رکے واسطے کوئی نوالہ سوالیہ سے نو  
 روا ہے مسئلہ اور جو کسی کے گھر بنا بیو تے اور بیو توں ہو وکی ساتھ بے رضامندی مہان  
 کی جا کہا دے اور خاوند حق واجب بی بی کا ندیوی عیسیٰ جہ یا سادی کپڑی مسئلہ اور عورت  
 گھر سے سنگار کر کر خوشبو لگا کر باہر نکلے بہانوں خاوندان دی یا ندی مسئلہ اور خاوند سے  
 عورت طلاق مانگے بیڈ اور کسی مسلمان کو گالی دینی اور لونڈی دے کر یا اپنی ملک میں آئی  
 پیچھے ایک حیف بنام مسئلہ اور کسی آزاد سی بہادہ بن بنا کو خدمت کو انی یا آزاد کو بکر لونڈی  
 غلام کر لینا مسئلہ اور لونڈی غلام سی او کی طاقت سی سو کام لینا مسئلہ اور مسلمان یا  
 مسلمان کی رعیت کافر کو ناحق مارنا بیوجہ شرعی کے مسئلہ اور عباد اور لونا نا کرنا کہ حسین شکر  
 یا کفر ہوا حسین غیر کو سجدہ کرنا یا جانور بیٹ کسی شیطان بہیرون بہوانی وغیرہ کی دیتی ہون تو  
 کفر ہے مسئلہ اور کسی بار کو عباد و کہا دینا یا آپ سیکھنا کفر ہے جیسا عباد وہی دیا ہی اوسکا  
 حکم ہے مسئلہ اور جو کوئی غریب کو طاعن ناحق مارنا ہو یا مال کہو تہا ہو یا بوجھتا ہو اور پاس  
 اوسکی بیٹھنے والا ایسا ہو کہ جاہلی تو موڑ دی اور موڑے چپکا ہوئے اور ظالمین جاکر سیتھا اور  
 ظلم کی باتیں ادنی سے راضی ہونا مسئلہ اور جو کسی کو حزن یا کی یا خون کے بدلے خون کرتی ہون  
 فرض کہ شریعت میں اوسی مارنا جو راہ وہ مارتی ہون اوسی چوڑا ونا مسئلہ اور مردہ یا سوخ  
 میں سے کسی کی تنگ ناموس پر دیکھنا مسئلہ اور جو کوئی چہرے باتیں کرتے ہون یہ چپ کر ادنی  
 ادنی باتیں سننے اور خستہ کرنا ناموقوف کرنا مسئلہ اور جان کافر و نکا و شہرہ کا و نین مار لینی کا ہو  
 و ان کوٹ کہائی نکرنی اور سلام کا جواب نہ دینا اور دلیمن یہ عجبت کہہنی کہ مجھے آدمی دیکھ کر اوٹھ  
 کر تعظیم دین اور باسی بہا گنا اور بی تمین خواہ خواہ کہانین بہانوں سچی ہی ہون اور سچی سے  
 کچھ لیکر سچا ونا مسئلہ اور جو پڑیا شطرنج کہ لینا مسئلہ اور ستار یا سارنگی یا قیری یا العوزہ یا بانلی  
 بجا ونی یا سنتی مسئلہ اور کسی مسلمان کے ناحق جو یعنی بگوا کرنا یا اوسکی سے کہہ کر جو کسی مشہور کردانی  
 زواجی میں لکھی ہوئے مسئلہ اور اک رنگ بمعہ مزامیر کو طاعن یا کسی نزدیک منع ہو مگر بعض صورتوں میں ساج  
 لکھا کہ جو کفر و کفر کیل تو غرض کے خوشی نہ ہو اور بہر گاہ ہون و جیسے آزاری دھا کہتا اس تو اس میں کتنی  
 شریفین میں ایک اس مجلس میں عورتیں اور عورتوں کی ہون دوسرے اس مجلس میں جنور ایل الہ کا ہوا ستی

اور دنیا دار ہو میری موجودی سب خالصاً خدا کی ہون کو غیر خدا اور خود رکھ کر ہی جمع دے سکتا تھا  
یا مال بینی کے نہ ہو اور پانچویں صوفی وہ وہی کہ جس پر حال کا غلبہ ہو گیا ہو اور سچی کو دین جہاں شیر طین ہوں  
صوفی ہی منح کرتے ہیں تھا یہ سیدین ہی چاہئے کہ سمجھ ان سب باتوں کو انکی مار قرآن یا حدیث ہی ثابت ہوئی ہی  
کوئی انہی منکر ہو تو کفر کا وہی اور جو کوئی منح کری تو قبول کری کیونکہ جو کوئی گناہ صغیرہ کو یہی ہلکا سمجھ کر لگا تو وہ  
گناہ کو یہ مروجہ جاگیا سیت کلمہ ہی جو کفر کا اعتقاد بن کوئی بدوہ کافر ہی کفر میں جمل غنہین ہوئی بدیعنی جو کوئی  
کلمہ کفر کا کہ جسکے ہی ہی فقہائی نزدیک کافر ہو جاتا ہی یہ اپنی خدائے ہی چاہی جانو یا جانو کہ یہ بات بولی ہی کفر ہو  
جاتا ہی بھوکہ کہ کافر ہو جاتا ہی اور جو کوئی کلمہ کفر کا زبان سے بولی چاہی لسی اور کا اعتقاد ہو یا نہ ہو کافر ہو مسلم اگر  
کلمہ کفر کا ہی فقہاء روئے ہی نکل جائی تو کچھ دہنیں مسلمہ اور جو کوئی کلمہ کہی کہ یہ کلمہ کفر کا نہیں تو میں سمجھ  
مارو انوکھا اگر جان مارے گا دہن ہو تو وہ مختار ہی چاہو د کو خدا کہے پر مضبوط ہلکا کلمہ کفر کا کہی تو کچھ دہنیں اور چاہو  
نکلو اور جان دو تو نہ ہدایت اور پیری شخص ایسی میں کہ ماری مرور کی ایمان کو صحیح نہیں کرتے اور کلمہ کفر کے کہتی ہیں  
ہیں تو انہیں مرقی وقت معلوم ہو گا کہ کافر ہی کیونکہ کفر کا کام کرین ہی اور انہیں جانیں ہی یہ ناشا وقت مرگ کے  
خوشترے تاؤنگی جب جانیں گی پہنچنا یا کچھ کام نہیں آوے گا ایسی کہ ایمان کو تحقیق کریں اور کفر کو معلوم کریں اور  
سے بچیں اور خواجہ عبدالشکور سلمی رحمۃ اللہ علیہ کہتی ہیں چاہئے کہ مسلمان رد کفر کا کلمہ نہیں کرکے ہی بار پڑے لی تو  
کفر اور کا جاتا ہی وہ یہ ہی اللہم اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرَکَ بِکَ شَيْئًا وَاَنَا اَحْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ  
لِمَا لَا اَعْلَمُ بِہٖ تَبْتَغِہٖ اَسْلَمْتُ وَاَوَّلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاَسْتَغْفِرُکَ اُسْکے کفر سے خبر  
دیتا ہی مسلمہ اور جو کوئی یں جانے کہ میں کلمہ کہہ دو کہ میں جانتا تھا تو یہ عذر اور کا قبول نہیں ہو گا کیونکہ کتب میں  
کلمہ کفر کا کہا چاہی دل اور کا ایمان پر مضبوط ہو دل کا اور کا ایمان کام نہیں آوے خدا کی اور خلق کی سبکی نزدیک کفر  
ہو جائیگا سوال شخص بھوکہ کہ کافر تو ہو جاتا ہی لیکن حکام مذہبی اس پر جاری ہو جاتی ہیں یا نہیں  
جیسے بی بی اوسکی جدی چاہی یا فوج اور کام دار ہو جائیسا اوسکی جو احکام میں جواب جب تک کہ یں نہ کہے  
کہ میں دین اسلامی ہی پر گیت تک مذہب کا حکم نہیں کیا جاتا مگر ایمان اور کا ایسا ہی کہ جیسے پیغمبر خدا کی وقت میں  
منافقوں کا تھا ایسا وسطی امام عظم کہتے ہیں کہ اہل قبلہ کو کافر نہیں کہا جاتا سوال جو کوئی ایسی بات کہی کہ اوسکے  
کئے سمجھ ہوں اسلام کی ہی ہوں اور کفر کہے ہی ہوں تو کیا کہئے جواب ایسے بات مسلمان کہی کہ جیکے ناظرین  
سمجھ کفر کی اوسیں پالی جانی ہوں اور ایک طرح سمجھیں تو مسلمان ہی سمجھے جاتی ہی تو وہی ایک طرح مسلمان کی سمجھیں  
کیونکہ مسلمان پر پیر اگمان چاہئے اور جو اس مسلمان کی ہیئت کفر کی بات کی ہو تو وہ جانی اور خدا کا جیسے  
سمجھ گیا ویسے پاوی گا د لیکن اوسکی کہہ دیکر تو یہ کرا دیجی مسلمہ اور جو کوئی کلمہ کہے ہی اور کفر کی اعتقاد ہی

نہ ہے تو وہ خدا کی نزدیک فرسے سوال دے کوئی باقین میں کہ مجھے بولی سے آدمی کا فرہو جائی  
**جواب** اصل اس کی بات شرط ایمان کی ہیں جو نہ ہی کوئی کہ جیسی کا فرہو جائیگا سوال دے کوئی نہیں  
**جواب** ایمان غیب پر بنایا کہی لانا اور سپر کہ جو اللہ تعالیٰ اور رسول اور کے فی فرمایا ہی اور دوسری غیب کا علم  
خاص تھا تعالیٰ کو جانتا ہی یعنی اللہ تعالیٰ کی سوچ کی کو غیب کا علم نہیں وہ پانچ ہیں امیات قیامت کے  
انیکے مینہ کی خبر کہ بہرہ جو تو نہیں جو مادہ و نہ ہو کیا کیا کریں کل بخانی کوئی بد کہان جامرین پانچ پوری  
سہمی بد اور تیسری دلی بد بانی آری بلی نگرے ایمان لانی میں اپنی خنیا سنی زندگی میں اللہ اور رسول کو قبول  
کری ایمان لاوی اور چوتھی جو کہ اللہ تعالیٰ فی حلال کیا ہی اسی حلال جانتا اور پانچین کہ جو اللہ تعالیٰ فی حلال  
کیا ہی اسی حرام جانتا اور چوتھی رحمت خدا کا امیدار رہنا اور آتوین غضب خدا کی سی دنا اول ایمان غیب  
پر لانا ہی پہلی تو ذات اللہ تعالیٰ کی پر ایمان لانا ہی جو کوئی اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات یا حکم اس کی کو  
کوئی جہت نہ بتاوی یعنی کہہ کہ نہیں ہی تو کا فرہو **مسئلہ** یا جو کوئی اللہ تعالیٰ کی صفت دسی کر کسی لائق  
ذات اللہ تعالیٰ کی نہ تو وہ ہی کا فرہو اچھا کہی کہ اللہ تعالیٰ کا بڑا ستر کا یا بڑی بڑی مانتہ ہوگی غرض کیا  
سادن یا بند بتاوی یا سمجھے تو کا فرہو کہو کہ اللہ تعالیٰ کہی ہی کہ میں کسی سائین اور بعضہ کہیں میں مکمل  
کی آسانی میں کہ اللہ تعالیٰ کی بایان بلذین کیا جانی یہ مکمل آسان ہو جائے لیکن ارادہ اس کا باہوت  
قدرت ہو یعنی سکت ہو تو یہی رو انہیں کیونکہ جو اس وقت اس کے جی میں مانتہ کی صفی قدرت ہوگی تو  
یہی بجا نہیں کا فرہو **مسئلہ** اور جو کوئی کہی مصرعہ تو دیر چر مکانی نکانی ز تو خالی ہو کہ  
یعنی تجھے کوئی مکان خالی تو ناکسی مکان میں یہ کہہ کر ہی کیونکہ یہ جو کہا ہی کہ تجھے کوئی مکان خالی  
تو یہ کہہ کر ہی کیونکہ جب کوئی مکان نہ بنایا تھا تب ہی اللہ تعالیٰ حاضر اور ناظر تھا اب ہی ویسی ہی ہی  
کچھ فرق نہیں پڑا اور جسے کہا کہ تو مکان میں ہی اونی ویب انہیں سمجھا کہ جیسا پہلے تھا **مسئلہ**  
اور جو کوئی کہی کہ اللہ تعالیٰ انصاف پر کہہ رہی یا بیہش ہے یا لیا ہی تو کہہ رہی کیونکہ کہہ رہا ہونا وہاں اور  
پنڈیکے جوڑو جدا ہو کر سید ہی ہو جائیو کہتے ہیں اور بیٹھا گھٹا موڑ کہہ رہی کیونکہ کہتے ہیں اور لیا سارا پیا  
ہیک نہی کو کہتے ہیں ان بند بدن کی ہی اللہ تعالیٰ پاک ہی اور جسے اللہ تعالیٰ بند بدن کا جانا وہ کا فرہو  
**مسئلہ** اور جو کوئی ظالم کو کہی کہ تو فی جہنم ظلم کیا اللہ تعالیٰ تجھ ظلم کر گیا تو کا فرہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ظالم  
بتایا **مسئلہ** اور جو کوئی کہے اللہ تعالیٰ کا تو یا کہے ان اللہ تعالیٰ کی حکام کریگے دوسرا کہہ خدا جانتا  
یا بچا ہے ہم تو کریگے کہ کا فرہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا جو چاہیگا اسے کوئی نہیں موڑ سکتا اسنی کہا کہ میں موڑو گا  
**مسئلہ** اور جو کوئی کہے کسی یا کہہ کہ خدا جانتا ہے کہ تیری شادی اور غم میں



او عیسی بن الیاس بن جیسا بنی شادی او عیسی بن جیسا بنی شادی او عیسی بن جیسا بنی شادی  
 کا خدا کو شاہد کرنا کفر ہے کہ بندہ ایسا کوئی نہیں ہوتا کہ اسی بنی او پرانی شادی او عیسی بن جیسا بنی شادی  
 جو کوئی کہی کہ خدا کی قسم یہ آدم تھا کہ آدم کوئی تو کافر ہوا کیونکہ عزت الی اس کی قدموں کی ساتھ یا دیکھی تو جو کوئی  
 کہی قسم خدا کی او تیری جان کی یا کفر تو اس میں اختلاف ہی مسئلہ جو کوئی پیغمبر کو شاہد نہ نکال کرے اور کہی میں  
 خدا اور رسول کو شاہد کر لیا ہی یا کہی خدا کو اور فرشتوں کو شاہد کر لیا ہی تو کفر ہے کیونکہ او سبھی خدا کی اور رسول  
 خیر کا جانشین والا جانا ہی مسئلہ او جو کوئی یوں کہی ملانی اور بائین والی فرشتوں کو شاہد کر لیا تو کافر  
 نہیں ہوا کیونکہ وہی سقر جانی میں مسئلہ او جو کوئی علی سفر کو اور کسی جانور کی آواز سنکر ہر پری تو نہ کہ  
 بعضوں کی کافر ہوا اور جو کسی گھر پر راہوں کی کوئی کہی کہ اس گھر میں آنا ہی پڑی وہ مر جا کا تو کافر ہوا کیونکہ پیغمبر  
 خدا فی فرمایا ہی رسول شرک ہی مسئلہ او بیار یا کہی کہ اسد تعالیٰ میں بھول گیا ہی یا کہی کوئی خدا  
 کام عیسی خدا کی چھپ کر لیا کہ اسد تعالیٰ کہی جنہیں تو کافر ہوا یا کہی کہ میں ملائی سی ایسی آہستہ کہا ہی  
 کہ خدا ہی نہیں سنا یا کہی کہ تو ہماری شہر میں چل بس کہ وہاں خدا کا ہی بس نہیں جتا یا کہی لیکو کہ تو کافر  
 کردہ کہی اسد تعالیٰ میں دیکھا پہلا کہی کہ تجھی خدا کیا اوکل دیکھا تو کافر ہوا مسئلہ اگر کوئی کہی کہ میں جنہیں  
 یا رسول اللہ ہوں اور ارادہ او سا خدا کی رسول ہونیکا ہو تو کافر ہوا او جو کوئی آدم سے کہی کہ تو پیغمبر ہی تو  
 ہیں معجزہ تو دکھا اگر کوں سمجھ کر کہا ہو کہ جو پیغمبر ہو گا تو معجزہ دکھلا دیکھا تو یہ معجزہ مانگنی والا کافر ہوا کیونکہ  
 اسی یوں کیوں بچا نہ کہ بعد ہماری پیغمبر کے کوئی پیغمبر نہ ہو ہی نہیں آج و اسکی ہر ادنی واسطے کہا ہی  
 او اسکی پیغمبری میں بیشک یقین نہ ہو تو کچھ نہ نہیں ہی عیسیٰ حضرت ابراہیم فی عمرو کو کہا تھا کہ تو  
 جان میں کہ تو سب کو مغرب کی طرف سے نکلوا دی و لیکن واسطے ہر ادنی اور فصاحت کر نیکی کہا تھا او پیغمبر  
 تھا کہ یہ خدا ہی مسئلہ او جو کوئی پیغمبر خدا کی امانت کرے وہ کافر ہی عیسیٰ کوئی کہی کہ پیغمبر خدا  
 کنگال تھی یا کہی کہ پیغمبر خدا کی پڑی پہلوں پر اگر میں تھی یا کہی کہ پیغمبر خدا ہمیشہ تنگی میں تھی  
 اور بعضوں نے لکھا ہی کہ مطلق یہ بات کہتی ہی کافر ہوا جانا ہی اور بعضے کہتی ہیں اگر پیغمبر خدا کی  
 امانت کر کے یہ باتیں کہی تو کافر ہوا ہی اور نہیں تو نہیں مسئلہ او جو کوئی کہی کہ پیغمبر خدا علی علیہ  
 وسلم تو بادل تھی یا کہی بیہوش تھی تو کافر ہوا مسئلہ او جو کوئی کہی کہ حضرت آدم السلام جنہیں  
 میں گھبون لکھا ہی تو ہم بیان کیوں اس بلا میں پڑی جاتی اسکی کفر میں اختلاف ہے لیکن کہا جاتا  
 او جو کوئی کہی کہ آدم علیہ السلام آپ زیرہ بنا کر میں تھی اور دوسرے کہی کہ بس تو ہم جولا ہی سچی پڑی  
 تو کافر ہوا کیونکہ فعل پیغمبر کی امانت کرے مسئلہ جو کوئی کہی کہ پیغمبر خدا کہا نہ کہا کہ او کنگلون کو اور کنگل

کو چاڑ لیا کرتی تھی جو سرکاری کھالیں سی ادلی کی تھیں گناہوں کی توبہ کا فرما مسلہ جو کوئی کہی کہ جو اسے چاہیں  
 بہشت بھگتوں والی بہنیں چلیں تو کافر ہوا یا کہی کہ کھال کی ساتہ خدا کہہ گا کہ توبہ میں چل نہیں چلیں گی تو کافر  
 ہوا یا کہی کہ اگر اللہ تعالیٰ کوئی سبب بہشت میں دیکھ تو وہ بہشت ہی نہ لیگی کافر ہوا یا کہی کہ ہم بہشت میں  
 جا رہے ہیں یا چاہتی ہیں تو یہی کفر ہی کہو کہ اللہ تعالیٰ اپنی دوستوں کا مقام بہشت فرمایا ہی اسی اگر خواہش نہمت  
 بہشت کے نہتی تو دیکھ کی وعدہ کی جگہ وہ ہی اوس کے قرآن اخبر کے ہی مسلہ جو کوئی کہانہ یا نیکانہ بہتہ میں لکیر  
 بیٹا ہو کہی وہ کتاب دیکھا یا نڈ میں کچھ حال ثقی لکھتی ہوا کہی وَاَلْبَاقِیَ الصَّالِحَاتِ تو کافر ہوا مسلہ  
 جو کوئی قرآن کی سنی ٹیپے میں لکیر کہی تو یہی کافر ہوا جیسی کوئی اکیلا نماز پڑھتا ہوا وہ سر کہی کہ توجاعت سے  
 کیوں نہیں پڑھتا وہ پہلا کہی کہ اللہ تعالیٰ فرمادی ہی اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْبِیْ اَلْغٰیۃِ اَلْیٰسٰی نَازِکِیۡلِیۡ تو کافر ہوا یا بدلی جیسی  
 خصی آدم کو خصی موسیٰ بیٹھی اور موسیٰ کو خصی بیٹھی یا بیہ نازی کہی کہ میں غار خدا کی کہی ہی جو پڑھی یا  
 اٰیٰتِ الذِّیْنَ اَسْتَوٰا لَا تَقْرَءُ الصَّلٰوةَ یعنی ای ایمان دلو زبک نہ ہو تم نازی اور کی اللہ تعالیٰ فرمایا ہی وَاَنْتُمْ  
 سَکَنَ اَرْضَیۡمَیۡ جِبۡلِیۡمَ سَتۡ ہُوۡبَ نِیۡدِہِیۡمَ بَہِیۡمَ اَیۡرَاقَ عَرۡبِیۡ لَعَنَ کُۡمَ ہُوۡدَکَ فَاۡسٰی لَعَنَ نَاۡکَ کہی اللہ تعالیٰ  
 فی یون کہاہی جیسی بعضی جابل ہندو عین کو الف اوقاف کوئی بیٹھی ہیں اور کہتی ہیں اسدنی کہا اَنْ کَاۡلَہُ فُلَکَہُ  
 یعنی جب کی ان اوٹل ہوا دسی دس اعلیں آوین کہی کَلَّا سَوَفَ تَعْلَمُوۡنَ کی معنی میں رکھلا اسات کہ ہوا بعضو  
 کہ میں میں کہ قالوئی کی معنی یہ ہیں کہ کال اور اسات بہت بھلوئی ہی اگر کہ بہت جہر میں لوگوں کی باری بات ہی  
 تھو گیا الف کو الف کہی تو یہی کفر ہی کسی قرآن میں ہی ہوا کہی پڑھو یا کوئی نماز کی بعضو کہ ہی نہیں  
 نماز پڑھی تو یہی کفر ہی جاسل ہوا یا کہی کوئی کہی کہ توئی نماز پڑھی تھی تیری کیا اتہا یا تو کافر ہوا یا کہی کہ کیو کہ کوئی  
 دن نماز پڑھ دیکر کہہ کہ کیا فرہ یا دیکر کہہ کہ کوئی دن چور کہہ کہ کیا فرہ یا دیکر کہہ کہ مسلہ جو کوئی کسی  
 غلام کو کہی کہ نماز پڑھا کہ غلام کہی کہ میں تو نہیں پڑھتا کیا جاتی کہ وہ انکا تو ہے بیان کہوس لیا تو غلام کافر ہوا  
 مسلہ جو کوئی جان بوجہ کہ جو حضور نماز پڑھی تو اسکی کفر میں خلافت ہوا جو کیو الہ آزاری کہ جب غلام علی علیہ  
 یا اہما ہوا کہ آبادی اور تصانیف میں امداد سکا تو نکلا اور وہ شرم کی ماری نماز پڑھنے کے لئے مشائخ حجاز لکھا کہ  
 کہ کافر نہیں کیو کہ وہی شرم کی ماری یہ کہ کیا تھا اور میں شرم نہ ہی اور میں مسلہ کہ ہوا کہ نہیں جانتا لیکن  
 ایسا معاملہ ہوا تو جاسی تو جاسی دین نیت نماز کی توڑ دی اور کہ پڑھی تو نماز کی قیام کی ارادہ پڑا ہوا جو  
 قرات پڑھی تو نماز کی ارادہ پڑھی اور کچھ اور جو دین جا تو قصد کوہ سجود کا کری تو کافر نہیں ہوا مسلہ  
 کوئی کہی کہی کہ تو مالکی زکوٰۃ دی اگر مال غلام کہہ کہ کھلائی ہی اور اسنی کہا میں نہیں دیتا تو کافر ہوا اور مال  
 او کی جیسا ہوا کسی بظاہر کرا ہوا جو کہی کہ میں نہیں دیتا تو بعضو کہ نزدیک کافر ہوا کیو کہ کہی یہ

سمجھا ہو کہ بھی نہیں دینا اور دوسروں نے یہ سمجھا ہے کہ یہ کافر نہیں کیونکہ اس نے کہی نہیں کہا ہو کہ  
 میں ظاہر نہیں دیتا مسئلہ جو کوئی دو آدمی رشتہ ہوں ایک کہی لا حول ولا قوت الا باللہ دے گا  
 کہے کہ لا حول بیان کیا نام نہیں اتنی یا کہ لا حول کچھ فائدہ نہیں کرتی تو کافر ہوا یا کہ کیسکو سبحان  
 یا کلمہ کہی دے گا کہی کہ یہ کیوں نکاری ہی انہی کیا پیٹ بہری ہی یا کہی کہی کلام خدا پڑھنے دے گا کہ فلاں  
 تو فی تو اس کلام کی چڑی ہی اوکھاری تو کافر ہوا کیونکہ کلام کی امانت کری مسئلہ جو کوئی حرام کی معذری  
 کہا تے ہوئے بسم اللہ کہی اگر ذات لوسکی طلال ہو جیسے جوہر کی گامی نہیں کا دودہ یا گوشت اکثر علما کی تحریر  
 کافر ہوا اور بعضی کہیں میں نہیں ہوا مسئلہ جو کوئی ہنگ یا بالہ پتی یا باسا جو پر کا پھینکے ہوئے  
 بسم اللہ کہی تو کافر ہوا جو کوئی خراب بوی یا مردار گوشت یا خون یا اور حرام چیز جیسے کتاب اپنی کہادی اور  
 بسم اللہ کہی تو کافر ہوا بالاتفاق مسئلہ جو کوئی کچا بس سی دس و پندرہ غرض مانگتا ہوا وظالم ندی و  
 مظلوم کہی کہ میں بھی یہاں نہیں دنیا میں تجھ سے قیامت میں تو لگا اور ظالم کہی کہ عاقبت کی بہرہ سے  
 دس و پندرہ اور دی کہ قیامت کو کہی میں لی دنیا تو اکثر شایع کی نزدیک کافر ہوا کیونکہ قیامت پر اسے  
 ابان نہیں ہی مسئلہ جو کوئی کیسکہ کہی کہ میان دنیا کو عاقبت کی واسطے چھوڑ داور دے کہی کہ روکیا  
 اور دہری واسطے نہیں چھوڑتی کافر ہوا مسئلہ جو کوئی فقیر کو مال حرام کا دی اور امید کہی کہ بھی بھلا  
 میں ثواب دے گا تو کافر ہوا مسئلہ جو فقیر دنیا ہوا مال حرام کا جاگے دے عادی یا جاہی اور مینی والا میں کیا  
 جا تو دونوں کافر ہوا مسئلہ اگر کوئی کیسکہ کہی کہ تو حلال کہلور دے کہی کہ میں تو حرام ہی چھا لگتا ہی یا لگی کہ میں  
 حرام چاہے تو کافر ہوا مسئلہ بعض میں عورت سی طاع کر اطلاق چھوٹا کفر ہی مسئلہ جو کوئی کسی سبکو کہ چوہو علم کی  
 شہ دین ملور دے کہی کہ میں علم کی مجلس کیا کام ہی یا میں علم کی کتابا کام ہی تو دودھ طرح کافر ہوا یا کوئی  
 کہی کہ مسئلہ پر کس چلا جا تا ہی کیا کر تے شکر تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کہی کہ پیا چاہے علم کام کوئی ہی تو کافر ہوا  
 مسئلہ جو کوئی کہی کہ بولادی کالی علم سی ملی ہی تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کہی کہ بولادی کالی ملی ہی یا نہ تو کافر  
 تو کافر نہیں ہوا کیونکہ اسکے سے اوپر ہو سکتے ہیں کہ یہ ملی ہی یا نہ کہ طرف سی یا معتقین اللہ ہی اگر یہ ارادہ ہو  
 تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کسی سلطان کو کہی یا کافر اس کی لیکے کافر میں نہیں تھلا ہی بعضی کہتے ہیں کہ کافر ہوا  
 بعضی کہتے ہیں نہیں ہوا اور مختار فتویٰ اکثر علما کا ہی یہی کہ اگر کالی کی طرح پر کہی یا دینی اعتقاد ہی نہیں تو کافر  
 نہیں اور جو اسنی اپنی اعتقاد میں کافر سمجھ کر کہی تو کافر ہوا کیونکہ جو جب دینی مسلمان پر تھا دیکھا کہ یہ کافر ہی تو  
 گویا دین مسلمان کو کھر سمجھا دین اسلام کو کھر سمجھا کفر ہی مسئلہ جو کوئی کہی کہ تم تو ملہ میں تو ہی کافر ہوا یا کہی  
 ہم باہنہ میں یا انعام میں یا بددی یا براگی یا کافر میں یا نہ آئی میں تو ہی کافر ہوا کہی کہ ہم دو تو ہی کافر

حرمین بسم اللہ  
 گفتن بوقت  
 خوردن مال  
 حرام کو نہایت

یا جہند اسی میں نویں کافر ہوا یا کہی مسلمان کو الی کافر وہ جو اس میں کہی کہ کافر ہی سہی یا کہی کافر ہی نہیں ہے  
یا کہی کہ کافر نہ تھا تو تہجد تک ہے کہ پوچھو پچھان سب باتو میں کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کلمہ کفر کہہ کر دریافت  
کر کر کہی کہ عجیبی کہ معلوم نہ تھا تو یہی کافر ہوا کہ کفر میں جہل کا غلبہ نہیں مسئلہ جو کوئی عورت یا بنی خاندان کو کہی  
کہ کافر ہونا بہتر ہی تیری پاس رہنی ہی تو کافر ہوئی کیونکہ خاندان پاس رہنا فرض ہی اونی کفر کو فرض سی اچھا  
کہا مسئلہ جو کوئی ہندو مسلمان ہو جا اور مسلمان اوسی کچھ مال اوگائی کر دین اور کوئی مسلمان اوسی کلمہ کہے  
کہ یا رانوس ہی ہم کافر کیوں نہ ہوئی کہ جو آج مسلمان ہو تو اتنا مال ہاتھ آتا تو کافر ہوا کیونکہ کفر کی از روئی کا دین  
مسئلہ جو کوئی بادشاہ کو سجدہ کری اگر اوسکے بہت سی دیگر تالیات کی جگہ تہجد کیا تو کافر نہیں ہوا اور چون  
سمجھا کہ یہ یہی دنیا میں چوٹی خدا میں یا کچھ ہی نیت ہو تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی گناہ کر یا ہوا اور دوسرا کہی کہ  
تو پیکر اللہ تعالیٰ کی تکی دہ کہی مینی کیا کیا ہی کہ توبہ کر دن یا کہی مینی کیا کیا ہی کہ مجھے توبہ کرنی آوی تو کافر ہوا  
اگر پوچھنی کی واسطے کہا ہی تو کچھ نہیں مسئلہ جو کوئی مسلمان کو کفر کا کلمہ سکھاوی کہ یوں کہا کر تو بتاے  
والا کافر ہوا اگرچہ شہنشاہ یا مسخری ہو مسئلہ جو کوئی کسی عورت کو کہی کہ تودین مسلمان ہی پھر جا تو خاندانی  
حد ہی ہو جائی اوس عورت کو کہنے والا کافر ہوا اور جس پرینی اوسی بہت مسئلہ سکھا یا وہ ہی کافر ہوا مسئلہ  
جو کوئی کہی کہ ہم ثواب و عذاب سی برابر میں تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی ظالم کسی مسلمان کو ماری وہ مظلوم  
کہی کہ میں مسلمان ہوں مجھے مت مانتا ظالم کہے لعنت خدا کی ہی تہجد اور تیری مسلمان پر تو کا ہوا فضولی عادی  
میں ہی مسئلہ جو کوئی کفر کے کلمہ کہے اور دوسرا کہے تو کافر ہوا اگر جو مسخرہ ایسی باتیں کہی ہی کہ اوس سے  
لاچار نہی نکل جائے تو کافر نہیں ہوتا مسئلہ جو کوئی مسلمان کو چھال کرے اور کلمہ کفر کا اوسکے دل میں  
اوسے اچھی طرح اونی قہار نہیں کیا تو کافر نہیں ہوتا مسئلہ جو کسی کا دشمن مر جا وہ کی یاد ادر ہی کہ کچھ  
اچھے آدمی اللہ تعالیٰ کو ہی جانتے ہیں تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کہی کہ سو گند سچی پہلی ہی پنجوٹی پہلی ہے  
تو کافر ہوا کیونکہ سچی سو گند کہانی سدا مسئلہ جو کوئی کہی کہ فلا نے کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کر اپنے  
اگے ہے کہ پیر یا ہے تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی یوں کہے کہ اللہ تعالیٰ بہر لا ہوا ہی یا اللہ تعالیٰ سبھی ل  
کیا ہی تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی آیت قرآن کی تہجد خلق میں یا دھو لک طہنہ پریا اور مزا میر پر پرت  
تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی بادشاہ ظالم کو کہے کہ وہ تو عادل ہی تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی جان  
بوجہ کر خواہ مخواہ ناپ جھڑی اور قضا پرینے کی ہی نیت نہیں اور اللہ تعالیٰ کے غضب سی ہی نہیں  
دستا تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کافر مسلمان کو کہے کہ مجھے مسلمان کرے اور مسلمان کہے کہ میں مسلمان  
کرنا نہیں جانتا یا کہے فلا نی پاس جا وہ کر لیا تو اوسکے کفر میں اختلاف ہی بہت علما اسی پرین کہ

کافر بنیں ہوتا **مسئلہ** جو کوئی کہے کہ پیٹ پھری پر کھانا حلال ہوتا تو کیا خوب ہوتا تو کافر ہوا۔  
**مسئلہ** جو کوئی مٹا حصہ ہو کر کہے کہ یہاں کے مسلمانوں سے کافر بہترین کہ مٹا دنگا حق نہیں کہتے  
تو کافر ہوا یہ **مسئلہ** دستور القضاۃ سی مالا بدمنہ میں مولوی شہداء الدہ بانی پتی فی داخل سری میں  
**مسئلہ** جو کوئی یون کہے کہ خدا کا دیدار ہونا محال ہی لیئے ہو نہیں سکے ہی کافر ہوا **مسئلہ** اگر  
حرام قطعی کو حرام نہ جانے یا حلال قطعے کو حرام جانے تو کافر ہوا **حوال** قطعے کسی کہتے ہیں جواب  
قطعے اوسے کہتے ہیں کہ وہ سب علماء کے نزدیک چاروں مذہبوں میں ایک حکم ہو یا فرض کو فرض سبھی  
تو کافر ہوا لیکن جو کوئی مرد اگر گوشت بیچے اور کہے کہ مردار کا بنین حلال کا ہے تو کافر بنیں ہوا ہوا ہوا ہے  
**مسئلہ** اور جو کوئی کہے کہ میں سب مردار حلال ہے یا حرام حلال ہے یا حلال حرام ہے تو کافر ہوا  
**مسئلہ** اگر کوئے کہے کہ فانا اگر خدا ہو جا تو اپنا حق چھوڑ دین تو کافر ہوا **مسئلہ** اگر کسی لڑکی کو کوئے  
کہے کہ تیری زبان سے تو اللہ تعالیٰ ہی برآوی ہم تو کیا چیز میں تو کافر ہوا **مسئلہ** جو کوئی کہے کہ سیکو کہ  
میری اوپر خدا ہی اور بیچے تو ہی تو کافر ہوا **مسئلہ** اگر کسی کا بیٹا مری اور وہ کہے کہ یہ خدا کو چاہتا  
ہے لیئے کوئی کام خدا کا اس بنا اٹک ہے یا کہے کہ اسی فلا فی خدا نے تجھ پر ظلم کیا تو کافر ہوا **مسئلہ**  
اگر کوئی کسی پر ظلم کرے اور مظلوم کہے یا اللہ یہ باتیں انکی تو پسند نہ کرو اور جو بیچے ہی یہ باتیں پسند  
آئیں تو ہمیں تو یہ باتیں پسند نہیں یا کہے بس تو ہی دیکھا تو کافر ہوا **مسئلہ** اگر کوئی جانور کا سون لیکر  
کہے کہ ناج مہنگا ہو گا یا سستا ہو گا یا گہرا و جڑ ہو گا یا کال پڑیگا تو کافر ہوا **مسئلہ** جو کوئی کہے کہ رزق  
خدا سے ہے لیکن بندہ کے دھونڈی بنا ماتہ نہیں آسکتا تو کافر ہوا **مسئلہ** جو کوئی کہے کہ اگر فلا یا نہیں  
ہو جا تو یہی اوپر ایمان ملاؤں یا کہے اگر خدا غار کو کہے تو یہی نہ پڑھوں یا کہے جو اوپر کو قبلہ ہو تو غائب  
نہ پڑھوں کافر ہوا **مسئلہ** اگر کسی پیغمبر کی امانت کرے تو کافر ہوا **مسئلہ** جو کوئی کہے کہ سیکو کہے کہ مانو  
کہترائے اور دہتری سکھوانی یا بعین کتروائے پیغمبر خدا کا حکم ہے اور دوسرا کہے کہ پیغمبر خدا کی سنت ہے  
تو یہی ہم نہیں مانتے تو کافر ہوا یا کہے میان شان یگز جائے گی تو سنت کس کام آوے گی تو کافر ہوا **مسئلہ**  
جو کوئی کسی کو خدا کا حکم سکھاتا ہو اور دوسرا کہے کہ میان یہ کہیا شور مچا ہے لیئے رو کیا تو کافر ہوا **مسئلہ**  
اگر خدا کی سیکو کہے کہ تم تو فرض خدا یا س ہی چھوڑ دین تو کافر ہوا **مسئلہ** اور جو کوئی کہے کہ پیغمبر یا س ہی چھوڑ  
تو کافر بنیں ہوا **مسئلہ** اگر کوئی کہے کہ میان یہ **مسئلہ** حکم خدا کا ہے اور دوسرا کہے کہ میں حکم خدا کا کیا جا تو  
تو کافر ہوا **مسئلہ** جو کوئی فتویٰ کا کاغذ دیکھے اور شریعت کو بجا بن کر کہے کہ کیا چہ بیان ہی لی لی آہو یا کہ  
کہ ہم نہیں مانتی تو دونوں باتوں میں کافر ہوا **مسئلہ** جو کوئی کہی کہ قاضی کچھ **مسئلہ** میں آجین اور دوسرا کہے کہ

پیادہ لے آؤ تو یہی ہم نہیں جانتے تو کافر ہو **مسئلہ** جو کوئی کہی کہ حکم شریعت کا یوں ہی ہے اور کچھ اور  
 ذکر الیکر کہے کہ وہ تیری شریعت تو کافر ہو **مسئلہ** اگر کوئی کہے کہ غلامی ہی مسلم کرنے اور دوسرا ہے  
 کہ بت کو سجدہ کردن اور صلہ نکون تو کافر نہیں ہوا کیونکہ نہ بت بوجہ نہ صلہ کردن کہا ہے **مسئلہ** جو کوئی  
 کچھ گناہ کا کام کرتا ہوا اور دوسرا کہے کہ اوہ بتین مسلمانی دکھاؤں اور اسی لاکر وہ گناہ کرتے دکھا  
 دیو تو کافر ہو **مسئلہ** جو کوئی کہے کہ جو ہماری خوشی میں خوش ہو سو خوش ہو تو کافر ہو کیونکہ وہ خدا  
 خدا کی ہی کہ جسکے مضامین سکورہی رہنا چاہئے **مسئلہ** جو بنگ یا پوست یا شراب پیتی ہوئی کہی جو کوئی  
 کریم ہمارا کلاما اسکے مانگتی اور کباب پلایا کہے سبز بزرگ یا عاشقون کو وسیلہ ہی تو کافر ہو کیونکہ حرام  
 کو حلال کہا ہی **مسئلہ** یا بنگ یا لہ یا تہمین لیکر کہے **وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا** تو کافر ہوا  
**مسئلہ** جو کوئی عورت کہی اس خاوند عالم پر عنت ہی تو کافر ہو یا کوئی کہی کہ فلاں کا گناہ ہی نہ کر  
 اور دوسرا کہے میری بی بی نی کہا ہی حکم بی بی جی کا یہ از حکم نہادی تو کافر ہو **مسئلہ** جو کوئی کہی جتنا تک  
 حرام میں یا دیگر حلال کی گرد نہ پہنچے تو کافر ہو کیونکہ اپنی نفس کے چوری بیان کری ہی **مسئلہ** جو کوئی کہے  
 کہے کہ اللہ تعالیٰ تو مالک ہے چاہی مسلمان کرے کما را د چاہی کافر کرے مار تو کافر ہو **مسئلہ** لیکہ اللہ تعالیٰ ہماری  
 پروردی فراج کر ظلم نہ کر تو کافر ہو **مسئلہ** جو کوئی اذان کہی اور دوسرا کہے ہر جوت بولتا ہے یا دہت ہی تو  
 کافر ہو **مسئلہ** جو کوئی پیغمبر کی بال کو باڑا یا بالٹا کہے وہ کافر ہی **مسئلہ** جو کوئی کہی کہ غیب کا علم سیکو نہیں  
 اور دوسرا کہے کہ مجھے ہے تو کافر ہو **مسئلہ** جو کوئی کہی کہ ہماری کچھ مال نہیں اور دوسرا کہے کہ پیغمبر فرشتے  
 ہی تیری انگلی کی شاہدی ہرین تو یہی نہ مانوں تو کافر ہو **مسئلہ** اور جو کوئی کہے کہ کافر ہو یا چاہا  
 اور تیری پاس ہنا چاہا نہیں تو کافر نہیں ہوتا کیونکہ اس سی دوری دہنڈتا ہی **مسئلہ** جو کوئی کہے  
 کہ کہ فلاں مجھے خدا ہی زیادہ ہی تو کافر ہو **مسئلہ** اگر کوئی کہے کہ میں مسلمان ہوتا ہوں چھو  
 مسئلہ کہاؤ اور دوسرا کہے کہ کل یا غلامی دن ہم درس کہینگے تو دین مسلمان ہو جو تو کافر ہو کیونکہ انہی کو وہ  
 کی واسطے اتنی باراد کا کفر چاہا ہی کہ کلمہ دہین نہ پادیکو اور ظاہر ہونے کو کہیں اور پیچ دی تو کچھ نہیں  
**مسئلہ** جو کوئی کسی پر غصہ ہو کہ یا مسخری میں کہی کہ میان میں اس نماز روزہ نے گہری گہری اور ہمارا  
 تو کافر ہو **مسئلہ** جو کوئی کہی کہ جیسے ہم نماز روزہ یا سٹے جلین میں جیسے رکت ذرق کی جانی رہی یا کہے ہیں  
 سزا و نہیں یا کہے ہیں سبھی نہیں جب کام کرتے ہیں کچھ مال یا جانیں نقصان ہو جاتا ہے تو کافر ہو کیونکہ  
 فرض خدا کو حسن امد یا سبھا **مسئلہ** جو کوئی دعا میں کہے کہ یا الہی جی رحمت کی یا مہرہ کی یا رفتی کی  
 بخیلی مت کر تو کافر ہو **مسئلہ** جو کوئی عالم کا فاضل کا سنگ پر کر یا دھنڈ کر نواؤں کا سنگ پر **مسئلہ** جو کوئی



یا جابین اور لوگ مہنا دین اور لوگ سہین سب کافر ہوئی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی آیت  
 اِنَّ الَّذِیْنَ یَجْرُمُوْنَ مَا کُفِّرُوْا مِنْ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَتَحٰکَمُوْنَ فَرَجَحِهِمْ تَحْقِیْقٌ وَهٗوَ کَافِرٌ مَّوْعُوْیٌ بَیْنَ اِیْمَانٍ لِّلّٰہِ وَالْوَحٰی  
 ہنستے ہیں مسئلہ جو کہیں ایک کام کیا ہو اور کوئی دوسرا اسی پوچھے کہ یہ کیا کام تو فی کیا ہی و پہلا کہی کہ خدا  
 جانی ہی مینی نہیں کیا تو کافر ہو کیونکہ خدا کو حیث پر شاہد کرنا کفر ہے مسئلہ اگر کہیں ہندوئی ہی تو پیہنی  
 یا جیو باندہ ہر یا فرنگی کی تو پیہنی ہر تو دیکھیں گیوں ہن ہر ہی اگر چہ کچھ کی جگہ سی ہن کر لکل جانک پوہل  
 ہے تو کہ در بنین اور جو اسطے خوشی دلکی یا سوداگر وغین لباس ہن کر ملکر سوداگری کیا کری تو کافر ہو مسئلہ  
 جو کوئی شراب پیا ہو یا زنا کر یا ہوا جو اہلیتا ہو اور دوسرا اسکا دوست اسی انکر مبارکبادی دیوی یا اوپر پرست  
 وارد کر پینیکے تو کافر ہو مسئلہ اگر کوئی کہی جگر میں مین کہ قاضی کی جلدوہان فیصلہ کر لین اور دوسرا کہے  
 کہ ہم تو بنین جتے اور پیادہ لیجائے تو لاچار ہن تو کافر ہو یا کہے کہ ہم سلوئی خاں بنین یا کہے کہ علم کے مسئلہ کا فیصلہ  
 کرنا ہمارے ہم نہیں یا کہے کہ جسطرح ہماری باب ادوٹ موتی جلی الی ہی لوسی کر ٹیکے یا کہے کہ مسئلہ کا فیصلہ ہن  
 قبول بنین جسطرح بیخ ملکر نہ اونیکے ہم کر نیگے تو ان سب باتو بنین کافر ہو مسئلہ اگر رمضان کا چاند دیکھکر  
 کہے کہ کیا ترسی آفت آئی ہی تو کافر ہو مسئلہ جو کوئی کسی کو کہی کہ فلاں کو تم دین کی باتین تبادا و اس  
 دوسرا کہے کہ اسی ہر کیا کیا ہی کہ مین اسکی بھی برون تو کافر ہو مسئلہ اور ادب کرنا بزرگون دینی دنیا  
 کا جیسے اگی اڈکی کھرا ہونا یا دست بوسی کرنی یا وقت سلام پہنہ کوڈی کرنی رسوا مسئلہ جو کوئی بکرا یا چوہا  
 بل دیتی ہن کوئی پر یا در یا پر یا گھر پر یا گھر ہی پر یا اور کہیں اوس فرج کارنے والا شرک ہے اور وہ چہ حرم ہے  
 ایسے ہی بکرا توپ کا اور شان کا ہی مسئلہ امام زائے کھاپے کہ جو کوئی ہندو کے ہوا کے دن کو منادی جیسے  
 مین پہاگ کہیلے یا سانگ پہری یا دیوالی مین کلہڑی چنی یا گور دھن بنکاو یا پوجی یا رشی کری یا دسہرہ کو  
 اونکی طرح کلہڑی چنی یا گھوڑی پر پڑ کر یا ہر نکلے یا چو پاؤنکی سنک ننگ کر دسہرہ کو ہندو کی طرح جلی تو ان  
 سب باتو بنین کافر ہو اغرض کہ کفر کی کفر مین متابعت کفر ہے مسئلہ اور سلمان کیسا ہی گنہگار ہو کافر بنین  
 کہنا مگر جو کوئی اہل سنت و جماعت کا دیکھ سو کافر ہی بحر المحيط مین ہی مسئلہ اور جو کوئی خراب چیز خدا  
 کی مین گالی دی یا اہانت کری یا دین کی کام کی اہانت کری وہ کافر ہی مسئلہ اور بی ادبی اور بیگاہن  
 ہر پیغمبر کی کفر ہے خواہ اسی وہ پہلا جا کر کر دیا راجا کر دے جیسے بعضے رافضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے  
 بعضے حکم بعضے اصحاب کو دتے ہوئی ظاہر نہیں کئے دی کا مین بعضوئی کہہ دین ہی بہ کفر ہے مسئلہ  
 جو کوئی خوب عبادت آرائی کری اور کفر کے اس مین کلمہ ہون جو کوئی اوسکو سرائی وہ کافر ہی مسئلہ  
 جو کوئی کفر کی رسم کو سرسہی وہ کافر ہے جیسے کہی کہ یا خیر ہم ہی کہ دیوالی کو روشنی کرتی مین یا ہونے



کو پیلاگ کہیلتی ہیں یا دھرم کو پوجتی ہیں یا اود کسی کفر کی رسم کو سرہی یا بھلا کہی تو کا فر ہوا مسئلہ  
جو کوئی کہے کہ یہ جو علم دین کا جیسے تفسیر و حدیث یا فقہ پڑھتے ہیں یہ سب کہانی یا زور کی جیلہ میں  
اور ارادہ اور اس کہانی ہی شریعت کو بلکا جانا یا شریعت پر شہبانا یا ہو تو کفر ہے مسئلہ جو کوئی  
مسئلہ کہے کہ طالب علم فرشتوں کی پر جلتے ہیں اور دوسرا کہے کہ یہ بات جھوٹ جوڑ رہی ہی تو کا فر ہوا مسئلہ  
جو کوئی کہی کہ یہ بادشاہ کا خزانہ بادشاہ کی ملک ہے اس عقائد سی کا فر ہوا مسئلہ جو کوئی کہے کہ کفر کا کہے  
ابھی اس عقائد سی نہیں پہرا اور عبادت کی طور کلمہ شہادت پڑیا ابھی مسلمان نہیں ہو جیت تک کہ وہ  
اوسکے توبہ نہ کرے کا فر ہے اور ایک حدیث روایت حضرت ابو بکر صدیق سے ہی کہ پیغمبر خدا فی فرمایا ہے  
کہ کہو تو ایسے بات بتاؤں کہ جس سے چوٹا اور بڑا ترک در ہو جاویں تب لوگوں کی کہا کہ فرما ویا رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فی جب فرمایا یہ دعا پڑھ لی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرَکَ بِكَ  
شَيْئًا دَیْمًا اَعْلَمُ وَاسْتَغْفِرُكَ لَمَّا لَا اَعْلَمُ بِهٖ ثَلُثُ عَشْرَ وَاسْأَلُكَ لَدَیْكَ اِنَّ اللّٰهَ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ  
سوال شرک صغیرہ کیا ہوتا ہی جو اب جیسے کوئی کہے کہ جو فلانا نہوتا تو یوں ہوتا یا فلانا ہی تو فلانی  
چیز نہیں ہو سکی یہ سب عقاید سینہ میں لکھ میں میت میں کوئی کفر کا کلمہ کہے بکار و کچھ ہی وہ بکار  
کر و حکم کفر مت ڈار ہست اوس کہیں ہیں یا تو شراب پی کر یا کسی آزار سے ایسا مت ہو لینے بیہوش ہو جاوے  
گیسی ہی کفر کی یا شرک کی باتیں کر کا فر نہیں ہوتا کیونکہ ہو سکی دم تک مسلمان چاہئے مگر جو کوئی شراب  
پیکرتہ میں اپنی عورت طلاق دیدی وی پڑ جاتی ہی میت عدم دکھائی دی نہیں اور چیز کچھ نہیں ہو  
اوس ہی سب پیدا کی نہیں کہیں وہ وہ عالم تو نہ سی ہوا اور جو تہہ بیولا جان و منکر میں جو فلاسفہ فانی  
مان و اس نیت کی معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ فی سب عالم عدم سی پیدا کیا اور عدم کچھ چیز موتی نہیں یعنی  
کچھ نہ تھا اور کر لیا عالم کہتے ہیں اوس چیز کو کہ جو سوا ہی ذات اور صفات اللہ تعالیٰ کی ہو جو چیز کہ سوائی ات  
اور صفات اللہ کی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہی اور وہ پیدا کر ہی ہوئی دو طرح کی ہوتی ہی  
ایک عالم کا نام عالم خلق ہی اور دوسرا کیا نام عالم امر ہی عالم خلق وہ ہوتا ہی کہ پیدائش جسکے مادہ سی ہو کر  
ایک چیز سے ایک چیز پیدا ہوئی ہو اور اوس عالم ملک کہتے ہیں اسکے حد خدا پر معلوم ہے کہ سخت الرشی سے  
تو عرش تک یہ سب اس کے سات میں ہیں ہر ہر زمین و آبی موتی ہی کہ جو اوپر کی کنارہ سی نیچی کی تہہ تک سے  
شکاوی اور اوس رستی کو لینے پہا کر منزل منزل چلین تو اوس کنارہ سی دوسری کنارہ تک پہنچو بسر  
میں پہنچی اور زمین سی دوسری زمین تک اتنی ہی نیچی ہی سوال کوئی پوچھی ساتوں زمین کا نام  
کیا جواب جو اہر تفسیر میں ہی کہ اس زمین پر کہ ہم آدمی ہی میں نام اور کلام مکا ہی اس نیچی دوسرے

زمین ہی نام اوسکا خدا ہی کہ جبات در بر ہی بڑی دیو بلید اوسین لبتی مین اوستر ہی زمین کا نام  
عوقی ہی کہ اکثر چھوڑ مان چھ مین اور چوتھی زمین کا نام جبرابہی کہ اوسین بڑی بڑی سانپ دار ہستی  
مین اور پانچون زمین کا نام ہونٹا ہی کہ اوسین جو پتھر دوزخ مین ہونگی کہ جسے خود بخود آگ لگا کرتی ہے  
بہر ہی مین اور چوتھی مین کا نام مجین ہی کہ اوسین دوزخ کی نامہ اعمال دہری جاتی مین اور ساتون زمین  
کا نام عجیبہی کہ اوسین شیطان اور خاصہ شیطان کا لکڑہتا ہی اور ویسی ہی سات آسمان مین کہ ہر ہر  
آسمان پانسو بیکے راہ برابر موٹا ہی اور اتنی ہی ہر ہر آسمان کی چھی ہے پہلا آسمان بخار کا ہی اور رنگ سبز  
ہی اور نام اوسکا رفیعہی اور دوسری آسمان کا رنگ دہسٹہ ہی اور نام اوسکا دفلون ہی اور تیسرے  
آسمان کا رنگ لہی کا ہی اور نام اوسکا قیروم ہی اور چوتھی آسمان کا رنگ لنی کا ہی اور بعضی کہتے مین کہ  
کا ہی اور نام اوسکا فیضیہی اور پانچون آسمان کا رنگ سنہری ہی اور نام اوسکا دقوان ہی اور چھٹے  
آسمان کا رنگ رو یا قوت کا سا ہی اور نام اوسکا ماعون ہی اور ساتون آسمان کا رنگ سوئی کا ہی اور  
نام اوسکا نیربا ہی اور ایک روایت ہی تفسیر سے کہ جب اللہ تعالیٰ فی زمین پیدا کری ہی جیسا کہ فرشتہ  
فی حکم خدا سی عوش کے تلے سے آنکرا اپنی سر پر اور کند ہی پر دہری ایک ٹاہتا اوسکا مشرق مین اور ایک مغرب  
مین ہی اور دو ٹاہتہ کو دو لون ٹاہتہ سے پکڑ کر کڑا ہی حکم خدا کے سے اور پانچ فرشتے کی ادھر مین اور  
ایک فرشتہ ایک بیل کو لی آیا کہ جبکہ چائیس ہزار سینک مین اور سینک اوسکی زمین کی کناروں سی نکل کر  
مین اور جبہ ہا پر کو دم لیتا ہی تو دریا سکڑ جاتا ہی اور جبہ دم کو باہر راتا ہی تو دریا جو شہنشاہ  
اور جہاگ لاتا ہی اور ایک بر سین دو دم لیتا ہی چھ مہینہ مین ایک درجہ مہینہ مین ایک نو کو سون  
تک دریا سکڑ جاتا ہی اور پھر کو سون تک پہل جاتا ہی اور ناس اوسکی قعر دریا مین ہی اور پانچ جاگہ  
ہزار اوس بیل کے مین اور وہ بیل فرشتے کی پانچ کی تلی لاکر کھڑا کیا تب فرشتے فی پانچ اوسکی تہوہ یعنی  
کو مان اور گر یعنی پشت پر رکھے اور پانچ فرشتے کی تہری جب فرشتون فی ایک مروت کی سل کہ جکا موٹا یا  
پانسو برس کی راہ کا ہی اور لٹا اور جوڑا خدا جانی کہ کتنا ہی اوسکی پیٹھ پر دہریا جب فرشتی کے  
پانچ اوس بیل پر تہری اب بیل کے پانچ ادھر ہی اور کپان لگی جب ایک پتھر لائی جو وہ طبق برابر کم زیادہ  
ٹالم اوسکا صفحہ ہوا اور وہ پتھر بیلکی پانچ کی تلی رکھ دیا کہ اوس بیل کے پانچ تہر گئے جب اللہ تعالیٰ ایک  
مچھلی پیدا کری اوسنی وہ پتھر اپنی پیٹھ پر دھلایا باقی بدن اوسکا باہر رتا وہ مچھلے دریا پر اور دریا یاد  
اور دریا کا نام بحر سجور ہی اگر دریا حایل ہوتا تو زمین دوزخ کی مورم سے سب گجاتی اور بادابہر ہی  
اور اندہر اور دوزخ پر ہی اور دوزخ سخت الثری پر ہی اور سخت الثری فرشتہ پر ہی اور فرشتہ چھ

ہی اور چھیلے چھیلے پر سہی والدہ اعلا عالم البصواب یہ تفسیر جو اس میں تھا اور شکوۃ شریف میں ہی ساتواں  
 آسمان پر ایک ریہا ہی کہ مونا فی اوسکی تانی ہی جیسے زمین اور آسمان کا بیچ ہی اور اوسکی اوپر آٹھ فرشتے  
 ہیں جنکی بکروٹکی شکل اور اونچی ایسی ہیں کہ اوسکی کمر سے ران تک بیچ ایک آسمان ہی دوسری آسمان تک  
 کی ہی اور اوسکی پتھر پر عرش ہی اور تفسیر بحر الحقائق میں ہی کہ ساتویں آسمان پر کرسی ہی اور اوسکے  
 اوپر عرش ہی ایک پہلے سے دوسرا پاکیزہ ہی اور عرش پر عالم ارواح ہی اور روح بہت پاکیزہ ایسی چیز  
 ہی کہ حسین تفسیر صورت نگاہی معلوم نہیں ہوتا کیونکہ وہ عالم امر ہی تو بہت نزدیک اور روح ہی اور  
 بہت دور کا درجہ قالب کا ہی بہت قدرت کمال میری خالق کی ہی کہ قالب کے ساتھ روح ملا دی ہی یہ بات  
 پیغمبر خدائی ظاہر اس واسطے کری کہ کوئی اور ہی بل مان نہ ہی اور اللہ کے تعارف دیکھی اور قدر کی دلیل  
 برہدوی اور رسالہ عقائد سینہ میں کشف الاغوات امام غزالی ہی لکھتا ہی کہ ساتویں آسمان پر جہان سدقہ  
 المنستی نام ایک میری کا دخت بڑا گھوم رہا نہ ہی اور حسین ہزار ہا نور کی ہونوٹکی شکل جانور نکلتی پرتے  
 ہیں کہ اوسپر دریا گ کا ہی اور اوسپر ایک ریہا نور کا ہی اور اوسپر ایک ریہا اندھیری کا ہی اور اوسپر  
 ایک ریہا برف کا ہی اور اوسپر ایک ریہا تھنڈ کا ہی ہر ایک ریہا ہزار ہا ریس کی راہ کی راہ ہی اور  
 اوسکے اوپر عرش تک اسی ہزار پر دہ میں ہر ایک پر کچھ اسی اسی ہزار گنگوڑ میں اور ہر ایک گنگوڑ پر  
 ستر ہزار چاند نور کی لکار کہیں ہیں اور چاند لالہ اللہ سبحان اللہ سبحان الملک القدوس سبحان  
 ہیں اگر ایک چاند انہو میں سی زمین سی بی پر دہ ہو جائی تو آدمی یوں جانیں کہ دیدار خدا کا ہی جیہی  
 سجدہ کرنے لگیں سب کچھ اوسکا نور جلا دیں اور شرح الشفا سے عقائد سینہ میں لکھا ہی کہ پیغمبر خدائی  
 معراج کی رات آسمان پر کچھ سوار ابلق گھوڑوں پر پیادوں میں مغرب دیکھے کہ اگلی چھ قطار بانہی چلے  
 جاتی ہی اور اول اور آخر انہوں کا کہیں ہرگز کسی کو معلوم نہ تھا جب پیغمبر خدائی جبرئیل سے پوچھا کہ یہاں کیوں  
 ہیں جب جبرئیل نے کہا کہ یا رسول العجب سی میں اور تیری چہرے لگا ہوں انہیں ایسی ہی بتا دیکھتا ہوں  
 خدا جانی کہاں سی آدمی ہیں اور کہاں جاتی ہیں اور تفسیر کبیر میں ہی کہ جب جبرئیل فی اوپر پیغمبر خدائی ایک  
 کو اوہوں میں سی پوچھا کہ تم کب پیدا ہوئی ہو جب اوسنی کہا کہ میں اور تو کچھ جانتا نہیں لیکن چار  
 لاکھ برس میں ایک تار پیدا ہوتا ہی اور جب کہ میں پیدا ہوا ہوں وہ چار تلی تار ہی ہو چکی ہیں اور بعضی  
 کتاب میں ابو الحسن زجاجی ہی اللہ تعالیٰ کی پیدائش میں ایک میت ہی کہ اللہ تعالیٰ فی آسمان پر ایک پتھر  
 ریت کا پیدا کیا ہی اور اسی جلد چلتا ہی جیسے باد تیز چلتی ہی اور جب سی کہ آسمان اور زمین پیدا ہوئی  
 اور قیامت تک وہ رہیگا اور اوسکی حد معلوم نہیں کہ کہاں آگیا اور کہاں جاتا ہی اور ہر ایک زلزلہ کی آمد

اندر اسکے ایسے دنیا بستی ہی جیسے دنیا میں تم بستی ہو اور ہر ایک گزشتہ ات اور دن یہاں کی سی اور میں  
 قیامت ہوتی ہی ایک قسم پر اور میرا نین عمل ہی تو لی جاتی ہیں اور بطور اسی کیچہرہ کی ہی کوئی بہشت میں  
 داخل ہوتا ہی اور کوئی دفعہ میں داخل ہوتا ہی اور بہشت اور دفعہ سوامی اس بہشت اور دفعہ کے  
 ہی کہ جو آدمیوں کی واسطے تیار کر رکھی ہی ہی اس واسطے اللہ تعالیٰ فی فرمایا ہی آیت وَمَا بَعَثْنَا مِنْهُنَّ  
 اِلَٰهًا هُوَ بَشَرٌ مِثْلُكُمْ لَئِنْ سَأَلْتُمْهُمْ عَنْ آيَاتِنَا لَقَدْ عَلِمْتُمْ لِيَوْمِ الْاٰزِمِ اور خدا کی قدرت سی ہزاروں عالم  
 بہر ہی پڑی ہیں سب کے اصل یعنی جو حکم نہ ادا ہی کہ اللہ تعالیٰ فی فرمایا ہی کن یعنی ہونا اور قیامت حکم سے  
 ہو گیا جو چیز کی بنامادہ ہو وی اور کا نام عالم امی کیونکہ اس کا مادہ ارادہ اور قدرت حق کی اور لفظ  
 کن کا کلام حق کی ہی اور اسکے ظہور کا نام روح ہی اور لفظی بیدین کہتے ہیں کہ روح قدیم ہی اور پھر عالم  
 اور روح کہتے ہیں یہ نہیں جانتے ہیں کہ کہیں عالم ہی قدیم ہوا ہی البتہ جاہلین ہی ظہور روح کا ہوا ہی وہ  
 قدیم ہی مسئلہ اور روح سے سوا اور عالم میں چیزیں جو ہیں اور کا مادہ ہی فنا ہی قدیم نہیں لیکن  
 اس میں لغزش قدموں کی پڑی ہی چاہئے کہ بہت تکرار کرے اور اگر اللہ تعالیٰ حال نصیب کر ہی تو اب ہی  
 معلوم ہو جائیگا لیکن اہل حال کو یہی شریعت کی خلاف نہیں بولنا چاہئے اور اگر شریعت کی خلاف بولا  
 تو وہ پھر کیا مقبول نہیں ہوا اس میں دو فرقہ میں ایک علم اظہار کی ہیں کہ تقریر اور ہونے کی اللہ تعالیٰ کی بھائی  
 میں ساتھ دلیل بچان خلق کی ہی یعنی کہ فلانی چیز دیکھ کر جانا یعنی رات دکھو دیکھ کر جانا زمین آسمان کی گردن  
 دیکھ کر جانا یا ایک سے یہ چیزیں ہونی محال ہیں اور وہی لوگ پیر سے کہو لیکن کہ چند ظاہر ہی وہ اللہ کو جو  
 باطن ہی اور دکھائی نہیں دیتا اسے دریافت کیا کہ تقریر ہی اور زبہم ہی اور مرد کہو نہ کرنا اور علم ہے  
 یعنی انجان ہونا تو کیونکر کھلیا فی کرنا اور دریافت کرنا اور مدینہ ہوتا ہی گہرا جاتا تو اسکے رنگ کی چیز  
 ہر چیز کا بنا ارادہ ہر وقت جدا جدا کہ پھر اور قدر ہوتا تو ایک حال ہی دوسری حالت خلق کی کو پیرتا  
 اور سمیع ہوتا تو حاجتیں خلق کی کو سناتا اور بصیر ہوتا تو اندنا ایک کو دوسرے سے کہاں بچاتا اور جو  
 گوئیگا ہوتا تو لفظ کن کون بولتا اور وہ عقل اور قیاس سب کے سے اونچا ہی اپنی معرفت ذات صفات کے  
 اور حکم رضا اپنی کی اور خطابہ کی کون بولتا اور بتلاتا تو خلق کو دیکھ کر کہ جیسے کہی کج لیتا ہی یہاں  
 پیر یعنی فلانی چیز فلانی چیز سے تو اس کا سلسلہ ہر جا پھر چاہی جیسے بہر دنیا مرجع عن امر خاک و آب  
 انش سے بنی اور طبیعت تہری خشکی تہندہ گرمی سی بنی اور دھستار و دھکی گردش اور بر فربکی بہتر سے بنے  
 اور وی ستاری و ششکی تہندہ میں جہان وہ لجا میں وہاں جاوین اور فرشتہ تہ تابع حکم الہی کی بہر بہر  
 سب کا ریزی میری خالق کی ہونی تاری اور فرشتی نور محمدی سی بنی اور نور محمدی کا ظہور حکم خدا سے ہے

در بین  
 معرفت  
 فی دنیا  
 برائی  
 علم اظہار  
 دھو فی  
 کلام

سب سے تاج حکم کی بن اور حکم سب کے جان ہی ہر وقت ہر انہیں جو چیز کہ ملزوم کوئی ہی تاج حکم کے ہی اور  
 کہ حکم کو بول کر جان اور کا اعتقاد الکا وہ کا فرما وہ پردہ او کے مری ہی نہ ملگا ایت کو دینا  
 نَنْزِلَ رِیْطِمْ یَوْمَئِذٍ یُخْجِزُ ذُنُوبَہُمْ اِسْکَافِیْنِ ہِیْ اوروں جو صوفی ہین تو کہتے ہین جیسے پیر سے کہج کہو جی لیکر  
 اصل تک پہنچا دینا ہی ویسے ہی وہ کہو جالی ہی کہ جیکا کہو چہی وہاں ہی منزل منزل کہو جی پیر سے بندہ ملا  
 ہین پیر سے علما اطوا ہر کہتے ہین اس پیر سے معلوم ہوا کہ یہ پیر فلانی کی ہی اور دوسری یعنی علما صوفی  
 کہتے ہین کہ پیر والد سے معلوم ہوا کہ یہ پیر اوسکی ہی وہ پیر ہین پیر والد کو دیکھتے ہین اور دوسرا گرد و صوفیوں  
 کا جو ہی اونکو معرفت کشفی ہی سوال کشف کیا ہوتا ہی جواب کشف کہلنے کو کہتے ہین اور کہلنا دو  
 طرح کا ہوتا ہی ایک کہلنا ظاہری اور دوسرا باطنی ہی کہلنا ظاہر کا وہی کہ جو ظاہر ہین پیر ظاہر ہوا  
 جیسے آنکھ سے دیکھے یا کان ہی سنی یا ناک سی سونگھی یا جیب سے چکے یا بدن پر کہین گرم سرد یا نرم سخت لگے  
 اور باطن وہ ہی کہ جد دل پیری یا تین کہلین اور دل پر کہلنے کی ہی دو طریق ہین ایک یہ کہ محض جانب سے  
 ہو جائی ولیکن جی ڈھونڈنا مابہی جیسے بہر سنا ہی کہ بندہ زرق کا اللہ تعالیٰ آپ ضامن ہی کہ آسمان سے  
 پہنچا دے گا ولیکن طبیعت تو کل پر ہین تہر تی خطرہ دلیں آتا ہی کہ کہاں ہی کہا دین گی بہر علم فقیر  
 کا ہی اور بعض کو یقین کی چاشنی مل جاتی ہی تو اوسکا معاملہ ایسا ہوتا ہی کہ کم یا سوا ہی جیسے کوئی ہما  
 کسی کی کراوی کہ کل مہاری ہاری ضیافت ہی اوسکی اوسکی کہنیکا یقین ہو جائی کہ خطرہ ہین نہ  
 کا تو کیا منے بلکہ کوئی کہی ہی بیار اوسکے مہمانی اوسدن کر و اوسکی ہر و سی پر قبول کر ہی بہر ایمان ہوا  
 کا ہی جیسے کہ اللہ تعالیٰ فی فرمایا ہی ایت دَبَّالْخَوْرَۃِ هُمْ یُؤْتُوْنَ تَرْجِمَہُ یَعْنِیْ اُخْرَتِ پروی یقین  
 رکھتے ہین اس طرح سے اللہ کی ذات اور سب صفات کا طور ہی اور اللہ تعالیٰ اپنی بنیادی ہی دیکھتا ہی اور اپنے  
 شوالی ہی سنا ہی اور اپنی علم ہی جانتا ہی اور ہر انہیں ساتھ شان چوٹی کی آپ ہی جان ہی نزدیک ہے  
 اور سوا ہی اوسکی جو صفت ہی اوسکی کوئی شی معطل ہین یعنی خالی ہین رہتی اوسکی دل پر سب جاتی ہے  
 جب کوئی متابعت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خالصاً صاف کر کے محض اسطے رضا مندی  
 اللہ تعالیٰ کی اختیار کر ہی تو اللہ تعالیٰ اوسکی دل کو ساتھ روشنی محبت اپنی کی پر کر دی تا ہی تو جبکہ دل کی آنکھ کہلنے  
 سے جیسے آدمی سو کر خواب کی ہی جیسا کہ بندہ کر کے جس چیز کا خیال مابہی ہی صورت دکھائی دینی لگتی ہی  
 کہ صورت کسی کی ہی دکھائی دیتی بت تک اپنی ظاہر مذکبی مرت ہو اور آبی کی اور اخر کی جو دیکھائی دیتی ہے  
 اور ذکر اور شغل جو کرتا ہو اوسکی خبر ہو تو وہ کشف الملکوت مثال کہلاتا ہی اور عین یقین ہی ہو گیا کہ وہ  
 جو عدل اللہ تعالیٰ کی ہی وہی آنکھوں دیکھ لے جبکہ اندکے بغین صورت سی مصور کسٹرفرا دیکھا کہ یہ کہاں سے آیا

کہ خلق اللہ الاول و الآخر قبل الازمان و اول ما خلق الله نور و اس کا طالب جو احسن کسی نے  
 توفیق حق بانی کو سپرد حالت اُنی کہ ذکر میں صورت پنی اور غیر کی سرگ اور نگہ سی اوٹھ کھڑی ہوئی مضر  
 بیزنگی دگھائی دی دلیکن اپنی اور اپنی کام کی سرگ پوری ہی ہتھام سی لگی کچھ اور بات نہ ہی کہ یہ سرگ کو  
 جانی اور صورت جو جا سی معلوم ہوا کہ میری پاکسی اور کی سوآ میری کوئی صورت نہیں سوآ ذات اللہ تعالیٰ  
 کی کہ میری علم میں ہی سو سجا اور دیکھا ہی ہی پہلے جانا پھر دیکھا پھر بتا اب یہی دیکھا کہ اصل ہنری  
 کا ہی کہ جو ہی اور میں اور سب کچھ حکم رب ہی میں کہ اس کا کچھ مادہ نہیں سوآ ارادہ اور قدرت اور حکم رب  
 کہ صفات ہی اور صفت ذات سی ہدی نہیں وہ دن سمجھتے ہیں کہ ایک ذات اللہ تعالیٰ ہے کہ وہ ہنری ذات نیز  
 یعنی ہنری ہونین اور ہنری صفات میں کسی غیر کا محتاج نہیں سب کا ہونا اور ہونا اللہ تعالیٰ کا حقیق کی نزدیک آتے  
 تو وہ ہونا اللہ تعالیٰ کا ہی اور دوسری خلق کی ہو کو ہی ہونا کہتے ہیں وہ بغیر ملونی ارادہ قدیم کی اور کاریگری  
 قدرت کی اور حکم کی نہیں ہونا جب تک اللہ تعالیٰ کی کاریگری ملنی بت تک نہ کو کسی زری ملونی ہی کی طور کے  
 صورت ہی اور اس طور کا نام عالم امر ہی اور کہی اس طور کے ملونین اور صورت کر دی ہی نور کی جیسے ملکوت  
 اور کہی اس صورت کی ملونی نین اور صورت کر دی ہی جیسے شہادت تو ہزار دن تک یہ صورت میں کوئی  
 سی صورت ہو طور اس کا بنا ملونی ارادہ قدیم اور کاریگری اور قدرت اور اور اریشہ راجہ حکم الہی کے ساتھ بغیر  
 شان یحییٰ کی طہ نہیں پکرتا اور اس جو نیکو پچہ قیاس اپنی کی لایا تو اب ملونی کی ملونین جارا عقدا جو غیر  
 میں جانی کہ اصل ہو جانین ایک حلول اور دوسری اتحاد اور تشریف الٰہی اور چوٹی کی طہ جلی  
 اسی کہتے ہیں کہ وہ چیز حکم پتہ پسین بھی گھل جائیں کہ جو کوئی ڈھونڈ ہی تو جدائی بناوی پسین ایک دوسرا  
 ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ ذات کو ایسے پہلی نیچے کہ ڈالی تو بہ پڑی جس میں اللہ تعالیٰ پاک ہی اور جو کوئی یون کہی کہ  
 تعالیٰ ہاسی میں اب سی جیسے دو دین یا شربت میں شکر موتی ہی تو کفری کیونکہ اللہ تعالیٰ جسم سی پاک ہی اور نفس  
 رسول کوئی کہی کہ تنہی ہی تو ملونی کہی تو ملونین ہوا جواب ملل منع سمجھا وہی کہ جیسا جسم تنہی کا ساتھ جسم  
 پتہ کی ہونا ہی اور اللہ تعالیٰ کی قربت یعنی نزدیک یعنی ساتھ ہونا ساتھ ہر ذرہ کی ذلت وجود ساتھ شلن یحییٰ کی  
 موجود نیچے تو کا فرمان ہی مگر معلوم نہیں کہ کس طرح سی ہی اور جو کس طرح کا سمجھو گی تو چون کہان ہا سی یہ عقیدہ  
 ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب لگی والوں اور دور گنگا روک کے گھنے اور دوری کر نہیں بلکہ فرمان برابر ہدی نزدیک  
 بکیف اب کہ عقل تو قیاس میں نہ آوی اور دور اس شد اتحاد کا ہی تھا دوسری کہتے ہیں کہ ایک خفت جسم دوری  
 میں مگر ایک جسم جیسے آدمی میں نہی بابا کے یا جیسے دہشت مگر ایک جہا میں یا شمی ہو جانین اب یہی سمجھا کفری کہ  
 اتحاد ہونا ہی در چر و لاکہ کہ جسم کہتے ہوں اور جسم ہوتا کہ لبا اور چوراہ اور ڈھنگہ ہوا اور اللہ تعالیٰ

سے پاک ہی ہو کر الحاد اسی کہتے ہیں کہ جیسے بعض پیریا کوئی کہتا ہے کہ سب خیرین اللہ ہیں اور میں اللہ ہوں  
یہ نکہا چاہئے بلکہ اللہ تعالیٰ اور کائنات کہ قدیم ہو اور دنیا ساری نئی ہوئی ہی اور اللہ تعالیٰ وہ ہوتا ہے کہ جین  
صفتیں ہو اور پوری ہیں کہ جین نقصان نہ پایا جاوے جس بنی اللہ بنا اللہ کہ سو کا فر ہو اور چوتھی کلی طبعی کہ جیسے کوئی  
کہے کہ ہماری ہیں اللہ یہی جیسے سب یونین ایک چیز ہی کہ اور کائنات انسان ہی اور کوئی آدمی ایسا نہیں کہ ان  
نہیں اور نہ نہیں کسی ہی کہ وہ فو کا نام ہی نہیں کہ جس کا نام انسان ہو تو جو کوئی اللہ تھا کو سیکہ وہ کا فر ہو اور  
جو کوئی کہی کہ اللہ تھا کہ ہی نہیں وہ اور پھر اس کا ہی کہ ہی یا جیسے آئینہ میں صورت کہ دیکھتی ہی اور نہیں ہی  
اللہ تھا پاک ات ہی موجود قائم ایم ہی اور جو کوئی آپ کو بھول کر اللہ تھا کو حاضر جانیکا ساتھ شان چوٹی  
کی وہ سب کچھ بجا میت پیدا کرنا اور کیا دین ایک نجان بیچہ مالی یون کہیا یہی شاخ ایمان ہے بعض پیدا  
کرنا کام خدا کا ہی اور کیا ظہور اور کا ہی کہ پیدا کرنا اور کیا دہوئی کیونکہ پیدا کرنا کام خدا کا ہی جسے نکوین کہتے  
ہیں اور صفت پیدا کر نیکی اور کسی ذات ہی تعلق کہتے ہی الہی ہی قدیم ہی اور اسکی صفتیں ہی قدیم ہیں اور نتیجہ  
اور اسکا ایسے ظہور اسکی کاریگر کیا جو ہی یا تو بی مادہ ہو جو چہ کہ بی مادہ ہو تو اسی عالم امر کہتے ہیں جیسے روح اور مادہ  
ہو اور اسی عالم خلق کہ ہیں میں جیسے تمام ملک اس کر نیو اور کسی کو عقائد اہل سنت اور جماعت کا ہی کہ دو کہا جاوے  
کیونکہ جو دہنوں تو پیغمبر خدا عبد اللہ ﷺ کہتے مسئلہ اور جو کوئی یون کہی کہ میں خدا کی کاریگری میں ہوں  
مسئلہ اور جو کوئی یون کہے کہ خدا کی کاریگری ہی ہوا ہوں تو وہ اسی کیونکہ کاریگری کام خدا کا ہی اور آدمی اسکی  
کاریگر کیا ظہور ہی اور اسکی ربط کی قیاس میں چکر اہی ایسے حکم کی اور ملکی ربط میں میت ذرہ ہی ہر خلق کے  
اسکی چیز نہیں ہو وہ قوم فلاسفہ یون کہی ذرہ چھی ہنود اور ایک عقائد اہل سنت اور جماعت کا یہ ہی کہ اللہ تھا  
فی خلق میں ذرہ پیدا کسی ہیں اور ذرہ اسکی کہ ہیں کہ ایسا چیز ہوا کہ جسکی ٹکڑی ہوسکی اور نہیں ذرہ کو کہتا  
کے جسم بنا دیا ہی اور ایک قسم ہی فلاسفہ کہتے ہیں کہ ذرہ نہیں اللہ تھا فی ہویوں ہی بدن مسیح خیر کا بنا دیا ہی اور  
ہو لا نام ایک ٹی کی ٹکڑی کا ہی کہ وہ ہی خدا کی طرح قدیم ہی اور اللہ تھا اس ہویوں ہی صورت بنا لیتا ہی اور  
حالانکہ اللہ تھا فی محض لفظ کج کی بنیاد کاری ہی مسئلہ اور جو کوئی حوائی خدا کی اور کو قدیم جا سو کا فر ہی فلاسفہ  
میت بنا اہل ترا نہیں کری جو چاہی کار اس غریب جو پیری کہنگاویہ کار اور ایک عقائد اہل سنت اور جماعت کا یہ ہے  
کہ آدمی بنا اہل کی ترا نہیں جسکی اصل پہنچتی ہی جتنی بار میں کیری دنگا ہی اسکی کچھ نہ لگی ہوسکی ہی اور پیر بھی  
اور نہ کم ایک دم ہو سکے ہی اور زیادہ خواہ خود بخود خواہ ہر کہا مر خواہ دوب مر خواہ مارا جاوے اور  
ایک مذہب بیدین ہی وہ کہتا ہی کہ بنا موت ہی ہر جا تا ہی اور مثال دیتی ہیں کہ بعد آدمی مثال جبرائیل  
ہی اور مثال تیل کی ہی اور روشنی مثال زندگی کی ہی اور بعض مرتبہ ایسا ہی ہوتا ہی کہ مادی دیو



بجہ جاہی اور تیل و جاہی اس طرح آدمی ہی کسی حادثہ سی مر جاہی اور کچھ عمر باقی رہ جاتی ہی اس  
 بات کی کہنے سے کافر ہوا کیونکہ اول تو یوں سمجھا جاہی کہ اصل کیا ہوتی ہی اصل ماوسی کہتی ہیں کہ جو کسی علم  
 قدیم سی او کسی زندگی کی باندہ کہی ہی تو اوس حدی پہلے مر جاہی تو اللہ تعالیٰ پر ہون ثابت ہوتی ہی اور اللہ  
 تعالیٰ پاک و عظیم رفعت و اسوئے اللہ تعالیٰ فرمایا ہی آیت **وَإِذَا جَاءَهُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ لَأَتَسْتَأْذِنُوا**  
**سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ** ترجمہ یعنی پس جب کہ آؤ گی اصل و نہو کی نہ دہیں گے وہ ایک ساعت اور نہ پہلے  
**سوال** اگر دینی اصل سے مواہی تو مارنے والا کیوں گنہگار ہوا **جواب** مرنی والا تو مقرر اوس وقت مرنے کا  
 و لیکن اوس ماریو الیکو حکم تھا شرع کا کہ اسی تو مارا بلکہ اسی منع کیا تھا کہ ناخون نکر لو کہ اونی جوابی اختیار  
 اسے فی زمانی مولا کی کر سی اس واسطے وہ مارا مارا کیا بیت جیسا رزق حلال ہی ویسا رزق حرام بہ جلا  
 بارہ بار ہوا آیت پرہ قرآن **ہو اور** ایضا اہل سنت اور جماعت کا یہ ہی کہ آدمی کا جیسے حلال خیر رزق  
 پہنچی ویسی ہی حرام رزق ہوتا ہی اور ایک قسم بیدین میں وہ کہتے ہیں کہ رزق وہ جو کسب حلال سی پیدا ہوا  
 جو حرام کسب سے پیدا ہوا و کا نام رزق نہیں تھا قدسی وہ کافر ہوا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہی آیت **وَمَا مِنْ**  
**دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا** ترجمہ یعنی ایسی کوئی نہیں جاندار زمین پر مگر جس کا رزق اللہ  
 پر نہیں اس آیت سی اوس احتقاد والا پہر گیا کیونکہ رزق تو وہ ہوتا ہی کہ جو بندہ کے خلق سی ملی اور جاہی اب جو کما  
 اعلیٰ سے ملی اور ترا وہ خدا پر جو رزق دینا اوسی تہا نہ تہا لیا تو اس کا مذاق حق کو نہ سمجھا تو وہ کافر ہوا **سوال** اگر کوئی  
 لکھ کہ جو جہاں ہی رزق ہی تو اس کا کہا ہوا لا کیوں گنہگار ہوا **جواب** کہ کہا ہوا فی رزق ہی کہا یا و لیکن جیسے  
 اونی لیا یہ طور انکے منع کیا تھا اور اپنی اختیار سی جو عمل بیفرمانی کیا گنہگار ہوا اوسکے مثال جیسے مانی **ابن علی**  
 اسطے دو زبان کہی ہی اور چور سی منع کیا تھا اور غلام فی وہ ہی دو زبان چور کہ کہا ہی تو میان کا گنہگار ہوا کیونکہ  
 اونی وہاں تو مہی کہا میں کہ جو نے اوسکی حصہ کہی لیکن جو اگر کیوں کہا ہی کہ چوری و اسطے الزام میں آیا  
 بہریت اور تھکر قبر و نے سبھی ہو جیہ **سوال** بہ سبب خضون کیا نیک برحق کا ک خیال بہ گنہگار و خضون اور کافر  
 سبھوں غدا بہ قبر وین برحق ہی تو مگر لکھا کتاب یعنی بندہ جبکہ قبر میں جاہی اوس مقرر **سوال** ہوتا ہی  
**سوال** قبر کی کہتے ہیں **جواب** جان اوس کا بدن کلمہ علی و کا نام قبر ہی بہا نوین زمین میں و بیکر جاہی بانی میں و بیکر  
 چاہی **ابن** جاکر جاہی گلگرمز ہی جانو پہاڑی جبہ اچاہی اوس معاملہ **سوال** جواب کا معرفت دو خوشنوی  
 کرو البتہ ہی اور مولوی شمار اللہ بانی ہی فی کتاب ہی تذکرہ القبور میں لکھا ہی کہ جو کسی میت کو زمین کو سونپ دے  
 بہرین جبہ اور آدمی تبس ال **جواب** ہوتا ہی **سوال** **سوال** جواب کیا ہوتا **جواب** خدا کی سونپ خبر دی ہی کہ  
 بہریت کو قبر میں رہتی ہیں **جواب** اوس کا **سوال** **جواب** تھکے وہاں دو فرشتے آتی ہیں ایک نکرو دوسرے لکیر وہ

پوچھتی ہیں مڑہی کہ خدائے اکون ہی اگر عجب ایمان مردم ہی تو وہ جواب تیا ہی کہ رب میرا اللہ تھا ہی کہ  
 جسے میں اور میں پیدا کیا ہی پھر پوچھتی ہیں کہ پیغمبر اکون ہی کہ تو کے امت میں ہی بندہ مومن کہتا ہی کہ  
 پیغمبر میرا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی پھر پوچھتی ہیں کہ دین تیرا کیا ہی تب بندہ مومن کہتا ہی کہ دین میرا  
 وہ ہی کہ جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائی ہیں وہ مئی قبول کیا ہی جبہ فرشتے کہتے ہیں کہ اے نبی  
 سہی جیسے دوہن ہوتی ہی با فراغت روح او سکی آسمان کو جاتی ہی اور قبر او سکی بہشت کا باغ ہو جاتی ہی اور جو  
 بہرہ دہ کا فریاد ساقی ہو جیکہ فرشتی اوی چہین کہ خدائے اکون ہی جیہ وہ بہشت کا مارا بہک دہتا ہی کہ ہمارے  
 خدائے ہی جو جب فرشتی او سکی سر پر گزرتی ہیں روح او سکی کو دوزخ میں لیجاتی ہیں اور قبر او سکی کو دوزخ  
 کا جہیز کر دیتی ہیں اس سہی جو منکر ہو سکا فریاد و قبر کی سوال جواب بھی کا وزن سبھوں پر عذاب چلا  
 اور ہمیشہ مٹا ہی قیامت تک اور مومنوں اور جنت کو ہی عذاب سب گناہوں کی گنگاروں پر ہو گا اور بعض  
 مومنوں پر فضل کا معاملہ ہو گا تو معاف ہی ہو جائیگا ولیکن قبر میں کنی طرح کی عذاب ہوتی ہیں ایک عذاب اس  
 کا اور دوسرا شرمندگی کا اور تیسرا مار کا افسوس کا عذاب یہہی کہ آدمی غور کر ہی تو معلوم ہو کہ جیسے کسی مالدار کا  
 مال جلتا ہی یا مایا پ کا بیابانی مرنی لگی یا پتہ ہی ہوئی کی کتاب جانی لگی یا سینہ دگر مینداری لٹنی لگی یا نام  
 کی حکومت جانی لگی تو دیکھو کہ اوسے ایک چیز یاد دہیز جانی ہی کہ کسی بی بی ہوتی ہی او سکا کیا حال کہ جسکی ایک  
 مرتبہ سب طاق رہی او پہلنی کا کچھ جلد زنا افسوس کے آگ جلاتی ہی وہ اب بی دنیا میں اندر اللہ ہی جلتا ہی جب  
 بہی ہی جلد کا بدن پر کچھ جل نہین اور دوسرے آگ شرمندگی کی ہوتی ہی وہ دہوتی ہیں ایک شرمندگی امید کی  
 اور دوسری گناہ کی جیسے کوئی دنیا میں کسی مر داریا امر او یا بادشاہ کا مصحاب ہو وہ بڑا اوسے امیدوار کرتا  
 کہ میں تجھے ایسی خاندان بر میں بجا ہوں گا کہ وہ بڑا بڑا جہیز او لگا اور نعمتان کہاں کی ملا کرے گا اور لباس خاص  
 او گھنٹی بی اندازہ ماتہ آویں گی او مجھے ہم صحبت اور ہم کلام رہیگا اسی ہی چار چہرہ رہا تھا امین ایک تو دین  
 چوہری پر ہنگ پیکر انکو جا پڑی و جانی کہ میں سب کچھ پایا اور سوچا اور جا بچک و سکا بڑا بعد و بار سوچا  
 و مان اوسے ائی دیکھ او لوگا اوسے جگا دین انکہ کہہ لو کہ انہی سچے اس عبادی تو بدین پر ختم نہین ہوا و لکھ  
 بی موت ہوا ہی نہین مانا کہ مر جاو وہ ہی صورت حاضر ہی کہ دنیا کی قدر ہی ظاہر ہو گئی اور گتہ کی شرمندگی کی بہرہ  
 شال ہی کہ جو کسی امر او یا سدر کی مصدا ہوں اور وہ بادشاہ او سکی ہتہ بڑا سلوک ست رہا ہو بلکہ او سکی باج  
 ہو او سکا دیا ہو اور جانک او سکی نوئی ہی او سکی محبت ہو جا لکدن ایسا ہو کہ یہ تو اویر تہ ڈال ہا ہو او ایک  
 رشخ ان میں ہی اوسے دیکھ لیا کہ مجھے بادشاہ دیکھتا ہی او غضب کرانی تب دیکھو کہ او سکی بن پر تو ختم نہین  
 ہوا و لکھ ان ہر دنیا کا سائیل او سکی لگی مٹا ہی و مرنا نہینت بھی ہئی ان جو جو دے دے ہوئے ہوئے



حکیم خلیفہ محمد ﷺ و آلہ و اصحابہ و ائد اچہ و فریادہ و اہل بیتہ بمعین مدبر محتک باارحم الراحمین  
 ہو چکی عبارت اخون درویزہ کی اور عقاید سینہ میں منہاج الاعمال میں کہ جب کا بول عزمین لا اے اللہ  
 محمد رسول اللہ ہو وہ دوزخ میں بن جائیگا اور حضرت رضی علیہ کرم اللہ وجہہ فرمایا ہی کہ جب کافر ہوئی پہلا  
 بول لا اے اللہ محمد رسول اللہ ہو جب پہلے کی سب گناہ جان انجان اوسکی دہ گئی اور دینی نے حضرت  
 انس سی یہ حدیث روایت کری ہی کہ جو قوت بندہ لا اے اللہ محمد رسول اللہ بولتا ہی ایک جو  
 اوسکی موت نہ سی نکل کر آسمان کی اوپر چلی جاتی ہی جبکہ حضور حق میں جاتی ہی حکم ہوتا ہی کہ ہر جا وہ  
 چیز کہتے ہی کہ کیونکہ ہر دن کہ میرا پیغمبر والا تو بخشا ہین گیا ہی جب اللہ تعالیٰ اوسی فرماتا ہی کہ اللہ جسکی بار  
 پر اسی فیض بہ بہل جاری کرانا ہون تو مقرر اوسی بخشا ہی ہون اور صحیحین میں ہی کہ پیغمبر نے فرمایا ہی کہ  
 ایمان والی آدمی ہر جبکہ موت حاضر ہوتی ہی تب تک رضامندی کی اور بخشش کے اوسی ایسی خوشی مانع جاتی  
 ہین کہ ہر اوسی کوئی چیز ایسی بہت مہاری ہین لگتی ہی موت سی اور اللہ تعالیٰ کاملنا اوسی بیمار لگتا ہی  
 اور اللہ تعالیٰ کو اوسکا ملنا پیرا لگتا ہی منہاج الاعمال میں ہی کہ مرنے والی سورہ یسین پڑھ واد و خزانہ  
 لا اے اللہ محمد رسول اللہ کی زیادتی کرو اور حضرت انس بن مالک کہتے ہین کہ مرنے کی دن مردہ کا بیچ  
 لا اے اللہ محمد رسول اللہ کرو اور جمع الجوامع میں لکھا ہی کہ مردہ کو مٹی بھی گھر میں نہ بند کرو اور  
 جلد لیجاو اور جب قبر میں دہر تو بہ ہر تی ہوئی سراہنی کی طرف قبر کی سورہ الم ناس فحون تک پڑھاو پاتی  
 کی طرف امن الرسول آخر سورہ بقرہ پڑھاو اور بخند و دہیت بخشا جاتا ہی جو کوئی زیارت کسی قبر کو جاو  
 اور رورو ماکر قبر پر ہاتھ دہر کر ہی السلام علیکم یا اہل الدیار من المؤمنین النساء اللہ  
 العالی انما لکم لا حیون بسم اللہ و علی ملت رسول اللہ بکرمہ لا اے اللہ و حد کا لا تیر  
 لکھ الماک و لا الحمد و هو علی کل شیء قدیدش بکرمہ پڑھی اور اسی شکر ہاتھ اوہا یومی کسی قبر  
 میں دہ مردہ ہو باہر آجاتا ہی اور عقاید سینہ میں ہی اگر کوئی استاد اٹھا گرد پڑھنی والی درس کی کسی  
 قبرستان میں ہو کر نکلیں لہذا ان قبرستانوں سی چالیس دن تک عذاب و کردیتا ہی مسلمہ جو  
 کسی مسلمان پیر آدمی مسلمان ناز پڑھین اور اوسکی بخشش کی دعا چاہین اللہ تعالیٰ اوس مددہ کو بخش تبا ہی  
 صحیح مسلم میں ہی مسلمہ اور منہاج الاعمال میں لکھا ہی کہ کسی خانہ پر چالیس آدمی شکر کے توبہ کر نیو آنا پڑھین  
 تو وہ مردہ بخشا جاتا ہی مسلمہ اور خزانہ کی ناز کی تین صغین کر کر ناز پڑھین تو ہی دہ مردہ بخشا جاتا ہی مسلمہ  
 جو کوئی ہر جمعہ اپنی مالکی یا باپ کے قبر کی زیارت کری تو اللہ تعالیٰ اوسی بخش تبا ہی اور شکر کا یین لکھا جاتا ہی  
 جو کوئی آدمی مر جاتا ہی اوسکی عمل تمام مر جاتی ہین اگر قریب خزانہ تو پڑھنی ہر بی تبا ہی جو علیہ رُکھا ہو یا بخش

اولاد خود عالمگی یا بنی مال سی خرات یانده گیا ہو جب تک اسکا پڑیا پڑھتی ہیں دایمی برابر سب پرستی  
وانو کی اوسی پڑیا نو البیکو پوختی رہی اس طرح خرات جیسے کوئی اپنی ملک سے کچھ لئے کر گیا جب تک نہ تی رہیں  
دیتا ہی تو اب اس پہلی کو پوچھتا رہتا ہی مسئلہ جو کوئی دوسری آیت قرآن شریف کی ہمیت تلاوت کہی وہ  
بندہ قبر میں ساتھ قبرانی اور باس ان کی شفاعت کر گیا تو قبول ہو جائیگی اور اسکی بابا پس ہی عذاب ہلکا ہو گا  
اور پیغمبر خدا فی فرمایا ہی جیکہ کوئی زندہ مرد کے واسطے دعا مانگتا ہی یا خرات کرتا ہی یا فاتحہ دواتا ہی تو اللہ تعالیٰ  
فرشتوں کی ہاتھ نر کی طبق پھوٹا ہی اوس میت پاس مسئلہ جو کیکہ گائیٹا یا بیٹی مری جا ہی وہ صبر کری یا نہ کرے  
تو یہی ہشتی ہو جائیگا لیکن شریعت خداوی اور کفر کی باتیں نکری مسئلہ صحیح الجوامع میں لکھا ہی جیکہ کوئی مرد  
مہارامہ جاوے اور اس پر قبر میں مٹی انین لگی تو جا ہی کہ ایک آدمی اوسکی سرانہی تہا ہو کر کہی کہ العفانی خلائی کے  
یشتی اور جو ماکانو یاد نہ تو خوا کی بیٹی کہدی تو وہ سنتا ہی اور جو اسینین دیتا پر دوسرے بار کہی کہ العفانی  
خلائی کی بیٹی تو وہ اوٹہ بیٹھا ہی پر پیٹری بار کہی کہ العفانی خلائی کی بیٹی جب کہ کہتا ہی تاوی العیہری  
کری ولیکن تمین بنین معلوم ہوا پر یون کہی کہ تو یاد کر کہ جائین دینا پر سی لکھا ہی وہ کہہ نہا دت ان لا  
یالہ الا اللہ وان محمد احدہ کادرسو لہ و انت دفتت باللہ ذبا فرجھا فیتا و بالاسد لم یزینا  
یا لقہ ان اما مٹاوی دونون فرشتہ شکر کی جنت سین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہی کہ جلو جلیں ہی  
تلفیق کر دیا ہی عقاید سینہ میں ہی کہ پیغمبری ہی ال ہو تا ہی توحید کا اور امت کا کہ کیا حال ہی تہا امت کا  
اور رڑ کو کج جوئے بالک مہین اونی ہی سوال ہو تا ہی اگر دی اولاد و سلا نو کی ہن تو فرشتہ پوجہ کر بتلا دی ہن  
کہ یون کہو کہ اللہ تعالیٰ میرا رب اور حضرت محمد صول العیہری پیغمبر میں اور میں میرا اسلامی ہی مسئلہ اور جو کافروں کا  
اولاد جو جو جیتی ہن تو اسین حضرت امام غلامی منع کیا ہی کہ کیا جانی کیا حال ہو گا اور خبات سی ہی سوال بتھا ہی  
مومن جن کو مالکیت بہشت کی ہن ہی بہشتیوں کا مانا گیا نیگے اور کافروں کی حجاب و فرخین جائیگی اور جو اگر کافرا  
اسلام کا کریو اتا اوسی عذاب ال سی جیل ہی مسئلہ اور اتنی آدمیوں کو قبر میں ہی جیاب سانی قبر میں ہی ایک تو  
شہید دوسرے جو بڑا خدا کافروں کی مقابلہ ٹرائیمانی باندہ کہنتی ہن یا جمعہ کی دن یا جمعہ کی رات مری یا کوٹ  
ہر رات سورہ ملک پڑھی یا جلد ہری مری یا بیت جلد مری سوال بہت قبر میں عذاب کا کیا سبب ہے ایک مومن  
کو قیامت تک عذاب سی نچا نا اور قیامت کو پاک گناہوں اور گناہوں کا مسئلہ اور گناہوں کی بال سی کہ جو دیا ہن  
اور پچھو ہن وی مقرر سانپ اور پچھو ہی ہن جیسے کوئی خواب دیکھتا ہی تو اوسکی تعبیر بعضے چیز کی سانپ اور پچھو ہن  
اس طرح بہر جو دیتا بیان جو کیا ہی اوسکی تعبیر بیان ظاہری اگرچہ ہن دیکھتا ہنین تی کیونکہ عالم ملکوت کی ہن  
ہر کوئی ہنین معلوم کر سکا اگر جن کی صاف میں جیسے پیغمبر نور بعضے اولیا بعضے وقت معلوم کرتی ہن دیکھو تو

حضرت جبریل علیہ السلام پھر خدا پائس آیا جا یا کرین پتی ہو سو ای پیغمبر کیسی کو دیکھا فی زمین دین پتی  
 اور زمین خدا کی اور خدا کی رسول کی کہی پر ایمان رکھنا ہی چاہی کوئی سی چیز دیکھا فی دین زمین کیونکہ  
 خدا چاہی پہاڑ کو نظری چہاوی اور چاہی روح کو دیکھا دی ہو نیکو دیکھا کچھ شہر زمین بہت شہر  
 پیچھے جیو یا ہوئی حساب کتاب و کسی کون با زمین ملی دہنی کسی شتاب و تونی عمل نیز زمین ملی پر سپر ہی حال  
 دعا و زمین تا تیر کا سچا کرو خیال و ایک پہاڑ مستند اور چاعت کا یہ ہی کہ قبری قیامت کو زندہ ہو کر اوٹنا  
 برقی چہا ہی ایک عرش کی تلی ندی ہی نام اور کا بحر الحیات ہی او سکی پانی کی شکل و کی تلی ہی ہی ہا پانی  
 برسیا تب زمین کی گرد اگر دیکھا بدھ جا کا جب ایک تلی ہی کہ نام اور کا عجیب انداز ہی جلیقی اور گلتی زمین ہی  
 جہان و ہوگی جیو ان کی پیستین سی اور تلی زمین ہی اور زمین ہی سکو اٹھا کر کہ جنظر ہی دینا میں ہا  
 ایک بال ہر فوق نیز لگا بلکہ خشت کی چڑی ہی پین لگ جائیگی کیونکہ جس گشت چڑی میں نقصان کا کام کیا ہی  
 وہی عذاب میگنہ کا جبکہ قیامت کو پہلی سب مخلوقات جو الہیہ پرا کرین پین مر جائیگی کوئی تہوڑی مابہ کوئی ہی  
 سی مابہ بعد صور بھی گی پہلے تو گہر جائیگی چھہم جائیگی اور چالیسین س بعد صور بھی گی نسبت اوٹین گے اور کا  
 نام بعثت ہی ہو کوئی اس ہی منکر ہو وہ بنیک کا فریو کہ یہ سب قرآن ہی ثابت ہوا ہی آیت کہ یوم یبعث فی الصور  
 نفخہ من فی السموات ومن فی الارض الا من ہما اللہ ترجمہ معنی جہن مورین کا جائیگا کہ گہر جائیگا  
 جو کہ آسمان میں اور زمین میں ہی مگر جو کہ اللہ تعالیٰ چاہی اور دوسری آیت یوم ینفخ فی الصور صفی من  
 فی السموات ومن فی الارض الا من مشاء اللہ ترجمہ معنی جہن کہ پتو کا جائیگا صور پر ہوش ہو جائیگا  
 جو کہ آسمان میں ہی اور زمین میں ہی مگر جسی اللہ تعالیٰ چاہیگا اور تیسری آیت یوم ینفخ فی الصور صفی من  
 او انجا ترجمہ معنی جہن بجایا جائیگا پچھو مگر کہ او کی تم فوین فوین سوال وہ ہو کوں بجا دیا جوا  
 حضرت اسرافیل لیکے شہر ہی کہ عرش کے تہہ کوئی مابہ کوئی با زمین یا لیکاز و شرق میں اندوزی خرب میں اور  
 ایک ٹیڈ و پراب ہر تہا ہی اور لیکازو سی پنا سراد چہرہ دونوں کی در کا لادیکہ تہا ہی عرش کی تہو کوٹو مال کا  
 کہہ را ہی اور عرش تہہ خدا کی ہی کہہ را ہی اور اللہ تعالیٰ در کا ا بے تہا ہی چہہ دیکار ہی ہی نور خدمت ہا تہہ  
 ہی جیکہ چہرہ مکمل لکھا ہی ہے ہر صفحہ کی نزدیک ہو کر دوسری لکھتا ہی اور ہر صفحہ ایک تختہ سفید ہوا کا ہو  
 اور دنیا و اسکا آتنا ہی چہہ ساتوین آسمان اور زمین کی چہہ ہی وہ عرش کے لکے ہی جو کچھ خدایت لکے ہا تہہ  
 او زمین لکھا ہی تو دنیا کچھ عرش ہی دیکہ حضرت اسرافیل ہی دینا اور کوئی فرشتہ زمین جیکہ فرشتہ اللہ تعالیٰ  
 کی حکم کو کہ جو کہ ہو را ہی اسکا احوال ہی سو تہہ ہی چہہ دوسرے کو ہر صفحہ لکھتا ہی اور وہ حکم جو تہہ ہی فرشتہ  
 فتن کا حکم ہا وکی ہو چکا ہی حضرت اسرافیل کا اور عرش کی پچھن مات پر وہ میں ایک تہہ ہی مابہ کوئی کہ

بیچمین پالشی بر سکی ۱۴۵ ہی اور حضرت جبرئیل کی حضرت اسرافیل کی بیچمین ستر چوہ پن اور حضرت اسرافیل  
 کہتری پن اور انہی ان پر موجود ہری ہی جی ہر کتری پن اور مہندہ اسکا اپنی مہندہ سی لگا پن پن اور اللہ  
 تعالیٰ کی حکم کی انتظار کہتری پن جس دن کہ حکم بجانیکو ہوگا دوزخ لگی دینگے اور عابدون بازون ملا کر باوندگی اور  
 ایک تہہ اب مار نیگی کہ صبی کو کہ رو صین پن بسکو پانینگے اور صومین داخل کر دینگے سوال صو کر صر صی جہ جواب  
 جہ شام پن ایک ساتوین زمین کی تلی اور ایک ساتوین آہاکی اور ایک شرقین اور ایک غربین اور صتی مین  
 پن او تہی ہی او صین صید پن ایک شام مین صین فرشتوں کی پن اور دوسری شام مین آدمی اور جنات کی پن اور  
 قیسری مین رو صین شاطین کی پن اور چوتھی مین صومین جانوسو کی پن یہاں تک کہ کتری مکوڑی اور پانی اور  
 بند اور چنڈ اور خند سب کے اور صین او صین داخل پن اور سب صیتی رو صین پن و تہی ہی او صین صومین پن  
 ہر ہر صومین پر ہر ہر روح پیتی ہوگی مہندہ اسکا مہندہ اپنی ہی لگا کر انتظار ہی کہ حکم کہ ہوگا دوزخ لگی جی بجانیکو  
 حکم ہو جائیگا تو تین ہونگی ہر لگا جیسے کہ چکی جکی ہاتھ نوالہ ہوگا دہ ہاتھ مین ہر لگا اور جی پانی مہندہ مین بدلیا  
 ہوگا وہ مہندہ مین ہی ہر لگا پنج پن اور سکیگا یہ پیلے جی بجانوسو ہوگا تو سب پیلے ہوگا کہ مہندہ کی بل جاتے  
 زمین اور آسمان اور آدمی اور جنات سب شامل ہو جائیگی جیسے حضرت جبرئیل اور اسرافیل اور میکائیل اور عزرائیل اور جبرئیل  
 اور ہاتھ اور شہید حدیث مین ہی اللہ تعالیٰ شہیدون کو پانچ بڑی برائیاں دی ہیں اول وہ جہنم فرکی حضرت  
 ملک الموت قبض کرنی پن اور روح شہید کی قدرت اللہ تعالیٰ ہی قبض ہوتی ہی اور دوسری سب پیغمبر کو غسل  
 دیتی پن اور شہید و کونہین دیتی اور تیسری سب پیغمبر کو کفن دیتی پن اور شہید و کونہین دیتی اور چوتھی پیغمبر کو  
 مردہ کہا ہی اور شہید و کونہندہ کہا ہی **سَبَّ** لَا تَقُولُوا لِمَنْ قُتِلَ مِنْ أَهْلِ الْاِمَّةِ اَهْلًا وَعَدُوًّا وَلَیْسَ بِالْاِیْمَانِ  
 لَکِنْ لَا تَعْلَمُونَ اور پانچون پیغمبر کی شفاعت مین قبول ہی اور شہید و کونہی مہندہ ہی اور پیغمبر کا بڑا مسئلہ  
 اور قیامت کا ہر کی چاروں گرو کو بیا گین گی اور گرو کی پہاڑوں کی کو ٹھونک طرف بیا گین گے اور اللہ تعالیٰ ایک غنیمت روز  
 رکھا ہی کہ جب شام ہوتی ہی تو سب آدمی اور دیگر شہر کو آتی پن اور شہر فرکی اپنی کو ٹھونک اور اللہ تعالیٰ کی طرف جاتی  
 پن اور اچانک سب ملک مین اندر ہو کر سونا بڑ جاتا ہی سب گویا کہ مر گئی اور گرو کا مال بڑا ہو گئی ایسا ہوا  
 خبر نہیں صین اچانک فجر ہو جاتی ہی سب کی آنکھ کھل جاتی ہی اس طرح قیامت کو پورا ہو جائیگا اختلاف و کونہی  
 لکھتے کفایت ہی شرح قصیدہ مانی پن انجمن دوزخہ فی کہا ہی سلم اور حساب پر ایمان کہنا ضرور ہے  
 آمدنی کی بوس تین طرح کی یا تو جلال ہی اور حساب ہوگا کہ اللہ تعالیٰ دناؤ لگا کہ یہ نعمت ہنی ہمیں دی ہے  
 یہ نئی کہانی بی ہی اور کا کیا شکر ادا کیا اور اسکی قسم سی کیا کہانی کری ایک زمینک کی خبر پوچھی جانی گئی ذرہ  
 چالیس دن جیسے شخص کا اور ایک سو گیارہ دن جیسے جو کا ہوتا ہی اور مال حرام کی بددنی ہی تو ایک ذرہ ہر حرام کو



حلال جاننا تو کافر ہو اور جو ذبح پر حرام کیا یا فدا ہو کسی برابر ہو گیا یا اللہ کا اپنی فضل سے بخشید گیا یا نبی نے  
سے جس کا مال ہو گا بخشو اور ایک گناہ بہشت میں جاوے گا حلال کا حساب ہو جائیگا اور حرام پر عذاب ہو گا اور شرب کا  
خصم ہو گا کہ تحقیق کیوں نہ کیا جاوے طر حکمی شخص کو بہت پیار ہے ایک نذرست جو دشمن زہری اور نڈھالی جانے  
سوتا اور نڈھالی پانی پیتا اور چہی خرید و خوراک کہانی اور ایک شبہ ہر چاندی سونا کیا کہ کیا ہی ظلم سی تو قیامت  
کو چارسی نمازین جو اللہ کی یہاں قبول ہوئی ہیں ظالم کی مظلوم کو دینا دیکھی ہو چکی مسئلہ برہنہ اور خرید  
بکیرہ اور نڈھیرہ اور خرید جیسے زمین میں اور گھر و زمین ہی میں اور ہونو کہی آپس میں ایک سی ایک کا حساب ہو گا  
بدلا دلویا جائیگا جیسے شاہدار بکری فی منڈی بکری کو سینک مارا ہو گا اور سنا پیدا ہو کر سینک پارہ  
منڈی شاہدار کو مار لیگی اور کڑی کڑی سی بددیوگی اور جس دیکھی بالائے ایک بالکے مار ہی وہ ہی رنگ  
جیسا بوی چیک کا تب سب جانور دیکھی خاک ہو جائیگی جو جانور راہ خدا کی میں فرج ہوئی ہیں دی خاک اعلیٰ  
کی ہوگی اور جو دنیا کی راہ میں فرج ہوئی وہ ادنیٰ بہشت کی خاک ہوگی اور جو مردار ہو گئی ہیں دی فرج کی  
خاک ہوگی پھر جانور و کتا آدمی و نسی حساب ہو گا جس کہ نبی اپنی گھوڑی اونٹ یا بیل یا گای یا بکری ہی فائدہ دے  
کا یا اون کا یا سوار یا کچا کا یا ہو گا اور کسی کہانی یعنی کا کھو گیا یا ناقص مار کا فدا یا تو اللہ کا کسی جانور  
افراد کریگا اور سبندہ پر عذاب یا غصہ ہو گیا اور جو کوئی کسی جانور کو ناقص مردار کر دانی یا بواسطہ خدا کی یا واسطہ  
دو اک اور سب کو غصہ ہو گیا اور زنی میں ہی اسنی کرنی ہی جیسے مودی بلی یا کتا بواسطہ سیلیک یا تلوار یا اور  
چیز سے مار ڈالی والا الگ میں جلانا یا گیسر گھونٹ کر ترسار کرانی ہی گھنگا ہونا ہی قتل یا بیغیر خدا فی فرمایا ہی کہ  
ایک عورت بڑی تنگ بستہ ہی ماسخی لکٹ کو فاندی میں بند کر کر زمین کی اندک گار دیا تاہم بلی اور کسی اندر  
بیچ باکرہ مٹی وہ عورت ہی گناہ سی دفع کر گئی پھر آدمی و نوز کا حساب ہو گا کہ آپس میں جس کہ نبی جیسا سلوک کی گئی ساتھ  
کیا ہی یا معاملہ خدا کی میں جو عمل کیا ہی وہ عمل ظاہر ہو جائیگا اور جس جگہ سی کو شینگے اسی جگہ کئی ہون کر  
ہر میں مٹی اور زمین بعض کو سہرہ پائینگے اور بعض کو نامہ ہرانی ہو و گی ہر سب کو عشر میں حاضر کر مٹی وہ حساب کے  
لینے کی جگہ ہی وہ ہر اسید نہی بیغیر خدا فی فرمایا ہی کہ نام اور میدان کا سہرہ اور بعضی شخص قیامت کے  
شکر میں وہ کہتی ہیں کہ موی پچی حیوان زمین اور بڑی خاک ہو جاوے بعض کو اکہم ہو جائیگا اور سکا آدمی کو کھنڈ کر نبی اگر  
سے وہ کافر ہوئی میں سوال ان کو کیا شہید پڑا ہی جو آپ کے طر حکمی شہید میں ایسا شہید ہی کہ مردہ جو ہو جاوے  
یہ مٹی ہو جائی تو مٹی آدمی کو کھنڈ کر نبی کہان میدان ہون او کہان گشت ہواد کہان گین نبی اور کھنڈ کر  
پڑی مٹی میں نین مٹی جواب جیکہ او آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ پیدا کئی تومٹی کا پتلا بنایا تھا کہنا  
خود سین جان دلی دیکھ تو وہ کہو کر مٹی نبی دوسری ہی ساز کو ہر کر دیا اور دوسرا شہید ہی کہ دوسری

۱۸۸  
کہ تم کہتے ہو جو مٹی مٹی فی سوح ہی ملتی تھی یا بدی گری مٹی اوسی نہیں مٹی کا بتلا کر مگر مٹی اور کانا بنا ہادی  
خیال میں نہیں آتا کیونکہ آدمی جب مچا ہا مٹی ہو جاتا ہی ملگرا کر کہہ جاتا ہی جگہ یا پانی میں گسل کر پانی  
موجا ہا ہی یا کوئی جاندار پھر کہا جیتے ہی اور کانا بدن بن جاتا ہی یا مٹی کہہ دے کسی کو جو بار آور اور دریا میں ڈال کر  
وہ مٹی سمندر میں جا پڑتی ہی یا دوسری کنا رہ جا لگتی ہی وہ قیامت میں کیونکہ کہی ہو جاتی ہی جو اب اللہ تعالیٰ  
فرمایا ہی یا مٹی قل یحییہنا اللہ الذی انشاہا اولی مرتبہ جو مرتبہ مٹی پر کوئی پوچھی کہ گلی ہڈیاں اللہ تعالیٰ  
کیونکہ جلاد و لگا اوسی دین کہہ لیا ہڈی کو وہ جلاد و لگا کہ جسے زندہ کر دے مٹی ہڈیاں پہلی مرتبہ دیکھ تو کہہ  
تعالیٰ فی ہر آدمی پیدا کئی مٹی ہی اور مٹی گری خود رک ہی اور خاک گہندڑی زمین میں ہر دلاست میں بعضی خاک  
اور کہا نیو ایک پچہ دریا پڑتا ہی جیسے ہندی لوگوں کو داپڑی زمین ہی آتی اور کہا بن بید و مٹی آتی اور زعفران  
کشت میرے آتی اور نہ آسمان ہی برسا اور گرمی ہو رہی گلی اور ہر سار مٹی ناشر فی حکم خدا کی ہی لڑکھا اور جب  
تیار ہوا جس ملک میں مقعد ہا کہا نا کہا لیا کچھ کسی کو بیعت وہ ذوق اللہ کا فی حاضر کردیا کہ جیسے دس کا وقت  
کہا تیکہ اٹھا کیس کو رغبت جیسے پلا اور نہ آد اور سیکو بلا چا ہی جیسے آزار کی گویاں اللہ اس یا نہ رب یا پیشکی  
خود رکہائی اور اوسکی مٹی ہی اور اوسکے کورم ہا کی صورت پانہ کر آدمی بنایا یہ خدا کو شکل ہوا جبکی اللہ  
تعالیٰ فی وہ عہد کیا کرنا تو لکھا شکل ہی اور یہ مٹی ایک قہم ہی وہ کہتی ہی کہ روح ایک بدن لکھ دوسری  
بدن میں کہ جو لسا جانور اس روح کی لایق ہو اور میں دلتی میں اور جو میں داکہ نہ کہی وہ اوسکے بدلیا بدلی ہی  
اور جو میں سکھ پاوی تو وہ اوسکی نیکی کا بدلہ ہی جو پہلی بدین کیا ہتا تو یہ نہایت لوح اونکی چھہ ہی کہ  
پہنچ جیتی کہ بدلیا فرم تو پہلے بدن چکھا ہی اور بارہ بیگناہ بدن پر پڑی اور نیکی اور بدن فی گری اور بدلا او  
مٹی کو ملا اور اللہ تعالیٰ عادل ہی بنی کیا ہی اوسیکو بدلا دیگا اور جو نیکی بدلیا فرم اور بدن چکھی جیسے آدمی  
زنا کری اور بار اوس مٹی پر پڑی کہ جو کئی کی مٹی ہو تو مٹی اللہ تعالیٰ ہو جاوے خدا کے مٹی پہنچی جسکی کو برحق جانا نا  
ہی اور ارکار اوس کا کفر ہی اور آدمی قرون اوں کہ جب کثری ہوگی تو بعض کو خلعت دین پہنایا جائیگا چھہ  
میں پہلی حضرت براہیم خلیل اللہ کو پہنایا ویکہ کیونکہ خدا کی راہ پر گزری ادا کر دینا میں آگ میں دینی گئی ہی اور  
اور اذان دینی والو کو پیو میں کثری پہنایا ویکہ اور فتوحات کی میں بھی اللہ میں ان عربی فی اوں نہ تو میں با  
میں قیامت کی احوال کی اندر کہا ہی یہ احوال بروایت حضرت عبد اللہ بن مسعود کی ایک روایت نرت علی اکرم  
اللہ وجہ مجلس میں پڑھی ہی اور وہاں عبد اللہ بن عباس اور مجلس اصحاب رسول اللہ کی پہنچی ہی کہ حضرت علی  
رضی اللہ عنہ فی فرمایا کہ دن قیامت کا پچاس ہزار برس کا ہو گا اور پچاس ہی اوسدن ہزاروی مکان خودگی کہ  
جنہو کو وقف کہتی ہیں ہر وقف میں ہزار ہزار برس ہر نیکی پہلے وقف کا نام بعت ہی کہ جہاں قبروں

او نه کو گهری جو مکی خلد بر سر شک بین کهری بین کی شک بین او و هو کی او پرسی لوزنگی با نو لیکن  
 جو کو می تقدیر الله تعالی بزرگان را کهتا اوراد سک بنفیر بر پی ایان نگهنا هو اوراد تعالی کی تقدیر بر پی  
 اوراد سک و عددن پی ایان نگهنا هو او و چه که خدا کی رسول خدا سی لی بین و چه پی جم جاسا هو او و  
 تو چو ما اور چو ما او سک مبارک عا اور شک کی لین شک کی می بات کا هو یعنی الله کی ایک جانبی یا مانی تر  
 شک هو یا پیغمبر کی پیغمبر بین شک هو یا الله تعالی و عددین شک هو یا الله تعالی کی تقدیر بین شک  
 یا قرآن بین شک و راوی شک بین هر گاه اوال شک کیا هو تا پی جواب ان سب تون کو بلکل چه نجی  
 یعنی دل او سکا نه کهری او که که یونین سنتی جی آئی بین کون جانی چه ای اور کون جانی چه نه پی یا کی الله  
 تعالی جانی تو جو کو می ای یقین چه تو و بین هو که در پیاس بین گرفتار هو جاسا هزار بر سر شک بین کا جاسا  
 جاسا هو گا بیکتیکه پهر بیان سی جلا و نیگه اگلی تکانی بین که او سکا نام محشری و دان جاکر کهری هو و رنگی هزار  
 بر سر شک هو که گ کی بد و دین که جنو کی لگی پی اگ او پی پی پی دو که اگ او دهنی پی او و باین پی پی  
 کی اگ هو کی او بر سر کوس تلی او دین و سی او بر سر سراجی چه کی و دان یہ بنا عرش کی کین با و لگا و دان  
 و چه پیگا که جو مزنی وقت نکشادی سی تیار نا هو که الله تعالی ملک او حکم میرا پی او پی پی پی پی پی پی  
 و لکی او را کر تار نا هو او شر کر که او کهر کی سانه دکی توبه کر نا هو او مسلمان کی خونریزی توبه کر نا هو او سک  
 او ر خدا رسول حکم کو دکی پیتر او را کر نا هو او ر خدا کی او ر خدا کی رسول نومان بردار و نکول جی جاسا نا هو  
 و شخص عرش کی سیه کی که او کی یا جاسا او و نا کی علم او سوچ سی جاسا جی شر کی توبه کی او ر خدا کی توبه  
 او ر خدا کی رسول کی رسالت بر سانه دکی عطا و نکا یا او گون مسلمان بین خونریزی کو دانی یا گنه گو گنه نهجا  
 و هزار بر سر شک بین او سوچ بین او ر خدا بین مبتلا دینا سی نا نک سوال جواب بیکتیکه یا جاسا پهر ادر  
 او ر چاند نیکی طرف سب جانی جانیکه ده اند میرا پی هزار بر سر کی کهری نیکاننگا پی گر جو کو می عرش شک  
 ای ایان و او نا گلیا هو گا که سینه کو کی او سی توبه کر سی هو او را و بین که نه منافعی کی نشانی نر گلی هو نا و چه  
 دین کا کام دنیا کی ساجی اسطر نکر نا هو او سوچ معاملی انا ر کهتا هو او انصاف بین انبی او بدنی بین فرق منجما  
 هو او را الله تعالی کا حکم جیبانی او ر خدا بر پی ایکسا ل سی نا تا هو او را الله تعالی کی کئی برادر جی الله تعالی او  
 دیا پی او سپر او سی پهر و سا هو سی آدمی اوس ند میر بین سی ملک دتی نکل جانیگه او ر جاسا پی پی پی پی پی  
 بین هزار بر سر پنا صاحب کتاب رنگی او سک سی دکه بین یونین سی کالی هو جانیگه حیدر خدا جاسا جی جی جی  
 کی طرف جلا و نیگه لکه هر هر جی بین هزار بر سر شک تر پهر بیکتا یا جاسا پهر دس جک پی پی پی پی پی  
 حساب کتاب ام جز و نکا هر گا اگر هرام جز و دینا کی ثابت انا و دوسری پرده بین لکی جاسا کا ر و لکی

جہاں پہلی جاہلیت کی مخالفت اللہ تعالیٰ کی رضا واسطے کام کرنا ہوا ہو گا تو عیسوی پروردہ میں ماوریاپ کی حدت  
 کا جواب ہے ان ہو گا اور جو بابک ستانی والا ہو گا تو چوتھی پروردہ میں حساب کیا بغرض اللہ تعالیٰ خوش بینی اور  
 تو انکی تعلیم کی اور زمین کی کاموں کی ادبیکہ پوچھہ ہوگی جنہیں ہوائی تعلیم ہو سکے ادیکہ ہو گا تو پانچویں جو کہ میں نام لگے  
 وہ ان نوٹدی غلاموں کی حق پوچھہ جانے لگے جو عیسوی نوٹدی غلاموں کی ساتھ بیدلانی کر رہی ہوگی تو اسکی چوتھی بیدلانی میں چلے گی  
 وہ ان حسابیاتی برادری کی ساتھ حدیث کی پوچھہ ہوگی جو اسکی حق اور کا ادیکہ ہو گا تو اسکو ساتویں بیدلانی  
 لجا جائیگے وہ ان پوچھہ صلہ رحمی کی ہوگی کہ اپنی نزدیکی سے تو نہ ان کہوتی کہ جو رولن جو کوئی اپنی نزدیکی کے بہائیوں  
 کی حالت میں سترہویں ہی اور اپنی طرف سے جو رکھتی ہی تو اوہ نہیں انہیں میدان میں نام لگے گی وہ ان پوچھہ  
 کے ہوگی کہ جو کیکو اللہ تعالیٰ نے اپنی میں یاد دیا کی دسی ہوگی اور وہ شخص کیکو ربائی یا عزت کو دیکھہ کر نہ چلا  
 ہو گا اور اسکی بار و بابا کی کہوتی فکر نہ ہو گا تو اوسے تین بیدلانی لجا جائیگے وہ ان ال جواب ہو گا کہ تو کو نہ آیا  
 ہتا یا نہ مل ہتا یعنی جیسا ہتا دسیا ہی اپنی تینوں میں کھانا ہتا یا باہر اور اور راند اور دیکھا ہتا جو رمل ہتا تو  
 اوسے سوین میدان میں لجا جائیگے وہ ان پوچھہ غائب کی ہی خرید میں فروخت میں یا اور محلات میں اگر شیک ہتا  
 اور کھانا تو عرش حسن کی تلی جا کہہ کر انکے انگلیں کھلیں اور دیکھیں خوشی اور موہ نہ ہر نہی و جو کوئی ان پہلی سترہویں  
 گرفتار ہتا جو تیسری میدان کی پوچھہ کی کام میں پکڑا گیا اوسے پانچویں ہزار برس تک بیگاہ ہو گا پیدائش و فنا  
 میں کوئی کیکو ثابت ہو چکا وہ ان کی آگ جگہ نامہ اعمال کی میدان میں سیکو جا کہہ کر انکے تہ خدا کی حکم کی نامہ  
 اعمال نامہ کی کہہ کر ان کا تین لکھ کر اسات انکی عمل لکھی ہیں وہ سب جگہ پر نہ ہوگی مومن مسلمانوں کو دہائی ہا  
 میں دینگے اور وہ پڑینگے اگر انکی باونیکے دوست دیکھہ خوش ہوگی اور جو بدی بد دینگے تو دیکھہ کہ بہت ناخوش ہو کر  
 اور کا فز کو بائیں ہاتھ میں دیکھہ چھائی چکر ہاتھ اندھا چاک سینہ میں کر کے طرف نکال دینگے اور گردن او سکے  
 پوچھہ کہ عطف مژدہ کر پر اوں میں کی تہی اس میں دیکھہ دیکھہ کہ اپنا کفر اور غر خد کو پوچھا یعنی سجدہ کرنا اپنی نور پڑیگا  
 لجا جائیگے اور ناخوش ہوگی سوائے کھانا کھانا کال ہے جو اب اللہ تعالیٰ ہی پاک ہی کہ اپنی موہ نہ کہتے جاؤ  
 جو کہہ کر آئے ہو اور کا بد لہ لیتے جاؤ اور دیکھو کیا اپنا یاد نہیں ہتا لکھا ہوتا دیکھہ کہ سب آجاتا ہی اور حسن  
 میں نہ حساب کیا ہی کا ہو گا سب کو وہ ان لجا جائیگے اسکی ہی پسند ہو کہ ہوگی ہر ہر جو کہ میں ہزار ہزار برکار گرا ہے پہلے  
 جو کہ میں حساب کیا بغیر مال پر خوش ہو جاتا ہی اسکا کاغذ بھگتا جائیگا جسے وہ ان دنیا میں پوری ادا  
 کرے سو بجا ہر دوسری شہکانی لجا جائیگے وہ ان پہلی بول اور خلق ہی در در کا کاغذ بھجا جائیگا پھر تیسری شہکانی  
 میں جو اللہ تعالیٰ کر سیکو حکم کیا ہی بعد کیونکہ خلق کو بتایا ہتا اسکا کاغذ بھجا یا جاوے گا پھر چوتھی شہکانی لجا جائیگے جو  
 اللہ تعالیٰ قرآن میں فرمایا میں سے خلق کو کہہ کر بتایا ہتا اسکا کاغذ بھجا یا جائیگا پھر پانچویں شہکانی

ایضاً

یجائیکے وہاں خلق نیک کاغذ بھیجا یا جیسا کہ جبین خلق نیک یا یہ سچا پر جہتی میدان میں یجائیکے کہ جہاں دیکھ  
 اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی جگہ میں کہہتی اور دشمنی ہی اللہ تعالیٰ کے واسطے جس کے کسی کہنے کا حکم تھا اور کسی وہاں  
 پوچھ ہوگی اور کا وہاں کاغذ بیگنا یا جیسا کہ کاغذ اللہ تعالیٰ کے واسطے پیرا اور برہنہ اگلی ہنگام کی طرف جدا دیکھ  
 ساتویں میل کی طرف یجائیکے کہ وہاں پوچھ ہوگی کہ مل حرام کا تہا کی بات تہا یا تہا تہا لیا یا نہیں اور کا کاغذ تہا  
 جیسا کہ جو کوئی یہاں سچا سوچا پر نہیں مکاتین یجائیکے بازی کی پوچھ کر اور کا کاغذ سچا یا جیسا کہ جہاں سچا  
 جہاں سچا تو پھر نہیں مکاتین یجائیکے کہ جہاں بہر پوچھ ہوگی کہ حرام کی طرف جانا منع کیا تھا تم اور ہر شہر ہی  
 تہی کہ نہیں اور کا کاغذ بھیجا یا جیسا کہ حرام کی طرف جائیسے سچا سوچا پر سوین مکاتین یجائیکے جہاں پوچھ  
 ہوگی کہ نہیں جو تہہ لونا منع کیا تھا تو سچا تہا کہ نہیں اسکی کاغذ تہا یجائیکے جو تہہ لونی ہی دینا میں سچا سوچا  
 پھر دیکھنے گیا ہوں مکاتین یجائیکے وہاں پوچھ ہوگی کہ جہتی جسم کہانیسے منع کیا تھا تو سچا یا نہیں ہکا کاغذ بھیجا  
 جائیکے جہاں سچا سوچا پھر ہوں مکاتین یجائیکے وہاں پوچھ ہوگی کہ سچا کہانیسے سچا تہا کہ نہیں اسکی  
 کاغذ بیگنا یجائیکے پھر سوین مکاتین یجائیکے وہاں نیک بی بی کو گامی بی یا حرام آدمی یا مازادی یا جانی  
 ایسی باتیں جو منع کرین تہی اس سچا تہا کہ نہیں ہکا کاغذ تہا یا جیسا کہ پھر سوین مکاتین یجائیکے وہاں پوچھ  
 جہتی شہادت جی جی جو منع کری تہی اور کسی سچا تہا کہ نہیں جہاں سچا پھر سوین مکاتین یجائیکے وہاں  
 پوچھ ہوگی کہ نہیں ان ہوئی کسی پر بہت دیکھ دینی منع کری تہی سچا تہا کہ نہیں ہکا کاغذ بھیجا یا جیسا کہ جہاں سچا تہا  
 دسی سچی تہہ الحمد للہ جاکہ ہی کرینگے انکے دہنی تہہ کاغذ دی جائیکے دی ہول اور غم نامہ اعمال ہی پوچھ جائیکے  
 اوپر حساب ہی یہاں ہو جائیکے اور جو کوئی اول بندہ باتو نہیں دینا میں پھر پوچھ ہوگی اور باتو بہر گیا تو وہ حضور  
 ان بندہ مکاتین ہر ہر مکان نہ ہر ہر برس غم میں کیوں کیا تھا اور ہول میں کہ اب کیا ہوگا ہوگا اور پیا کیا ہر  
 ہر ملک جگہ آدمی اپنی کتاب پڑھیں گی جو کوئی دیندار دینا میں سچا ہی اور سنی مل ایسا خدا کی واسطے دینا میں  
 خیر کر دیا تھا تو اس پر پڑھنا ہی آسان ہو جائیکے اور بہشت کی کڑی ہی پہاڑی جائیکے اور بہشت کا تاج اور کسی ہر  
 کہا جائیکے اور عرش کے تختہ میں ہی تہا یا جیسا کہ اور جو پھل میں دینا میں اور مال اپنا عاقبت کی واسطے لے نہیں  
 جوتی دینا کی واسطے خیرتی میں ان کی مائیں تہہ میں کتاب ہوگی وہ ہر برس تک نصیحتی اور ہوا ہی اور غم دینا میں نہ  
 کی میں ہاں ہر روز خیر و جہشت کی ہر ہر ملک ہوگا کہ سکو نیران ترازو کی میدان یجائیکے کہ جہاں عمل  
 تو تہی میں ہاں نیران ہاں ہر برس تک کڑی ہر ہر ملک جگہ خیرات میں عمل بہا ہر روز وہ ملک تہی وہاں ہی ہاں ہوگا  
 اور کسی جہاں ہر ہر میں تو وہ ہر برس تک سچ اور غم اور ہو کہ اوپر یا میں نہاں رہے جگہ ایک اللہ تعالیٰ وہاں  
 قصدا کر گیا وہاں باہر میدان میں ہر ہر میدان میں ہر ہر برس تک کڑی ہر ہر ملک جگہ خیرات میں عمل بہا ہر روز وہ ملک تہی وہاں ہی ہاں ہوگا

ہوگا جسے غلام آزاد کر دیا ہوگا اللہ تعالیٰ اوسکی گردنی چھوٹا دیگا پھر دوسری میدانیں چلیں گے وہاں مکر اور جھوٹ  
 قرآن شریف کا ہوگا جسے قرآن شریف کو اچھی طرح فرت اور ادب پڑھا ہوگا تو چچکا نہیں تو جھٹکتا اجاں گدا وہاں  
 ہریگا پتھر اٹھکانا ہی کہ جین پھر جیاد کی ہی جی اللہ واسطے تو اب آخرت کی جہاد کیا ہوگا تو وہ بچا اور جبر جہاد  
 فرض ہو گیا تھا اوسنی تقصیر کری تو ہزار برس تک ان ہریگا اور چوتھی میدانیں پھر غیبت لگے کا ہوگا جو ناقص لگے  
 سی یہاں بچا سوچا والا وہ ہزار برس تک بے لگتی لگا یا پانچون میدانیں حساب والا تو تری کا ہی جتنا حق خلی اور  
 لا والا تو تری ہی بچا سوچا چیتے میدانیں مذکور حساب جہوتہ کا ہی جو ناقص جہوتہ سی یہاں بچا سوچا نہیں تو وہاں  
 جاہل گستاوتین میدانیں سوال طلب علم کا ہوگا جسے طلب علم واسطے عمل کی کری سوچا نہیں تو وہاں ملا گیا تھوڑے  
 میدانیں پوچھ اترائیکا ہوگا جو کوئی دینا اور نیکی کا کوئی عاثر ہوگا اور اترایا نہیں سوچا نہیں تو وہاں  
 گیا تو زمین میدانیں پوچھ ناقص تکبر کی ہی کہ ماری اکثر کی کسی در کو خاطر میں نہ لادی اور آپ کو اوسنی حق اچھا سمجھو  
 سودہ وہاں ملا گیا دسویں میدانیں پوچھ اللہ تعالیٰ کی رحمت سی جو نا امید ہو گیا ہوگا اوسکی حساب جگہ ہی جو  
 رحمت سی نا امید ہو سوچا نہیں ملا گیا گیارہویں میدانیں اللہ تعالیٰ کی مکر سی بند ہو جائیگی پوچھ کی جگہ ہی جو  
 اللہ تعالیٰ کی پیروی سی یہاں تیرا ہا سو وہاں بچا نہیں تو ملا گیا اور بارہویں میدانیں پوچھ ہر سوچو  
 حق کی ہوگی جس میں ہی طرح ہی حق ادا کیا ہوگا تو وہ حساب جگہ میں اوہ زمین بڑی نزدیکی ہوگی دل لڑکی کو  
 بیونگی اور چہرہ اونکی چمکتی ہوگی ہر میدانیں ہزار ہزار برس جھگڑا ہی جو بچا سوچا اور جو یہاں چوک گیا سوا  
 مارا گیا ہر سب کو بل مہار پر بچا لیکے کہ جو وہ دفع پر ایک چیز تواری تیرا مال سی پتلی ہی کہنہ لکھی ہی اسکے  
 سات پل میں ہر پل کی ہزار برس لکھی چرائی سی اور ہر پل کی آہ ہر پل کی آہ اور تری ہی اور ہر پل  
 ہر ایک لکھ عمل پوچھ ہوگی ایک پل پر ایمان کی پوچھ ہوگی کہ تجھے اللہ تعالیٰ باتوں کا یقین تھا کہ شک تھا اور ایک  
 اللہ تعالیٰ کو ناما کری ہتایا شرک نہایا کری نہا ہوگا ایمان پوچھ ہوگا سوچا نہیں ایمان ملا گیا اور دوسری پل پر غار  
 کی پوچھ ہوگی جو پوچھا اور سوچا اور تیری پل پر غار کی پوچھ ہوگی جو پوری پایا تو بچا نہیں تو وہاں ملا گیا  
 اور چوتھی پل پر پوچھ ہوگی جس پر فرض ہوا تھا اور ادا کیا سوچا نہیں ملا گیا پانچویں پل پر پوچھ ہوگی کہ  
 ہوگی کہ حلال حکم نفلی یا دھونیکا ہر موافق حکم ادا کیا یا کیا اسکا کاغذ وہاں بیگنا یا جاں گدا اور چوتھی پل پر  
 کاغذ حکم کا پوچھا جائیگا جو کوئی یہاں حکم سے بچا سوچا یا مظلوم سی بچا گیا سوچا اسکا کاغذ وہاں  
 بیگنا یا جاں گدا اور سواریں پل پر خدمت یا پاک او خوشی کہنے اندھ کا کاغذ بیگنا یا جاں گدا جو حکم کی موافق  
 یہاں معاملہ کیا ہوگا سوچا نہیں ہر پل پر موافق ہر پل کے قید رہنا جب وہاں سی اور ترک پرست کو  
 اونیکے جب اللہ تعالیٰ کے اسلام عینک یا عبادی ملک عفا یہاں سنت اور حاجت سی بہر ہی چیتے



مرے پیچھے چلنے پر ایمان لانا فرض ہے ویسی ہی حساب پر اور کتاب پر کہ نامہ اعمال فرشتوں کو امانت میں  
 نے رات اور دین جو آدمیوں نے کہا ہے دنیا میں کیا ہی وہ سب وہنوں کا لکھا دہرا سی ماحسن  
 وہ جدی جہدی پزیرہ نیکی کی اور بدی کی سب کے ہاتھ میں دینگے ایمان ان کی دہانے ہاتھ میں دینگے  
 اور کافرو نکو اور بے ایمانوں کی بائیں ہاتھ میں دینگے اس طرح سے کہ جہانی اور نہی جہیر کر ایمان کا ہاتھ سرنگا کر  
 کر کے پیٹھ کے پیچھے لکائیں گے جب اسکے ہاتھ پر وہ اس کا نامہ رکھ دینگے اور گردن اسکے مڑو کر کہیں گے کہ اپنے  
 کو قوت پرہ اور اس کا بدلہ لے لے اگر ایمان والا اپنی نیکی دیکھی گا تو بہت خوش ہوگا اور مومن گنہگار تو یہ  
 بدلہ دے پیچھے دہانے ہاتھ میں دینگے یہ تکمیل الایمان میں ہے اور کافرا اپنا نامہ اعمال دیکھتے ہی تہہ تر کا پٹنے  
 لگ جائیگی جب ایمان کی موت اور کفر کی رسوائی ظاہر ہو جائیگی اور سوال جو اللہ تعالیٰ نذر دے گا وہ  
 بی برحق ہی اور برہمہ حضرت جبریل علیہ السلام سے بھی ہوگی کہ متی دمی کی امانت جو تمہاری ہاتھ پہنچے  
 پوری ہو جائی ہی کہ نہیں اور مجھے حدیث میں آیا ہے کہ پہلے حساب لوح سے ہوگا اس محکمہ میں حاضر لاؤ گے  
 اور لوح ماری بہت کے کا بنی گی اوسے حکم کہ بتاؤ نے علم جبریل کو بتایا تھا تراشا ہر کون ہو وہ کیسے شہاد  
 میرا اسرافیل ہے جب اسرافیل کو حاضر کرینگے جب حضرت اسرافیل سوال باہمی کی ہیت سی کا بنی لگیگا اور شہادی  
 دیگا پھر اللہ تعالیٰ پیغمبر کو پوچھے گا کہ ہماری امانت قاصدنی کی جو کہہ کہ ہم نے لکھا ہے یا تھا وہ متی اپنی  
 استو کو پوچھا یا تھا یا نہیں جب امتوں پر سوال ہوگا کہ ہتھاک پیغمبروں کی ہاتھ جو لکھا ہے یا تھا وہ حکم متی  
 او کیا ہتھاک نہیں جو ادا کیا تو بچا والا مشکل ہوگی نیکیوں میں عبادت سے پہلے پوچھ جائیگی ہوگی اور معاملہ  
 میں ظالم نے جو مظلوم کو ستایا ہوگا تو مظلوم کون ظالم کی نیکیاں دیدینگے ایک وایت میں آیا ہے کہ  
 ایک بید کے بدلے سات سے نازین ظالم کی جو قبول ہوئی میں مظلوم کو دی دینگے اور ایک وایت میں  
 آیا ہے کہ جو کوئی کہ ستر پیغمبروں برابر ثواب رکھتا ہو اور جو کسی سے ایک مڑ لیا انجیر اڑھا لیا کتاب لکھ دے ہوگا  
 و الاراضی ہوگا وہ بہشت میں نبر سیکے گا اگر کوئی نامہ اعمال یا حساب قیامت کی دن سے منکر ہو گا تو کافرا  
 اب سن کہ اللہ تعالیٰ مالک ہے جس طرح چاہی اسکو اس طرح معاملہ کری اگر چاہی فضل کل معاملہ کری تو رحمت اسکے  
 بی نہایت ہی ایمان والا جو دنیا سے ایمان لیکر گیا کیسا ہی گنہگار ہو اپنی رحمت سے اسکا پردہ ایسا نہ کی  
 گا کہ اوسکی نامہ سے بی وہ چیز لکھی ہوئی مٹ جائیگی کہ کہی بندہ پڑتا ہوا شرمندہ ہو اور کیوں ایسی تریک  
 عرش کی نیچی بلایو نیکی کہ وہ سب سے دو ہو کر عرش کی تلی کڑا ہو کر اپنا نامہ اعمال پڑھی کہ کوئی اسکا بدل  
 لسنی جو نیکی دے تو حکم ہو کہ سب قبول ہوا اؤ وہ سجدہ کری جو بدی پڑھی حکم ہو کہ خلافی عمل کے سبب سے  
 یا اپنی فضل سے تجھے بخشا ہوا وہ سجدہ کر لگا شکر کا تو سب جائیگے کہ اس نے کچھ بھی بدی نہیں کری



ستار پرورش ایسا پردہ دیکھتے ہیں اور جو کسی بندہ کا حق اور کسی مرہ گیا ہو گا تو اسی ایسا رضی کر دینا  
 کہ اوس مانگنی جلد کو پشت کا گھر دیکھا دیکھا کہ میں یہ کچھ بچتا ہوں جو تو مولیٰ تھی وہ کہیں گے کہ میری یا اس  
 مول کا ہاں ہی حکم ہو گا کہ تو خرید سکتی ہو اسکا ہی مول ہی جو تو غلامی باس دعویٰ کہتا ہی اوسے بخش دے گا  
 بچے دے دے گا وہ رضی ہو کر بخش دے گا سمیت یکذره غایت تو ای بندہ نواز بہتر زہر سال سنجہ ناز بہ جو فضل  
 کری کسی کے ساتھ تو یوں تیار پوئی کری شیخ سعدی کہین ہیں سمیت اگر درد دیکھ صلائی کرم و غوار نیل  
 گو یہ نصیبی برم و اور جو کسی سے عدل کا معاملہ کری تو اسکا کوئی والی مدلی نہیں خدا کی رسول حضرت محمد  
 صول اللہ علیہ السلام لگتی ہی دعا اللہم انی اعوذ بروضات من تفضلت و بجمعہ کائنات من حقہ  
 ترجمہ یعنی یا الہی میں اوت چاہوں ہوں ساتھ رضا تیر کی غصہ تیری سی اوسا ہتہ معافیوں تیر کی عذابوں  
 تیری سی اور جو ظالم کی نیکی ہوں اور یا تیری کچھ لیکن اگلی آئی والی لینگے ہوں اور یا مظلوم کی کام نیکیاں ہوں  
 جیسے وہ مظلوم کا فر ہو تو مظلوم کی بیان ظالم کو دی دینگے چاہو اللہ تعالیٰ بخشو اور چاہو انکی بدلہ دو زمین  
 جلاؤ معتر لہ اور جہیہ یہ دونوں فرقہ اس سی شکر میں محاسبہ اسکا نام ہی کہ جو کچھ بندوں فی پہلا یا پورا  
 کیا ہی سب سے واقف کرینگے لیکن اس میں کہ اللہ تعالیٰ آپ ہر بندہ کی سی پوچھ گیا یا فرشتوں کو حساب سمجھ لینگا  
 حکم ہو جائیگا اختلاف ہی معتد تو رشتی والا یوں کہتا ہی کہ معنی آیت امتنع الحاسبین کی یہ ہیں  
 کہ اللہ تعالیٰ بہت جلد یعنی والہ ہی حساب انوکھا لینگے ایک مرتبہ سب ایک بل ایسا ہو لینگا کہ ہر حساب ایک  
 مرتبہ یوں سمجھ جائینگے اور جواب سچا دینگے جیسے ایک آدمی سی پوچھ لیتی ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ حکم خدا کی سے  
 ہر شخص کے ساتھ فرشتوں کو حکم حساب ہو جائیگا کہ ہر ہر سی جدا پوچھ لینگے اور بعضے کہتے ہیں کہ بعضے بندہ ایسے  
 ہیں کہ جیسے قرآن میں وعدہ کیا ہی کہ اللہ تعالیٰ ان سی بات نہ کر لینگا اور نہ اسکا کمال غصہ ہی  
 شاید کہ ان پر فرشتوں کو حکم حساب لینی کا ہو جاوے باقی سب سی اللہ تعالیٰ حساب ہو لینگا ان سب سے  
 ایک کو نہ پکڑے بیٹی سب طرح کی حساب کو برحق جانی جو کوئی حساب سی نہ کر ہو وہ کافر ہو اور حساب کے کئی طور  
 ہونگی بعضے حساب بہشت میں جاوے لینگے جنہوں کا اللہ تعالیٰ پر ہر دسا پورا یہاں ہو لینگا اور بعضوں سی حساب  
 لینگے اور آسانی کرینگے اور بعضوں کو حساب پر الگ دینگے ان میں دو ٹول ہونگی ایک مومن گنہگار ہوگی وہ  
 کہی چھوٹنگی اور دوسری کفار ہوگی وہ کہی چھوٹنگے اب جو کوئی کہی کہ اگلی کو پوچھی ہی کافر ہو اور جو کوئی  
 کہی کہ گنہگار ہو الا چاہی مسلمان ہی مرا ہو وہ ہمیشہ دوزخ میں ہو لینگا کافر ہو جو کوئی کہی کہ اگلی کو ساری کافر  
 یا کوئی کافر کہ جوبی ایمان مرا ہی بخدا جاکر بہشت میں جا لینگا تو ہی کافر ہو ایک حدیث ہے کہ ہر مومن  
 اور حاجت کا یہ ہی نہیں کہ ہندو سی اسکی تمنا ہم سی قیامت کی دن کہی جائینگے کہ ہمیں سب کی عمل لینگے

برقی ہی اسکا شکر کا فری سوال دہ کیا پیری اور کسی جواب تو رشتہ ہی والہ کہتا ہی کہ پیغمبر خدا نے  
 فرمایا ہی کہ اسکی دو پلاڑی ہوگی ایک چاندنا اور دوسرا اندھیرا کالا اور علی بن نیکان کہی جائیگی اور  
 کی تلی چوٹیا اور حضرت جبریل کی ہاتھ میں ہوگا تذکرۃ العادین ہی سوال دہ نیکی ہی جو لون  
 پلاڑون میں کہی جائیگی اونکی کیا صورت ہوگی جواب تو رشتہ ہی والہ کہتا ہی کہ اسکی دو دھبہ ہوگی ایک ہی  
 کہ اسکے نیکی یا بدی کی کچھ صورت اللہ تعالیٰ کر دے گا کہ جس ہی قول اسکا ہلکا ہماری معلوم ہو جائیگا اور دوسری  
 یہ وجہ ہی کہ وہ نامہ اعمال کہ فرشتوں فی دنیا میں کہی ہی ہو صحت میں غلبی ہی اونکی ہاتھ میں دی ہی  
 وی چہ بیان لا کر اس ترازو کی پلاڑون میں رکھ دینگے اس سے ہلکا ہماری معلوم ہو جائیگا حدیث میں آیا  
 کہ ایک شخص کی قیامت کی دن سنانوین چہ بیان ایک پلاڑی میں کہیں گی اور ایک چوٹی ہی چہی کہ جس  
 میں اشدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمد و آخده و رسو کہ لکھا ہوا ہوگا وہ دوسری پلاڑی میں کہ  
 تو لینگے تو یہ کلمہ والی چہی بہاری پڑی گی جیسے کہ ہی میں اسپر ایاں لا نا یغیہ برقی سچ جانا دھبہ ہے  
 چاہے اسکے صورت کیسی یاد ہو یا نہو سوال یہ کہان ثابت ہوا ہی جواب ہے ان شریفین اللہ تعالیٰ  
 نے فرمایا ہے ایت من نفلت مواذنیہ فاولیٰک ہم المفلون ہ ترجمہ یعنی جسکی ہمدی نیکی کی پلاڑی  
 میں تول ہوگا وہ بخشی جائیگی اور جو کوئی کہ ترازو اونوں کی ساری چیز سے خالی ہوگی وہ ہمیشہ دفع میں  
 رہینگے ایت و من نفلت مواذنیہ فاولیٰک الذین خسروا انفسہم فی جسمہم حکم اللہ و ن  
 ترجمہ جو کوئی کہ ملکی ہو جائیگی ترازو اسکی وہ وہ شخص میں کہ جنوں فی اپنی تن کو تو ناکیا ہی دہ و دوزخ میں  
 ہمیشہ رہینگے تو انہی تین نہایت ہوئی ایک کہ جو خلیہ بدی پانی اور نیکی ہی تولی اور دوسری دہ کہ جسکی نیکی  
 نہ ہی اور بیان ہی ہی یا تو انسی نیکی ہوئی ہی ہی یا ہی تو حقدار لینگے ہوگی غرض کی تول کی وقت نیکی  
 انکی پانی اور تیر ہی ہی کہ جسکی نیکیاں ہی ہی اور رحمت ہی ہی نصیب لیا اسکی وہ سے نیز انکی کیا حاجت  
 جواب تو رشتہ ہی مستعدین لکھا ہی کہ کا تو کو ہی بعضی علو کا بہر و سامی جو سلمان کر تا ہی تو اوسی ٹوہ  
 ہوتا ہی میں ہی ہوگا جیسے ہو تو کو کھلا یا ناگو کو نہا یا بار بان پر اور لکا پانا یا کو ایا باغ یا سرائی یا مسجد  
 نہانی یا اور بھلائی کی چیزین بہت کر تی ہیں دن قیامت کی انکی ٹوہ کے امیر اور ہوگی تو صورت اس عمل کے  
 بیض نامہ اعمال میں لکھا تو موجود ہے اور نہ تھا کیجئے مزدوری ضائع ہی نہیں کرتا اور جسکی نیکی سکی ترازو  
 میں رہ کر دوسری پلاڑی میں کو کر لیا گیا نہ معلوم ہو جائیگا کہ دکھا وی ہی کہ نہی اور نہ برابر ہی وزن  
 تپا یا اور سوقت کھل جائیگا کہ ایمان ساتھ اور نیکی ہی قبول میں اور ایمان نہو تو نیکی قبول نہیں جیسے نہی  
 بنا و فو کتی ہی ہوا نہ پڑ ہو قبول نہو درگشت کی کتی پلاڑی کا قبول نہو اور میں بہر حال کی دیک میں

اور انکی نیکیاں ہی میں اور یہاں فی حال انہی کا اللہ کی طاقت بہت ہوگی پلاڑی میں سوال

نہ پیشاب پاک کرتا ہی اور مقبول نہیں ہوتا اس طرح کفر تو برا ہی اور نیکیوں کی کہلیان میں ناک اور  
 بارت کا معاملہ کرتا ہی سوال کا دوزخ میں سبکو ایک طے کا عذاب ہو گا یا فرقوں فرق کی جواب فرقوں  
 فرق ہی اول تو منافق لوگ دوزخ میں سب سے نیچے والی پوز میں ہونگی اور کفر والی حد پہانت ہونگی ایک  
 شخص اللہ تعالیٰ کو ایک کر جانتی ہیں اور کفر جیسے اللہ تعالیٰ کی باتیں جھوٹا ہی ہیں ایک کا دوزخ ہی ایک ظالم  
 ہی کفر میں نیکیاں سادہ ہیں میں سب ابر میں لیکن عذاب میں فرقوں فرق میں اور ایمان والوں کا دل  
 علو رکاوٹ ہو موافق صورت اس عمل کی نہیں لیکن موافق وضامندی اللہ تعالیٰ کی ہکانی کی موافق ہو گا جیسے  
 ایک شخص کوئی نیک عمل فی پرواہی ہی کرتا ہی اور دوسرا کوئی دہی کام ساتھ ادب اور سنت کی ادائیگا  
 ہی البتہ یہ دوسرا ادب میں باذن ہو گا کیونکہ ایک کو نماز میں مباحضور ہی اور دوسرا نماز کو بی حضور پرست  
 ہی البتہ فرق ہی ثواب میں ہی شاہد ہی سماعت کا حدیث رسول اللہ کی کہ اصحاب رسول اللہ کی ادہ سے  
 جو خیرات کریں اور امت کی لوگ اُحد پہانتی برابر سونا خیرات کریں گی برابر ہی اور گہر میں ہی کوئی نماز  
 پڑھی اور باہر ہی پڑھی جو بیس گنی سے سوا ثواب ہو جاتا ہی اور مسلمان کو مذہب اہل سنت اور جماعت  
 میں پل صراط پر چڑھنی بریقین لانا فرض ہی جو کوئی نامہ اعمال ہی یا پل صراط ہی منکر ہو کا فرض ہو ایلھر  
 نام ایک پل کا ہی کہ دوزخ کی موہنہ پر بال ہی باریک اور تلوار سی تیز آرمیوں کی کھڑی ہونگی جگہ سے  
 بہشت تک کہ پہنچے رکھا ہی جب کہ اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ ہندو کو بہشت میں داخل کریں تب حکم ہو گا کہ ہندو  
 بد کو کہ بہشت کو چلو بہشت اور آرمیوں کی بیچ میں دوزخ پڑا ہی اور دوزخ کی اوپر ایک پل سا کہینچا گیا  
 دوزخ کا حکم ہو گا کہ را بہشت کا ہی ہی اسپر چڑھ کر چلو جب یہ دیکھیں گی کہ دوزخ ایسی گہری ہی کہ اگر کوئی  
 اس میں ڈال دیجی تو ترس رہیں مرنے کی سب سے گہنوں کی بل جا رہی ہونگی اور نفسی نفسی پکار رہی ایک ٹاری  
 حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امتی کہنیکے اور دیکھیں گی کہ ایک بل سا او سکی اوپر کینچ رہا  
 ہے والا کنارہ اس کا زمین ہی شک تا ہی اور اوپر والا بہشت کی طرف جا لگایا ہی اور جو معاذ اللہ اس  
 گر پڑی تو دوزخ میں جا پڑی اور وہ لوگ چلیں گے کہ اوٹکو کچھ ہی اور کا دکھ ہو گا موافق علو کی پانچ طبقہ کے  
 بعضہ بعض کی طرح چمک جائیگی اور بعضہ باو کی چال اور بعضہ جلد و گہر کی چال اور بعضہ چالاک آپیکے  
 چال اور بعضہ تھکے آدمیکے چال اور بعضہ گرتا اور پڑا چلے گا اور بعضہ اس سے دوزخ میں گر پڑیں گے  
 اور بعضہ تھرتے چلیں گے دوزخ سے آواز آویکی چل امی مومن تری نور سے میری جہن بھنے  
 چاہئے اسکو سچ جانتا فرض ہے اسکا منکر کافر ہے اور مومن جو دعا کیسکو کرتا ہے اس میں  
 تاثیر ہے اور منکر اسکا گمراہ ہے اور دعا کی تاثیر قبولیت دعا کی ہے یعنی جو کوئی مسلمان دین

دنیا کی دعا اپنی واسطے یا غیر کے واسطے لغت یا ضرر کی مدد سے مانگی اللہ قبول وہ دعا کرتا ہی نہیں  
 دعا چھوڑی ایسی ہی اگر کوئی مسلمان سوئی مسلمان کی حق میں دعا کری یا صدقہ دی اللہ تعالیٰ  
 اوسے دونا درجہ دیتا ہی ایک کر نیوالی کو او را ایک مینو الیکو یہ اخون درو نیزہ فی شرح امامی میں لکھا  
 ہی ایک قدم گمراہ میں وہ دعا کی قبول ہونی ہی منکر میں وہ جیتی مردوں کی حق میں دعا نہیں کرتے اور  
 مردوں کی حق میں صدقہ نہیں دیتی یہ یقین اور نوز کا مرد وہی اگر کافر ہی دینا میں دعا کرتا ہی کہی قبول  
 ہو جاتی ہی جیسے شیطان فی دعا کری کہ اللہ تعالیٰ مجھے قیامت تک جیتا رکھے تو قبول ہوگئی اور جو کو  
 فی ایمان مرد ہوا و سکی حق میں دعا مانگی تو قبول نہوئی مسئلہ مومنوں کی قبرستانوں میں اگر جو عالم اوسے  
 والی نگین تو چالیس دن تک اون قبرستانوں کی مردوں سے عذاب و ہوائے میں مسئلہ جو مسلمان کی  
 جنازہ پر سو آدمی مسلمان نماز جنازہ کی پڑھیں ان کی دعا سکی حق میں قبول ہو کر وہ وہ بخشا جاتا ہی مسئلہ  
 حضرت سعد بن عبد اللہ کی ماں گئی تھی اور نہون بیغیر خدا سے پوچھا کہ یا حضرت سب ہی اچھی خیرات مردہ کے  
 بخشاؤ نیکی حق میں کوئی ہی جیسا پے فرمایا کہ پیاسو کو پانی پلا نا جب حضرت سعد ایک کو اکھڑ دیا اور  
 کہا کہ اس کا ثواب میری ماں کا حضرت شاہ عبداللہ فی تلمیذ الامان میں لکھا ہی کہ حضرت فی فرمایا ہی کہ دعا  
 بلا کر و کرتی ہی اور صدقہ یعنی خیرات کرنی اللہ تعالیٰ کی غضب کے آگ بھاتی ہی بیغہ زندون ہی ہی  
 اور مردوں ہی ہی مسئلہ اللہ تعالیٰ بندوں کی دعا قبول کرتا ہی کیسی دنیا میں اور کیسی آخرت میں ان کے  
 قبولیت کی شرطیں میں دلکو حاضر کر اور حلال روزی کہا کہ جو اللہ تعالیٰ کی وعدہ پر صدق نہ کر دعا  
 مانگی تو اللہ تعالیٰ قبول ہوتی ہی اور سب بڑی دعا کی قبولیت کا الکا وہی وہ یہہ ہی کہ دعا مانگتا جو قبولیت  
 میں دیر لگی ایک اور کہی کہ تم تو بہتری دعا کرتے ہی ہمارے قبول نہیں ہوتی اوسکے رحمت ہی امید ہو جا  
 نہیں اگرچہ سب سے پانوں تک کہنا کہ میں اور ایک ہی شرط قبولیت کی نہ کہتا ہو تو ہی اوسکی فضل کی اس  
 چھوڑی کہ ایک ملاک ہے کہ اس سے دعا موقوف کرن تو کہاں بجا حدیث اللہ عطاء من اقل العبادات  
 ترجمہ دعا مغربندگی کا ہی جیسے بندگی کا وقت خاص ہے یعنی وقت کی سب سے بعضہ بندگی فرض ہوتی  
 ہی ایسی ہی بلا کی نزول کی وقت یاد کہہ پانیکے وقت یہہ عیا ہی لازم ہو جاتی ہی کیونکہ اللہ تعالیٰ  
 نے فرمایا ہی آیت اذ خوئی ان یستجب لکم ترجمہ دعا کر و مجھ سے قبول کرو نگاہ میں دعا ہمدانی تو  
 ایسا حکم بجالانا واجب ہی مسئلہ اگر کوئی کسی بادشاہ سے گھوڑا تازی مانگی اور بادشاہ اس کا  
 حال دیکھ کر ایک جوڑی بیلو کی بخشی ہو اسی جو اسی گھوڑا دیتی تو اس کا گردن موہا تو اس کا  
 اندینا ہی اسلین ہی اور چوبیل دیا تو اس سے کہتی کہا کہ یہ دنیا ہی حسان ہی جینی اللہ کو حکیم

مان دعا  
 صدقہ  
 مردہ

۱۹۸

جانا اور اس کی یعنی پرہی اور اوٹنے دینی پر ہی قربان ہی جیسے مولوی۔ دم کہتی ہیں نبیت ماعظم  
برطیف برقرش سجد و باعجب من ماعظم میں ہر دو ضد چسملہ کام عافیت غیر کی میں دعا کا فرکی  
قبول نہیں اللہ تعالیٰ فراوی ہی آیت وَمَا وَعَدُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ترجمہ یعنی نہیں  
دعا کا فرڈکی مگر اسی میں مگر کافر کی وعادینا وی قبول ہوتی ہی مسئلہ اگر کافر مظلوم ظلم کا مارا دعا کرے  
تو قبول ہوتی ہی غرض جو کوئی کہتا ہی کہ دعا کیا مانگیں کہ دعا قبول نہیں ہوتی تو کہنی کہ معونہ پیغمبر خدا کا یہ ہے  
دعاء اور کہ امت اولیا کی یہ ہی دعائی قبولیت دعا کا شکر قرآن کا شکر ہی بیت بنی ملی اور مؤمنان کریں  
شفاعت جان گنہگار چھوٹی بڑی حکم خدا سی مان ایک فی سبیل سنت اور جماعت کا یہ ہی ہی کہ حکم خدا  
کی سے شفاعت یعنی سفارش کی امید ہی پیغمبر کی اور اولیاء کی اور علماؤ کی اور پیر مرگزور کی اور شہیدوں کی  
کہ یہ سب گنہگار کی بہانوں گنہگار کی بہانوں گنہ گیر کہ نریا لا ہوا صغیرہ جب کرنیکے جو کوئی شفاعت ہی شکر  
ہو سو کافر قیامت کی دن جس کسی کسی گنہگار دروازہ شفاعت کا گیلے گا وہی حضرت محمد رسول اللہ میں  
اور سن قدر اور منزلت جناب حضرت محمد رسول اللہ کی دریافت ہوگی اللَّهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ أَخَوْنَا ذُنُوبَنَا  
ترجمہ یا الہی تو صفدا و رحمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بخش دی میری واسطے گنہ  
میری جب ساری خلق موقع کی ہو لکی سختی سے گنہ اور نیگے تو کیسکے طاقت ہوگی کہ کوئی دم ماری واد کہہ  
کی دعا کہیں نہ ملے گی اس سبب کچھ آدمی اکہٹی ہو کر حضرت آدم صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاوینگے اور کہینگے کہ داد  
چی تم ایسی ہو کہ سب آدمیوں کی بڑی باب ہوا وہ تین اللہ تعالیٰ فی اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہی اور ہمنا  
ہنگامائست کہا ہی اور فرشتوں سے بتیں سجدہ کر دایا ہی اور سب امونکا بتیں علم سکھا ما ہی طری  
جناب پاک میں سفارش کرو کہ ہماری پرآج کا دن بہت بہاری آیا ہی حضرت آدم علیہ السلام جواب  
دیئے اسکام پر کہرا ہونا اور یہ بات چلائی میری طاقت نہیں کیونکہ مبنی وہ درخت جو کہا یا تھا اوٹنے  
شرمندگی ایسی نہیں گئی مجھی تو حکم میں خطا ہوئی یہ کام حضرت نوح سے نکلی تاکجا جب حضرت نوح یاس  
مانینگے تو وہ حضرت ابراہیم پر ڈالینگے اور حضرت ابراہیم موسیٰ علیہ السلام پر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام  
حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر تمام پیغمبر سب طرح اپنے لئے دولت کی خطا سے شرمندگی ظاہر کرینگے تو مان  
نک کہ دروازہ حضرت محمد رسول اللہ کی جاوینگے صلی اللہ علیہ وسلم اور احوال آیا اور کلام پیغمبر کی  
اظہار کرنے کے جناب عازی پیغمبر اور شفیع روز محشر خیر قول است لِيَغْفَرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقْدِمُ  
مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأْخُرُ ترجمہ یعنی مقرر بخشدگا تجھے اللہ تعالیٰ وہ جو پہلی ہو چکی ہیں تقصیر  
میری اور جو پیچھے ہوگی خطاب ہوا ہی وہ اوٹینگے ایک جگہ ہی کہ جب نام مقام محمود ہی کہ جگا

وعدہ قرآن شریف میں ہی آیت عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّجِيدًا ترجمہ  
 لیضے نزدیک ہی یہ کہہ دیا دیکھا جیسے رب تیرا مقام محمود میں اور جناب حضرت احمدی صلی اللہ علیہ  
 وسلم بغیر اس مقام میں کوئی کچھ نہ ہو سکیگا ورنہ جا کر سجدہ میں جاوینگے جب حکم ہو دیکھا کہ سر سجدہ  
 سے اوتا جا کر زبان میں کہ اللہ تعالیٰ اوس دن اوہیں بھیجا دیکھا اشی اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثنا کی  
 کچھ گنہگار بخشی جائیگے ہر سجدہ میں جاوینگے اور کچھ گنہگار بخشی جائیگے ہر تبر سجدہ کر کرے اور تبارک  
 سبحانہ کے گناہ بخشے جائینگے بعض غیر خدا کی شفاعت سے بعض اور شخصوں کی شفاعت سے جو خدا کے  
 سفارش کا دروازہ کھلا جائیگا عام لوگ خاص لوگوں سے کہیں گے اور خاص بغیر خدا سے گنہگار  
 کا برہنہ ہیں یہاں جو جائیگا ایک حدیث میں آیا ہے کہ بغیر خدا کی شفاعت سے کبھی گنہگار دوزخی نہ  
 گزرے گا نا احوال میں سوائے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی ایک نیکی ہی ہوگی اور بالکل گناہی ہوگی یہ ہر مجاہد  
 خدا کی شفاعت کا ہی اذن مانگی گئے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا کہ اسی مجاہد شخص خاص بخشی ہوئی ہیں  
 انکو آپ اپنی شفاعت سے آپ ہی دوزخ سے نکال دینگے نہ ہی نشان محبوب رب العالمین مقصود خلق کو  
 اور محمود دارین کی کہ وہ دن قیامت کا دن اوسکا ہی اور نہ کانہ دیکھیں تو پورا اوسکا ہی اور بات کہیں  
 تو اوسکی بات ہی اور یہاں دیکھیں تو ویسی مہمان ہی اور سب دیکھے طیفیل میں اللہ تعالیٰ فی ارض  
 مجید میں فرمایا ہی آیت دَلَسَوْفَ نُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرَضَىٰ ترجمہ اسی میری پیاری  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھے ایسے نعمتیں دوں گا اور رحمت کروں گا کہ تو مجھ سے ایسا رضی ہو جائیگا کہ تیرے  
 اولین کسی چیز کا ریاں نہ ہوگا دیکھ تو اپنی وسیلہ کی لاؤ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ سب اللہ تعالیٰ کی رضا  
 شدہ دہوئے میں کہ کسی طرح اللہ ہم سے رضی ہو جائے اور اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 فرماتا ہی کہ میری پیاری تو مجھ سے رضی رہے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں  
 کہ جب تک میری امت کا ایک ہی نہ بختا جائیگا تب تک میں رضی نہ ہوں گا اور وہی ساتھ عدل  
 سے معاملہ ہوگا جیسے حضرت نوح علیہ السلام کو حکم ہوا تھا آیت يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ ترجمہ  
 اگر تم ہمارا حکم مانو گے تو ہم تمہاری کچھ گناہ بخترینگے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 امت کو یہ خطاب ہوا آیت لَا تَقْصُرُوا مِنَ دَعْوَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا  
 ترجمہ اسی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت گناہگار و اللہ تعالیٰ کی رحمت میں نا امید نہ  
 اللہ تعالیٰ تمہاری ساری گناہ بخترے گا اُمُّهُ مُذْنِبَةٌ وَذُنُوبُكَ عَفُوًّا ترجمہ یہ امت گناہگار کا  
 صلی بخشنے والا ہر بشارت محمدی گنہگار کو بس ہی جسکا مہمان پیا ہوا دیکھا طیفیل کہاں



بنایا ہوا سی محمد یو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رہو اسکے ہو کر رہو اپنی تین اولہ میں سوچو  
 سب شکیلین اللہ تعالیٰ آسان کر دیا جس کہ بنی پندرہ لاگ درست کر لی ہی اوسکی سب شکیلین آسان  
 ہیں کیونکہ لاکھوں گناہ مقابلہ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پرایان الی ایک گناہ کی برابری  
 وزن نہیں رکھتا جس میں نورایان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا چھکا ہی کچھ اندھیرا گناہ کا وزن  
 پاتا ہی نہیں سب سے سوا ایمان کا نعم کہا یا جاتے ایمان آیا پھر کچھ غم نہیں حکایت مسفیان  
 توری رحمتہ اللہ علیہ تمام رات اور دن رویا کر رہی تو گون فی کہا تم مت دو دو تمہاری ذمہ  
 تو چھ گناہ ثابت نہیں جب فرمایا کہ گناہ تو اگر چہ بہار برابر ہو اوسکی رحمت کی لگی ایک گناہ کی ہی  
 میرا نہیں و لیکن میں یوں رہتا ہوں کہ دیکھتے قرنی وقت تک ایمان قائم رہیگا کہ نہیں اور شفاعت  
 کئی جذبہ ہوگی ایک جب کہ قربانی اور ہر عرصہ صاف پکڑی ہوگی تب آدمی زیادتی از دو کام سے  
 اور دہشت اس مقام سے لوگ گمراہ کر کلیچا ہرک جاگات شفاعت سی دلوں تشفی ہو جائیگی  
 وقت سوا جواب حساب کے یہاں نہایت کی کچھ ان نکالنی لگین گی کہ فلانا کام فلانی طرح کون کیا  
 رہتا چانچ انکی حق میں شفاعت ہو جائیگی کہ جیسے کیسے اپنی فضل سے اسکے عمل قبول کرو تو ہسانی اوپر  
 ہو جائیگی میری سیکو و فرخ میں والہی کا حکم ہو جائیگا اوسی دوزخ کو کوئی راہ میں اوسی دیکھ کر  
 اوسکی حق میں کوئی دعا کری گا وہ بخشا جائیگا جو شہی دوزخ میں پڑی بھیجی شفاعت سی نکالی جائیگا  
 پانچویں بہشت نیچی والی درجہ سی اوپر والی درجہ پر سیکلی سفارش سی مکان پاونگی جیسے دنیا  
 میں کوئی گنہگار یا محاسبہ و انداز گاہ باپنا ہی میں پکڑا جاتا ہی اول اتی سی گمراہ کر بعضا کا ہی  
 لگ جاتا ہی بعضہ کو شفاعت کیں سی تسلی کر دیتی ہیں تو وہ دہشت کا عذاب جاننا رہتا ہی بعضہ  
 حساب لیتی بہت سخت گیری کرتی ہیں وہ ان کوئی سفارشی و سکا پہنچ جاتا ہی تو بہتی خود جہاں  
 کی قلم انداز ہو جاتی ہیں اور آسانی سی ہیگت جاتا ہی بعضی کی ذمہ محاسبہ نکل آتا ہی بعد ثبوت  
 کی اوسی جہنم نہ میں پہنچتے ہیں دومی دوست اور سکا اوسکی حال پر اطلاع پا کر سفارشی اوسکا حضور  
 بادشاہ میں ہو جاوی اور اوسی مخلصی کروادی اور بعضہ کو محاسبہ میں پورا اور تر تا ہو جاتا ہی  
 اور اوسی کچھ ملتا ہی خوف شکہ شفاعت وہاں برحق ہی نقل ہے کہ جہنمی بالک ایان والہی  
 جو دنیا میں مر جاتی ہیں اور ایمان سی ہی وی بابا پوئی ہوئی و لیکن بابت بعضی ہوں  
 کی عذاب میں گرفتار ہوئی تو وی بالک قیامت دن بہشت کی دروازہ پر کھڑی ہوئی کہ  
 لگے کہ یا اہی ہادی ما باب صاحب ایمان میں جو وہ نہیں مختبر گا تو ہم اور فیکو بہشت میں جانی چکے



تو بت اللہ تعالیٰ فرما دے گا کہ ہمارا اولیٰ حساب ہی وہ جب بالک کہیں گے کہ یا الہی ہمارے لیے حساب ہے  
اللہ تعالیٰ فرما دے گا کہ کیا جب بالک کہیں گے یا الہی تو تو ہی ہمارے لیے حساب ہے کہ یا الہی ہمارے لیے حساب ہے  
دنیا دیکھی اور اسکا فرہ نہ چکا ہمیں اس چٹاؤ کی بدلی ہماری مایا پ کو بخشدی تب اللہ تعالیٰ ناؤ کی  
سفارش قبول کر لگا اور ناؤ کی مایا پ کو بخشدی گا ہر چکا یہ حوال اخون در ویزہ فی شرح قصیدہ نالی میں  
لکھا ہی ہے بیت و فرخ اور بہشت دوین موجود و توارہ دی اور اسکی پہچ جو رہین سدا ہو شد ار  
ایک مذہب بنتا و رجاعت کا یہ ہے کہ بہشت اور فرخ اب و نون موجود ہیں جب کسی کہ اللہ تعالیٰ پنا  
کئے ہیں برقرار ہیں ایک مذہب کہتی کہ بہشت اور فرخ اب موجود نہیں پیدا قیامت کو کر نیچے بہ کل  
کفر کا ہی کیونکہ اس مسئلہ کا شاہد حضرت آدم کا قصہ ہی اگر بہشت نہ ہوتا تو حضرت آدم کھانا کھا لیتی تو  
حضرت آدم کی بہشت کسی نکلی کا ہی ہو کا فری اور دیکھو اہل سلسلہ ہی کہ بہشت اور فرخ دونوں اور جو کچھ  
بہچ میں ہوگا ہمیشہ رنگی اور قاتل ہوگی ایک گہرا فرہ کہتا ہی کہ بہشتی بہشت میں اور فرخی فرخ میں  
داخل ہوئی چھی سب قاتل ہو جائیگی بہرہ قتلا و ناکا کفری کیونکہ اللہ تعالیٰ قرائین جزوی ہی کہ بہشتی سب  
ایمان اور بہشت ہمیشہ رنگی اور کافر ہی ایمان اور فرخ ہوئے و در زمین رنگی اور عرض بہشت و فرخ کا  
سوا اللہ تعالیٰ کوئی نہیں جانتا ہی ہے جو کوئی چلا جہان ہی نیکو رہ ایمان پاکسیا ہی بدکار ہو یا ہی  
بہشت ندان ہو جو کوئی مرنی و مت ہی پہلی اللہ تعالیٰ پر ایمان لا یا اور آخر وقت تک اسی ایمان پنا  
وہ بہشت میں مقرر ہاوی گا اور جو بہشت میں پڑے گا وہ بہشت ہی کہی نہ نکلی گا سول ایمان کہتی ہے  
یہی ہی جواب نہیں کیونکہ ایمان اللہ تعالیٰ کی سب حکم قبول کر کر زبان ہی اور بین قبول کر کرنا نام ہے  
اور اصل ایمان دلیمن اللہ تعالیٰ کی حکمران کا سپہ جانی کا نام ہی اور زبان ہی اور اراد کا شہادت ہی ایمان  
کا کہنا ہی شرط ہی مگر جو گونا گوا ہو یا کوئی شہادہ بن کفر کا کلمہ کسی ہی کہلا و یا دل ہی تو برحق حکم خدا کا  
جانا اور زبان ہی برحق کہتی ہی فرصت نہائی اور مرگیاں تیون حالت میں زبان ہی کہنا شرط نہیں  
سب چیز جو اللہ تعالیٰ جزوی ہی اگر برحق جاننا تو مومن ہی اگر ایک بات کا ہی جو انکا کہیا تو سارا کافر ہوتا  
یونہی کہ اللہ تعالیٰ کی آدمی حکم مانی اور آدمی تعالیٰ تو آدمی مومن نا اور ناکا فر ما عرض کہ وقت میں ہی جو  
کوئی ہو یا ایمان لاؤں بیٹا تھا جب فرشتہ جہان نہیں آیا وہ جب ایمان اوٹھا ہا دین پہلی کہیا ہی بار  
ہا اللہ تعالیٰ فضل کے گناہ اسکی بخشدی اور جو بدل کر ہی تو موافق گناہ کی سزا دیو ہی آخر بہشت میں  
جا کر رہے گا کیونکہ ایمان جو کوئی اللہ تعالیٰ پر لاؤی اور اللہ تعالیٰ کی کہی کو یقین سب امتیاز ہی تو یہی ہے  
چیز میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہی مانی میں ایک جو ہر ناکا اور دوسری مال ہر ناکا اور تیسرے اولاد اسکی جو ہی خاطر اور

ایسی چاروں چیزیں اللہ تعالیٰ کی ایمان میں اجائی ہیں اور پانچویں اسپر لودا گمان ہی نہیں لیجا ہوا  
 اور چھٹی دوزخ میں ہمیشہ زہریلا اور ساتویں بہشت میں مقرر جادو لگا عقیدہ ۵ اصل ایمان میں اور  
 اللہ تعالیٰ کی ایک جاننے میں سب سلمان برابر ہیں اور اور علو میں فرقوں فرق میں عقیدہ ۵ اسلام  
 اپنی تین حکم خدا پر سوچی کو اور قبولیت اور سکی حکم کو کہتے ہیں تو ایمان اور اسلام میں کچھ بہت فرق ہیں  
 ایسی ہی کہ ایمان ایک سی دوسرا جدا نہیں ہو سکتا جیسے پیٹ اور پیٹہ عقاید نظامہ میں ہی عقیدہ ۵  
 دین ایمان اور اسلام سب شریعت کی کاموں کو کہتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کو اپنی مقدور اور طاقت کی موافق  
 پہنچاتے ہیں جیسا کہ اوسنی کہا ہی کہ میں الیا ہوں اور الیا نہیں ہوں جیسے اللہ تعالیٰ فی فرمایا ہی کہ  
 میں ایک ہوں اور ایک بی نیاز ہوں اور دیکھتا ہوں اور سننا ہوں اور کیا ہی کہ کوئی جو سنا نہیں اور  
 میں کیا با نہیں اور میں کیا بنیا نہیں اور کوئی میرا سا جی نہیں اور کیا کہ نہیں عقیدہ ۵ جیسا  
 کہ اللہ تعالیٰ فی حکم کیا ہی اور کسی بندہ کی طاقت نہیں کہ اوسنی اداری بندہ عاجز ہی کہہ اور سکتا  
 عقیدہ ۵ اتنی کاموں میں سب سلمان برابر ہیں سب ایک حکم ہی ایک اللہ تعالیٰ کی پہچان اور دین کی کام  
 پر یقین اور اللہ تعالیٰ پر توکل اور خدا اور خدا کی رسول کی محبت اور اللہ تعالیٰ کی قضا اور قدر پر رضا اور غرض  
 سے ڈرنا اور غدا بوسکی سی ڈرنا اور محبت سے امیدار ہونا اور اوسنی برحق جاننا اور اوسکی عقائد تحقیق جاننا  
 عقیدہ ۵ اور سوا اعلیٰ ایمان کی آپس میں فرقوں فرق میں عقیدہ ۵ اللہ تعالیٰ اپنی بعضوں بندوں پر  
 فضل کرتا ہی اور بعضوں پر معاملہ عدل کا کرتا ہی بعضے بندوں کو بعضے علو کا بدلا دے اس عکس کا وہ ہے  
 اپنی فضل سی بخشا ہی کہی عدل کری تہو را گناہ لوگ صہیں ۵ جیسا چاہی دیتا عذاب کری اور کہی کتنا کر  
 گناہ ہوا ہوا اپنی رحمت سی بخش دی خواہ بواسطہ شفاعت کیلئے خواہ بواسطہ محض فضل سے عقیدہ ۵ حوض کوثر  
 حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا برحق ہی عقیدہ ۵ اللہ تعالیٰ کا ثواب اور عذاب بعد قیامت کی خزانہ کا  
 عقیدہ ۵ اللہ تعالیٰ راہ دکھاتا ہی ایمان کا اور بندگی کا اپنی فضل سے جسے کہ چاہتا ہی اور گراہ کرتا ہی یعنی راہ  
 ہو لا دیتا ہی کفر اور گناہ کی طرف اپنی عدل سی جسے کہ چاہتا ہی سوال اللہ کا گمراہ کرنا پیچہ راہ ہو لا تا کہ  
 کہتے ہیں جواب بی مددی کو کہتے ہیں کہ جرات پر اللہ تعالیٰ راضی تھا اوس کام کی توفیق اوسی نہ بخشے گی کہ وہ  
 توفیق غنی عدل سے ہی ایسی ہی جسے توفیق ملی ہی اوسنی راہ دیتی اپنی عدل ہی مسئلہ سہات کی ہم جاہل  
 نہیں کہ شیطان ہنساؤہ بن کسی دوسرے کا ایمان کہوسنی ولیکن یہہ جاننی ہیں کہ بندہ شیطان کی ہنگام  
 سے ہلاکتی میں کی چاہت سی اپنی اختیار سے جبکہ وہ اپنے چہرہ دیتا ہی تب شیطان ہی اوس سے وہ نور ایمان  
 کا کہیں لینا ہے شیطان دوسرے پر ہنساؤہ بن نہیں کر سکتا ہی اور اسی جیل اور کڑی مسئلہ کی سب سلمان کو سب

گناہ کی کیا سی گناہ کا فرق ہے جب تک کہ خاتم فطری کو حلال نہ ہوگی اگر حرام فطری کو حلال کہی اور حلال فطری کو حرام  
 کہی تب تو وہ جہاں مسئلہ مسلمان ہی گناہ کی وجہ سے نام ایمان کا نہیں جاتا اور مسلمان جانی جیسے مغرور کہہ من کیا  
 نہ جائے بلکہ حقیقی مسلمان جانی مسئلہ پہنچے کہ مومن مسلمان ہوئی پہنچے کسی گناہ کے بعد و درمیان عذاب کا مسئلہ یہ ہے  
 کہ ساری نیکیاں جو کوئی کری دی سب مقبول ہیں اور یہ بھی نہ کہی کہ جو بیان ہمیں کری ساری بخشش ملی ہیں  
 دو نو مسئلہ ایک بدین نوم میں جو حیرت انگیز ہے بیان اسکا پیچھے ہو چکا ہے لیکن مذہب اہل سنت اور جامع  
 کا یہ ہے کہ یوں سمجھے کہ جو کوئی نیکی کا کام بغیر ظاہر کی وجہ سے کہ جائیں سی عہد جانی ہی اور بغیر باطن کی وجہ سے  
 مفرور و الہ مجھ کری یا نیکی کا کام کے پنے من میں پہنچے کہ میں کیا ہوں یا کسی آدمی کی گناہوں کی سزا کی کوئی کیا  
 بنواور زندگی تک الہ ہی لڑی تو وہ محنت و سکی ضائع نہوگی اور مقرر اللہ کا اپنی پسند کا محل عقل کر لگا اور وہ  
 ثواب ہی لگا و اوق اپنی وعدہ کے مسئلہ جو کوئی کمتر ترک بغیر او گناہ کری اور بغیر تو پر گناہ وہ اللہ تعالیٰ کی داد دے  
 جانی فضل کر کر سجدی اور جانی عدل کر کو موافق گناہوں کی عذاب کی لیکن جہتہ و درمیان میں نہ چلے گا مسئلہ یاد رکھا  
 کو کہتے ہیں اور جب ہنگر ٹیک کہتے ہیں یہ یاد رکھو جب دنوں و نوبتوں کے کو گزار دیتے ہیں مسئلہ موزون پرسم درست  
 سافر کو چوس ہرنگ اور بغیر کو آئینہ ہرنگ مسئلہ بس کثرت و اوجہاں رمضان کی اتو نین پڑنی سنت ہی  
 مسئلہ نماز بیٹے مومن کی پیچھے اور بدکار مومن کی پیچھے سیکر وہی مسئلہ جو کسی مسئلہ میں شبہ پڑی اور  
 وہاں کوئی عالم نہیں پایا تو حیاں تک کہی بات ثواب کے یاد ہو عمل کری اور جبکہ عالم جانی جہی مسئلہ گول  
 ہو چکے شرم نہ کری اور دیر نہ کری عہدہ مولوی محمد الدین فی عہدہ نظامیہ میں لکھا ہے کہ بغیر خدا اصلی لہ علیہ  
 وسلم ہے شبہ دینا سے ایمان سے جلی ہیں اور حجاب الہی ابطال کا فرموا اور اور اب حضرت محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے کفر مونی عہدہ یستین اور بہشت میں نہ دو کوسا تہ ضاکا پڑتیاں جگہوں کی ویر سکیوں کی  
 سو بہ ہونا ہو گات شد تاریم خاتمہ ارجح من تاریم اوکا طبع عالیہ منشی محمد فضل حق المتخلص بکلمہ  
 یہہ مطبوع ہوئی جب بصحت تمام و بفضل خدا اور رسول کریم و کہ تصنیف ہے شاہ رمضان کی  
 ہے اصحاب سیرت حبیب علیم و شہید اور حاجی بن قطب خان و ضیاء فضیلت ہے انکی سلیم  
 ہوئی فکر تاریم طبع ضرور و برائی حدیث شریعت قدیم و یہہ آواز ہائف سے پوچھی پیچھے  
 کہ ہے جاوہ دین عہدہ عظیم و

تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد و فضل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابجد حمد و صلوة کے واضح ہو کہ یہ کتاب مستطاب عظیم  
 کہ علم عہدہ میں بی نظیر کہ نقل اس نسخہ شریف کی ہی گہر و نا شاہ عبدالحق بن مولوی محمد آمل بھی مدظلہ برادر  
 حقیقی مصنف صاحب سجادہ مصنف کی دستخطی مروت سی صحیح کیا ہے اور تصنیف صدر العلماء افضل الفضلاء  
 حاجی الحرمین الشریفین شہید الامم و شہید المعظم محقق الاعرفان قنیل فی سبیل الرحمن قطب روان حرث ازہار  
 مولانا حضرت شاہ محمد رمضان قدس سرہ کی ہی لکھ صاحب تاسیر ہندوستان من مثل آفتاب شہید و معروض میں تمام  
 علما و شایخین ہندوستان انکی ملامت کے قابل ہیں چنانچہ خیر شہید ہے کہ جو وقت بڑی صاحب کو انفر دینی نے

مولانا حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سی سوال کیا تھا کہ اس زمانہ میں مثل اصحاب رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صورت اور سیرت میں کوئی موجود ہے مولانا علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ فلاں جمعہ کے روز تم آؤ  
 بعد درس کے ہم تمکو اس بزرگ کو دیکھا دینگے اوس جمعہ کی بعد بعد درس کے قبل آئے پڑی جسکے مولانا صاحب  
 شاہ محمد رمضان کو اندرون لائی کہہ کر لی گئی تو کہ نصاریٰ کی تعظیم مذی جاوی بعد آئی بڑی جسکے مولانا صاحب  
 گہر میں ہی باہر حضرت کو ہمراہ اپنی لائی اوسوقت بڑی جسکے فی تعظیم مذی بعد اصحاب کے مولانا صاحب نے فرمایا کہ جسے  
 اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذیکہ ہی ہوں وہ یہ ہیں شاہ محمد رمضان ہمیں بعد بار اس موقع کو جمع کر  
 میں مولانا صاحب نے فرمایا ہے اور مولانا صاحب علیہ الرحمۃ باوجود علم ظاہری کی دلی کامل اور صاحب باطن ہی ہوتی  
 کہ ایک مذہب حضرت شاہ محمد رمضان نے اپنی ترقی مرتبہ کا حال نہیں مولانا صاحب کی بیانیہ مولانا صاحب نے  
 فرمایا کہ یہ مرتبہ ہم ہم سے پہلے ہر برس دیکھتے ہیں تم نے آج ہم بظاہر کیا اور حال اوقات کا یہ ہر ہا صمیم سے شہم  
 ملک بہایت خلق اللہ میں معروف رہتے اور رات کو بعد نماز عشاء مراقبات استغراق میں رہتے اور بعد  
 تہجد کے ہر مراقبہ بہتے صبح کو اوسے وضو سے نماز صبح ادا کرتے اور والد بزرگوار آپ کے شاہ عبد العظیم رحمۃ اللہ  
 علیہ سالک مجددی کی کامل صاحب کے مات جو زبان مبارک سے نکلتا دم ہی ہو جاتا اور قلات باران اور اساک ہر  
 بھود دعا کے باران نازل ہوتا اور جس کہاری کوئی میں گور اپنا جو تھا کہا کر ڈال دیتی وہ کو شیریں طوبی  
 اسطرحہ گیارہ کوئی بیٹھے آپ کی دعا سے ہوئی اور انتقال پایا بعد حضرت شہید رحوم کی شگفتہ اشتم ماہ جمال  
 میں ہوا اور جد بزرگوار آپکی مولانا شاہ عبد الحکیم علیہ الرحمۃ ہی بیعت انکی اپنے تبا حضرت شاہ کمال اللہ سے  
 طریقہ نقشبندیہ مجدیہ میں ہوتی اور سبب بیعت یہ تھا کہ شاہ کمال اللہ بعد وچہراری لاہور میں بادشاہی نوکر  
 تھی ایک ایک ذرو واسطہ ملاقات حضرت میرایوب بدشی نقشبندی کی حاضر ہوئی اوسوقت وہ بزرگ کہا تھا کہ  
 تھی ایک غمہ لکھو دیا اور فرمایا کہ کہاوا انہوں نے کہا یا تبا حضرت میرایوب نے فرمایا میان کمال اللہ بعد  
 اوتنے خلق کی کچھ ذلیقہ رہا یا نہیں آپ نے کہا کہ حضرت ابو کچھ ذلیقہ نہیں رہا تبا حضرت میر صاحب نے فرمایا  
 کہ تمام دنیا کا اتنا ہی ذلیقہ ہی اس زمانے کے تاثیر سے دینا سے دل سرد ہو گیا اوسوقت بیعت کری  
 اس نوکری سے بادشاہ دہلی کے خدمت میں استیفا لکھا حکم ہوا کہ اپنے بیانیہ شیخ لطف اللہ کو اپنی عیوضی  
 میں نوکر کر دیا تبا شیخ یازدہم شہر جب شب سہ شنبہ لکھنؤ ہجری میں بجا نہ شیخ لطف اللہ کے فرزند تو مولانا  
 شاہ کمال اللہ اوس فرزند کو اپنے سر کی خدمت میں لی گئی اور عرض کیا کہ یہ فرزند بادشاہ شیخ لطف اللہ کے  
 گہر میں پیدا ہوا ہے اسکا نام بیٹے کلام الایوب کہا ہی اور یہی سال تاریخ کا ہی حضرت نے فرمایا کہ اسکا نام رکھو  
 ہی اور نام تاریخی اسکا فیض گوہری اگر یہ یہ فرزند ظاہر میں شیخ لطف اللہ کے پیدا ہوا ہی و حقیقت میں  
 ہما فرزند ہی تم ہماری طرف سے اسکے یہ درخش کرو بعد سن بیعت اور مجاہد سلسلہ قادریہ اور  
 حبشیہ وغیرہ سلاسل کے اپنے تبا یا شاہ ذوال اللہ سے ہوئی بعد انتقال اپنے والد کے تارک الدینا ہو کر وطن  
 اسمعیلیہم میں استقامت ہو کر نکل اہر کر گئی ابھی زبان ملک مشکو گہر میں رہو یہ پیدا کہانی کی کچھ خبر نہیں

مولانا صاحب نے فرمایا ہے اور مولانا صاحب علیہ الرحمۃ باوجود علم ظاہری کی دلی کامل اور صاحب باطن ہی ہوتی

کہتے تھے بعد نماز اشراق کی صفائی ہو گئی کی کیا کرتے تھے تو اب مجید خان واسطے ملاقات حضرت کی حاضر ہو کر  
 کچھ روپیہ اور دکانوں کی سند خدمت میں پیش کر دی روپیہ تو اسی وقت سب لغت کر دیا اور سند دونوں  
 گانوں کی قبول نہ کر دی اور پھر ارشاد انکی خوش وقت قطب عبدالواحد شاہ الہی چشتی لاہوری کی ہم میں یہ  
 سوزہ سے حکم حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف فرما ہوئی تھی لقب انکار روشن حکیم رکنا اور  
 اجازت جمیع سلاسل اور نعمت باہنی سے مستغنی ہوئی ایک فرمولانا صاحب شہ شاہ محمد رمضان کو عمر حلال  
 میں طلب فرما کر کچھ آیات عفا ایک یاد لڑائی اور فرمایا کہ اس لڑکی کا مرتبہ اعلیٰ ہو گا حضرت فرمایا کرتے تھے کہ وہ  
 آیات میری اب تک یاد میں مصنف علیہ الرحمۃ چودہ سال حضرت شاہ عبدالقادر بن شاہ ولی اللہ محدث  
 دہلوی کی خدمت میں علم ظاہری اور قیچہ سکو نقش بندہ ادا کرتے رہی بیعت کی واسطے عرض کیا ارشاد فرمایا  
 کہ یہ حق اور بزرگ کامی بعد اسکے آپ پر طلب کج تالاش میں پانی بت میں مخدوم شیخ ملاح کج دگاہ میں استخارہ  
 کیا حضرت مخدوم صاحب کی نارت حکیم سکھ صاحب کے صورت میں ہوئی حکیم صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر واسطے بیعت  
 عرض کیا بانشار حکیم صاحب کی بیعت حضرت شاہ عبدالعظیم گیلانی لاہوری کی حاضر ہو کر بیعت خاندان قادریہ میں شرف  
 ہوئی اور بیعتین اور تعلیم حضرت موصوف کی مقصد اصلی کو پہنچی یہ بزرگ لاہور سے پیر طلبی کی واسطے شہر حصار  
 میں وارد ہوئی اور محلہ گوہر دین میں استقامت کر دی دہائے دل میں پیارادہ ہوا کہ خاک سپاہیہ کے کیفیت دیکھا  
 چاہیے کہ کس صورت سے بنیادی اس راہ حصار سے روانہ ہو کر مقام ساہیو میں پہنچی وہاں سنا کہ مقام کہنو  
 میں سید حافظ حنیف الدینی کامل مکمل میں آؤں گی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت خاندان قادریہ سے شرف ہوئی اور  
 بواسطت بیعت اور تعلیم حضرت حافظ صاحب کے چند روز میں مرتبہ کمال حاصل ہوا بعد ازاں کیانی ہر  
 مرتبہ نہی صحت ہو کر شہر حصار میں وارد ہوا تھا جہت کہ حصار میں پہلے تو گھر جو پانی تھیں تنہا کی محکمہ ایڑیوں میں نہیں مل سکتا تھا  
 حضرت نے تنہا ہو کر میرے پات میں پانی صاف ہاروں کے اسناد دلی لی اور دھو ڈالا اسوقت سب واسطے ہو کر  
 تمام شایخون کی بایں گئے سب کہا کہ یہ کام شاہ صاحب ہی جب سب حضرت کی خدمت میں رجوع کر  
 آپ عذر کیا جب مصر ہوئی آپ راقب ہوئی اسوقت وہ حاکم مرتبہ بیدار ہو کر اپنے خیمہ سے باہر خانقاہ میں  
 گیا جب انکے خدمت میں آیا دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ حضرت کیا حکم ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ سب شہر کی تیغ  
 حاضر میں ابکی اسناد حوالہ کر اور دشمنان کو اسوقت اسناد طلب کر کے سکے حوالہ کر دی اور جہتی معافی کے  
 دی گیا مصنف علیہ الرحمۃ کو سوانہ مرتبہ کے آئندہ بزرگوں سے فیض حاصل ہوا اور عیسائیں اہل فتنہ سے اوپر ہم  
 ظاہر ہے کہ ملک ہریانہ اور ملک سوات کے بچے شرک اور کفر میں ڈوبی ہوئی تھی خصوصاً قوم ساجوت کہ ہندوستان  
 باہر رشتہ داری کرتے تھے اور سبتلانی گولا شیخ سد کو بوجہ تھی اور میٹو گوارتہ تھی اور اس میں مجاہد  
 تانیاں بیٹے سے نکاح کا عیب جاننے تھے آپکی بھینٹ کے تاثیر سے سب شرک اور رسومات کفریہ اور قتل و خمر  
 تو یہ کر دی اور قوم ہریانہ ختم آباد کے اور گردنواح میں آپکی بھینٹ سے رشتہ داری اس بیٹے چنانا کی  
 دھڑوں سے نکاح جاری ہو گیا اور قبل از روایگی جو کہ دو برس اول اپنے دختر خرد کانکھ شاہ عبد اللہ

کر دیا بعد اسکے اکثر سفر میں اپنے ہمراہ رکھتے تھے چنانچہ اسے سفر میں مقام قصبہ بابل تین بیعت خاندان  
 قادریہ سے شرف ہوئی اور مقام مہم میں دستار سبز سجادگی کی عری اپنے سر کی اپنے مات سے اٹھی پر  
 رکبہ رکھا اور اتفاقاً حیرت بری بعد اسکے واسطے جو کے تشریف فرما ہوئی بعد ازاں سنا کہ حج الکر کے طرف مدینہ  
 منورہ کے روانہ ہو کر زیارات سے شرف ہوئی اکثر اوقات پیش روضہ مبارک کے مراقب رہتے ایک روز  
 ایسے حالت آپ پر ہوئی کہ یہوش ہو گئے ہمراہیوں کو امید کسیت کے نہ رہی بعد ہوش آنے کے خاص خادموں نے  
 عرض کیا کہ حضرت یہ کیا معاملہ بنا حضرت نے فرمایا کہ ہاری پیرو مرید نے فوایا تھا کہ وقت آخر میں ایک بزرگ  
 سے تم کو فیض حاصل ہو گا بعد اسکے زندگانی نہو گی یا اسے روضہ یاد سے مینے میں یا اسے سال میں بیجا  
 اجل کا ہو گا وہ آج کی روز فیض حاصل ہو گا چنانچہ ایک ایک سے بہ صورت روضہ مبارک سے نکلے اور غلبہ  
 بغل میں بیجا اس سے ایک عجیب حالت ہوئی کہ اس کا کچھ بیان نہیں ہو سکتا یہ فیض آخری بوجہ فرام  
 ہدی مرشد کے حاصل ہوا وقت مرحمت حرمین کے مقام صورت میں متصل مسجد کلاں کے ایک لی اللہ کے  
 مرزا برآب مراقب ہو کر کمال فوق شوق سے ادبہ کر فرمایا قاضی غلام علی سے میان ہماری جہت مذہبی  
 میں گز گئے اور جہوت کہ آپ ہو پا در کے جہاد ولی میں آئی قریب جہاد ولی کے ایک گانا نوراج گز میں ملان  
 طاہر بی علم فاضل مجدد کتب ہی قلی کامل اونکی ملاقات کو آپ تشریف لی گئی بعد چند گفتگو  
 کے ملان طاہر نے فرمایا کہ مذکور کو نہ جاوا آپ نے فرمایا کہ مذکور میں ضرور کام ہے جہوت کہ آپ قریب  
 مذکور کے پہنچے وہاں کے سب آدمی واسطے پیشوا کے ساتھ قاضی شہر کے آئے مرزا امیر بیگ نام مسیح حافظ  
 خیر اندیش نے دعوت کوی اور عرض کیا کہ حضرت بہری مسجد میں سکونت فرما دیں آپ نے قبول کیا ہاں  
 کے سب مسلمانوں نے جمع ہو کر جانا کہ آپ کو اندر شہر کے دھوم دھام سے لیجاویں آپ نے قبول نہ کیا  
 اور فرمایا کہ باہر شہر کے چلو جب کہ قریب سستان دروازہ کے پہنچے اپنے فرمایا کہ اس شہر پر کبھی  
 آفت ہے آئی ہے شہر کے آدمیوں نے کہا کہ آفت کبھی اس شہر پر نہیں آئی مگر اس شہر کو قدیم سے کوہ  
 مذکور رکھتے ہیں اپنے فرمایا اگر کوہ مذکور ہے تو چلو شہر میں سستان دروازہ سے شہر کی داخل ہو کر  
 مسجد میں باہر روضہ قیام کیا قاضی برتاب گندہ چاس آدمیوں سے اپنے کو آیا اس روز شام کو وقت  
 طمان روانہ کے سواری قریب مسجد کے جب آئی ایک دیوانہ مجذوب وی شہر کا مسجد دروازہ سے  
 باہر بیہ کر رافعیوں کو برا بھلا کہنے لگا رافضی اس کو زور کو پ کرنے لگے ایک ہمراہیوں نے اس کو ہڑایا  
 صبر کو وقت آپ نے تیاری برتاب گندہ کی کرے ایک رنگ دینے عرض کیا کہ حضرت آج گھر دعوت  
 ہے بعد آپ بہری دعوت اسکے قبول کرے برتاب گندہ کے سب آدمیوں کو سوا قاضی کے حضرت  
 جہوت کہ برتاب گندہ کے سب آدمی چلے گئے رافضی اسی گہات میں تھے اس وقت کو پنجہ بندی کر کے  
 دروازہ شہر کا بند کر لیا اور مسجد میں اگر فو شروع کیا آپ اپنے ہمراہیوں کو فساد سے مانعت  
 کرتے رہے اور یہ فرماتے رہے کہ اپنے طرف سے کیونکر ہمارے مسجد کے کوڑا بند کر لے اپنے آدمیوں کی



تواریک لے لیں اور ندوق نہ چلانے دی آخر الامر ملان رواقض کا چالیس عرب کو قیوم  
 زید یون سے بند و چقی جو نوکر صورت سے رکھ کر اسے واسطے لایا تھا چہرہ آنے مسجد کے دروازہ  
 مسجد کے نزدیک منہ مشرعو کر می اول دو گویاں آئیکے بانو میں لکین اوس وقت ہر امیون  
 کو اجازت ہتیا کر نے کے حضرت نے دی کچھ آدمیوں کو قتل کیا مخالفوں سے رحمت خان اور  
 محل محمد خان و لایمیتوں نے پہلے رحمت خان کے ناف کے نیچے گولی لگی شہید ہوئی اور گل محمد  
 جان زخمی ہو کر گر پڑے حاجی قمر الدین اور حاجی نور محمد زخمی ہوئے اور سید عبدالقادر اور  
 سید احمد علی کو نالی شہید ہوئی اور قاضی معین الدین ماندن گدہ والی شہید ہوئے اور  
 قاضی برتاب گدہ کا زخمی ہوا بعد اسکے جب حضرت تن تنہا رہ گئے ایک سینہ میں دو گویاں  
 لکین اوس وقت ایکو تاب کھڑی رہنے کی نہ رہی محراب مسجد میں کعبہ شریف کے طرف موہنے  
 کر کے بیٹھ گئے اور کلمہ شریف آیکے زبان پر چہرے سے جاری تھا اور ہر امیون کو یہی ہی تاکید تھی  
 کلمہ شریف پڑھنے کے اوس وقت ایک بے بناد نے گولی آیکے سر مبارک میں ماری اوس وقت  
 آب مسجد میں جا کر شہید ہوئی انا لہر وانا الیہ راجعون بعد اوس کی لاش بے جان پر  
 چالیس زخم تواردن اور خچروں کے رافضیوں نے ماری ہر زخم سے خون جاری سے ہتا  
 یہہ واقعہ جان کا بہت و ہشتم جمادی الاول روز سہ شنبہ ڈیڑھ پہلے دن چہرے کی شکل ہو کر  
 میں ہوا آب کی والدہ بزرگوار نے اوس وقت یہ بیان کیا کہ مجھ دیوانہ کے ایک محل پیدا  
 ہوا تھا آج وہ اللہ کے راہ میں قربان ہوا اور ملان طاہر مخدوم نے یہہ فرمایا کہ ایسا  
 طالب حق کا میرے دیکھنے میں نہیں آیا باوجودیکہ چہ برس سے مرتبہ عیثیت کا تھا مگر طلب  
 حق سے سیری نہ ہتی ایک مرتبہ شہادت کا باقی رہ گیا وہ ہی جالیسا اسباب اور کتابیں  
 لوے کر سبے گئے جب کہ موامیتوں اور شہر کے آدمیوں کو خبر ہوئی حمان رافضی بابا قتل کیا  
 اور ایکے لاش مبارک کو بنگ پر لٹایا منگل اور یہہ کے روز لاش مبارک مسجد میں  
 معہ شہداء ہر امیون کے رہے خون نہ خون سے جاری تھا مقام نیچے سے چند اور حکم دنگر  
 کے اگر لاش مبارک کو قاضی کے بالے میں رکھ کر جازہ کے ناز پر لکر شب پنجشنبہ راتوں رات  
 بیچہ میں لاکر صندوق چوب سال میں رکھ کر ناز خانہ کے پرہ کر جا پر گہری روز باقی ماندہ  
 چہہ پہنے کی میعاد سے سپرد زمین کے کر دیا براور حقیقے خور و حضرت شہید مرحوم کے مودوی  
 محمد اسمیل مرحوم نے تاریخ ہفتہ شعبان شگلا پوری بروز چہلم باجماع جمیع خلفاء اور مشائخ  
 حضرت شہید مرحوم کے جو دستار سبز عربی اپنے حضرت شہید مرحوم نے اپنے زندگے میں  
 عطا فرمائے تھی وہ ہی بندش عربی دستار سبز مودوی عبدالغنی کے سر پر بعد بزرگوار شاہ  
 عبد الغیم کے ہاتھ سے رکھو اگر بموجب معمول مشایخ عظام کے قائم مقام سجادہ نشینے کا کیا



اور واسطے لائے تا بوقت شریف کبے بحیثیت پیادہ اور کمار و نکلی بطرف پنجپہ کے روانہ ہوئی تباریخ دو از دہم رمضان المبارک سنہ الیہ کو چھاد فی مین ہو پچی بچیس بروز قیام کر کے تباریخ پنجم شوال سنہ الیہ کو بوقت شب پنجشنبہ تا بوقت شریف یا ہر لکا لافینو مثل عطر اور مشک کے ظاہر ہوئی اور خون تازہ صندوق کے ریخون سے جاری تھا پارچہ ملتا گل ترے لت کے صندوق کے ریخون کو بند کرتے تھے پھر خون ظاہر ہوتا تھا اسی طرح تا ہم خون جاری رہا ہر منزل مین خلق اللہ ہر طرف سے اگر نماز جنازہ بجماعت پڑھتے تھے تے تباریخ سیوم ذیقعدہ سنہ الیہ ہم مین بوقت شب ہو پنے اول بیرون شہر کے گئی ہزار آدمیوں نے نماز جنازہ بجماعت پڑھی بعد اسکے تمام شب نماز جنازہ ہوتے رہی تباریخ چہارم ذیقعدہ سنہ ابوقت یک پاس روز برآمدہ موہتا بوقت سربستہ بیش جو علی کلان زمین خریدگی ہوئی اپنی مین مدفون ہوئے انا لہ وانا الیہ راجعون۔

تاریخ از متابع طبع عالیہ مولوی شیخ علی اکبر مند سورے

|   |  |
|---|--|
| شہ ولایت دینا و دین عسیر ز احم<br>ز کہ شان عظیم دو جاہت حق داد<br>این کسی است کہ این دین بقصد او<br>خوشگذاشت نظر وقت آن فتی بودند<br>سخن بیرون بخت دست آلودند<br>جواز خود سجدہ جہنم از مقام صال<br>کجا و سالش گفتم مقام وحدت یافت | معاذ و وطن خود بس از طواف حرم<br>مدیدہ بہرہ رود افض شدہ قرین بغم<br>اگر نہ چارہ کم دین مارند پرہم<br>ہمند سور رسیدہ زمان قتل بہم<br>شہید کردہ و مسجد خراب ساختہ بہم<br>کہ آن موحدیزان پرست سب عجم<br>سرد می تبراش بجوز بلع ارم |
|---|--|

تاریخ از شیخ مظفر علی کلیانوی

|   |   |
|---|---|
| تاب طاقت الوداع صرد دل جان الوداع<br>بے سراطقت بگفتا ماہ رمضان الوداع | رخت بربست از جهان جو مولوی فیضان شاہ<br>سال تاریخ شہادت جسم از آواز غیب |
|---|---|

تاریخ از شیخ رحم علی چالپور تپانوی

|   |  |
|---|--|
| بر خلائق باب تلقین ہدایت می کشود<br>بر ملاکشتند ارفض بہرہ قوم عنود<br>کان شہید جنتی ہم حاجی حرمین بود | شاہ رمضان صفا ارشاد پیر شیخ وقت<br>بر تمنائی کان او شد شہر مند سور<br>سال تاریخ شہادت زند اندر غیب |
|---|--|

## تاریخ از صحیح حیات خان کروا اور

|                              |                           |
|------------------------------|---------------------------|
| ز دنیا شاہ رمضان شد جو را ہی | ب عالم گشت در ہر سو سیاہی |
| سروش غیب تا بخش بیان کرد     | شہید خاص مقبول اے         |
| تاریخ از مولوی ظہور علی شاعر |                           |
| جانب شاہ رمضان قطب آفاق      | سراپا معرفت عرفان مآبے    |
| مغز شد بتشریف شہادت          | بجنت رفت آن عالی جبابے    |
| ظہور از بہر تاریخ شہادت      | خرد گشتا حنوت آفتابے      |

## الضیاء

|                       |                        |
|-----------------------|------------------------|
| در غلہ گرفت شاہ رمضان | ابہ شیخ شہید گفت رضوان |
|-----------------------|------------------------|

اس زمانہ کے بعض جاہل متصوف یہ کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ جل شانہ کا دیدار دنیا میں درجہ  
بیداری اولیاء اللہ کو سرکہ انگہوں سے ہوتا ہے اس واسطے فتویٰ مہری علمای دہلی اور  
بہوپال کا اسکے آخر درجہ کیا جاتا ہے سوال کیا فرمائی ہیں علماء دین اور مفتیان شہر متین  
اس صورت میں کہ ایک متصوف سے یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ سوامی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم  
کے وقوع دیدار الہی کا دنیا میں درجہ بیداری اولیاء اللہ کو ہوتا ہے اس مقولہ پر صدمہ رہنا  
اسکا شرع تریف میں کیا حکم ہے اور شخص مذکور ضال اور گمراہ اور مستحق تعزیر شرعاً ہی یا نبیل اور  
کوئی علما سے بطرف تکفیر ایسے مجیدہ والدہ کے گیا ہے یا نہیں اور حضرات صوفیہ کرام حضرت جنید  
بغدادی وغیرہ درباب رویت بصری حالت بیداری میں کیا فرماتے ہیں بیان کرو اللہ کو اجر  
دی جواب — در صورت مرقومہ قول او کا فاسد اور عقیدہ او کا باطل غلط شرع  
شریف اور صوفیا کرام کے مثل ابو سعید خراز اور جنید بغدادی اور شیخ شہاب الدین سہروردی  
رحمۃ اللہ علیہ جبکہ ملا علی قاری نے فقہ اکبر کے شرح میں لکھا ہی ہذا عبارتہ الامن اذ علی نفسہ  
ہینذا المیخۃ من غیر تاویل فتویٰ اعتقاد فاسد و زعم کا سد فی حقیض ضلال و تضلیل فی مہض  
دلیل عن سوار اسیل و قد قال صاحب الشرف و ہو کتاب لم یقتض شکی فی النقص اطلاق ثانیہ  
کلم علی تضلیل من قال ذالک و لکن ینب من ادعاہ یعنی موافق زیادہ تر ہے کل شاہد کے اوپر گواہ  
ہونے اور اس شخص کے جو قائل ہے اسکا یعنی رویت بصر کا وار دنیا میں واسطے اولیاء اللہ  
اور جو ہوتا ہے جو دعویٰ کرے اسکا اور حضرت ابو سعید خراز اور حضرت جنید بغدادی اور  
حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی نے اپنے رسائل میں لکھا ہے جو یہ کہے اونے

المدد متعال کو نہ پہچانا اور طان علی قاری لکھتے ہیں کہ نزدیک بعض علماء کے قابل اسکا  
 نزدیک اور مرد ہے مخالف کتاب المدد اور رسل کے اور پہرا جو ہے شرم شریف سے  
 اور کہا ابن الصلاح اور ابو شامہ نے نہ سچا جانو جو دعویٰ رویت کا دینا میں کرے  
 حالت بیداری میں اور اتفاق ہے کل ائمہ کا تحقیق المدد جل شانہ کو بنین دیکھا کسی ایک  
 دینا میں سر کے انکھوں سے اور بنین اختلاف ہے سچ اسکے سوئی ہمارے بنی صلی المدد علیہ وسلم  
 کے درمیان سلف اور خلف درمیان اولیا اور علی کے اور صحیح یہ ہے کہ تحقیق صلی المدد علیہ  
 وسلم نے دیکھا المدد تھامے کو دل کے انکھوں سے جیسا کہ شرم عقاید وغیرہ میں ہے اور  
 خواجہ ابوالشکور سالمی نے عقاید تمہید میں لکھا ہے ثم البقی صلی اللہ علیہ وسلم راوی ہر ایک  
 بقلیہ لیلیۃ المعراج وماراہ بعینہ اندہ سئل ارایت الیک فقال سبحان اللہ لا یتطویر  
 ومارایت بعینہ وروی عن عائشہ رضی اللہ عنہا قبل لہا ان کعب الاحبار رضی اللہ عنہ  
 یقول ان اللہ تعالیٰ قسم الرویتہ والکلام بین النبیین فجعل الرویتہ لخصی اللہ علیہ وسلم  
 والکلام لموسیٰ علیہ السلام فقالت عائشہ رضی اللہ عنہا ثبت من حدیثک فقد اعظم القراءۃ  
 علی اللہ تعالیٰ من قال ان محمداً علیہ لیلیۃ المعراج ثم قلت قوله تعالیٰ ما کذب الفواد  
 حارثی اضاف الرویتہ الی القلب ومن قال ان محمد اعلم النبیاتہ ثم قلت ان  
 اللہ عندہ علم الساعۃ ومن قال ان محمد اکتم بعض ما وحی الیہ ثم قلت  
 قوله تعالیٰ یا ہرما الی قول بلغ ما انزل الیک اور دیکھتا المدد تعالیٰ کو خواب میں جائز  
 ہے نزدیک اکثر کے فقد

|                                 |                                 |                                  |
|---------------------------------|---------------------------------|----------------------------------|
| مولوی عبد المدد<br>بہوپالی      | محمد کریم المدد                 | محمد قطب الدین                   |
| محمد شاہ                        | محمد حسین                       | سید محمد<br>نذیر حسین            |
| دستخط<br>مفتی صدر الدین<br>صاحب | دستخط<br>مولوی محمد علی<br>صاحب | دستخط<br>مولوی سید الدین<br>صاحب |

| صفحہ | سطر | غلط      | صحیح     | صفحہ | سطر | غلط       | صحیح      | صفحہ | سطر | غلط      | صحیح     |
|------|-----|----------|----------|------|-----|-----------|-----------|------|-----|----------|----------|
| ۳    | ۲   | اولک     | اولک     | ۳۶   | ۳۶  | بٹا       | بٹا       | ۱۱   | ۴   | اولک     | اولک     |
| ۳    | ۱۲  | می       | ہین      | ۲۱   | ۲۱  | دلمین     | دلمین     | ۴    | ۴   | می       | ہین      |
| ۴    | ۴   | جکے      | جکر      | ۳۸   | ۲۰  | کیکے      | کیکے      | ۴    | ۴   | جکر      | جکر      |
| ۴    | ۱۳  | جکو      | جکر      | ۴۴   | ۱۱  | ٹہادہ     | ٹہادہ     | ۸    | ۴   | جکر      | جکر      |
| ۴    | ۱۹  | کسی      | کسی      | ۴۵   | ۱۱  | جکے       | جکے       | ۱۲   | ۴   | کسی      | کسی      |
| ۴    | ۲۰  | کسی      | کسی      | ۲۲   | ۲۲  | جیران     | جیران     | ۱۲   | ۱۲  | کسی      | کسی      |
| ۴    | ۲۰  | روز      | زور      | ۲۰   | ۲۰  | انتہا     | انتہا     | ۱۳   | ۲۰  | روز      | زور      |
| ۴    | ۲۲  | حدیث     | حدیث     | ۴۹   | ۲۳  | باسن      | باسن      | ۱۸   | ۲۲  | حدیث     | حدیث     |
| ۵    | ۱   | ہار      | ہار      | ۵۱   | ۹   | پر        | پر        | ۲۵   | ۲۱  | ہار      | ہار      |
| ۵    | ۶   | کو       | کون      | ۲۱   | ۲۱  | پناہ      | پناہ      | ۳    | ۲۳  | کو       | کون      |
| ۵    | ۹   | کر       | کے       | ۵۳   | ۲۵  | جو        | جو        | ۱۰   | ۱۱  | کر       | کے       |
| ۵    | ۱۰  | بید کیا  | پیدا کیا | ۵۴   | ۲۳  | قرآن کر   | قرآن کر   | ۱۵   | ۲۴  | بید کیا  | پیدا کیا |
| ۵    | ۲۲  | کو       | کو       | ۵۴   | ۱۰  | حدیث کو   | حدیث کو   | ۱۱   | ۱۱  | کو       | کو       |
| ۵    | ۲۳  | مرایا    | فرمایا   | ۱۴   | ۱۴  | کنہ       | گنہ       | ۱۱   | ۲۶  | مرایا    | فرمایا   |
| ۵    | ۲   | البصر    | البصیر   | ۵۹   | ۳   | بہی       | بہی       | ۲۳   | ۱۱  | البصر    | البصیر   |
| ۵    | ۳   | آیت      | بیت      | ۴۰   | ۴۰  | میر پٹن   | میر پٹن   | ۴    | ۲۴  | آیت      | بیت      |
| ۵    | ۴   | اوانت    | آدنت     | ۴۱   | ۱۶  | بیٹ       | بیٹ       | ۱۴   | ۴   | اوانت    | آدنت     |
| ۵    | ۵   | او       | آد       | ۲۴   | ۲۴  | جورو      | جورو      | ۱    | ۲۹  | او       | آد       |
| ۵    | ۱۰  | زندگی    | زندگی کا | ۶۲   | ۲   | اندھو ہوا | اندھو ہوا | ۱۰   | ۳۰  | زندگی    | زندگی کا |
| ۵    | ۲۲  | ہو       | خو       | ۸    | ۳۱  | بی بدنی   | بی بدنی   | ۸    | ۳۱  | ہو       | خو       |
| ۱۰   | ۱۳  | میں بیٹھ | میں بیٹھ | ۶۳   | ۱۴  | نظارہ     | نظارہ     | ۱۵   | ۱۱  | میں بیٹھ | میں بیٹھ |
| ۵    | ۱۵  | بر       | پر       | ۶۶   | ۲   | دیکھا کہو | دیکھا کہو | ۴    | ۳۳  | بر       | پر       |
| ۵    | ۲۳  | مجھی     | نیکے     | ۴۱   | ۲۰  | رب پر     | رب پر     | ۱۳   | ۱۱  | مجھی     | نیکے     |
| ۵    | ۲۵  | یہ ہی ہے | یہ ہی ہے | ۲۱   | ۲۱  | تشیبہ     | تشیبہ     | ۲۵   | ۳۴  | یہ ہی ہے | یہ ہی ہے |

| صفحہ | سطر | غلط         | صحیح           | صفحہ | سطر | غلط            | صحیح           | صفحہ | سطر | غلط            | صحیح           |
|------|-----|-------------|----------------|------|-----|----------------|----------------|------|-----|----------------|----------------|
| ۶۲   | ۸   | گھڑا        | گھڑا           | ۸    | ۶۰  | میسے           | میسے           | ۸    | ۶۰  | میسے           | میسے           |
| ۶۰   | ۲۰  | بیے         | ولی            | ۲۲   | "   | پڑ گئی         | پڑ گئی         | ۲۲   | "   | پڑ گئی         | پڑ گئی         |
| ۶۳   | ۲۳  | پس          | بس             | ۳۳   | ۹۳  | کدھر کون       | کدھر کون       | ۲۵   | "   | پھلون          | پھلون          |
| ۶۴   | ۹   | پیغمبر      | پیغمبر نام بنا | ۴    | ۹۷  | ایمان          | ایمان          | ۱۱   | ۱۰۹ | یار            | یار            |
| "    | ۳   | پونجہ       | پونجہ          | ۲۲   | ۹۸  | ہوتا           | ہوتا           | ۱۳   | "   | نقل            | نقل            |
| "    | ۱۷  | ولیکن       | ولیکن نیرا     | ۱۳   | ۹۹  | سجھنے          | سجھنے          | ۲۱   | "   | جھوٹی          | چوہتی          |
| "    | ۲۲  | در بار      | در بارین       | ۲۳   | "   | مجھ            | مجھو گے        | ۱۴   | ۱۱۰ | لنگے           | لنگے           |
| ۷۵   | ۱۴  | حضور        | حضور کا        | ۲۵   | "   | سے             | مین            | ۳    | ۱۱۱ | ہوتا           | نہوتا          |
| ۷۷   | ۱۳  | ایک ایک     | ایک            | ۷    | ۱۰۰ | خلاف           | خلافت          | ۵    | "   | خیر کا مال     | خیر کا مال     |
| "    | ۱۴  | جوٹی        | چھوٹی          | ۱۱   | "   | اور شورہ       | اور بی شورو    | ۱    | ۱۱۲ | ایک            | ایک            |
| ۷۸   | ۲۱  | مرد ملنی پر | مرد ملنی پر    | ۱۹   | "   | بجایا          | بجایا          | ۸    | "   | عمر ابن العزیز | عمر ابن العزیز |
| ۸۱   | ۲   | یا جنس      | یا جنس سے بچا  | ۲۲   | ۱۰۱ | خیرت پر        | پہر خیرت       | ۱۰   | "   | کیا            | کیا            |
| "    | ۱۲  | دکا         | چوکا           | ۲    | ۱۰۲ | تینوں          | تینوں میں      | ۱    | ۱۱۳ | بکار           | بکار           |
| ۸۴   | ۱   | میرد        | میری           | ۱۵   | "   | کہ حضرت ابوبکر | کہ حضرت ابوبکر | ۹    | "   | کہتو           | کہتو           |
| "    | ۲۵  | جب سی       | جب ب           | "    | "   | نہوئی تھی      | نہوئی تھی      | ۸    | "   | پلی سی         | بل             |
| ۸۵   | ۲۳  | خر کہو لگا  | نر کہو لگا     | ۲۳   | "   | سہ دار کا      | سہ دار کا      | ۱۲   | ۱۱۵ | دم             | دم میرا        |
| "    | ۲۵  | بعد پر      | بعد پیغمبر     | "    | "   | حضرت           | حضرت پیغمبر    | ۱۴   | "   | پہلے پہلے      | پہلے پہلے      |
| ۸۶   | ۲   | غار ماکون   | غار پانچون     | ۳    | ۱۰۳ | ارث            | میراث          | ۱۳   | ۱۱۶ | اہانت کے       | اہانت کے       |
| "    | "   | پیغمبر جد   | پیغمبر خدا     | ۱۰   | "   | سے             | نہی            | ۶    | ۱۱۷ | کیا            | تحقیق پیدا     |
| "    | ۳   | کے          | گے             | ۴    | ۱۰۴ | عبدہ           | عبدالہ         | ۸    | "   | تعالیٰ         | الہ تعالیٰ     |
| "    | ۷   | اولیٰ       | اونکی          | ۱۹   | "   | جہلانا         | جہلایا         | ۱۸   | "   | اونہین         | نہین           |
| "    | "   | لرے         | کر کے          | ۱۴   | ۱۰۵ | آپ لیتے        | آپ لیتے        | ۲۵   | "   | ابنی اپنی      | ابنی اپنی      |
| "    | "   | رہی         | رہی            | ۳    | ۱۰۶ | ابی            | ابی بکر        | ۱۴   | ۱۱۸ | بنا            | بنا            |
| ۸۷   | ۳   | باؤن        | پاؤن           | ۱۴   | ۱۰۷ | قتل ہوئی       | شہید ہوئی      | ۵    | ۱۲۰ | ذات            | رائے           |

| صفحہ | سطر | غلط         | صحیح        | صفحہ | سطر | غلط         | صحیح        |
|------|-----|-------------|-------------|------|-----|-------------|-------------|
| ۱۳۰  | ۵   | اثر         | اثر         | ۱۳۲  | ۱۰  | رسوال       | رسول        |
| ۱۳۱  | ۲   | اردوی       | اردوی       | ۱۳۳  | ۱۰  | جد          | جد          |
| "    | ۱۶  | سری         | سری         | "    | ۱۲  | طلسارا      | طلسا        |
| ۱۳۲  | ۶   | کے          | کے          | ۱۳۵  | ۱۱  | جنر         | جنر         |
| "    | ۲۴  | اغلج        | اغلج        | ۱۳۶  | ۱۳  | نہایت       | نہایت       |
| ۱۳۳  | ۳   | چوبیتان     | چوبیتان     | ۱۳۸  | ۹   | خداوان      | خداوان      |
| "    | ۲۳  | قوت         | قوت         | ۱۳۹  | ۱۰  | کلرگو       | کلرگو       |
| ۱۳۵  | ۷   | قرب         | قرب         | ۱۴۱  | ۱۸  | مہمانان     | مہمانان     |
| "    | ۲۳  | قافتی       | قافتی       | ۱۴۲  | ۱۰  | دہ کبی      | دہ کبی      |
| "    | "   | زمرہ        | زمرہ        | "    | ۲۳  | دعہدہ       | دعہدہ       |
| ۱۳۶  | ۶   | نی          | نی          | ۱۴۳  | ۳   | یہی         | یہی         |
| ۱۳۷  | ۱   | نہین        | نہین        | "    | "   | سی          | سی          |
| "    | ۳   | نہتی        | نہتی        | "    | ۸   | پہون        | پہون        |
| ۱۳۸  | ۱۰  | جب          | جب          | "    | "   | پیشہ        | پیشہ        |
| "    | ۸   | جانتا نہیں  | جانتا نہیں  | "    | ۲۱  | الہی کی رکھ | الہی کی رکھ |
| "    | ۲۲  | یروالوں کے  | یروالوں کے  | ۱۴۴  | ۵   | تفصیل       | تفصیل       |
| ۲۹   | ۷   | اور جو      | اور جو      | "    | ۲   | بیگونی کا   | بیگونی کا   |
| "    | ۲۱  | بیٹے کا باب | بیٹے کا باب | ۱۴۵  | ۱۱  | کا ہی       | کا ہی       |
| "    | ۲۲  | آب          | آب          | "    | ۱۵  | پورا پتی    | پورا پتی    |
| ۳۰   | ۵   | سوما        | سوما        | ۱۴۷  | ۲   | باجیہ       | باجیہ       |
| ۱۳۱  | ۲۲  | باتیر       | باتیر       | ۱۴۸  | ۳   | ذات ہے      | ذات ہے      |
| "    | ۱۹  | ردا کبی     | ردا کبی     | "    | ۱۴  | جیبیہ       | جیبیہ       |
| ۱۴۱  | ۷   | کسیری کے    | کسیری کے    | ۱۴۹  | ۲   | کسیری کے    | کسیری کے    |
| "    | ۲۳  | اوپن کو گون | اوپن کو گون | "    | ۲۱  | ماکیہ       | ماکیہ       |













